# ولن

## از قلم نورالہدیٰ

## مکمل ناول

ناول بینک پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر ویب پر پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری اردو میں ٹائپ کر کر ہمیں بھیج سکتے ہیں۔ آپ کی تحریر ویب پر پبلش کر دی جائے گی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com
E-mail : pdfnovelbank@gmail.com

WhatsApp : 92 306 1756508

انتظامیہ بینک ناول

# وِلن

## از قلم----نورالہدیٰ

## مکمل ناول

رات کا نا جانے کونسا پہر تھا۔ ہر جانب سناٹا تھا، اگر کوئی آواز سنائی دے رہی تھی تو وہ جھینگروں کی تھی۔ چاند کی روشنی وہ واحد روشنی جو رات کی تاریکی میں اجالے کا سبب بن رہی تھی۔ سنسان سڑک کے کنارے چلتی ایک ہاتھ سے اپنے پیٹ کو پکڑے وہ درد کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ خون بہہ کر اس کی سفید شرٹ کو سرخ کر چکا تھا۔ بار بار پیچھے مڑ کر دیکھتی وہ اپنے بچ جانے کی دعا کر رہی تھی۔

"ہو!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اچانک اس کے سامنے آتے اس شخص نے جیسے ہی اسے ڈرایا وہ کراہ کر پیچھے ہوئی۔ بادلوں کی اوٹ میں چھپے چاند نے اس شخص کے چہرے کو چھپا دیا تھا۔

"پلیز۔۔۔۔۔مجھے جانے دو۔۔۔"

اپنے قدم پیچھے لیتی وہ منت کرنے لگی۔

"جانے دوں؟"

اس کے منت کرنے پر چہرے پر معصومیت لائے اس نے پوچھا تو لڑکی نے ہاں میں سر ہلایا۔

"جاؤ پھر۔۔۔۔"

وہ اسے بازو سے پکڑ کر پیچھے سے آنے والے ٹرک کے سامنے دھکیل چکا تھا۔ٹرک کی ہیڈ لائٹس نے اس کی آنکھوں کو چندھیا دیا تھا۔ آنکھوں کے سامنے دونوں ہاتھ کرتی وہ پوری قوت سے چلائی تھی۔

"ریلیکس!!!"

وہ مسلسل چلا رہی تھی جب نرس نے اس کی بازو پر انجیکشن لگاتے ہوئے کہا تھا۔وہ غنودگی میں جا رہی تھی۔بند ہوتی آنکھوں نے آخری منظر ہاسپٹل کے کمرے کی چھت کا دیکھا تھا۔

" ڈاکٹر ہاشم کو بلاؤ۔پیشنٹ کو ہوش آگیا ہے۔"

نرس نے روم سے باہر نکل کر ایک دوسری نرس کو پیغام دیا تھا اور خود واپس اندر آگئی تھی۔

*************

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یار جلال! مجھے یہ ٹھیک نہیں لگ رہا ہے۔وہ لوگ خطرناک ہیں اگر۔۔۔۔"

" شششش!!"

اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھتا وہ بامشکل کھڑا ہوا تھا۔

" ہر وقت روتے مت رہا کرو مرد بنو۔"

وہ نشے کا عادی تھا اس لیے جلد خود کو سنبھال گیا تھا۔

"وہ چیمپئن ہے یہاں کا،مار ڈالے گا تجھے،"

سرفراز نے اسے سمجھانا چاہا۔

" اپنی یہ چونچ بند رکھ۔کسی کی اتنی مجال نہیں کہ جلال کا بال بھی بیکا کر سکے۔"

سرفراز نے بولنے کے لئے منہ کھولا تو جلال اسے ایک جانب کر تارنگ کی جانب بڑھ گیا۔

کراچی کا ایک سنسان علاقہ جہاں آبادی نا ہونے کے برابر تھی ایک پرانی خستہ ہال بلڈنگ کے بیسمنٹ میں باکسنگ اور ریسلنگ کے مقابلے کروائے جاتے تھے۔مقصد طاقت دیکھانا اور پیسہ کمانا ہوتا تھا۔جلال وہاں کم ہی جاتا تھا اور جب بھی جاتا تھا اپنے غصے کی وجہ سے باکسنگ فائٹ کا حصہ بن جاتا تھا۔وہ مقابل کو ادھ موا کر کر چھوڑتا تھا۔بنا رولز کا یہ مقابلہ اب تک نا جانے کتنی جانیں لے چکا تھا،جن کا کراچی جیسے شہر میں کوئی پوچھنے والا نہیں تھا۔اس بار جلال کو چلینج کیا گیا تھا، کیونکہ جلال نے پچھلی بار جس لڑکے کو زخمی کیا تھا وہ وہاں کے آنر کا کزن تھا۔ان کا ارادہ جلال کو بھی باقی سب کی طرح مار کر گمشدہ بنانے کا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" میرا منہ دیکھتا رہے گا کیا مار سالے۔"

جلال کو ریلیکس انداز میں کھڑا دیکھ مقابل نے غصے سے تھوکتے ہوئے کہا تو جلال نے نفی میں سر ہلا کر اسے پہل کرنے کا اشارہ کیا۔لڑائی شروع ہو چکی تھی۔جلال پہلے تو صرف بچاؤ کر رہا تھا جو مقابل کو مزید غصہ دلا رہا تھا۔اس نے غصے میں جیسے ہی جلال کے چہرے پر وار کیا جلال نے اس کا وار روک کر دوسرے ہاتھ سے اس کے پیٹ کو نشانہ بنایا تھا۔وہ پے در پے مکے مار رہا تھا۔آخری مکا اس کے چہرے پر مار کر جلال نے اسے پیچھے دھکیلا تو وہ رنگ سے ٹکرا کر زمین پر گرا تھا۔دونوں ہاتھ

زمین پر ٹکا کر وہ ایک چھلانگ لگاتا جلال کے سامنے آیا تھا اور اسے سمجھنے کا موقع دیئے بنا اس کے چہرے پر وار کیا تھا۔ گلوز میں نوکیلی چیز ڈالی گئی تھی جس نے جلال کے گال کو زخمی کر دیا تھا۔ غصے کی شدید لہر جلال کے دماغ میں دوڑی تھی۔ وہ۔ اس مقابلے کو لائٹ لے رہا تھا مگر مقابل کا چیٹنگ کرنا اس کو مشتعل کر گیا تھا۔ اس نے بنار کے مقابل کو مارنا شروع کر دیا۔ مقابلہ برابری کا ہو گیا تھا۔ وہ آدھے گھنٹے سے لڑ رہے تھے کوئی انہیں روک نہیں رہا تھا۔ جیسے ہی پولیس کے آنے کی اطلاع وہاں پہنچی سب کو اپنی اپنی پڑ گئی۔ جلال کا دوست رنگ میں داخل ہو کر زبردستی اسے اپنے ساتھ گھسیٹ کر لے آیا تھا جبکہ مقابل کافی حد تک زخمی ہو گیا تھا۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔۔"

جلال نے کار کے پاس آ کر زبردستی سرفراز سے بازو چھڑایا تھا۔ مگر اس سے پہلے وہ کچھ بولتا سرفراز نے اس کے سامنے موبائل کی اسکرین کی جس پر بڑھے بھائی کی پندرہ مس کالز دیکھ کر اس کا غصہ فوراً سے اڑن چھو ہوا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

**********

"انہیں پینک اٹیکس آ رہے ہیں۔ ان چھ ماہ میں ان کے زخم تو بھر چکے ہیں لیکن دماغ پر وہ حادثہ بری طرح اثر کر گیا ہے۔ میں آپ کو سائیکاٹرسٹ کنسلٹ کر دیتا ہوں۔ ان کی دماغی حالت کے لیے یہ صحیح رہے گا، اور ایک بات یہ اپنے بارے میں سب بھول چکی ہیں اگر کچھ یاد ہے تو بس یہ کہ کوئی انہیں مارنا چاہتا ہے۔"

ڈاکٹر ہاشم پروفیشنل انداز میں اسے ہر چیز بتا رہے تھے۔ ارباز کے چہرے پر پریشانی تھی۔

"آپ ان سے مل سکتے ہیں کوشش کیجیئے گا وہ پینک نہ ہوں۔"

اطلاع ملنے کے بعد وہ اگلی صبح ہاسپٹل آیا تھا۔ پچھلے چھ ماہ سے وہ اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ اب جب یہ ہوا تھا تو اس کی یاداشت متاثر ہونا ارباز کو بے چین کر گیا تھا۔ وہ آہستگی سے اٹھ کر اسپیشل روم کی جانب آیا تھا جو اس کے حکم پر ہی تیار کیا گیا تھا۔ وہ اندر داخل ہوا تو سامنے بیڈ پر آنکھیں موندے لیٹی تھی۔ اس کے چہرے پر اس وقت سکون ہی سکون تھا۔ ارباز چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔ کسی کی موجودگی محسوس کرتے ہوئے اس کی آنکھوں کی پتلیوں نے حرکت کی تھی۔ دونوں ہتھیلیوں سے بیڈ کے کور کو جکڑتی وہ پھر سے پینک ہو رہی تھی۔ وہ آنکھیں کھولتی چلانے لگی تھی۔ نرس فورا اس کی جانب بڑھی تھی۔ وہ اسے کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"بھائی!"

جلال کی آواز پر ارباز نے پلٹ کر اسے دیکھا تھا۔ جلال کی نظر بیڈ پر لیتے وجود پر پڑی جو اب خاموش ہوتی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ ارباز نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"مجھے بچالیں۔ وہ مار ڈالے گا مجھے۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

جلال کی جانب امید بھری نظروں سے دیکھتی وہ روتے ہوئے بولی تو ارباز نے جلال کے چہرے کے تاثرات نوٹ کیے وہ ڈرا ہوا لگ رہا تھا۔ نرس کو اشارہ کرتا وہ جلال کا ہاتھ پکڑ کر روم سے باہر نکل گیا۔

"مت جائیں۔ وہ۔ آجائے گا۔۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔ مار۔۔"

انجیکشن کا اثر ہوتے ہی وہ واپس سے غنودگی میں جاتی بولی تھی۔

**********

"جانتے ہو اس لڑکی کو؟"

پارکنگ میں لا کر اربازنے سخت تاثرات چہرے پر سجائے اس سے پوچھا تو جلال نے فورا نفی میں سر ہلایا۔

"جھوٹ مت بولنا جلال!"

اربازنے غصے سے کہا تو جلال نے چہرے پر معصومیت لاتے ہوئے اس کی جانب دیکھا۔

"دوست کی بہن ہے باسمہ! ایک دو بار ملاقات ہوئی تھی اس سے بس۔"

دماغ میں کہانی ترتیب دیتا وہ بولا تو اربازنے خون آشام نظروں سے اسے دیکھا۔

"ابھی کے ابھی گھر جاؤ۔"

غصے پر کنٹرول کرتا وہ اسے کار کے اندر دھکیل کر دروازہ بند کر چکا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میرا بھائی مجھ سے جھوٹ بولنے لگا ہے۔"

اپنا سر تھام کر وہ کرب سے بولا تھا جبکہ دوسری جانب جلال غصے سے باسمہ کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

"یہ بچ کیسے گئی ڈیم اٹ!"

اسٹیرنگ پر مکا مارتا وہ غصے سے بڑبڑایا تھا۔

*******

"سر! یہ کچھ فوٹوز ملی ہیں جلال سر کی ان کے ساتھ۔۔۔"

ارباز نے لفافہ اس سے لیکر اسے جانے کا کہا تھا۔ سیکریٹری کے باہر جاتے ہی ارباز نے لفافہ کھولا۔ فوٹو میں جلال مسکرا رہا تھا جبکہ باسمہ اس کے سامنے سر جھکائے کھڑی مسکرا رہی تھی۔ دوسری فوٹو میں باسمہ کھلکھلا کر ہنس رہی تھی جبکہ جلال خجل زدہ ہوتا اپنا ماتھا مسل رہا تھا۔ تیسری فوٹو میں باسمہ رو رہی تھی اور جلال اپنا سر تھامے کھڑا تھا۔ یہ تینوں فوٹوز نیوز چینل کے ایک صحافی سے حاصل کی گئی تھیں۔ ارباز نے فوٹوز واپس لفافے میں ڈالی اور اٹھ کر گلاس وال کی جانب آیا۔ نظریں سامنے سڑک پر موجود ٹریفک پر تھیں۔ اس کی نظر ایک بوڑھے شخص پر پڑی جو راستہ نہیں بنا پا رہا تھا۔ ٹریفک اتنی زیادہ تھی کہ اس بوڑھے شخص کو وہ راستہ بھی طویل لگ رہا تھا۔ تبھی کسی نے اس بوڑھے کا ہاتھ تھاما تھا، شاید کوئی اپنا ہی تھا جو بوڑھے کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔ وہ شخص بوڑھے کو سہارا دے سڑک پار کروا گیا تھا۔ ارباز نے ایک لمبی سانس لی تھی۔

"میں نے پوری کوشش کی ہے جلال! تمہارا سہارا بننے کی۔ مجھے کبھی غلط ثابت مت ہونے دینا۔"

آفس کی دیوار پر لگی اپنی اور جلال کی تصویر کو دیکھتے ہوئے ارباز نے کہا تھا۔ دل میں کہیں ناں کہیں ڈر تھا اپنے غلط ثابت ہونے کا۔

www.urdunovelbank.com

*********

"لگتا ہے آج پھر ان کا موڈ خراب ہے۔"

ملازمہ نے بوا سے کہا تو بوا نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔ ملازمہ منہ بناتی کچن سے نکل گئی تھی جبکہ بوا نے تاسف سے سر ہلایا تھا۔ کچھ دیر پہلے جب جلال گھر آیا تھا تو انہوں نے اس کے گال پر چوٹ دیکھی تھی۔ وہ جانتی تھی جلال غصے کا تیز

ہے۔اگر اسے چوٹ لگی ہے تو وہ مقابل کو دوگنی چوٹ دیے بنا نہیں چھوڑے گا۔جلال کے روم کے ساتھ بنے جم سے مسلسل آوازیں آرہی تھیں۔وہ ارباز کا انتظار کرنے لگی تھیں۔۔جانتی تھیں صرف وہ ہی جلال کا غصہ ختم کر سکتا تھا۔

جم کے اندر بکھری پڑی چیزیں جلال کے غصے کو کم کرنے میں فیل ہو گئی تھیں۔اس وقت وہ صرف باسمہ کے بارے میں سوچ رہا تھا۔

"یہ بچ کیسے گئی؟اور بھائی کے پاس کیسے پہنچی؟"

وہ پے در پے پنچنگ بیگ پر مکے برسا رہا تھا۔سب کچھ پھر سے یاد آنے پر اس کا غصہ بڑھ گیا تھا،اس نے پوری قوت سے مکا مارا تھا۔

"بھائی کو اس نے بتا دیا تو؟"

اس سوچ کے آتے ہی اس کے ہاتھ تھمے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اگر اس نے ایسا کیا تو میں بالکل رحم نہیں کھاؤں گا اس پر۔پہلے تو اس پر احسان کرتے ہوئے آسان موت دینا چاہی تھی میں نے اسے لیکن اب وہ جلال کا قہر دیکھے گی۔"

غصے سے پنچنگ بیگ پر مکا مار کر وہ اسے پھاڑ چکا تھا۔پھر کچھ سوچتا وہ مسکرایا تھا۔ٹاول سے پسینہ پونچھتا وہ روم سے نکلا تھا پیچھے پنچنگ بیگ سے ریت ابھی بھی متواتر گر رہی تھی۔اس بار شاید جلال وہ نا کر پائے جو اس نے سوچا تھا۔قسمت نے اپنی پہلی چال چل دی تھی،اب دیکھنا تھا کہ جلال قسمت کے کھیل سے کیسے بچتا ہے؟

*********

ہاسپٹل میں داخل ہوتا وہ اپنا ماسک ٹھیک کرتا باسمہ کے روم کی جانب چل دیا۔اس نے جیسے ہی روم میں جانا چاہا وارڈ بوائے اس کی راہ میں حائل ہو گیا۔

"آپ اندر نہیں جاسکتے سر!ان سے ملنا منع ہے۔"

وارڈ بوائے نے پروفشنل انداز میں کہا۔جلال کو غصہ عود کر آیا تھا۔

"مجھے ملنا ہے اس سے ہٹو راستے سے"

جلال نے سختی سے کہا تو وارڈ بوائے مزید دروازہ کے آگے ہو گیا۔

"میں نے کہا ناں سر آپ نہیں مل سکتے ان سے۔"

اس نے تحمل سے کہا تو جلال نے اپنا ماسک نیچے کیا۔

"کیوں نہیں مل سکتا میں؟۔۔۔۔۔۔۔۔میں جلال جنید خان ہوں سمجھے تم؟"

www.urdunovelbank.com

وارڈ بوائے کو راستے سے ہٹاتا وہ روم میں داخل ہو گیا تھا۔اس بار وارڈ بوائے نے اسے روکا نہیں تھا البتہ ارباز کو اطلاع کر دی گئی تھی۔باسمہ سو رہی تھی۔نرس کی ڈیوٹی چینج ہو گئی تھی اس لیے روم میں کوئی نہ تھا۔جلال کے چہرے پر ایک شاطر مسکراہٹ آئی۔

"تمہیں جان سے ماروں یا پھر دھمکی سے کام لوں؟"

اس کے سامنے کھڑا ہوتا وہ پر سوچ انداز میں بول رہا تھا تبھی باسمہ کی آنکھوں کی پتلیوں نے حرکت کی تھی جلال دو قدم پیچھے ہوا تھا۔ آہستگی سے آنکھیں کھول کر باسمہ نے جیسے ہی دائیں جانب دیکھا جلال کو دیکھ کر اس نے بے ساختہ اس کی جانب ہاتھ بڑھایا تھا۔ جلال نے نا سمجھی سے اس کے بڑھے ہاتھ کو دیکھا تھا۔

"میں جانتی ہوں آپ کو؟"

وہ پوچھ رہی تھی۔ باسمہ کی بات پر جلال نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے اسے دیکھا۔

"مجھے بچالیں وہ مار ڈالے گا مجھے۔ اس نے مجھے یہاں مارا تھا۔ وہ۔۔۔۔۔"

وہ روتے ہوئے جلال کو بتا رہی تھی جبکہ جلال کو تو کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا۔ نرس وہاں آئی تو باسمہ کو روتے دیکھ کر اس کے پاس آئی۔

"آپ کیوں انہیں پریشان کر رہے ہیں؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نرس نے سخت لہجے میں کہتے ہوئے باسمہ کو واپس لیٹایا تھا۔

"یہ مجھے بچانے آئے ہیں۔ بتائیں ناں آپ مجھے بچالیں گے اس سے؟"

باسمہ نے نرس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا۔

"ہاں! یہ بچالیں گے آپ کو؟"

نرس نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔

"آپ بولتے کیوں نہیں ہیں کہیں ناں بچالیں گے مجھے؟"

وہ مزید پینک ہو رہی تھی نرس نے فوراً انجیکشن تیار کرتے ہوئے اسے لگا دیا تھا۔ ارباز اسی لمحے روم میں داخل ہوا تھا وہ ہاسپٹل میں داخل ہوا تھا جب اسے جلال کے وہاں آنے کی اطلاع ملی تھی تبھی وہ جلدی سے وہاں آیا تھا۔ غنودگی میں جاتی باسمہ کے آخری الفاظ اس نے بھی سنے تھے۔

"یہ بچالیں گے مجھے۔"

ارباز نے حیران کھڑے جلال کو دیکھا اور پھر نرس کو باہر جانے کا اشارے کیا۔ نرس کے باہر جاتے ہی ارباز نے جلال کا رخ اپنی جانب کیا۔

"اسے کچھ بھی یاد نہیں ہے اپنے بارے میں، سب کو اپنا دشمن سمجھ رہی ہے وہ مگر تمہیں اپنا محافظ سمجھ رہی ہے۔ جلال! مجھے سب سچ بتادو، چند ایک سرسری ملاقات میں اتنا بھروسہ نہیں ڈیولیپ ہوتا کہ سب کو بھول کر بھی ایک شخص یاد رہے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارباز نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا تو جلال نے آہستگی سے اس کے ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹائے۔ وہ بنا کچھ کہے روم سے نکل گیا تھا۔ ارباز اس کے پیچھے جانے کا ارادہ ترک کر کر ڈاکٹر ہاشم سے بات کرنے کے ارادے سے دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

*******

"اسے کچھ یاد نہیں ہے۔واؤ!مطلب وہ سب بھول گئی۔ہاہاہا!مجھ سے اچھے کی امید کر رہی ہے!نہیں جانتی جلال اس کی زندگی کا ولن ہے ولن!ہاہاہا!"

وہ بیچ سڑک میں کھڑا قہقہہ لگا کر ہنس رہا تھا۔ارد گرد سے گزرتی اکا دکا گاڑیاں اس کے قریب سے گزر رہی تھیں۔اس کا فون رنگ ہوا تو اس نے ہنستے ہوئے پاکٹ سے اپنا فون نکالا۔سرفراز کا نمبر دیکھ کر اس نے کال پک کی۔

"بول جگر!"

" جگر کی جان!وہ وکی کے لوگ تیری جان کے پیچھے پڑ چکے ہیں تو اکیلے کہیں مت جانا۔"

سرفراز کی پریشان آواز سن کر وہ پھر سے ہنسا تھا۔

"تیرے دوست کا لک بہت تیز ہے جگر!فکر نہ کر جلال کو۔۔۔۔۔۔۔"

اس کا جملہ مکمل نہیں ہو پایا تھا جب پیچھے سے راڈ کے ذریعے اس کے سر کا نشانہ لیا گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تو کیا سمجھا تھا بہت بڑا ہیرو ہے تو بچ جائے گا۔۔تو نے وکی کے بھائی کو چھوٹ پہنچائی قیمت تو چکانی پڑے گی۔"

سامنے کھڑے نقاب پوش شخص نے طنزیہ انداز میں کہتے ایک بار پھر اس پر وار کیا تھا۔وہ سڑک پر گرا تھا۔تیزی سے نکلتا خون اس کو جلد ہی ہوش خرد سے بیگانہ کر گیا تھا۔

*******

"کیا کر رہی ہو؟"

ماہم کی آواز پر وہ چونکی تھی۔

"تم یہاں کیسے؟"

وہ خوش ہوئی تھی اسے دیکھ کر۔

"بھائی کو یہاں نزدیک ہی کچھ کام تھا تو میں نے سوچا میں بھی آجاتی ہوں تم سے ملنے۔"

ماہم نے اس کے پیچھے سے گزرتے ہوئے دوسری جانب آتے ہوئے کہا۔

" یار! یہ کیا بنا رہی ہو تم؟"

ماہم نے اس کی پینٹنگ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ابھی ادھوری ہے تم سمجھ نہیں سکو گی؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ماہم نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"تم سمجھا دو مجھے۔"

ماہم نے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا تو پریسہ نفی میں سر ہلا گئی۔

"میں نہیں چاہتی کوئی اسے سمجھے۔ یہ میری زندگی کا راز ہے اور اسے پہیلی بنا دینا چاہتی ہوں۔"

پریسہ نے اپنی پینٹنگ پر کور ڈالتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ پہیلی کسی نے حل کر لی تو؟"

ماہم کے سوال پر وہ تلخی سے مسکرائی۔

" کبھی کوئی کسی کے ذہن کو پڑھ پایا ہے بھلا۔ سب وہ حل نکالیں گے جو پریسہ چاہے گی اور میں اس وقت کھل کر ہنسنا چاہتی ہوں۔"

پریسہ کی اس بات پر ماہم کے چہرے پر پریشانی آچکی تھی۔

*******

بیڈ پر لیٹے وجود میں حرکت پیدا ہوئی تھی۔ سر میں اٹھتی درد کی ٹھیس کی وجہ بے ساختہ اس کے منہ سے سسکی نکلی تھی۔ آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتا وہ درد کو برداشت کر رہا تھا۔ نیم وا آنکھوں سے چھت کو دیکھتا وہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ کہاں ہے؟ تبھی اس کی نظر اپنے پسندیدہ فانوس پر پڑی۔ گولڈن کلر میں وائن بوٹلز سے بنا وہ فانوس اس کے آرڈر پر تیار کیا گیا تھا، وائن بوٹلز سے بہتا لال رنگ خون کی شبیہہ دیتا تھا۔ جلال نے پوری آنکھیں کھولیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وکی!!!!"

سر کو تھامے وہ ضبط سے بولا تھا۔ تبھی اس کے روم کا دوازہ کھلا۔ وہ جانتا تھا کون ہو گا؟ اس کے روم میں آنے کی اجازت صرف ارباز کو تھی۔

"اب کیسا محسوس کر رہے ہو؟"

ارباز کا فکر مند لہجہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ لے آیا تھا۔

"بہت درد ہو رہا ہے بھائی!"

جلال نے جان بوجھ کر چہرے پر تکلیف کے آثار ڈبل کیے تھے۔ حواس بحال ہو چکے تھے جبھی وہ نارمل ہوتا بات کر رہا تھا۔

"کس نے کیا ہے یہ تمہارے ساتھ؟"

ارباز نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"بھائی! آپ چھوڑیں اس بات کو۔"

جلال نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ ارباز نے تنقیدی نظروں سے اسے دیکھا۔ وہ کل سے اب ہوش میں آیا تھا، اسے زیادہ انجری نہیں ہوئی تھی ماسوائے سر میں دس ٹانکے لگنے کے، اور وہ اتنی آسانی سے کہہ رہا تھا کہ چھوڑیں اس بات کو۔ ارباز نے اس کے دوستوں سے بات کرنے کا فیصلہ کیا اور اس کے پی اے سے بھی۔ فلحال اس نے دوسرے معاملے پر توجہ دینا ضروری سمجھا۔

"ٹھیک ہے اس بات کو رہنے دیتے ہیں یہ بتاؤ باسمہ سے کیا تعلق ہے تمہارا؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارباز کے چہرے پر سنجیدگی تھی۔

"میں نے بتایا تھا آپ کو بھائی! وہ دوست کی بہن ہے اور۔۔۔۔۔"

اس کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی ارباز نے اس کے سامنے ویڈیو پلے کی۔

"اس کا پہلا سیشن تھا ڈاکٹر امجد کے پاس، جانتے ہو تمہارا نام لے کر مسکرا رہی تھی وہ۔"

ارباز نے تھوڑے کڑے لہجے میں کہا تو جلال نے ویڈیو پر غور کیا۔

" جلال!!وہ بہت اچھے ہیں، انہوں نے کہاوہ میرے لیے ہیرو سے ولن بن سکتے ہیں۔"

آنکھیں بند کیے وہ مسکراتے ہوئے بول رہی تھی۔ جلال کو ارباز کا کیا انکشاف یاد آیا۔ باسمہ کو کچھ یاد نہیں تھا مطلب وہ کہانی کو اپنی مرضی کا رخ دے سکتا تھا۔

"بھائی! باسمہ کہاں ہے اب؟"

لمبی سانس خارج کرتے اس نے پوچھا۔

"کل اسے گھر لے آیا تھا میں۔ کچھ دیر پہلے اسے پہلے سیشن کے لیے لیکر گیا تھا۔"

"وہ ٹھیک ہو گئی؟"

جلال کو اچانک ہی پریشانی ہوئی تھی۔

"اس کے جسمانی زخم تو بھر گئے ہیں مگر ابھی تک اسے کچھ یاد نہیں آیا۔ سیشن کے دوران جو اسے ہپنٹائز کر کر یاد دلایا گیا وہ اسے یاد آیا ہے اور اس کی ذات کا مرکز تم بن چکے ہو۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

ارباز نے اسے پوری تفصیل بتائی۔

"بھائی! باسمہ سے نکاح کیا تھا میں نے۔"

سر جھکائے وہ اس پر حیران کن انکشاف کر گیا تھا۔

"جلال؟"

ارباز نے حیرت سے اس کا نام لیا تھا۔

"مجبوری تھی بھائی! میرے دوست کی جان خطرے میں تھی اس کی فیملی میں بس باسمہ ہی تھی، اس کے بہت بار ضد کرنے پر میں نے نکاح کے لیے ہاں کی تھی۔"

جلال سر جھکائے بول رہا تھا، آواز میں بھاری پن تھا۔

"نکاح نامہ کہاں ہے؟ اور تمہارا دوست؟ وہ کہاں ہے؟ باسمہ کی یہ حالت کیسے ہوئی؟"

ارباز نے ذہن میں ابھرتے سب سوال ایک ساتھ کر ڈالے۔

"وہ مر چکا ہے بھائی! نکاح نامہ میرے پاس نہیں ہے اور باسمہ کی اس حالت سے میں خود بھی انجان ہوں۔"

جلال نے کہا تو ارباز کھڑا ہوا، یہاں سے وہاں چلتا وہ خود کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"جلال! تم نے تو کچھ غلط نہیں کیا ہے ناں اس لڑکی کے ساتھ؟ جلال وہ لڑکی۔۔۔۔"

www.urdunovelbank.com

ارباز ضبط کرتا خاموش ہو گیا تھا۔

"بھائی! آپ کو مجھ پر یقین نہیں ہے؟ میں نے کچھ نہیں کیا بھائی! وہ۔۔۔۔۔۔"

جلال کے چہرے سے ارباز کو اندازہ لگانا مشکل ہو رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے جھوٹ؟ لیکن باسمہ کی حالت کو بھی اگنور نہیں کیا جا سکتا تھا۔ جس حال میں وہ اس کی گاڑی کے سامنے گری تھی۔۔ اور پھر ڈاکٹرز کے انکشافات؟ اسے سب صحیح کرنا تھا لیکن کیسے؟

"تم کہہ رہے ہو تم نے اس سے نکاح کیا تھا۔ نکاح نامہ تمہارے پاس موجود نہیں ہے اور باسمہ کی اس حالت کے بارے میں بھی تم کچھ نہیں جانتے؟"

اپنا سر پکڑ کر وہ صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔ جلال کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی جسے فوراہی چھپا گیا تھا۔

"بھائی! کچھ لوگوں کے ساتھ جھگڑا ہو گیا تھا چھ ماہ پہلے وہ ہمیں مارنا چاہتے تھے، میرے دوست کو انہوں نے مارا۔ کل بھی مجھ پر انہی لوگوں نے حملہ کیا تھا، میں آپ کو بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن بھائی مجھے غلط مت سمجھیں۔"

جلال نے نئی کہانی بننا شروع کی تھی۔ ارباز نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا، وہ نظریں چراتا سر جھکا گیا۔

"باسمہ کو میں نے بس اسٹاپ تک چھوڑا تھا وہ اپنے ہاسٹل واپس جا رہی تھی. مجھے لگا وہ وہاں سیف ہو گی۔"

"تم اتنے لاپرواہ کیسے ہو سکتے ہو جلال؟"

"بھائی!!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جلال نے اسے پکارا مگر وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔

"بھائی بات سنیں میری۔ سنتے کیوں نہیں ہیں؟ آخر کیوں آپ میری اتنی سنتے ہیں؟"

وہ مسلسل بولتا آخر میں ہنسا تھا۔

" صحیح کہا تھا میں نے تم سے کہ میں تمہارے لیے ہیرو سے ولن بن سکتا ہوں ڈیئر فیک وائف!"

ارباز اپنا فون وہیں چھوڑ گیا تھا وہ باسمہ کے چہرے کی جانب دیکھتا بول رہا تھا۔ اس وقت اس کے چہرے پر نفرت نہیں تھی ایک خوشی تھی جو شکاری کو اپنا شکار ملنے پر ہوتی ہے۔

*********

"بھائی!"

ارباز لاؤنج میں سر پکڑے بیٹھا تھا۔ اسے پیچھے سے باسمہ کی آواز سنائی دی۔ فوراً چہرے کے تاثرات نارمل کرتا وہ باسمہ کی جانب مڑا تھا۔

"کیا ہوا باسمہ بچے؟ کچھ چاہیئے تھا آپ کو؟"

ارباز نے بہت مشکل سے اس کے دل سے اپنے لیے ڈر ختم کیا تھا۔ ارباز نے خود کو اس کا بھائی بتایا تھا، اپنے کسی رشتے کا سن کر بلک بلک کر روئی تھی، ساری شکایتیں لگائی تھی، جو جو خواب میں دیکھتی تھی سب اسے بتایا تھا۔ ارباز کو وہ بہت تکلیف میں لگی تھی۔ اس کے سر پر اس نے ہاتھ رکھا تھا۔ باسمہ کو بہن بنا کر وہ اس کی ذمہ داری اپنے سر لے چکا تھا۔

"مجھے ان سے ملنا ہے بھائی! میں انہیں کیسے جانتی ہوں؟"

باسمہ نے اس کی جانب دیکھتے ہوئے اپنی بات کہی تھی۔ ارباز نے اس کے معصوم چہرے کو دیکھا۔

"ہو سکتا ہے وہ سچ کہہ رہا ہو؟"

ذہن میں کشمش اسٹارٹ ہو چکی تھی۔

" بھائی! آپ ملوائیں گے ناں مجھے ان سے؟"

"وہ جانتا تھا جلال پچھلے کئی سالوں سے بری سنگت کا حصہ بن چکا تھا لیکن اسے ایسا کیوں لگ رہا تھا کہ جلال سچ بول رہا ہے۔

"اس کی طبیعت خراب ہے وہ آرام کر رہا ہے۔ آپ کھانے پر اس سے مل لینا۔"

ارباز نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی یہیں رہتے ہیں؟"

باسمہ کے چہرے پر خوشی آئی تھی جیسے کوئی خزانہ مل گیا ہو۔ ارباز کو اس کی خوشی بھلی لگی تھی۔

"وہ کمرہ ہے اس کا۔"

ارباز نے اوپر کی جانب دائیں طرف بنے روم کی جانب اشارہ کیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اب آپ آرام کرو، ڈاکٹر ہاشم سے وعدہ کیا تھا آپ نے آرام کرنے کا یاد ہے ناں؟"

ارباز اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کر رہا تھا۔ باسمہ منہ بسورتی اپنے کمرے کی جانب چل دی لیکن ایک ترچھی نظر اس نے جلال کے روم پر ڈالی تھی۔ ارباز نے اپنا فون تلاشا تو اسے یاد آیا کہ وہ فون تو وہ جلال کے روم بھول آیا ہے۔ اس نے جلال کے روم کی جانب قدم بڑھائے۔ باسمہ نے ارباز کو اوپر جاتے دیکھا تو اپنے ہاتھ مسلنے لگی۔

"بس ایک بار دیکھ کر آجاؤ گی۔ وہ بھی تو مجھے دیکھنے آئے تھے ہاسپٹل۔"

خود کو ارباز کے پیچھے جانے کے لیے تیار کرتی وہ خود کو ہی توجہی پیش کر رہی تھی۔ پھر آہستگی سے چلتی وہ سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ دروازے کے قریب پہنچ کر اسے مایوسی ہوئی تھی کیونکہ دروازہ بند تھا۔ وہ واپس مڑنے ہی لگی تھی جب اس کے کانوں میں ارباز کی آواز پڑی۔ اس نے دروازے کے ساتھ کان لگا لیا تھا۔

"باسمہ تم سے ملنا چاہتی ہے، کھانے کے وقت نیچے آجانا اور۔۔۔۔۔۔۔۔(ارباز رکا تھا) میں اسے بتانے والا ہوں کہ تم اسے شوہر ہو، لیکن جب تک اسے سب یاد نہیں آجاتا یہ نکاح صرف کاغذ تک محدود رہے گا۔"

ارباز اور بھی کچھ بول رہا تھا مگر وہ واپس پلٹ چکی تھی۔ ذہن پر زور دینے کی کوشش کی تھی کچھ یاد نہ آیا۔ وہ غائب دماغی سے چلتی اپنے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

"وہ شوہر ہیں میرے؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہمارا نکاح۔۔۔۔۔۔۔۔بھائی اتنا سنجیدہ کیوں تھے؟۔۔۔۔۔۔۔کب ہوا تھا نکاح؟ ۔۔۔۔۔۔۔۔اف۔۔۔۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اپنا سر تھامے وہ بیڈ پر بیٹھی تھی۔ ذہن پر زور ڈالنے کی کوشش میں وہ خود کو پھر سے تکلیف میں ڈال چکی تھی۔

**********

خودکشی حل نہیں اذیت کا

اور کچھ حل نکال سکتے ہو؟

میں بتاتا ہوں اپنے سارے دکھ

تم بتاؤ! سنبھال سکتے ہو؟

پینٹنگ میں بنا سورج پوری آب و تاب سے چمکتا ہر چیز کو روشن کر رہا تھا۔ پریسہ دو قدم پیچھے لیتی پینٹنگ کا جائزہ لے رہی تھی۔ اس نے سرخ رنگ برش پر لگایا دوسرے پر بلیک لگایا۔ اس کے ہاتھ پھر سے ماہر انداز میں چل رہے تھے۔ کام ختم کرتی وہ برش واپس رکھتی پینٹنگ پر نظر ڈالے بنا بالکنی میں آئی۔ ٹھنڈی ہوا کا جھونکا اس کو چھو کر گزرا تھا۔ سامنے سے نظر آتا سمندر اپنی وسعت دیکھا رہا تھا۔ پریسہ نے کیچر نکال کر اپنے بال کو آزادی فراہم کی تھی۔ چہرے پر اڑتے بال آزادی ملنے پر جشن منا رہے تھے۔

"پریسہ!"

ماہم کی آواز نے اسے چونکایا تھا۔

"تم یہ کیا بنا کر آئی ہو؟"

ماہم کے چہرے پر ہوائیاں اڑے دیکھ کر وہ مسکرائی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"پریسہ! تم چلو میرے ساتھ۔ تم یہاں اکیلی نہیں رہو گی۔"

ماہم اس کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی اسے اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کرنے لگی، پینٹنگ کے پاس آ کر وہ رکی تھی۔

"پریسہ کمزور نہیں ہے ماہم! اکیلی جی سکتی ہوں، ہر بار مر جانا حل نہیں ہوتا۔"

وہ اپنا ہاتھ اس سے چھڑا کر ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔ ماہم نے ایک نظر پینٹنگ پر ڈالی جس میں اسی طرح ہاتھ باندھے کھڑی لڑکی سورج سے نکلتے لاوے سے کسی وجود کو خاکستر ہوتے دیکھ رہی تھی۔ ماہم کو اس کے ارادوں سے خوف آیا تھا۔

*********

"باسمہ بچے! آپ یہیں میرا ویٹ کریں! مجھے پانچ منٹ لگیں گے بس۔ کار لاک ہے آپ باہر نہیں آئیں گی اور شیشہ بھی نیچے نہیں کریں گی۔"

ارباز نرمی سے اسے ہدایات جاری کرتا اس کے ہاں میں سر ہلانے پر کار سے باہر نکل گیا۔ ملازمہ کے اس کے بے ہوش ہونے کے بارے میں بتانے پر ارباز بنا دیر کیے اسے ہاسپٹل لے آیا تھا۔ وہ باسمہ کو لے کر کسی قسم کا رسک لینے کو تیار نہ تھا۔ ڈاکٹر ہاشم نے سب ٹھیک ہونے کی یقین دہانی کروائی تو اسے واپس گھر لانے پر مانا تھا۔ بک اسٹور دیکھ کر وہ باسمہ کا دھیان بٹانے کی غرض سے بکس لینے باہر نکلا تھا۔ اس کے باہر نکلتے ہی باسمہ نے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں۔

"گھر پر نہیں ہوں میں۔"

ایک پاؤں سیڑھی پر رکھ کر وہ جھک کر اپنے جوتے کا تسمہ باندھ رہی تھی، کندھے کے سہارے فون کان سے لگائے وہ فون سن رہی تھی۔ ارباز وہاں آیا تو اسے رکنا پڑا، کیونکہ وہ سارا راستہ بلاک کر چکی تھی۔ ارباز نے اسے بلانا چاہا مگر اس کے جھنجھلا کر کھڑے ہونے پر اس کے بکھرے بال ارباز کے چہرے سے ٹکرائے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میرا گھر؟ تم اسے اپنا کیوں نہیں بنا لیتی؟ اتنا تو میں اپنے گھر میں نہیں ہوتی جتنا تم وہاں پائی جاتی ہو؟"

اس کے طعنہ دینے پر ارباز مسکرایا تھا۔

"ماہم! جسٹ شٹ اپ! اگر تم نے مزید کچھ کہا ناں تو۔۔۔۔۔"

وائٹ شارٹ شرٹ اور نیوی بلو ٹراؤزر پہنے، ڈوپٹہ کے نام پر گلے میں ایک اسٹالر تھا، وائٹ شرٹ پر کئی جگہ پینٹ کے نشان تھے جو جان بوجھ کر بنائے گئے تھے۔ چہرے کو بالوں نے ڈھانپا ہوا تھا۔ ارباز نے خود کو ملامت کی، اسے اس طرح ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے پر۔

"آ رہی ہوں کچھ دیر تک۔"

فون کٹ کرتی وہ یک دم مڑی تو پیچھے کھڑے ارباز سے ٹکرائی جو اس کی باتیں سن رہا تھا۔ پریسہ نے ارباز کو گھورتے ہوئے اپنا سر مسلا تھا۔ ارباز نے پیچھے ہوتے بے ساختہ اپنی ناک پکڑی تھی۔ پریسہ نے ایک ہاتھ سے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کیا، وہ مقابل کو سخت سنانے کا ارادہ رکھتی تھی۔ مگر ارباز کی ناک سے خون نکلتا دیکھ کر اپنا ارادہ ترک کر گئی۔

"اس خون کی وجہ سے آپ کو کچھ کہہ نہیں رہی میں، ورنہ آپ بہتر جانتے ہیں غلطی آپ کی تھی۔"

پریسہ نے اپنے پرس سے ٹشو نکال کر اس کی جانب بڑھایا جو اس نے فوراً لے لیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارباز تو اس کے چہرے پر چھائے نرم تاثرات مگر سخت لہجے پر ٹھٹکا تھا۔ اپنی بات سنجیدگی سے کہتی وہ ارباز کے پاس سے گزر کر پیچھے پارک لیڈیز سائیکل کے پاس آئی۔ ارباز کی نظریں اس پر ہی تھیں، پریسہ کو احساس ہوا تھا خود پر کسی نظروں کا مگر اگنور کرتی وہ آگے بڑھ گئی تھی۔ ارباز بھی خون صاف کرتا اسٹور کے اندر داخل ہو گیا تھا۔ مگر اس بار چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

*********

سرخ روشنی میں نہایا کمرہ، جلتا بجھتا فانوس، کمرے کو پراسرار بنا رہا تھا۔ صوفے پر بیٹھا دونوں ٹانگیں سامنے ٹیبل پر رکھے، جلال سیگرٹ پینے کا شغل فرما رہا تھا، نظریں ٹیبل پر پڑے اپنے فون پر تھیں۔ ایک پاؤں مسلسل ہلتا اس کے بے چین ہونے کا جواز پیش کر رہا تھا، تبھی فون رنگ ہوا۔ جلال نے فون پک اپ کیا۔

"کام ہو گیا؟"

اس کے چہرے کے تاثرات پتھریلے ہو گئے تھے۔

"مجھے وکی چاہیئے، وکی!"

پاؤں کی حرکت رک گئی تھی، چہرے پر کرختگی تھی، بدلے کا جنون تھا۔

"وہ شہر سے باہر ہے جگر! تو کچھ دن آرام کر، اسے واپس آنے دے پھر اسے بھی قابو کر لیں گے۔"

سرفراز کی بات سنتے ہی اس نے اپنا پٹی میں جکڑا سر تھاما۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اس کے بھائی کو لاؤ، رات تک کا وقت ہے تمہارے پاس۔ صرف تین گھنٹے۔"

اس نے کہہ کر فون کاٹ دیا۔ ہاتھ میں پکڑا سگریٹ اس نے ایش ٹرے میں مسل دیا تھا۔ انداز ایسا تھا جیسے وکی کو مسل رہا ہو۔ اٹھ کر کھڑکی کے پاس آ کر اس نے کھڑکی کھول دی۔ پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈال کر کھڑے ہو کر اس نے نگاہیں آسمان کی جانب ٹکا دیں۔ اسے اس طرح کھڑے پانچ منٹ ہی ہوئے تھا جب اس کا فون ایک بار پھر رنگ ہوا۔ کچھ پل اگنور کرنے کے بعد اس نے فون پک اپ کیا۔

"سر! ڈائریکٹر حماد رضوی نے نیو پراجیکٹ کی فائل بھیجی ہے۔ آپ کے رول کی سب ڈیٹیل اس میں موجود ہیں۔"

"کل گھر لے آنا۔"

بے زاری سے کہہ کر اس نے فون بند کر دیا تھا۔

جلال جنید خان وہ کوئی اسٹر گلنگ ایکٹر نہیں تھا، امریکہ میں پڑھائی کے دوران جہاں وہ اپنے ہنڈسم لک کی وجہ سے یونی میں مقبول تھا وہیں اس کا ضدی پن، اس کے بدلہ لینے کی عادت، ہائی ایٹیٹوڈ لیول اور لڑکیوں سے تو بات کرنا پسند نہیں کرتا تھا، لیکن ایک لڑکی انجیلنا! وہ اسے بس ایک بار اپنا بنانا چاہتی تھی۔ غرور کی جنگ تھی اور اس جنگ نے جلال کو ہالی وڈ کا راستہ دیکھا دیا۔

انجیلنا نے اپنے ڈیڈ کے ذریعے اسے ایک سیریز کی آفر کروائی، جو جلال نے ایسے ہی نیو ایکسپیرینس کے لیے قبول کر لی۔ انجیلنا تو اسے حاصل نا کر سکی مگر وہ اپنے پہلے ہی رول سے پاکستان میں مقبولیت کی سیڑھیاں چڑھ گیا تھا۔ اسے پاکستان میں ہیرو کے رولز کی آفر ہوتی تھی، اس نے چن کر صرف دو فلم کی تھیں جن کا بزنس پاکستان کی انڈسٹری کو اس کی جانب مزید رخ کرنے پر مجبور کر گیا، اس کا دل بھر گیا تھا تو اس نے اس کام سے دوری اختیار کر لی۔ مگر اب پھر سے وہ کچھ سوچ رہا تھا۔ اس کی مقبولیت نے ہی تو اسے وکی کے وار سے بچایا تھا، اس کا ماسک اترنے کی وجہ سے لوگ اسے پہچان گئے تھے، ان کے ہی مدد کرنے پر وہ ہاسپٹل پہنچا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

**********

اب جو بکھرے تو بکھرنے کی شکایت کیسی؟

خشک پتوں کی ہواؤں سے رفاقت کیسی؟

میں نے ہر دور میں بس اس سے محبت کی ہے،

جرم سنگین ہے اب اس میں رعایت کیسی؟

اک پتا بھی اگر شاخ سے جدا ہوتا ہے،

کیا کہوں دل پے گزرتی ہے قیامت کیسی؟

زندگی تجھ کو تو لمحوں کا سفر کہتے تھے،

راہ میں آگئی صدیوں کی مسافت کیسی؟

ہوا کے دوش پے رکھے ہوے چراغ تھے ہم

جو بچ گئے تو ہواؤں سے شکایت کیسی؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ڈور بل بجانے پر ماہم نے دروازہ کھولا اور ساتھ ہی دانتوں کی نمائش کی تھی۔پریسہ اسے اگنور کرتی اندر داخل ہوئی۔

"کھانا آرڈر کر دیا ہے میں نے۔"

پریسہ کو کچن میں جاتے دیکھ کر ماہم نے ہانک لگائی تو پریسہ نے ایک لمبی سانس خارج کی اور صوفے پر بیٹھ گئی۔

"مما بلا رہی تھیں تمہیں گھر۔"

ماہم نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تم جانتی ہوں میں نہیں آؤں گی وہاں پھر بھی مجھ تک ان کا پیغام پہنچا رہی ہو؟"

پریسہ نے تلخ لہجے میں کہا۔

"انہیں معاف کر دو پریسہ؟"

"معاف کر چکی ہوں، ہر اس شخص کو جو اس سب کا ذمہ دار ہے، لیکن بھول نہیں پا رہی۔ یہ پینٹنگز اور اکیلا پن میری فریسٹریشن کو کم کرتا ہے ورنہ اب تک میں خود کو کچھ کر چکی ہوتی۔"

پریسہ نے ضبط سے کہا اور ریموٹ اٹھا کر ایل ای ڈی آن کر لی۔ سامنے چلتی ویڈیو میں اس کا سکون تھا۔ ماہم نے اس کی نظر سے بچا کر فون کٹ کیا تھا، کیونکہ دوسری جانب وہ پریسہ کا جواب پہنچا چکی تھی۔

**********

"اداس کیوں ہوں باسمہ؟"

وہ جب سے واپس آئی تھی خاموش تھی۔ ارباز نے کھانے کے دوران بھی اس کا گم سم انداز نوٹ کیا تھا۔ جلال نے کھانا روم میں ہی منگوا لیا تھا، اس کے لیے یہ نارمل بات تھی جبکہ باسمہ کا ذہن اسے مسلسل سوچوں کے محور میں پھنسا رہا تھا۔

"بھائی! وہ۔۔۔۔"

باسمہ نے ارباز سے پوچھنے کا فیصلہ کرتے ہوئے بولنا چاہا مگر پھر خاموش ہو گئی۔

"کچھ کہنا چاہتی ہو؟"

ارباز کو اس کا اچانک رک جانا عجیب لگا تھا۔

Visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"وہ۔۔۔میرا اور۔۔۔۔۔۔ان کا۔۔۔۔۔۔۔(باسمہ اپنی۔انگلیاں مسل رہی تھی) تعلق کیا ہے؟"

جملہ مکمل کرتے ہی وہ سر کو مزید جھکا گئی تھی۔ارباز کو ڈاکٹر ہاشم کی ہدایت یاد آئی۔باسمہ کو پریشانی سے بچانا تھا۔اس نے باسمہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔

" وہ آپ کا شوہر ہے بچے!نکاح ہوا تھا آپ دونوں کا،لیکن رخصتی نہیں ہوئی تھی۔"

ارباز کے بتانے پر بھی اسے کچھ یاد نہیں آیا تھا۔

"زیادہ مت سوچو۔اپنی دوا وقت پر لینا ان شااللہ سب یاد آجائے گا۔"

ارباز اسے تسلی دے رہا تھا،سیڑھیاں اترتے جلال نے آنکھوں کو سکوڑ کر اس منظر کو دیکھا تھا۔باسمہ رونے لگی تو ارباز پریشان ہوا جبکہ جلال نے آئی بروا چکاتے ہوئے باسمہ کو دیکھا تھا۔

"روتے نہیں ہیں بچے!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھے سب یاد کرنا ہے بھائی!"

ارباز کے کندھے پر سر رکھتی وہ جلال کے اندر کا جلال جگا رہی تھی جبکہ ارباز نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے اسے خود سے دور کیا تھا۔

"سب یاد آجائے گا لیکن تب تک ٹینشن لے کر طبیعت خراب نہیں کرنی باسمہ بچے آپ نے۔"

ارباز نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا! آپ کو اپنے نام کا مطلب پتا ہے؟"

ارباز کی غیر متوقع بات پر جلال اور باسمہ نے بیک وقت اس کی جانب دیکھا تھا۔ جلال ان دونوں کو دیکھتا صوفے پر بیٹھ چکا تھا جس کا نوٹس ان دونوں میں سے کسی نے نہیں لیا تھا۔

"باسمہ کا مطلب ہوتا ہے مسکرانے والی۔ جب میری بہن مسکراتی ہے تو بہار کا سماں بندھ جاتا ہے۔"

ارباز کے تعریف کرنے پر باسمہ کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔

"ایسے نہیں کھل کر مسکراؤ۔"

ارباز نے منہ بسورتے ہوئے کہا تو باسمہ کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی تھی۔

"ڈرامے باز!"

جلال منہ منہ میں بڑبڑاتا کھڑا ہوا تھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

" بھائی! مجھے ڈائریکٹر سے ملنے جانا ہے، ایک گھنٹے تک آجاؤں گا۔"

ارباز کا جواب سنے بنا وہ تیزی سے راہداری کی جانب بڑھ گیا تھا۔ باسمہ کی نظروں نے اس کے اوجھل ہونے تک اس کا پیچھا کیا تھا۔

"ذہن پر زور نہیں دینا بالکل بھی۔ خود کو وقت دو سب یاد آجائے گا۔"

وہ پھر سے اسے بہلا رہا تھا۔ باسمہ اٹھ کر روم میں چلی گئی تو ارباز نے اپنا فون نکال کر نمبر ملایا۔

"ایک پل کے لیے نظر نہیں ہٹنی چاہیئے اس پر سے۔"

سختی سے حکم جاری کرتا وہ فون بند کر کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

*********

"یہ لے کافی!"

سرفراز نے جلال کے بیٹھتے ہی اسے کافی دی تو جلال نے ہاتھ کی پشت سے کافی کا مگ پیچھے کیا۔

"نومی کہاں ہے؟"

سرفراز جانتا تھا جلال کی اچانک آمد اس کے گھر بے وجہ تو نہیں ہو گی۔

"اس وقت وہ اپنے گھر پر ہے۔"

سرفراز نے اسے جتاتے ہوئے بتایا کہ وہ اسے نقصان پہنچانے کا ارادہ فلحال ملتوی کر دے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تو اس کے گھر ہی چلتے ہیں۔"

یک دم کھڑا ہوتا وہ سرفراز کو بوکھلانے پر مجبور کر گیا تھا۔

"جلال یار! کیا کر رہا ہے؟ اس کے گھر پر اتنے گارڈز ہیں۔"

"اگر مجھے ڈرانے کی کوشش کر رہا ہے تو نہ کر۔"

جلال نے بنا مڑے کہا اور ساتھ ہی ہاتھ کے اشارے سے اسے واپس جانے کا کہا۔ اس کے کار میں بیٹھتے ہی سرفراز بھی پیسنجر سیٹ سنبھال چکا تھا۔

"ساتھ جیئں گے ساتھ مریں گے۔"

سرفراز نے نروٹھے پن سے کہا تو جلال مسکرایا۔

آدھے گھنٹے بعد وہ مطلوبہ جگہ پر پہنچ چکا تھا۔ دور سے ہی وہ بنگلو کے ارد گرد گارڈز کو دیکھ کر چہرے پر ماسک لگاتا سرفراز کو اشارہ کر کر بنگلو کی بیک سائیڈ پر آ گیا۔

**********

رات کے وقت سمندر کا نظارہ الگ ہی تسکین بخشتا ہے۔ آسمان پر چمکتے چاند کا عکس، سمندر کے اٹھکیلیاں کرتے لہریں کو بھی روشن کر رہا تھا۔ پریسہ ہمیشہ کی طرح اپنا بورڈ سامنے رکھے اس منظر کو قید کر رہی تھی۔ ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔ نظر بار بار چاند پر ٹھہر جاتی تھی، ذہن میں ابھرنے والے نقش کو بالآخر نے اس نے اس نقش کو اتار ہی لیا تھا۔ مطمئن ہوتے اس نے ایک سانس ہوا کے سپرد کی۔ فون رنگ ہونے پر اس نے بنا دیکھے فون پک کر لیا تھا۔

"پریسہ!"

جانی پہچانی آواز پر اس نے فون کان سے ہٹا کر دیکھا۔

"عابس؟"

اس نے نام لیکر تصدیق کرنا چاہی تو دوسرے جانب موجود شخص کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

"مجھے تو لگا تھا آپ پہچانیں گی ہی نہیں۔"

عابس کا لہجہ عام نا ہو کر عام تھا، پریسہ کی خاموش نظروں سمندر پر تھیں، جتنا سکوت اس وقت اس کے اندر تھا، یہ وہ ہی جانتی تھی یا مقابل شخص۔

"کل ملاقات ہو سکتی ہے؟"

عابس نے اس کی خاموشی کے جواب میں سوال کیا۔

"شام پانچ بجے سی ویو۔"

سپاٹ انداز میں کہہ کر وہ فون کٹ کر چکی تھی۔ دوسری جانب عابس نے ایک سرد آہ بھری تھی۔

"بھائی!"

ماہم کی آواز پر وہ پلٹا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"آپ پریسہ سے بات کر رہے تھے؟"

ماہم نے جھجھکتے ہوئے پوچھا تو عابس نے ہاں میں سر ہلایا۔

"وہ یہاں کب آئے گی؟"

ماہم نے ایک امید کے تحت اس سے پوچھا تھا۔

"ہم اس پر زور زبردستی نہیں کر سکتے ماہم! اسے خود فیصلہ لینے دو۔"

عابس نے سنجیدگی سے جواب دیا اور اندر کی جانب بڑھ گیا۔ماہم اس کی پشت کو دیکھتی کچھ سوچ رہی تھی۔

**********

نیم تاریکی میں ڈوبا کمرے میں سامنے ایل ای ڈی پر کوئی ایکشن فلم چل رہی تھی۔پہلی بار وکی نے وائن کو ہاتھ نہیں لگایا تھا۔اس کی فائٹ تھی کل اس لیے نشے سے خود کو دور کر رہا تھا۔سامنے ٹیبل پر چکن کے پیس پڑے جن میں سے آدھے تو وہ کھا چکا تھا۔اس کا فون رنگ ہوا تو نومی کی ویڈیو کال دیکھ کر اس نے سامنے اسکرین سے کال کنیکٹ کی۔

"ہائے وکی!"

کیمرہ آن ہوتے ہی سکرین پر جلال کی مسکراتی تصویر ابھری تھی۔وکی جلال کو دیکھ کر حیران ہوا تھا۔

"مجھے دیکھ کر حیران ہو گئے؟نومی سے ملنے آیا تھا میں۔میرے ساتھ ایک حادثہ پیش آ گیا اور اس نے خیریت تک نہیں پوچھی تو مجھے خود آنا پڑا۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جلال کا لہجہ اس کی بات کا ساتھ دینے سے قاصر تھا۔وکی کے چہرے پر غصے کے آثار نمودار ہوئے تھے۔

"اتنے غصے میں کیوں ہو؟اچھا۔۔۔اب سمجھا اپنے بھائی کی وجہ سے ناں؟وہ دوست ہے میرا،صرف ڈانٹا ہے اسے آئی سویر!"

جلال نے چٹکی میں اپنی شاہ رگ کو پکڑے ہوئے کہا۔

"نومی کہاں ہے؟"

وکی کے لہجے میں نفرت اور غصہ بیک وقت شامل تھا۔ جلال دو قدم پیچھے لیتا صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔ پاکٹ سے سگریٹ نکال کا اسے بھی سلگا چکا تھا۔

"تمہارا بھائی بالکل ٹھیک ہے وکی! بس سو رہا ہے کب سے اٹھا رہا ہوں اٹھ ہی نہیں رہا، بہت گہری نیند ہے اس کی۔"

سگریٹ کے کش لگاتے اس نے بات مکمل کی تو اس کی بات پر وکی کی رگیں ابھریں تھیں۔

"ابھی کہ ابھی نکلو وہاں سے۔"

وکی نے دانت پیستے ہوئے کہا تو جلال ہنستا چلا گیا۔ پھر یک دم رکتا وہ مسکرایا تھا۔

"اچھا ایسے ناراض مت ہو۔ ہمارا پرانا تعلق ہے یار!"

جلال کے چہرے کی مسکراہٹ وکی کا خون کھولا رہی تھی۔ جلال کو بھی وکی کی حالت مزا دے رہی تھی۔

"بہت وقت ہو گیا ہے۔ (جلال نے اپنے کلائی میں بندھی گھڑی میں دیکھتے ہوئے کہا) تم تو بات کر نہیں رہے مجھ سے بس غصہ ہی دیکھا رہے ہو۔ لو اپنے بھائی سے ہی بات کر لو۔"

www.urdunovelbank.com

جلال نے روٹھنے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔ تبھی نومی وہاں آیا تھا۔ وہ جلال کے ساتھ ایسے بیٹھ گیا تھا گویا دونوں بہت گہرے دوست ہوں۔ وکی سمجھ نہیں پا رہا تھا جلال کی چال کو۔ نومی اتنا مطمئن کیسے تھا؟

"ناراضگی ختم کرو یار! بھائی کو گھر بلا لو۔۔۔۔"

وہ مزید کچھ بولتا اس سے پہلے ہی لائن کٹ ہو گئی۔ وکی فورا اپنے روم سے نکلا تھا۔

**********

"نصرت آپا! یہ میڈسن کڑوی ہے۔"

وہ گھر میں داخل ہوا تو اس کی سماعت سے باسمہ آواز ٹکرائی۔ نظروں کا زاویہ دائیں جانب موڑنے پر وہ اسے ڈائننگ حال کے دروازے میں کھڑی دیکھائی دی۔ وہ دبے قدموں اس کے پیچھے آیا تھا۔

"بیٹا! یہ میڈسن کھانا بہت ضروری ہے، آپ یہ جوس پی لینا اس کے بعد، پھر کڑوی محسوس نہیں ہو گی۔"

نصرت آپا نے محبت سے پچکارتے ہوئے کہا تو جلال کے ماتھے پر رگیں ابھری تھیں۔

"کل بھی پی تھی میں نے، بہت گندی ہے یہ، ساری رات منہ سے سمیل آتی ہے۔"

باسمہ نے چہرہ بگاڑتے ہوئے کہا تو جلال نے پہلی مرتبہ اسے دلچسپی سے دیکھا تھا۔

" جلال بیٹا! آپ ہی انہیں سمجھاؤ کہ دوا کھالیں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نصرت آپا نے جلال کو پیچھے دیکھا تو اسے پکار بیٹھیں۔ باسمہ کا وہاں سے ہلنا محال ہو گیا تھا۔

"انہیں میڈیسن دیں ان کی۔"

ارباز کے قدموں کی چاپ سنتا وہ نصرت آپا سے کہنے لگا۔ باسمہ نے آنکھیں بند کی ہوئی تھیں، مگر جلال کے حکم پر اس کے چہرے پر خفگی۔ آئی۔ اس نے خاموشی سے دوا لیکر کھالی تھی۔ پیچھے مڑتے ہی وہ جلال سے ٹکرائی تھی۔ اس کی آنکھوں

میں بناوجہ ہی پانی آنے لگا تھا۔ پیچھے ہوتے وہ جلال پر ایک خفگی بھری نگاہ ڈال کر سائیڈ سے ہو کر کمرے میں بھاگ گئی۔

جلال نے اس کے اس طرح جانے پر کندھے اچکائے تھے۔

"انہیں وقت پر میڈیسن دیا کریں۔"

نرم لہجے میں کہتا وہ واپس مڑ گیا۔ اربازنے مسکرا کر سر جھٹکا تھا۔

* * * * * * * * * * *

پہلی فلائٹ سے وہ واپس پاکستان آیا تھا۔ گھر میں قدم رکھتے ہی اسے سب گارڈز سر جھکائے کھڑے دیکھائی دیئے۔

"تمہاری دی چوٹ پر پندرہ ٹانکے لگے تھے وکی! تمہارے بھائی کو زیادہ نہیں سو دو سو ٹانکے تو لگے ہوں گے، جلال کو ادھار سود سمیت لوٹانے کی عادت ہے۔"

فون پک اپ کرتے ہی جلال کی تمسخر اڑاتی آواز سن کر وہ اندر بھاگا تھا۔ اپنے کمرے میں پٹیوں میں جکڑا نومی درد برداشت کرتا اپنے آنسو ضبط کر رہا تھا۔ وکی کو دیکھتے ہی وہ رو پڑا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

" برو!! یہ سب کسی کام کے نہیں ہیں، نکالیں ان سب کو۔"

ایک ملازم کی جانب اشارہ کرتا وہ روتے ہوئے بولا تو وکی اس کے پاس آ کر بیٹھا۔

"تم فکر نا کرو، جلال کو میں چھوڑوں گا نہیں، اس نے تمہیں ہاتھ لگانے کی ہمت کیسے کی۔۔۔۔"

"جلال نے نہیں۔۔۔ یہ سب ہمارے گارڈز نے کیا ہے۔"

نومی نے وکی کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو وکی نے سر جھکائے کھڑے ملازم کو دیکھا۔

"کل رات کیا ہوا تھا؟"

وکی نے نومی کی جانب دیکھتے سختی سے پوچھا تھا۔

*******

"تم نے جیسے کہا تھا میں نے کیا ہے اب مجھے کچھ مت کرنا۔"

کال جیسے ہی کٹ ہوئی نومی نے ملتجی انداز میں جلال کو کہا۔ جلال نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا پھر یک دم ہی ایک کپڑا اس کے منہ میں ٹھوسنے کے سے انداز میں ڈالتا، ماسک اس کے پورے چہرے پر ڈال دیا تھا۔

"میں تمہیں بالکل نقصان نہیں پہنچاؤں گا لیکن تمہارے وفادار گارڈز کے بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔"

جلال نے اس کے ہاتھ اور پاؤں باندھے اور وارڈروب کی سمت بڑھ گیا۔ نائٹ گاؤن نکال کر اس نے کپڑوں کے اوپر سے پہن لیا تھا۔ الارم بجنے پر سارے گارڈز اندر بھاگ کر آئے تھے۔ اندھیرے کا فائدہ اٹھا کر وہ اندھیرے میں کھڑا ہو گیا تھا، صرف گاؤن نظر آرہا تھا۔ نومی کو اس نے گارڈز کے سامنے پھینک دیا تھا، اپنے مالک کا گاؤن پہچانتے ہی انہوں نے جلال کو نومی سمجھ کر نومی کو ہی دھوڈالا تھا۔ جلال ہنستا ہوا واپس آگیا تھا۔

نومی کے منہ سب سن کر وکی نے غصے سے سب کو دیکھا تھا۔ جلال کا پلان اسے اب سمجھ آیا تھا۔ وہ صاف بچ کر نکل گیا تھا۔

*******

رات کے دو بجے رہے تھے، موسم خراب ہو رہا تھا۔ کراچی کے موسم میں ہوتی تبدیلیاں شہریوں کو آئے دن حیران کر رہی تھیں۔ اچانک ہی آسمان کو دو حصوں میں تقسیم کرتی بجلی کی کڑک نے دو نفوس کو جاگنے پر مجبور کر دیا تھا۔ جبکہ تیسرا وجود تو جیسے موسم کے اس غصے کا مقابلہ کر رہا تھا۔ جلال نے اٹھ کر پہلے کھڑکی بند کی تھی جس کے پٹ ٹکرانے سے اس کی نیند میں خلل پڑ رہا تھا۔ گلا خشک محسوس کرتا وہ کمرے سے نکل آیا تھا، اس وقت وہ یہ بھول گیا تھا کہ اس کے کمرے میں منی فریج موجود ہے یا پھر قسمت اپنی اگلی چال چلنے کے لیے تیار تھی۔ سیڑھیاں اترتا وہ اپنے دھیان میں ہی تھا اس باختہ دوڑتی باسمہ سے ٹکرایا تھا۔ اس سے پہلے وہ گرتی جلال نے اسے سہارا دے واپس کھینچا تھا۔ اندھیرے میں خود پر کسی کی پکڑ محسوس کر کر وہ چلائی تھی۔ جلال نے ہاتھ اس کے منہ پر رکھ کر اس کی چیخ کا گلا گھونٹا تھا۔

"آر یو میڈ! چلا کیوں رہی ہو؟"

جلال کی سخت آواز پر باسمہ خاموش ہوئی تھی۔ اس کے خاموش ہوتے ہی جلال نے اس پر سے گرفت ہٹائی اور کچن کی جانب بڑھ گیا۔ جلال نے لائٹ آن کی تو بت بنی کھڑی باسمہ نے جلال کی پشت دیکھی۔ اس وقت وہ بلیک ٹراؤزر اور بلیک ہی ٹی شرٹ پہنے ہوئے تھا۔ آدھی بازو ہونے کی وجہ سے اس کے کسرتی بازو واضح ہو رہے تھے۔ وہ اس کے پیچھے کچن میں داخل ہوئی تھی۔ جلال نے پانی کی بوتل فریج سے نکال کر جیسے ہی منہ کی طرف بڑھائی باسمہ نے اسے ٹوک دیا۔

"وہ۔۔۔۔۔۔پانی۔۔۔۔۔۔بیٹھ کر پیتے ہیں۔"

"کھڑے ہو کر پینے میں کیا مسئلہ ہے؟"

وہ سخت جھنجھلایا ہوا تھا۔

"صحت کے لیے اچھا نہیں ہوتا۔"

باسمہ نے چہرے نیچے کیے جواب دیا تو جلال وہیں پڑی چیئر گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا۔ وہ باسمہ کے بالکل آگے بیٹھا تھا، اچانک ہی بادل زور سے گرجے تو باسمہ ڈر کر اچھلی تھی۔ لیکن اس اچھلنے میں وہ پانی پیتے جلال کو دھکا مار چکی تھی۔

"یو ایڈیٹ!"

وہ غصے سے کھڑا ہوتا بولا تو باسمہ آنکھیں بند کیے لرز رہی تھی۔

" یار! یہ لڑکی سب سے بڑا مسئلہ ہے میری زندگی کا۔"

جلال نے بوتل ٹیبل پر پٹختے ہوئے کہا تو باسمہ ایک بار پھر ڈر کر اچھلی تھی۔

"کون سی میگنیٹک پاور تمہیں اچھال رہی ہے؟"

جلال نے طنز کرتے ہوئے پوچھا تو باسمہ نے آنسو پونچھے۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"مجھے ڈر لگ رہا ہے۔"

معصومیت سے کہتی وہ اس وقت جلال کو مزید کوفت میں مبتلا کر گئی تھی۔

"کمرے میں جاؤ اپنے۔ باہر کیوں بھٹک رہی ہو؟"

اس کے پاس سے گزرتا وہ اس بار تھوڑا نرم لہجہ کر گیا تھا۔

"میں آپ کے کمرے میں سو جاؤں۔۔۔"

باسمہ کے پوچھے پر اس کا دماغ ہی گھوم گیا تھا۔

"میرے کمرے سے دور رہنا سمجھی؟"

یک دم مڑ تا وہ بولا تو باسمہ ڈر کر پیچھے ہوئی۔

"ہمارا نکاح ہوا۔۔۔۔ تھا۔"

جلال کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر وہ خاموش ہوئی تھی۔

"مجبوری میں ہوا تھا نکاح۔ اس بات کو بھول جاؤ۔"

جلال نے کہہ کر قدم سیڑھیوں کی جانب بڑھا دیئے تھے۔ باسمہ اسے جاتا دیکھ رہی تھی تبھی وہ پلٹا تھا۔

"کمرے میں جاؤ۔"

اس نے سختی سے کہا تو باسمہ کمرے میں بھاگ گئی۔ جلال نے سر جھٹکا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بے وقوف لڑکی! اس کا بھی بندوبست جلد کرنا پڑے گا۔"

خود سے بات کر تا وہ اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔ پہلے اسے شرٹ چینج کرنی تھی جس پر پانی گر چکا تھا۔

* * * * * * * * * *

"ایسے ہی ہنستی رہا کرو۔ پیاری لگتی ہو؟"

اپنے سامنے بیٹھی وہ اس چھوٹی لڑکی سے مخاطب تھی۔

"مجھے اکیلے میں ڈر لگتا ہے۔"

وہ سر جھکائے معصومیت سے بولی تو پریسہ نے مسکرا کر اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھا تھا۔

"اچھا میرے ساتھ آؤ ہم آج ڈر کو تھوڑا سا ڈراتے ہیں۔"

اس کے نہ کرنے بھی وہ زبردستی اس کا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ کھڑکی کے پاس لے آئی تھی۔

"نہیں! پلیز میں۔۔۔ نہیں۔۔۔۔"

بجلی کے کڑکنے پر وہ بے ربط جملہ بولتی رونے لگی تھی۔ پریسہ نے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

"ہم بند کر دیں گے کھڑکی۔ کچھ نہیں ہو گا۔"

پریسہ کو لگ رہا تھا جیسے اس کا ڈر ختم کرنا اس کے بس کی بات نہیں ہے۔

اچانک ہی بجلی کڑکی تو پریسہ کا خیال ٹوٹا تھا۔ فون رنگ ہوا تو پریسہ نے فون اٹھایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آج پھر جاگ رہی ہو؟"

ماہم کے سوال پر وہ تلخ سا ہنسی تھی۔

"مجھے نیند نہیں آتی ماہم! وہ ڈرتی تھی اس موسم سے، سوتی نہیں تھی۔ میں اس کے پاس رہتی تھی اور ارف۔

"۔۔۔۔۔۔۔۔

پریسہ کو لگا جیسے اس کی آنکھ میں آنسو ہوں۔وہ خود کو کمزور نہیں بنا سکتی تھی۔فوراً آنسو پونچھ کر وہ آسمان کی جانب دیکھ کر مسکرائی تھی۔

"میری فکر مت کرو ماہم!سو جاؤ۔اور عابس سے کہنا کہ کل وقت پر پہنچ جائے اگر اسے وقت مل جائے تو۔"

ناچاہتے ہوئے بھی اس کا لہجہ طنزیہ ہو گیا تھا عابس نے ماہم کی طرف دیکھ کر ایک سرد آہ بھری تھی۔

"اسے ہمیشہ پتا چل جاتا ہے پھر بھی آپ ہمیشہ مجھے پھنسا دیتے ہیں۔"

اس کا اشارہ پریسہ کو عابس کی موجودگی کے بارے میں علم ہونے پر تھا۔

"مجھے اس کی خیریت جاننی تھی۔"

عابس کھڑا ہوتا بولا تو ماہم نے اسے پکارا۔

"کل اس سے بات کر کر یہاں لے آیئے گا بھائی!وہاں اکیلی رہ کر وہ بہت عجیب سوچنے لگی ہے۔"

www.urdunovelbank.com

ماہم نے لہجے میں اس کے لیے فکر تھی۔عابس آگے بڑھ گیا تھا۔وہ اسے کیا امید دلاتا جب جانتا تھا کہ پریسہ نہیں مانے گی۔

**********

"باہر کون آیا ہے؟"

رات وہ جلال کے رویے کے بارے میں سوچتے سوچتے سو گئی تھی۔ صبح ارباز کے ناشتے کروانے کے بعد وہ جلال کو ناراضگی دیکھاتی کمرے میں بند ہو گئی تھی۔ مگر آدھا دن گزرنے پر بھی جلال کی جانب سے کوئی پیش قدمی نہ ہوئی تو وہ الجھن کا شکار ہو گئی تھی۔ بکس پڑھ کر بھی وہ عاجز آ گئی تھی۔ کمرے سے باہر نکلی تو بوا کو کام میں مگن دیکھ کر ان کے پاس آئی۔

"کسی پروڈیوسر کی بیٹی آئی ہے جلال بیٹے سے ملنے۔"

بوا نے ایک جوس کا گلاس اس کے آگے رکھا تو اس نے منہ بنایا۔

"پروڈیوسر؟"

بوا کے زبردستی گلاس ہاتھ میں پکڑانے پر وہ منہ بناتی جوس کا ایک سپ لیتی پوچھنے لگی۔

"فلم کی آفر لائی ہے جلال بیٹے کے لیے۔"

ٹرے میں لوازمات سجا کر وہ باسمہ کو بتا کر ٹرالی لے کر کچن سے نکل آئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"فلم۔۔۔ جلال۔۔ یہ ایکٹر ہیں؟"

وہ یک دم خوش ہوئی تھی پھر بوا کے پیچھے باہر نکلی تھی۔ گلاس وہ ٹیبل پر رکھ چکی تھی۔ جس میں سے جوس کے بمشکل دو سپ لیے گئے تھے۔ گلاس وال کے پاس رک کر وہ باہر دیکھنے لگی۔ ایک جانب چیئر پر بیٹھا جلال سگریٹ سلگا رہا تھا، سگریٹ کو دیکھ کر باسمہ نے ناک سکوڑی۔ بلو جینز کی پینٹ اور وائٹ پلین شرٹ پہنے سلیقے سے بنائے گئے بال جلال ریلیکس انداز میں بیٹھا تھا۔ سامنے بیٹھی لڑکی ساڑھی پہنے ہوئے تھی۔ جو اس نے کیوں پہنی تھی یہ اس کی مسکراہٹ دیکھ کر باسمہ کو اندازہ ہو رہا تھا۔ جلال اس کی جانب دیکھ نہیں رہا تھا جبکہ اس کا پی اے سکرپٹ پڑھ رہا تھا۔

"سر!اسٹوری کیسی لگی آپ کو؟"

سگریٹ کے کش لگاتا وہ اپنے پی اے کے خوشامدی انداز پر سامنے بیٹھی لڑکی کی طرف متوجہ ہوا۔چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ جلال کو ہی دیکھ رہی تھی۔

"اسٹوری میں ایسا کچھ خاص نہیں جو اسے باقی سب سے الگ بنائے۔ہیرو کا لڑکی کے لیے پاگل پن، پھر اسی کے لیے ولن سے لڑنا اور ہیپی اینڈنگ،سچ آکا من اینڈ اولڈ اسٹوری لائن۔"

سگریٹ کو ایش ٹرے میں مسلتا وہ عام سے لہجے بولا تو لڑکی کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"سو جلال!کیا آپ ہمیں بریف کر سکتے ہیں کہ آپ کو کس قسم کی اسٹوری چاہیئے؟"

دونوں ہاتھوں کو ملا کر تھوڑی کے نیچے رکھ کر وہ آگے جھکی تھی،جلال کے چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ آئی تھی۔اسے ہمیشہ سے ایسی دعوت دیتی لڑکیوں سے چڑ تھی۔اس سے پہلے کہ وہ غصے سے کوئی شدید ری ایکشن دیتا اس کی نظر گلاس وال سے باہر دیکھتی باسمہ پر پڑی۔وہ آنکھیں چھوٹی کیے اس لڑکی کو گھور رہی تھی۔دونوں ہاتھوں کو بند کر کر مٹھی بنا کر کھڑی وہ سخت غصے میں لگ رہی تھی۔جلال کے ذہن میں چند ماہ پہلے کی ملاقات آئی۔

"تو کس ٹائپ کی ہیروئن سوٹ کرے گی مجھے؟"

جلال کے دلچسپی سے پوچھنے پر وہ ایکسائٹڈ ہوتی اپنے بال ماتھے سے ہٹا کر آگے ہوئی تھی۔

"ہیروئن کے بنا کیا ہیرو نہیں ہوتا؟ایسی مووی بنائیں ناں کہ ہیرو کا چارم بھی کم نا ہو اور ہیروئن کی ڈیمانڈ بھی نا ہو۔"

جلال نے آئی برو اچکا کر باسمہ سے اس کی بات کی وضاحت چاہی تو باسمہ نے ایک لمبی سانس لی۔

"مووی میں ولن کے ساتھ کوئی فی میل لیڈ نہیں ہوتی لیکن وہ ہیرو سے زیادہ پاور فل ہوتا ہے۔ضروری نہیں ہے کہ فی میل لیڈ کو فلم کا حصہ بنایا جائے۔آپ ولن بن کر بھی توہٹ فلم دے سکتے ہیں۔"

باسمہ کی بات پر وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا،باسمہ نے منہ بسورا۔

"اوکے!تمہارے لیے ہیرو سے ولن بننے کے لیے تیار ہوں۔"

جلال نے احسان جتاتے ہوئے کہا تو باسمہ کھکھلا کر ہنسی۔

"جلال!!"

اس لڑکی کی آواز پر جلال کا ذہن حال میں واپس آیا تھا۔باسمہ ابھی تک اسے گھور رہی تھی۔

"اسٹوری کو پاور فل بنائیں اور ولن کا کریکٹر اسٹرانگ کریں،مجھے ہیرو نہیں ولن کا رول کرنا ہے۔اور اسٹوری تھیم بھی کچھ نیا ہو۔اگلی میٹنگ حمدانی صاحب کے ساتھ رکھنا۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آخر میں اپنے پی اے کو کہتا وہ شائم کو ہتک محسوس کروا گیا تھا۔غصے سے کھڑی ہوتی وہ جلال پر ایک نظر ڈال کر وہاں سے چلی گئی۔جلال بھی سر جھٹکتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔

"مجھے کچھ پوچھنا ہے۔"

وہ جیسے ہی اندر آیا باسمہ اس کے سامنے آتی بولی۔

"میرے پاس وقت نہیں ہے۔"

اسے راستے سے ہٹاتا وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

"جو کہا تھا لے آیا ہے ناں؟"

جلال نے سرفراز کو فون کر کر پوچھا تھا۔

"لے تو آیا ہوں لیکن تو کرے گا کیا اس کا؟"

سرفراز نے شیشی دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مجھ سے زیادہ سوال نہ کیا کر، مجھے بالکل پسند نہیں۔"

جلال نے سخت لہجے میں کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔

"تمہارا کام تو ہو گیا مس باسمہ! سلو پوائزن تمہیں میرے راستے سے ہٹا دے گا اور کسی کو شک بھی نہیں ہو گا۔"

جلال کے چہرے پر اس وقت شاطرانہ مسکراہٹ تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

********

آبادی سے کچھ دور موجود یہ گھر جتنا باہر سے ویران لگتا تھا اتنی ہی ویرانی اس کے اندر تھی۔ بس چند گھنٹے ہی اس گھر میں زندگی کا گمان ہوتا تھا اس کے بعد پھر وہی ویرانی۔ چار بڑے کمروں، ایک کچن اور ایک بڑے حال پر مبنی یہ گھر ہمیشہ اندھیرے میں ڈوبا رہتا تھا سوائے ایک کمرے کے۔ اس کمرے میں جائیں تو نفاست سے سیٹ ہوئے اس بیڈ روم میں ایک وجود بیڈ پر لیٹا ہوا تھا، جس کے چہرے پر تکلیف تھی، کچھ نہ کر پانے کی تکلیف، بے بسی کی تصویر بنی وہ آئینے کے سامنے

کھڑے تیار ہوتے اپنے شوہر کو دیکھ رہی تھی۔اس کی چہرے کی مسکراہٹ اسے زہر لگ رہی تھی۔اپنی بے بسی پر اسے غصہ آیا تھا۔

"کہاں جارہے ہو؟"

آئینے کے سامنے کھڑا ہو کر اچھی طرح خود کا جائزہ لے کر وہ جیسے ہی جانے کے لیے مڑا،بیڈ پر لیٹے اس وجود نے سوال کیا۔انداز خاصہ چبھتا ہوا تھا۔

"ایک ضروری میٹنگ ہے،رات کو دیر ہو جائے گی ہو سکتا ہے مجھے دوست کے ساتھ رکنا پڑے۔"

اپنا موڈ صحیح رکھنے کی کوشش کرتا وہ بولا تو اس کا لہجہ نرم تھا۔وہ یک دم ہنسی تھی۔

"اپنا مکروہ چہرہ کیوں نے دیکھا دیتے سب کو ایک بار تا کہ جو تم پر اندھا بھروسہ کر کر اپنے گھر تک رسائی دیتے ہیں،ان کے گھر کی عزتیں بچ جائیں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ بنا لحاظ کیے طنز کر رہی تھی۔وہ مسکراتا ہوا اس کے پاس آیا۔

"جیسی تمہاری حالت میں بنا چکا ہوں اس کے بعد بھی تم بہادری دیکھاتی ہو،میں اچھا انسان ہوں یار!کیونکہ مجھے برا بننے پر مجبور کرتی ہو؟"

یک دم تکیہ اس کے منہ پر رکھتا وہ اسے پھڑ پھڑانے پر مجبور کر گیا تھا۔وہ مجبور تھی اپنے ہاتھ نہیں ہلا سکتی تھی۔جیسے ہی اس کا پھڑ پھڑانا کم ہوا،مقابل نے تکیہ اس کے چہرے سے ہٹا دیا۔وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔آنکھوں میں آنسو بھرے تھے۔

"تم ایسے ہی اچھی لگتی ہوں، تمہاری آنکھوں میں بہادری نہیں ڈر دیکھنا پسند ہے مجھے۔"

قہقہہ لگاہنستاوہ یک دم سنجیدہ ہو کر بولا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

"تم اچھا نہیں کر رہے شیبی! میرے ساتھ؟"

"تم نے بھی تو اچھا نہیں کیا میرے ساتھ۔"

وہ دوبدو بولا تھا۔

"میرے واپس آنے تک انجیکشن کا اثر ختم نہیں ہو گا۔ڈونٹ وری ! یہاں کوئی نہیں آئے گا اس لیے ڈرنا مت۔"

وہ اسے چڑا کر ہنستا ہوا کمرے سے نکل گیا۔ پیچھے وہ روتی رہ گئی تھی مگر کوئی اس کی سننے والا نہیں تھا۔

*********

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"خیریت تابش! آج لیٹ ہو گئے؟"

اجازت ملنے پر وہ ہڑبڑاتا ہوا کیبن میں داخل ہوا تھا۔ ارباز نے اس کے عجلت بھرے انداز کو دیکھ مصروف انداز میں پوچھا۔

"سر! راستے میں ٹریفک میں پھنس گیا تھا، لوڈشیڈنگ کو لیکر لوگ احتجاج کر رہے تھے، سارے روڈ کو بلاک کیا ہوا تھا۔"

رومال سے پسینہ پونچھتا ہوا وہ ارباز کو وضاحت دے رہا تھا۔

"بیٹھو! پانی پیو۔"

ارباز نے پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھایا تو تابش نے جھکتے ہوئے گلاس تھام لیا۔

"تھینک یو سر!"

ارباز نے مسکرانے پر اکتفا کیا تھا۔

"ایک گھنٹے بعد ملک جاوید کے ساتھ میٹنگ ہے یہ رہی فائل۔ بریفنگ تم دو گے۔"

ارباز نے فائل اس کی جانب بڑھائی تو تابش حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"لو بھی۔"

ارباز نے مسکراتے ہوئے کہا تو تابش نے فائل پکڑ لی۔

"مجھے یقین تم یہ کر لو گے۔"

اس سے پہلے وہ کچھ بولتا ارباز نے پر یقین انداز میں کہا تو اس نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلا دیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

* * * * * * * * * *

"ہر وقت ڈانٹے رہتے ہیں، مجھے کچھ بھی نہیں بتاتے۔ اور یہ دوائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سب بیکار ہیں۔۔۔ کچھ یاد نہیں آ رہا مجھے۔"

دوا کی شیشی بیڈ پر پھینکتی وہ سر تھام کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"وہ ایسے کیوں بات کرتے ہیں مجھ سے؟ ہمارا نکاح ہوا ہے۔۔۔۔۔ انہوں نے کہا مجبوری میں ہوا تھا۔۔۔۔۔ (باسمہ نے سر اٹھا کر شیشے کی جانب دیکھا) مطلب ان کی مرضی شامل نہیں تھی اس نکاح میں۔۔۔۔۔ کس نے مجبور کیا تھا انہیں؟ ارباز بھائی نے۔۔۔۔۔ نہیں وہ کیسے کر سکتے ہیں؟ آہ وہ! کیوں یاد نہیں آرہا؟"

اپنے بال نوچتی وہ بے بسی سے بولی تھی۔

"بوا سے پوچھوں؟"

یک دم بوا کا خیال آتے ہی وہ کھڑی ہوئی تھی۔ اپنے بال ٹھیک کرتی وہ کمرے سے نکلی تھی۔ اس کا رخ کچن کی جانب تھا۔ سر میں اٹھتی درد کی ٹھیس جو اس کے ذہن پر زور ڈالنے کا نتیجہ تھا وہ برداشت کرتی کچن میں آئی۔ اسے بوا تو دیکھائی نہیں دی البتہ بوا کی تلاش میں ٹی وی لاؤنج میں آتے ہی اس کی نظر ایل ای ڈی پر چلتے منظر پر گئی۔ یک دم اسے اپنا سانس رکتا محسوس ہوا تھا۔ ایک ہاتھ سے اپنا سر پکڑے اور دوسرے سے سینے کو مسلتی وہ پیچھے قدم لے رہی تھی۔ آنکھیں بند ہوتے ہی وہ لہرا کر زمین بوس ہوئی تھی اس کا ہاتھ لگنے سے ٹیبل پر پڑا واز بھی زمین پر گر کر ٹوٹ گیا تھا۔ لاؤنج میں قدم رکھتے ہی بوا کی نظر باسمہ پر پڑی تو بھاگ کر اس کے پاس آئی تھیں۔ واز کے ٹکڑے اس کے ہاتھ پر بھی لگے تھے جس وجہ سے اس کی بازو سے نکلتا خون بوا کو مزید پریشان کر گیا تھا۔ انہوں نے فوراً اٹھ کر ارباز کو فون ملایا تھا۔

*********

مختلف چیزوں کی تصویریں لیتی وہ گھڑی پر بار بار نظر ڈال رہی تھی۔ جیسے وقت پانچ منٹ اوپر ہوا وہ مسکرائی تھی۔

"کچھ چیزیں کبھی نہیں بدلتی۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے سورج کو مغرب کی سمت سفر کرتے دیکھ کر کہا تھا۔یہ۔وہ ہی جانتی تھی کہ وہ کس کی بات کر رہی تھی۔ایک گھٹنا زمین پر رکھ کر اس نے ریت میں بنے چھوٹے سے بچے کے پاؤں کو کیپچر کیا تھا۔

"قسمت کیسے بدل جاتی ہے،ساتھ چلنے والے یہ دونوں بچے کیا معلوم بڑے ہو کر ساتھ نا ہوں۔قسمت بھی تو بے رحم ہوتی ہے۔"

ارد گرد کا جائزہ لیتی وہ پھر سے تلخ ہو رہی تھی۔

"ایک یہ زوال ہے جس کے بعد عروج کی امید بڑھ جاتی ہے،(اس کی نظر سورج پر تھی جو اپنے زوال کے عین قریب تھا) اور ایک رشتوں میں آنے والا زوال ہے جس کے بعد صرف فل اسٹاپ کی گنجائش بچتی ہے۔"

اپنے ہی تجزیے پر وہ ہنسی تھی۔کیمرے سے زوال کے منظر کو فوکس کرتی وہ کلک ہی کرنے والی تھی جب اچانک کسی کے سامنے آنے پر اس نے کیمرہ ہٹایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ایکسوز مسٹر!آپ کہیں اور جا کر کھڑے ہو سکتے ہیں پلیز!"

پریسہ کی سنجیدگی سے بھری آواز پر وہ چونک کر مڑا تھا۔پریسہ ہاتھ میں کیمرہ پکڑے کھڑی تھی۔ارباز نے فون کان سے ہٹا کر کٹ کیا تھا۔اس کے اس طرح دیکھنے پر پریسہ نے کوفت سے سر جھٹکا تھا۔

"ہٹیں گے آپ؟"

پریسہ نے ہاتھ سے دائیں جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ارباز آہستگی سے اس کے سامنے سے ہٹ گیا۔پریسہ نے جلدی سے کلک کیا تھا۔پھر فوٹو دیکھتی مطمئن ہو کر مسکرائی تھی۔

"آپ کو نہیں لگتا کہ نرم رویے کا حق دار انسان زیادہ ہوتا ہے بانسبت ان بے جان چیزوں کے؟"

پریسہ کو پلٹتے دیکھ ارباز نے پوچھا تو پریسہ چونک کر مڑی۔

"اجنبی انسان ڈسنے کا عادی ہوتا ہے اس کے ساتھ نرم رویہ خود کو تباہ کرنے کے مترادف ہے۔"

پریسہ کی تلخ بات نے ارباز کو حیرت زدہ کر دیا تھا۔

"آستین کے سانپ تو کبھی کبھار اپنے بھی ثابت ہوتے ہیں۔"

ارباز نے دلیل دی تو مسکرائی۔ ارباز کو اس کی مسکراہٹ پراسرار لگی تھی۔

"پریسہ!"

اپنے نام کی پکار پر پریسہ مڑی تھی۔ ارباز نے زیرلب اس کا نام پکارا تھا۔ عابس کو دیکھ نے پریسہ نے اپنے ہاتھ میں پہنی واچ اس کی سامنے کی تو وہ خفت زدہ ہوتا کان کھجانے لگا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"لوگوں کی پہچان کرنا سیکھیں آستین کے سانپ اور ان کے بل دونوں نظر آجائیں گے۔"

بنا پلٹے وہ بولی تو ارباز سے مخاطب تھی۔ پھر وہ رکی نہیں تھی آگے بڑھ گئی تھی۔ ارباز پر اپنے بجتے فون کی جانب متوجہ ہوا تھا۔ فون اٹھاتے ہی بوا کی آواز سن کر وہ تیزی سے بھاگا تھا۔ پریسہ کے پاس سے گزرتا وہ آگے بڑھا تو اس کو ایسے بھاگتے دیکھ اس نے دل میں سب ٹھیک ہونے کی دعا کی تھی۔ وہ بھی ایسے ہی ایک دن بھاگی تھی مگر کچھ نہیں کر پائی تھی۔

"میں نے بات کی ہے کالج والوں سے وہ پوری انفارمیشن دینے کو تیار ہیں سوائے ایک شخص کی وہ اسے نہیں جانتے تھے، وہ اس کے کالج کا نہیں تھا اور۔۔۔۔۔"

عابس مزید بولتا اس سے پہلے پریسہ نے اسے ٹوکا۔

" سب تو ہم پہلے ہی جانتے ہیں عابس! ہمیں وہ ایک شخص چاہیئے جو اس سب کے پیچھے ہے۔"

پریسہ نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

"بہت جلد اس کا بھی معلوم ہو جائے گا۔ ٹرسٹ می!"

عابس کے سنجیدگی سے کہنے پر وہ مسکرائی تھی۔

" تھینکس عابس!"

وہ آہستگی سے بولی تھی عابس بھی مسکرا دیا تھا۔ ٹھنڈی ہوا سے فضا میں خنکی بڑھ رہی تھی۔ ہوا سے اڑتے پریسہ کے بال جیسے ہی عابس کے چہرے پر آئے اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ اس نے وقت کے رک جانے کی خواہش کی تھی۔

" کھڑے کھڑے سو گئے کیا؟"

پریسہ نے اس کی بازو پکڑ کر ہلائی تو وہ ہوش میں آیا۔

" چلو۔"

آگے بڑھتی وہ عابس کو سرد آہ بھرنے پر مجبور کر گئی تھی۔

www.urdunovelbank.com

*********

" کہاں تھے تم جلال؟"

اس نے جیسے ہی لاؤنج میں قدم رکھا ارباز کی سخت آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

" آپ جانتے ہیں بھائی! مجھے کام ہوتا ہر وقت تو گھر پر نہیں بیٹھ سکتا میں۔"

"باسمہ تمہاری ذمہ داری ہے جلال! اسے تمہاری ضرورت تھی اور تم غائب تھے۔"

ارباز اٹھ کر اس کے پاس آیا تھا۔

" بھائی! وہ ٹھیک تھی بالکل جب میں گیا۔"

ناجانے کیوں مگر وہ وضاحت دے رہا تھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"لیکن وہ اب ٹھیک نہیں ہے۔ اس نے پھر سے یاد کرنے کی کوشش کی ہے یا پھر اسے کچھ یاد آیا ہے شاید لیکن اس کی ذہنی حالت خراب ہو رہی ہے۔"

ارباز نے پریشانی سے کہا۔ جلال کے ذہن میں بس ایک ہی جملہ گردش کر رہا تھا شاید اسے کچھ یاد آیا ہے۔

"نہیں!"

"کیا نہیں؟"

وہ یک دم بولا تو ارباز نے اس سے پوچھا۔

"میرا مطلب ہے اس کو علاج کی ضرورت ہے۔"

" اسے تمہاری ضرورت ہے جلال!"

ارباز نے زچ ہوتے ہوئے کہا تھا اور وہاں سے چلا گیا تھا۔

" ضرورت سے زیادہ سوار کر لیا ہے بھائی نے اس لڑکی کو اپنے سر پر۔"

سر جھٹکتا وہ باسمہ کے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔ آج اسے اپنا کام کرنا ہی تھا۔ وہ آہستگی سے دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا تھا۔ اندھیرے میں ڈوبا کمرہ دیکھ کر اس کے چہرے پر بے زاری آئی تھی اس نے سوئچ بورڈ کی جانب ہاتھ بڑھا کر لائٹ آن کی تھی۔ پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا تھا۔ سامنے بیڈ پر لیٹے وجود کی آنکھوں کی پتلیاں سکڑی تھیں جیسے نیند میں انہیں روشنی پسند نہ آئی ہو۔ جلال نے نائٹ بلب آن کرتے ہوئے باقی لائٹس بند کر دی تھیں۔ باسمہ کے چہرے پر سکون آتا دیکھ کر وہ آگے بڑھا۔ اس کا ہاتھ اپنی پاکٹ میں سے مطلوبہ چیز ڈھونڈ رہا تھا۔ شیشی ہاتھ میں لیتے ہی اس نے پاکٹ سے گولیاں نکال کر ٹیبل پر رکھی شیشی کی گولیوں سے ایکسچینج کر دی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"دھیرے دھیرے مرنا تمہارے لیے بہتر ہے باسمہ!"

چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ لائے وہ بولا تھا۔ شیشی واپس جگہ پر رکھتا وہ جانے کے مڑا تو ایک نظر باسمہ پر ڈالی۔ کچھ دیر پہلے جو پر سکون سو رہی تھی اس کے چہرے پر بے چینی تھی۔ ماتھے پر پسینے کی بوندیں نمودار ہو رہی تھیں۔ یقیناً وہ نیند میں ڈر رہی تھی۔ دوپہر کے واقعے کا اثر تھا شاید۔ جلال نے بے ساختہ ہاتھ بڑھا کر اسے جگانا چاہا مگر ہاتھ بیچ میں ہی روک لیا۔

"نہیں!۔۔۔۔۔ نہیں!۔۔۔۔۔۔۔ جانے دو!۔۔۔۔ کسی۔۔ کو۔۔۔ نہیں۔۔"

وہ بڑبڑا رہی تھی جلال نے آنکھوں کو چھوٹا کرتے ہوئے اسے دیکھا۔ تبھی وہ چلا کر اٹھی تھی۔ نیم اندھیرے میں سر پر کھڑے جلال کو دیکھ کر مزید زور سے چیخی تھی۔ جلال نے فوراً اس کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔

"شششش! میں ہوں۔"

جلال نے دبی دبی آواز میں کہا تو باسمہ نے آنکھیں بڑی کرتی ہوئے اسے دیکھا۔ اس کے اگلی حرکت نے جلال کو حیرت میں ڈال دیا تھا۔ وہ اس کے بازو سے چپک کر سسک رہی تھی۔

"میں نے بہت برا خواب دیکھا ہے۔ وہ مجھے مار دے گا۔ اس نے سب کو۔۔۔۔"

وہ روتے روتے اسے بتا رہی تھی جبکہ جلال کی نظر تو اس کے سختی سے پکڑے اپنے بازو پر تھی۔ یعنی وہ اسی سے ڈر کر اسی کے ہی پاس خود کو محفوظ سمجھ رہی تھی۔ جلال نے اس سے اپنا بازو چھڑوایا۔

" تم سو جاؤ صرف خواب تھا۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بامشکل بولتا وہ پیچھے ہوا تو باسمہ نے پھر سے اس کا بازو پکڑ لیا۔

" مجھے ڈر لگ رہا ہے۔"

اس کے رو کر کہنے پر جلال نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں یہیں ہوں تم سو جاؤ۔"

اس کے پاس بیٹھتا وہ بولا تو باسمہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کی جانب کروٹ لے کر لیٹ گئی۔ جلال چاہ کر بھی اس سے ہاتھ نہیں چھڑوا پا رہا تھا۔ اسے گھبراہٹ ہونے لگی تھی جبکہ اس کا سہارا ملتے ہی باسمہ پر سکون ہوتی دوبارہ سو گئی تھی۔ جلال نے ماتھے پر آئے پسینے کو صاف کیا اور اس کے ہاتھ سے ہاتھ نکال کر کھڑا ہو گیا۔ وہ جانے لگا تو اس کی نظر دوا کی شیشی پر پڑی۔ اس نے وہ شیشی اٹھا کر کھڑکی سے باہر اچھال دی اور لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکل گیا۔

اپنے کمرے کے دروازے کے پاس کھڑے ارباز نے اسے باسمہ کے کمرے سے نکلتا دیکھا تو وہ مطمئن ہوتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

"مجھے اسے مارنا تھا تو پھر میں نے کیوں کیا ایسا؟"

جلال اپنے کمرے میں بیٹھا اپنے بالوں کو نوچ رہا تھا۔

*******

visit for more novels:
www.urdunovelsbank.com

ناشتے کی ٹیبل پر حسبِ معمول خاموشی تھی۔ جلال کافی دیر سے جوس کا گلاس پکڑے بیٹھا تھا۔ دوسری طرف باسمہ بے دلی فروٹ کھا رہی تھی، ساتھ ساتھ ایک نظر جلال پر بھی ڈال رہی تھی۔ ارباز نے گلا کھنکھار کر دونوں کو اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔

" آج باسمہ کا سیشن ہے۔ اپائمنٹمنٹ میں لے چکا ہوں۔ جلال! تم باسمہ کو لے کر جاؤ گے۔"

ارباز کی بات پر جلال نے حیرت سے اسے دیکھا پھر نفی میں سر ہلا دیا تھا۔ ارباز نے ہاں میں سر ہلایا تو جلال نے چہرے پر معصومیت طاری کر لی تھی۔

"گیارہ بجے کی اپائنٹمنٹ ہے یاد سے لے جانا۔"

ٹشو سے منہ پونچھتا وہ کھڑا ہو گیا تھا۔ باسمہ نے کن انکھیوں سے جلال کی طرف دیکھا تھا جو اسے ہی گھور رہا تھا وہ سر جھکا کر تیزی سے کھانے لگی تھی۔

"باسمہ بچے! پریشان نہیں ہونا یہ کچھ نہیں کہے گا۔"

باسمہ کے سر پر ہاتھ رکھتا وہ محبت سے بولا تو باسمہ نے مسکرا کر اسے دیکھا۔ ارباز کو دیر ہو رہی تھی اس کا کل والا کام بھی ادھورا رہ گیا تھا جسے اسے جلد از جلد پورا کرنا تھا۔ ارباز کے جانے کے بعد جلال کا فون رنگ ہوا۔

"کتنے بجے؟"

دوسری جانب کچھ بتائے جانے پر اس نے اپنے ازلی سخت لہجے میں پوچھا۔

"نہیں گیارہ بجے نہیں۔ گیارہ بجے مجھے کام ہے۔ انہیں چار بجے کا وقت دے دو۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

باسمہ ناشتہ چھوڑ کر اسے دیکھ رہی تھی۔ جب فون بند کرتا جلال واپس مڑا۔ خود کو دیکھتی باسمہ کو اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تو وہ گڑبڑا کر سر جھکا گئی۔ جلال کی نظر اس کے بازو پر گئی جس پر پٹی بندھی تھی۔

"یہ۔۔۔۔(جوس کا گلاس منہ سے لگاتا وہ ایک ہی بار میں خالی کرتا باسمہ سے پوچھنے لگا) بازو پر کیا ہوا ہے؟"

باسمہ نے جلدی سے آستین مزید نیچے کی تھی۔

"وہ کل میں گری تھی تو واز۔۔۔۔۔"

ہاتھ کے اشارے سے اسے مزید بولنے سے روکتا وہ جوس کا گلاس اس کے سامنے رکھ کر کھڑا ہوا۔"

"تم سے یہی امید کی جا سکتی ہے۔ساڑھے دس بجے تک تیار رہنا ایک منٹ بھی اوپر نہیں ہونا چاہیئے۔"

سخت لہجے میں بولتا وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔اس کے جاتے ہی باسمہ نے دونوں ہتھیلیاں چہرے کے گرد رکھ کر لاؤنج کی سمت دیکھا تھا جہاں جا کر وہ صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔

" ہر وقت منہ میں کڑوے بادام رکھتے ہیں۔"

منہ بسور کر کہتی وہ جوس پینے لگی۔

" میرا خیال بھی کرتے ہیں اور دانٹتے بھی رہتے ہیں۔"

وہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

نیم تاریکی میں ڈوبا کمرہ صبح ہونے پر بھی رات کا منظر پیش کر رہا تھا۔وہ آہستگی سے چلتی آئینے کے سامنے آئی۔چہرے پر بنے نشان چھوتے اس کی نظر ہاف سلیوز سے چھلکتے بازو پر پڑی سگریٹ سے جلائے جانے کے نشان علاوہ وہاں انجیکشن کے نشان بھی موجود تھے۔وہ تکلیف دہ ہنسی ہنسی تھی۔

" مجھے کبھی رہائی نہیں مل سکے گی۔یہ میں نے کیا کر دیا۔"

دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔دروازہ کھلنے کی آواز سن کر بھی وہ رونا بند نہیں ہوئی تھی۔

" یار!تم رو رہی ہو؟اچھا معاف کر دو،یہ دیکھو میں تمہارے لیے کیا لایا ہوں۔"

اسے بیڈ پر بیٹھا کر ایک باکس سامنے کرتا وہ اسے ڈرنے پر مجبور کر گیا تھا۔

"نہیں پلیز!آج نہیں۔۔۔۔۔"

ڈر کر پیچھے ہوتی وہ منت کر رہی تھی۔مقابل نے اسے دیکھ کر سرد آہ بھری تھی۔

" میں کہاں خوش ہوتا ہوں تمہیں تکلیف دے کر۔اسی لیے تو یہ کرنا پڑتا ہے تاکہ تمہیں تکلیف نہ ہو۔"

سمجھانے کے انداز میں کہتا وہ کھڑا ہوا اور اسے لیٹنے کا اشارہ کیا۔وہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔آگے بڑھ کر اسے بالوں سے پکڑتا وہ دانت پیستا بولا تھا۔

" مجھے مجبور مت کیا کرو کہ میں زبردستی کروں۔"

اسے دھکیلتا وہ باکس سے انجیکشن نکال چکا تھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"اگر تم نہیں چاہتی کہ تمہارے اس خوبصورت چہرے کو تمہارے باطن کی طرح بدصورت نہیں بناؤں تو خاموشی سے لیٹ جاؤ۔"

اس کی دھمکی سن کر اس نے تکلیف سے آنکھیں بند کی تھیں۔وہ جیسے ہی لیٹی اس نے انجیکشن لگا دیا تھا۔اس کا جسم سن ہونا شروع ہو چکا تھا۔اس پر چادر ڈالتا وہ سیدھا ہوا۔

" میں صبح آؤں گا تب تک تم آرام کرو۔"

یک دم لہجے میں محبت لاتا وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بولا تھا۔

"میری سزا کب ختم ہو گی؟"

وہ جانے لگا تو اس نے پوچھا۔

"جب تمہارا دل صاف ہو گا۔"

وہ جانتی تھی اس کی بات کا مطلب یعنی موت ہی اسے رہائی دلا سکتی تھی۔ اپنے پیرالائز جسم کے ساتھ پھر سے رو رہی تھی۔ جبکہ پورے گھر کی روشنیاں گل کرتا وجود ہنس رہا تھا۔ کھوکھلی اور تکلیف بھری ہنسی۔

*********

سیشن سے واپسی پر بھی کار میں ویسی ہی خاموشی تھی جیسے جاتے وقت تھی۔ جلال کا دماغ ڈاکٹر کی باتوں سوچ رہا تھا۔

"میری پوری کوشش ہے ان کے ذہن سے اس واقعے کو مٹا دوں لیکن کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے انہیں دماغ کی نسوں پر پریشر بڑھ جاتا ہے۔ کل انہوں نے فائر ورکس دیکھا ٹی وی پر، شاید اس واقعے سے آتش بازی کا تعلق ہے لیکن آپ کو کوشش کرنی ہے کہ جب تک ان کا علاج مکمل نہیں ہوتا یہ ایسا کچھ نا دیکھیں۔ دماغ کی نسیں متاثر ہو کر ڈیمج ہو سکتی ہیں۔ ان کی جان بھی جا سکتی ہے۔"

ڈاکٹر کی بات یاد آتے ہی اس نے باسمہ کی طرف دیکھا جو چور نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ جلال کے دیکھنے پر گڑبڑا کر رخ موڑ گئی۔

"اس دن فائر ورکس۔۔۔"

جلال یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر کچھ یاد نہیں آیا۔ پہلی بار کا نشہ تھا جو اتنا تیز تھا کہ اسے آدھی ادھوری چیزیں یاد تھیں۔ وہ سر جھکتا ڈرائیونگ پر دھیان دینے لگا۔ گھر پہنچ کر وہ کار سے نکل کر اندر چلا گیا تھا۔ باسمہ کار سے نکلی تو منہ پر پھر سے بارہ بج چکے تھے۔ اندر داخل ہوتے ہی اس کی نظر ٹیبل پر پڑی ڈی وی ڈیز پر پڑی۔

"ان کی موویز ہیں۔"

وہ یک دم ایکسائیٹڈ ہوئی تھی۔

*******

"خیریت! اچانک ہی لنچ کا پروگرام؟"

پریسہ نے ہاتھ باندھ کر بیٹھتے ہوئے پوچھا تو عابس نے مسکرا کر سر ہلایا۔

"ہیپی برتھ ڈے پریسہ!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ویٹر نے کیک ٹیبل پر رکھا تو عابس نے مسکراتے ہوئے اسے وش کیا۔ پریسہ نے پہلے کیک کو اور پھر عابس کو دیکھا پھر چڑ کر آگے ہوئی۔

"مجھے نہیں پسند یہ سب عابس! تم۔۔۔"

"کبھی کبھی پسند سے ہٹ کر بھی کچھ کرنا چاہیئے۔ اگر اتنی پیاری لڑکی کے پیدا ہونے کی خوشی منالو گی تو گناہ نہیں ہو جائے گا۔"

عابس نے نائف اس کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے کہا۔

"فلرٹ کر رہے ہو جیسے یونی میں کرتے تھے؟"

نائف کو کیک کے درمیان چاقو کی طرح پش کرتی وہ بولی تو عابس کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

"پرانی باتیں بھول بھی جایا کرو۔اتنی اچھی یاداشت بھی نہیں ہونی چاہیئے۔"

ماہم کی آواز پر وہ چونک کر مڑی۔

"ہیپی برتھ ڈے۔"

گفٹ اس کے سامنے رکھ کر وہ چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

"ماہم!تم بھی۔۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پریسہ نے دکھ سے کہا۔

"ہم جانے والوں کو واپس نہیں لا سکتے پریسہ!اس کو یاد کرو لیکن خود پر خوشیوں کے دروازے بند مت کرو۔"

ماہم نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے انصاف چاہیئے ماہم!اور جب تک یہ نہیں ہو جاتا ہر خوشی حرام ہے مجھ پر۔"

وہ کہہ کر چیئر پیچھے کرتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔عابس اور ماہم اسے جاتا دیکھ رہے تھے جانتے تھے وہ اب نہیں رکے گی۔

*******

سمندر کے کنارے کھڑے وہ دونوں اپنی جانب آتی لہروں کو دیکھ رہے تھے۔باسمہ نے جلال کی جانب دیکھا۔پھر ذہن میں آیا سوال پوچھنے کا ارادہ کر کر جلال کی بازو پر انگلی سے ناک کیا۔جلال نے بنا اس کی جانب دیکھے ہمم کیا تھا۔

"آپ ہمیشہ خود کو چھپا کر کیوں باہر نکلتے ہیں؟

باسمہ کا اشارہ جلال کے ماسک اور کیپ کی جانب تھا۔

"تاکہ مجھے کوئی پہچان نا لے۔"

ریلیکس انداز میں جواب دیتا وہ لہروں کو اپنے پاؤں سے ٹکراتا محسوس کر رہا تھا۔

" آپ ایکٹر ہیں اس لیے؟"

باسمہ نے اس کے چہرے کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" نہیں! کیونکہ میں مرڈرر ہوں اس لیے۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

جلال نے بنا اس کی جانب دیکھے جواب دیا تو باسمہ دو قدم پیچھے ہوئی۔

" آپ مذاق کر رہے ہیں ناں؟"

وہ جیسے یقین دہانی چاہتی تھی۔

"میں بالکل سیریس ہوں۔سچ بتا رہا ہوں۔یہ دیکھو میرے ہاتھ ابھی بھی خون سے رنگے ہیں۔"

اپنے دونوں ہاتھ اس کی جانب بڑھاتا وہ اسے ڈرا رہا تھا۔ باسمہ نے پیچھے قدم لیتے ہوئے اپنے سر کو تھاما تھا۔ جلال فورا آگے بڑھا تھا۔

"میں مذاق کر رہا تھا باسمہ! آنکھیں کھولو۔ ویک اپ باسمہ!"

وہ اس کی بانہوں میں جھول گئی تھی۔ جلال پریشان ہوتا اسے پکار رہا تھا۔

"میں مذاق۔۔۔۔۔۔ کر۔۔۔۔۔۔۔"

"میں بھی۔"

کھکھلا کر ہنستی وہ اٹھ کر بھاگی تھی۔

"رکو تم ذرا!"

جلال اسے پکڑنے کے لیے اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"بیٹھی بیٹھی اوپر پہنچ گئی ہو کیا؟"

جلال کی اونچی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی۔ ایل ای ڈی پر چلتی اپنی فلم کو وہ اسٹاپ کر چکا تھا۔ مگ پھر بھی باسمہ کو اسٹل بیٹھا دیکھ کر اس نے پکارا تھا جب بار بار پکارنے پر بھی وہ ناں بولی تو اس نے آواز مزید اونچی کی تھی۔

"کمرے میں جاؤ اپنے۔"

سختی سے کہتا وہ ایل ڈی بند کر چکا تھا۔ باسمہ نے منہ بسورا تھا۔

"اتنا اچھا خواب تھا اور حقیقت اتنی سڑی ہوئی۔"

وہ منہ منہ میں بڑبڑاتی کھڑی ہوئی تھی۔

" آپ ہیرو کا رول نا کیا کریں ولن کا کیا کریں۔"

منہ بنا کر کہتی وہ اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔ جبکہ جلال کے قدم تو اس کے جملے نے جکڑ لیے تھے۔

*******

نیم تاریکی میں ڈوبا کمرہ اس وقت سوگواریت کا منظر پیش کر رہا تھا۔ وقفے وقفے سے آتی سسکیوں کی آواز اس کمرے میں گونجتی تھیں۔ بیڈ کے کنارے سے ٹیک لگائے وہ بیٹھی رو رہی تھی۔ ہاتھ میں پکڑا موبائل اس کی توجہ کا مرکز تھا۔

"میں کیسے ڈھونڈوں تمہیں؟ میں نہیں جانتی یہ کون ہے؟ کہاں ہے؟"

اندھیرے میں لی گئی تصویر میں مرد کی صرف پشت دیکھائی دے رہی تھی جبکہ سامنے کھڑی لڑکی کے چہرے پر خوف اسے واضح دیکھائی دے رہا تھا۔

www.urdunovelbank.com

"میں ہار نہیں مانوں گی چاہے کچھ بھی ہو جائے، اس شخص کو میں نہیں چھوڑوں گی۔"

آنسو تھم چکے تھے، پھر سے خود پر سختی کا خول چڑھاتی وہ مضبوط پریسہ بن کر کمرے سے نکلی تھی۔ اس کمرے سے جہاں بکھری چیزیں کبھی اس کی خوشی کا سامان ہوتی تھیں۔ کمرے سے نکلتے ہی وہ لاؤنج میں آئی میں۔ اپنے کلرز سمیٹ کر رکھتی وہ بالوں کا جوڑا بنا کر اسکارف اوڑھتی گھر سے نکل گئی۔ چہرے پر آنسو کے مٹے مٹے نشان تھے جو اس کے رونے کی چغلی کھا رہے تھے۔ اس کا رخ سمندر کی طرف تھا۔

*********

"سر! آپ کی میٹنگ ہے آدھے گھنٹے بعد۔"

تابش نے اسے فون کر کر یاد دلایا تو ارباز نے سر اوپر اٹھا کر گہری سانس لی۔

" تابش! میٹنگ کو دو گھنٹے کے لیے ڈیلے کر دو۔ میں جلال کو بھیج رہا ہوں آفس میٹنگ وہ اٹینڈ کرے گا۔"

ارباز نے گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہا۔

" جی سر!"

تابش نے فرمابرداری دیکھاتے فون بند کر دیا تھا۔ ارباز نے جلال کے لیے میسج چھوڑا تو اسے ایک شخص اپنی جانب آتا دیکھائی دیا۔

" میں آدھے گھنٹے سے یہاں کھڑا ہوں۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

ارباز نے غصہ کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

" !کل کی ملاقات آپ نے ڈیلے کی تھی سر"

مقابل نے مسکراتے ہوئے کہا تو ارباز نے اس سے فائل مانگی۔

"سر! جتنی انفارمیشن میں لا سکا ہوں ان کا سیدھا تعلق آپ کے بھائی سے ہے۔ یہ لڑکی چھ مہینے پہلے بہت بار جلال سر کے ساتھ دیکھی گئی تھی۔ یہ کوئی اسٹر گلنگ ایکٹرس نہیں ہیں، ایک عام سی لڑکی ہے۔ جلال سر تک اس کی رسائی کیسے ہوئی یہ

میں معلوم کروا رہا ہوں جلد معلوم ہو جائے گا۔ایک اہم بات جیسے کہ آپ بھی جانتے ہیں جلال سر وومنائزر نہیں ہے تو اس لڑکی کو لیکر ان سے سوال جواب کرنے کی کوشش کی گئی تھی جس میں وہ کافی برہم نظر آئے اور اس دن کے بعد یہ لڑکی دوبارہ ان کے ساتھ دیکھائی نہیں دی۔"

ساری انفارمیشن بتاتا وہ ارباز کی جانب فائل بڑھا گیا تھا۔

"یہ لڑکی کا بیک گراؤنڈ۔۔۔۔۔سر یہ۔۔۔۔۔۔۔۔"

ارباز نے اسے بولنے سے روکا۔

"اس دن باسمہ کے ساتھ وہ سب کس نے کیا تھا؟وہ میری گاڑی کے سامنے کیسے آئی؟مجھے مکمل انفارمیشن چاہیئے۔"

وہ شخص ہاں میں سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا تھا۔ارباز نے فائل کھول کر دیکھی۔

"باسمہ فرید!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نام پڑھ کر ہی اس نے کرب سے آنکھیں بند کر کر کھولی تھیں جب اسے کوئی لڑکی سمندر کی جانب جاتی دیکھائی دی۔اس کے گھٹنے تک پانی میں ڈوب چکے تھے۔وہ فورا اس کی جانب بھاگا تھا۔

"آر یو کریزی۔وٹ دی ہیل۔۔"

بازو سے پکڑ کر اسے واپس کھینچتا وہ غصے سے بولا تو پریسہ کو دیکھ کر یک دم چپ ہوا۔

"ڈونٹ یو ڈیئر ٹو ٹچ می!"

اس سے اپنا بازو چھڑواتی وہ غصے سے بولی تھی۔

"خودکشی حرام ہے۔۔"

ارباز نے کہا۔

" قتل بھی حرام ہے۔"

وہ چلائی تو ارباز کو وہ تکلیف میں لگی۔

"پریسہ!!!"

ارباز نے اسے نرمی سے پکارا تو وہ ہوش میں آئی۔

" پیچھے ہٹیں۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

اسے راستے سے ہٹاتی وہ واپس جانے لگی تو ارباز اس کے راستے میں آیا۔

" خودکشی کیوں کرنا چاہتی ہیں آپ؟"

ارباز کو پریشانی ہو چکی تھی۔

"ایکسکیوزمی مسٹر! میں کوئی خودکشی نہیں کر رہی تھی۔"

وہ چڑ کر بولی تو ارباز کے ذہن میں کچھ دیر پہلے والا منظر گھوما۔ اگر وہ اسے نہ روکتا تو وہ یقیناً اب تک پوری طرح پانی میں جا چکی ہوتی۔ وہ دونوں ابھی بھی پانی میں کھڑے تھے۔

"تو کچھ دیر پہلے آپ کیا کرنے جا رہی تھیں؟"

ارباز نے طنزیہ پوچھا۔

"نن آف یور بزنس!"

تڑخ کر کہتی وہ آگے بڑھ گئی۔

"ہر مسلئے کا حل خودکشی نہیں ہوتا۔"

ارباز نے پیچھے سے کہا تو پریسہ نے مٹھیاں بھینچی۔

"آخری بار بتا رہی ہوں میں خودکشی نہیں کر رہی تھی۔"

بنا مڑے اسے جواب دیتی وہ تیزی سے آگے بڑھ گئی تھی۔ارباز مسکرایا تھا۔اتنا تو سمجھ چکا تھا کہ وہ سچ بول رہی تھی لیکن کچھ پھر بھی چھپا گئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

********

"ٹھیک ہے!میٹنگ کے لیے آٹھ بجے کا ٹائم فکس کر لو۔"

جلال کی مصروف آواز پر باسمہ نے کچن سے جھانک کر سیڑھیوں کی جانب دیکھا۔جہاں بلو جینز کی پینٹ اور وائٹ شرٹ پر وائٹ ہی کوٹ پہنے جاذب نظر لگ رہا تھا۔کلائی میں بندھی برانڈڈ رسٹ واچ جس میں وقت دیکھتا تو فون پر ہدایات دے رہا تھا۔تبھی جلال کی نظر کچن سے جھانکتی باسمہ پر پڑی۔

"اف یہ لڑکی کمرے میں کیوں نہیں رہتی؟"

اس نے کوفت سے سوچا تھا پھر سر جھٹکتا سڑھیاں اترتا لاؤنج سے نکلتا چلا گیا۔

"یہ ہر وقت سڑے کیوں رہتے ہیں؟ لیکن مجھے جو یاد وہاں تو یہ مسکرا رہے تھے، پھر اب کیوں ایسا برتاؤ کرتے ہیں؟"

وہ پھر سے جلال کو سوچنے لگی تھی۔ بوا کے کندھے پر ہاتھ رکھنے پر اس کا تسلسل ٹوٹا۔

" زیادہ نہ سوچا کرو بچے! سب یاد آجائے گا فکر نہ کرو۔"

بوا کے نرمی سے کہنے پر باسمہ مسکرائی تھی۔

******

"یہ رہی پراجیکٹ فائل۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جلال نے تابش کی طرف دیکھا جو اسے فائل پکڑا رہا تھا۔

"بریف کون کرنے والا ہے؟"

کیبن کی طرف جاتے اس نے سوال کیا۔ سب لوگ کھڑے ہو چکے تھے، جنہیں ہاتھ کے اشارے سے وہ بیٹھنے کا کہہ چکا تھا۔ فی میل اسٹاف کی نظریں اس پر سے ہٹ نہیں رہی تھیں۔

"میں!"

تابش کے جواب پر وہ ہنسا۔ تابش کو سبکی محسوس ہوئی تھی۔

" ویسے بھائی کا زیادہ ہی بھروسہ حاصل کر لیا ہے تم نے! مسٹر کاؤورڈ!"

جلال نے طنزیہ کہا تو تابش نے ارد گرد دیکھا جہاں کچھ لوگ ان کی جانب ہی متوجہ تھے۔

" اگر راستے میں گرانے والے موجود نہ ہوں تو منزل پانا آسان ہو جاتا ہے۔"

تابش نے سنجیدگی سے کہا تو جلال نے سر جھٹکا۔

" بنا رکاوٹ کے آسانی سے جو منزل مل جائے تو وہ منزل بس کچھ پل کی خوشی دیتی ہے۔"

اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا وہ جیسے اسے حقیقت بتا رہا تھا۔

" چلو۔"

یک دم مسکرا کر کہتا وہ کیبن میں داخل ہو گیا۔ پیچھے تابش نے تاسف سے سر ہلایا تھا، یعنی کچھ لوگ چاہ کر بھی خود کو بدل نہیں سکتے۔ وہ پر سکون سا اس کے پیچھے کیبن میں داخل ہو گیا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

*********

" تم پھر سے جاب کرنا چاہتی ہو؟"

ماہم اس کے ہاتھ سے لیپ ٹاپ لیتی ٹیبل پر رکھتی ہوئی بولی۔

"ہر بار کا تجربہ برا ہی ہو ایسا ضروری تو نہیں۔"

پریسہ نے لیپ ٹاپ اٹھانا چاہا تو ماہم نے اسے روکا۔

" سر پھاڑ کر آئی تھی تم اپنے باس کا۔"

ماہم نے اسے یاد دلایا۔

" وہ گرل فرینڈ بننے کی آفر کر رہا تھا، صرف گلاس مارا تھا اسے ورنہ وہ اس سے زیادہ ڈیزرو کرتا تھا۔"

پریسہ نے کندھے اچکاتے کہا تو ماہم کو تاسف نے آن گھیرا۔

" تم اسکول وغیرہ میں ٹرائی کر لو۔"

ماہم نے درمیانی راستہ نکالتے ہوئے کہا۔

"تم جانتی ہوں میں ہر وقت کی چک چک برداشت نہیں کر سکتی اور ویسے بھی ٹیچنگ مجھے سوٹ نہیں کرتی۔"

پریسہ نے لیپ ٹاپ پھر سے اٹھا لیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" یعنی تم میری بات نہیں مانو گی؟"

ماہم نے نروٹھے پن سے پوچھا۔

"آج تک تمہاری کوئی بات مانی ہے میں نے۔ تم بے کار میں کوشش کر رہی ہو۔"

پریسہ کی بات پر ماہم کا منہ کھل گیا تھا۔ اتنی صاف گوئی وہ بھی منہ پر یہ صرف پریسہ ہی کر سکتی تھی۔

" کافی بنانے جا رہی ہوں۔"

کھڑی ہوتی وہ ناراضگی دیکھاتی ہوئی بولی۔

"اپنے گھر کا راشن ختم کیا کرو۔"

پریسہ کے طنز پر پاؤں پٹھکتی کچن میں چلی گئی۔ پریسہ سر جھٹکتی مسکرائی تھی۔

***********

" تم تیار نہیں ہوئی ابھی تک؟"

وہ کمرے میں داخل ہوتا بولا تو ہاتھ میں لپسٹک پکڑے اس کے ہاتھ لرزے تھے۔

"لکنگ گورجیئس!"

تعریفی انداز میں اسے دیکھتا وہ آگے بڑھا۔ ریڈ بلڈ ساڑھی پہنے وہ بالوں کو کیچر میں مقید کیے لپسٹک پکڑے کھڑی تھی۔

اس نے آگے بڑھ کر اس کے بالوں کو کیچر سے آزاد کیا تھا۔

" آج اتنا اہم دن ہے تم اداس کیوں لگ رہی ہو؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے چہرے پر پریشانی سجائے پوچھا تو وہ جبرا مسکرائی۔

" میں۔۔۔۔۔۔خ۔۔۔خوش ہوں۔"

خود کو کمپوز کرتی وہ بولی تو وہ مسکرایا تھا۔

" لاؤ میں لگاتا ہوں۔"

لپسٹک اس کے ہاتھ سے لیتا وہ آگے بڑھ کر اسے لپسٹک لگا رہا تھا۔ چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لاتے اچانک ہی وہ اس کا منہ دبوچ کر پورے چہرے پر لپسٹک سے لائنز بنا چکا تھا۔ تکلیف کے باعث اس کی آنکھوں سے آنسو نکلے تو وہ پیچھے ہوا۔

" میری ماں مری تھی آج اور تمہیں خوشی منانی ہے۔"

اس کے چہرے پر اپنے ہاتھ کا نشان چھوڑ تا وہ دھاڑا تھا۔ ڈریسنگ ٹیبل سے ٹکراتی وہ اپنا سر تھام کر بیٹھتی چلی گئی۔ ہونٹ کا کنارہ پھٹ گیا تھا، ماتھے پر سرخ نشان بن گیا تھا۔

" لو مناؤ خوشی۔"

اس کے سامنے کیک رکھتا وہ اسے سیدھا کرتے ہوئے بولا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

" کھاؤ اسے۔"

اس کے مزید غصے سے بولنے پر وہ سہم کر آگے ہوئی تھی۔ کیک کا پیس منہ میں ڈالتے ہی اس کے منہ جلن اسٹارٹ ہو گئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بہت مرچیں ہیں اس میں۔۔۔۔۔"

" صبح تو کہہ رہی تھیں کہ آج میری ہر بات مانو گی، محبت کرتی ہو ناں مجھ سے؟"

یک بالوں سے پکڑ کر اس نے پوچھا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

" تو میرے دکھ کیوں بھول گئی؟ اپنی برتھ ڈے یاد تھی میری ماں کی برسی نہیں۔"

بالوں پر گرفت مزید مضبوط کرتا وہ اس وقت کوئی پاگل شخص لگ رہا تھا۔

"مجھے معاف کر دو۔۔۔"

وہ روتے ہوئے بولی تو اس نے اس کے بال چھوڑے۔

" ایک شرط پر معافی ملے گی۔ یہ کیک ختم کرنا ہو گا۔"

اس کے نارمل انداز میں کہنے پر اس نے نفی میں سر ہلایا تو اس نے آگے بڑھ کر زبردستی کیک کا ٹکڑا اس کے منہ ڈال دیا۔

" شاباش جلدی ختم کرو۔"

وہ بمشکل کیک نگل رہی تھی۔ جبکہ وہ سامنے ایسے بیٹھا تھا جیسے کوئی فلم انجوائے کر رہا ہو۔ کیک کا اگلا پیس منہ میں ڈالتے ہی اسے ابکائی آئی تھی۔ وہ اٹھ کر واش روم کی سمت بھاگی تھی۔ باہر بیٹھا وہ فرش پر پڑے کیک کو دیکھ رہا تھا، چہرہ سپاٹ تھا بالکل۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

*******

"کیسا رہا انٹرویو؟"

فون کان سے لگاتی وہ مختلف پینٹس کی ڈبی کھول رہی تھی۔ ماہم کے سوال پوچھنے پر اس نے فون ہاتھ میں پکڑا۔

"مجھ پر نظر رکھنے کے علاوہ اور کام کیوں نہیں کرتی تم؟"

پریسہ نے طنزیہ پوچھا۔

"ابھی ابھی چائے بنا کر دے کر آئی ہوں اور کتنے کام کرے یہ ننھی سی جان؟ بتاؤ کیسا رہا انٹر۔۔۔۔"

"اچھا تھا انہوں نے دو دن بعد جوائننگ کا کہا ہے۔"

بات لمبی نہ کرتے ہوئے پریسہ نے بتانا ہی مناسب سمجھا۔

" کتنی سیلری؟"

ماہم نے ایکسائٹڈ ہوتے پوچھا تو پریسہ نے نفی میں سر ہلایا۔

" ففٹی۔"

پریسہ نے ایسے بتایا تھا جیسے اس کے لیے یہ معمولی رقم ہو جبکہ ماہم کا منہ کھل گیا تھا۔

"پریسہ! کیا کام کرنا ہوتا ہے؟ یار مجھے بھی جاب کرنی ہے۔"

ماہم نے جلدی جلدی کہا تو پریسہ نے فون کان سے ہٹا کر دیکھا۔ میسج دیکھ کر اس نے فون دوبارہ کان سے لگایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سن بھی رہی ہو کہ نہیں۔۔"

ماہم کی جھنجھلائی ہوئی آواز پر اس نے نہیں کہہ کر فون کٹ کر دیا۔ فون ایک جانب رکھتی وہ رنگوں کو برش سے مکس کر رہی تھی۔ اس کا پسندیدہ کام پینٹنگ تھا مگر کچھ مہینوں سے وہ جو پینٹنگز بناتی تھی وہ صرف اس کا خیال نہیں ہوتا تھا بلکہ جو کام وہ حقیقت میں کر نہیں پا رہی تھی وہ اپنی پینٹنگز میں کرتی تھی۔ آدھا گھنٹہ ہوا تھا اس کی پینٹنگ تیار تھی۔ رات کی تاریکی میں

کھڑا ایک شخص جس نے ہاتھ میں چاقو پکڑا ہوا تھا جو خون سے بھرا تھا۔ ہوڈی میں چہرہ کور تھا، زمین پر ایک وجود گرا پیچھے ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔ ایک لڑکی ٹھیک اس شخص کے پیچھے گن پکڑے کھڑی تھی۔

" کاش! میں اس رات کو واپس لا سکتی۔ کاش! میں اس شخص کو مار سکتی، کاش میں تمہیں بچا لیتی۔"

اس کے پاس بہت سے کاش تھے۔ نامحسوس انداز میں اس نے اپنی آنکھ میں آیا آنسو صاف کیا تھا۔

" خوش تو وہ بھی نہیں رہے گا، پر یسہ اسے خوش رہنے نہیں دے گی۔"

وہ پھر سے خود کو اپنا مقصد یاد دلا رہی تھی۔ فون بجتا دیکھ کر وہ سائیلنٹ پر لگاتی بالکنی میں آگئی تھی۔ سمندر کا نظارہ ہمیشہ ہی اس کو اپنی جانب متوجہ کر لیتا تھا۔

*******

" وہ کب تک نارمل ہو جائے گی؟"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

ارباز ڈاکٹر کے سامنے بیٹھا متفکر انداز میں پوچھ رہا تھا۔ باسمہ باہر بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔

"دیکھیں ارباز! باسمہ کا کیس آسان نہیں ہے۔ ایکسیڈنٹ میں یاداشت جانا تو اللہ کی طرف سے تھا ورنہ وہ شاید مائینڈ کے پریشر کی وجہ سے اتنا وقت زندہ رہ بھی نہ پاتی لیکن اب جو ہم ان کی یاداشت مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں وہ بھی ان کے لیے جان لیوا ہے۔ میں نے آپ سے کہا تھا اپنے بھائی سے کہیں اس کے ساتھ رہے، خوش رکھے اسے۔ آج کے سیشن میں نے باسمہ نے جلال کی بہت شکایات کی ہیں، لیکن پچھلی بات اسے کچھ یاد نہیں آئی۔ آپ جلال سے بات کریں اسے کنفونس کریں باسمہ کا آدھے سے زیادہ علاج تو وہ کر سکتا ہے اسے اپنا ساتھ فراہم کر کر۔"

ارباز ان کی بات پر سر ہاں میں ہلاتا اٹھ کر باہر آ گیا تھا۔ وہ باسمہ کے ساتھ چلتا مسلسل سوچ رہا تھا۔

" اگر سب ٹھیک کرنا ہے تو جلال اور باسمہ کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔"

دل میں تہیہ کر کر اس نے جیسے ہی اپنے اطراف میں دیکھا باسمہ کو نہ پا کر وہ پریشان ہوا۔

"باسمہ!!"

ابھی چند قدم ہی آگے بڑھا تھا جب وہ اسے گیلری میں ایک بچے کے پاس کھڑی دیکھائی تھی۔ وہ ہنس رہی تھی ارباز بھی مسکرا دیا۔ اچانک ہی کوئی اس سے ٹکرایا تو اس کے ہاتھ میں پکڑی فائل زمین پر گر گئی۔

"سوری!!"

لڑکی عجلت میں تھی، سوری بولتی آگے بڑھ گئی تھی۔ آواز پہچان کر ارباز نے اسے پکارا۔

" مس پریسہ!!"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

اپنا نام سن کر وہ رک کر پلٹی تھی پیچھے ارباز کو دیکھ کر اس نے گہری سانس لی۔

" دیکھیں غلطی سے ہوا یہ۔"

اس کا اشارہ ٹکرانے کی جانب تھا۔

"اٹس اوکے! کیا آپ چیک اپ کے لیے آئی ہیں یہاں؟ آپ کو ضرورت بھی ہے ورنہ آپ پھر سے خودکشی-----"

" شٹ اپ! میں بتا چکی ہوں میں خودکشی نہیں کر رہی تھی۔"

وہ یک دم اونچی آواز میں بولی۔ اپنے لہجے کا احساس ہوتے ہی اسے شرمندگی ہوئی تھی۔

"آئی ایم سوری!"

سوری کہتی وہ پلٹ گئی تھی۔

"بھائی!"

باسمہ کی کھکھلاتی آواز پر وہ رکی تھی۔ پیچھے مڑ کر دیکھنے پر اسے کوئی دیکھائی نہ دیا تو وہ سر جھٹکتی آگے چل دی۔

"اپائنٹمنٹ لے لی ہے چلو اندر۔"

عابس اسے ڈاکٹر کے کیبن کے باہر کھڑا نظر آیا تو پریسہ کو دیکھتے ہی وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کیبن کے اندر لے جانے لگا۔

" اب تم بھی یہی کہو گے مجھے سائکائٹرسٹ کی ضرورت ہے؟"

پریسہ نے اس سے ہاتھ چھڑوایا تو عابس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تمہیں ضرورت ہے پریسہ! کبھی کبھی اپنے دل کی باتیں، دل کا غبار جو ہم کسی اپنے سے بھی شیئر نہیں کر پاتے وہ کسی اجنبی کو بتا کر ہم پر سکون ہو جاتے ہیں۔ تم بھی اپنے دل کے بوجھ کو اتار دو پریسہ!"

اس کا ہاتھ تھام کر وہ نرمی سے بول رہا تھا۔

" کیا اس کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا؟"

پریسہ نے معصومیت سے پوچھا تو عابس کے دل کو کچھ ہوا تھا، سامنے کھڑی لڑکی جتنا خود کو مضبوط ظاہر کرتی تھی، اندر سے اتنا ہی نرم دل رکھتی تھی۔

" ہم مل کر سب ٹھیک کر دیں گے۔"

اسے یقین دلاتا وہ کیبن کے اندر داخل ہو گیا تھا۔

* * * * * * * * * *

" جلال کہاں ہے؟"

وہ گھر پہنچا تو باسمہ کے کمرے میں جانے کے بعد ملازمہ سے جلال کا پوچھنے لگا۔

" وہ جی ایک گھنٹے پہلے بیگ لے کر چلے گئے۔"

ارباز کو حیرت ہوئی تھی۔ پوچھنا بے کار تھا کہ کہاں گیا وہ ملازموں کو کیا بوا تک کو کچھ بھی بتانے کا روادار نہیں تھا۔ اس نے سرد آہ بھرتے ہوئے اپنا فون نکالا۔

www.urdunovelbank.com

"نمبر بند جا رہا ہے۔"

سر کو نفی میں ہلا کر اس نے فون واپس پاکٹ میں رکھا۔

" شاید میں نے ہی کچھ زیادہ بگاڑ دیا ہے اسے ماما!!"

اپنی ماں سے مخاطب ہوتا وہ افسردگی سے بولا تھا۔

"پتا نہیں کہاں گیا ہے یہ لڑکا؟"

دل ہی دل میں سوچتا وہ اٹھ کر واپس آفس کے لیے نکل گیا۔

*********

تبھی تو غم کا نہیں کر سکا مداوا کوئی

مجھے سمجھتا نہیں تھا مرے علاوہ کوئی

پلک جھپکتے ہی آنکھوں سے ہو گیا اوجھل

خوشی کا پل ہے لکیروں میں یا چھلاوہ کوئی

کبھی کبھی تو مجھے بھی سمجھ نہیں آتی

اسے ہے مجھ سے محبت کہ ہے دکھاوا کوئی

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"میں سختی نہیں کرنا چاہتا لیکن جب بھی تمہیں دیکھتا ہوں مجھے میرا کھویا ہوا وجود یاد آتا ہے۔ آئینے میں دیکھو مجھے۔ کیا تھا میں اور اب کیا ہوں؟ مجھے خود سے وحشت ہوتی ہے، دنیا کو آگ لگا دینے کا دل کرتا ہے، روز ہنستے ہیں سب مجھ پر۔"

وہ اس کے سامنے کھڑا کرب سے بول رہا تھا۔

" ساری غلطی میری تو نہیں تھی ناں! میں نے بس تمہاری خوشی چاہی تھی۔"

"کہاں ہے میری خوشی؟ بتاؤ مجھے کہاں ہے؟ میرے ارد گرد صرف ویرانی ہے اور جانتی ہو تمہیں اپنے پاس کیوں رکھا ہوا ہے میں؟ تاکہ اس ویرانی میں مجھے ڈرنا لگے، میں اکیلا ہوتا ہوں تو سب ڈراتے ہیں مجھے، پھر جب میں تمہیں سزا دیتا ہوں تو سب بھاگ جاتے ہیں۔"

وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔ وہ دن بادن مزید جنونی ہوتا رہا تھا۔

"تمہاری سزا ختم کر رہا ہوں کیونکہ مجھے یہ بچہ چاہیئے، سمجھ رہی ہو نا تم؟ اگر اسے کچھ بھی ہوا تو۔۔۔۔۔"

"پلیز نہیں!"

اس کا بڑھتا ہاتھ دیکھ کر وہ بولی تو وہ مسکرا کر نرمی سے اس کا گال تھپتھپا کر پیچھے ہو گیا۔

" میں سب ختم کرنا چاہتا ہوں ایک نارمل زندگی جینا چاہتا ہوں، میرا ساتھ دوں گی ناں؟"

اس کا لہجہ عجیب تھا جس نے اسے ڈرا دیا تھا، بے ساختہ ہاں میں سر ہلاتی وہ جبرا مسکرائی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بھروسہ کر رہا ہوں تم پر مجھے دھوکا مت دینا۔"

وہ وارننگ دیتا کمرے سے نکل گیا تھا۔ پیچھے وہ اپنی اگلی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی جو شاید ہی پر سکون ہوا گر وہ جو کرنا چاہتی ہے وہ نہ کر سکی تو۔

*********

"کم آن بھائی! میں ہمیشہ ہی بنا بتائے شوٹنگ کے لیے جاتا ہوں اور یہ پراجیکٹ راز رکھنا چاہتا ہوں اس لیے کوئی پروموشن بھی نہیں کی۔"

نائٹ گاؤن پہنے وہ سگریٹ کا کش لگاتا ارباز سے بات کر رہا تھا۔ وہ اس وقت اپنی ٹیم کے ساتھ نیویارک کے ایک ہوٹل میں تھا۔ رات گہری ہو رہی تھی اپنا فون آن کرتا وہ ارباز کو اطلاع دے رہا تھا۔

"کب تک واپس آؤ گے؟"

ارباز نے باسمہ کی جانب دیکھتے ہوئے کہا جو بے دلی سے ناشتہ کر رہی تھی۔

"دو مہینے لگ جائیں شاید۔"

جلال نے جواب پر وہ ہمم کہہ کر فون بند کر کر باسمہ کی جانب متوجہ ہوا۔

"باسمہ بچے! ناشتہ ٹھیک سے کرو۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

جوس کا گلاس اس کے سامنے رکھتا وہ بولا تو باسمہ نے جوس کا گلاس اٹھا کر منہ سے لگایا۔ ارباز اٹھ کر گیا تو باسمہ نے منہ بنایا۔

"بتا کر بھی نہیں گئے۔ ہوں گے وہاں اس چڑیل کے ساتھ۔"

اسے غصہ آ رہا تھا اور بواہنس دی تھیں۔

*******

اپنے روم کا دروازہ کھلنے پر جلال نے مڑ کر دیکھا تو نائٹ گاؤن پہنے شمائم کو دروازے میں استادہ پایا۔

"میرے روم میں اتنی رات گئے آنے کی وجہ جان سکتا ہوں؟"

ناگواری کہتا وہ آگے بڑھا تھا۔ شمائم نے مسکرا کر دروازہ بند کیا اور آگے بڑھی۔

"سوچا کچھ گپ شپ کر لیتے ہیں۔ کچھ خاص باتیں۔۔۔۔ کچھ خاص۔۔۔۔"

جلال کے بازو پر انگلی سے لائنز بناتی وہ جلال کے غصے کو ہوا دے چکی تھی۔ یک دم بازو سے پکڑ کر اس کا ہاتھ کمر سے لگاتے وہ اس کے کان کے قریب چہرہ لایا تھا۔

"میری ایک بار کی کہی بات سمجھ نہیں آتی تمہیں؟ کہا تھا ناں مجھ سے دور رہنا۔"

وہ غراتا ہوا بولا تو شمائم نے بازو چھڑوانے کی کوشش کی۔

"اپنی اوقات دیکھانے کے لیے رات کے اس پہر میرے کمرے میں آئی تھی ناں تم؟"

"جلال یو آر ہرٹنگ می! لیو مائی ہینڈ؟"

visit for more novels www.urdunovelbank.com

تکلیف سے بولتی وہ مسلسل خود کو چھڑوا رہی تھی۔ جلال نے اس کا ہاتھ چھوڑ کر اسے دروازے کی سمت دھکیلا تھا۔ وہ فرش پر گری تھی۔ اپنا بازو مسلتی وہ جلال کو دیکھ رہی تھی۔

جلال نے فروٹ باسکٹ سے چاقو نکالا اور اس کے پاس آ کر بیٹھا۔

"کسی کی جان لینے کے لیے یہ ہتھیار بیسٹ رہتا ہے، یہ اتنا تیز نہیں ہوتا ہے کہ ایک دم ہی کسی جان نکلا جائے بلکہ تکلیف کے اصل مزے سے تو اس چاقو سے واقف ہوتا ہے انسان! محسوس کرنا چاہو گی اس تکلیف کو۔"

نفی میں سر ہلاتی وہ دروازے سے لگ گئی تھی۔

" دفع ہو جاؤ یہاں سے۔"

چاقو پھینکتا وہ پھنکارا تھا۔ شائم تیزی سے اٹھ کر دروازہ کھولتی کمرے سے نکل گئی تھی۔

*******

رات کے بارہ بج رہے تھے کراچی میں زندگی کبھی رکتی نہیں تھی ایسے میں رات گئے کلبز میں لوگوں کی تعداد میں دن بدن ہوتا اضافہ مردوں خاص کر لڑکیوں کو بربادی کے راستے پر ڈال رہا تھا، چند گھنٹے کی تسکین کے لیے حرام مشروب کا استعمال ان کے ذہنوں کو بھی ناپاک کر رہا تھا۔ ان لوگوں میں سے ایک وکی بھی تھا، وقاص عرف وکی، پہلے باپ کی طرف سے ملنے والی بے جا آزادی نے اسے برائی کا راستہ دیکھا تھا، اب وہ خود کو جرم کی دنیا میں بھی دھکیل چکا تھا۔ جلال کے ساتھ اس کی کوئی دشمنی نہیں تھی مگر اسی کے کلب میں آکر جب جلال نے اس کے کزن کو مارا تو یہ اس کو برداشت نہ ہوا۔ وہ بدلے پر یقین رکھتا تھا، جو وہ نہیں لے پا رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہیو آڈرنک؟"

کسی کی آواز پر اس نے سامنے دیکھا جہاں بلیک ہوڈی سے چہرہ کور کیے کھڑا شخص ہاتھ میں گلاس پکڑے اسی سے مخاطب تھا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ خود ہی اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

"ناراض لگتے ہو کسی سے؟"

اس کے سوال پر وکی نے اسے گھورا۔

"وہ ہو! اتنا غصہ! لگتا ہے کوئی گہری دشمنی ہے کسی سے؟"

ٹانگ پر ٹانگ رکھتا وہ اپنے گلاس سے سپ لیتا ہوا بولا۔

"اگر اپنی زندگی پیاری ہے تو چلے جاؤ یہاں سے؟"

وکی نے دانت پیستے ہوئے کہا تو مقابل ہنس پڑا۔

"زندگی؟ عجیب بات ہے ناں اس زندگی کی حفاظت کرتے کرتے ہم آخر میں اسے کھو ہی دیتے ہیں۔ کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے ہمیں؟"

"میں اپنا غصہ تم پر نکالنا نہیں چاہتا۔ اسٹاپ دس نانسنز اینڈ لیو می الون!"

وکی نے اب کی بار اسے آرام سے کہا تھا۔

"غصہ نکالنا نہیں چاہیئے، یہ ہی تو طاقت دیتا ہے دشمن کو زیر کرنے کی۔ یہ میرا نمبر ہے جب دشمن کو انجام پر پہنچانے کے لیے میری ضرورت پڑے تو یاد کر لینا۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اپنا گلاس وہیں ٹیبل پر چھوڑتا وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ وکی نے اس کے رکھے بلیک کارڈ کو دیکھا جس پر ایک نمبر درج تھا۔

" میری مدد کیوں کرنا چاہتے ہو؟"

اسے اب یہ شخص عجیب لگ رہا تھا۔

"دشمن پر ہر طرف سے وار کیا جائے تو اسے ہرانا آسان ہو جاتا ہے۔"

اپنی بات کہہ کر وہ مڑ گیا تھا۔ وکی اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔

" جلال! تم نے بہت سے دشمن بنا لیے ہیں اپنے اور جب دشمن زیادہ ہو جائیں تو موت یقینی ہوتی ہے۔"

قہقہے لگا کر ہنستا وکی اس وقت نیم پاگل لگ رہا تھا۔

*********

"پریسہ! آپ کو سر بلا رہے ہیں۔"

وہ کچھ دیر پہلے ہی آفس پہنچی تھی۔ آج اس کا پہلا دن تھا تو وہ لیٹ ہو کر اپنا پہلا امپریشن ہی خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔ ایک ورکر نے آ کر اسے اطلاع دی تو وہ ہاں میں سر ہلاتی اس کے پیچھے چل پڑی۔ اجازت ملنے پر وہ کیبن میں داخل ہوئی تو سامنے مصروف انداز میں فائل پر جھکے ارباز کو دیکھ کر چونکی۔ خاموشی محسوس کر کر ارباز نے چہرہ اوپر کیا تو اس کے تاثرات بھی پریسہ جیسے ہی ہو گئے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مس پریسہ! آپ----"

"آپ نے بلایا تھا سر!"

خود کو شاک سے نکالتی وہ ارباز کی بات کاٹ کر بولی۔ اسے پروفیشنل ہوتے دیکھ کر ارباز بھی سیدھا ہوا تھا۔

"جی! آپ بیٹھیں۔"

دروازہ دوبارہ ناک ہوا تو ارباز نے تابش کو اندر آنے کی اجازت دی۔ اس دوران پریسہ کرسی سنبھال چکی تھی۔

"سر یہ ایچ ایم کی فائل ہے۔وہ لوگ پراجیکٹ ڈیلنگ کے بارے میں مل کر بات کرنا چاہتے ہیں۔"

تابش نے ارباز کو فائل پکڑاتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہماری ڈیل تو فائنل ہو چکی ہے تو اب پھر سے بات کرنے کا مقصد؟"

ارباز نے فائل ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"سر!وہ لوگ کچھ غیر مطمئن ہیں شاید۔"

تابش نے سیریس انداز میں کہا۔

"کل کی میٹنگ رکھوا دو ان کے ساتھ۔"

ارباز نے فائل کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ٹھیک ہے سر!"

تابش ہاں میں سر ہلا کر پیچھے ہی کھڑا ہو گیا تھا۔

"تابش!یہ ہماری نیو ایمپلائے ہیں مس پریسہ!آج سے یہ آپ کے ساتھ پراجیکٹ پر کام کریں گی۔"

سنجیدگی سے بات کرتا وہ پریسہ اور تابش سے مخاطب تھا۔تابش نے ہاں میں سر ہلایا تو پریسہ نے رضامندی دی تھی۔ارباز نے پریسہ کی جانب دیکھا پریسہ کو اس کے دیکھنے کا انداز الگ لگا تھا۔بالکل آخری ملاقات جیسا۔

"مس پریسہ!آپ خود۔۔۔۔۔۔"

"میں خودکشی نہیں کر رہی تھی۔ کتنی بار بتاؤں؟"

پریسہ نے جھنجھلا کر اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا، اسے یہی لگا تھا کہ وہ پھر سے ٹیز کرنے والا ہے۔ جبکہ ارباز کے چہرے پر مسکراہٹ آئی جو پریسہ کو بالکل نہ بھائی تھی۔

" سوری! لیکن میں پوچھ رہا تھا کہ آپ خود کام سیکھ لیں گی یا پھر تابش آپ کو کام سمجھا دے؟"

سیریس ہوتا وہ بولا تو پریسہ نے پیچھے کھڑے تابش پر نظر ڈالی جو ہلکا سا مسکرایا تھا۔

" مجھے کام بتا دیں کیا کرنا ہے؟"

وہ سنجیدگی سے بولی تو ارباز نے ایک فائل اس کی جانب بڑھائی۔

" یہ ڈیٹیلز پڑھ لیں سب سمجھ آ جائے گا۔"

ارباز نے پروفیشنل انداز میں کہا تو پریسہ فائل لیکر کیبن سے نکل گئی۔

Visit for more novels
www.urdunovelbank.com

" !یہ تو جلال سے بھی زیادہ روڈ ہے بھائی!"

تابش نے اس کے نکلتے ہی کہا تو ارباز نے نفی میں سر ہلایا۔

" روڈ نہیں ہے حدود جانتی ہے۔"

ارباز نے پریسہ کا چہرہ تصور میں لاتے ہوئے کہا، چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ تابش نے حیرت سے اسے دیکھا تھا پھر سر نیچے کرتا مسکرا دیا۔

"تابش کام پر دھیان دیں آپ۔"

ارباز نے اسے مصنوعی غصے سے ڈپٹا تو وہ ہنسی دباتا روم سے نکل گیا۔ارباز بھی سر جھٹکتا مسکرا دیا تھا۔

*********

عقیدت اور ہوی ہے مروت اور ہوتی ہے

محبت جس کو کہتے ہیں وہ نعمت اور ہوتی ہے

قیامت خیز منظر جو ہزاروں ہم نے دیکھیے ہیں

جو دل پر ٹوٹتی ہے وہ قیامت اور ہوتی ہے

مہینوں بعد ملنے کی خوشی اپنی جگہ محسن

وہ ظالم جب بچھڑتا ہے تو حالت اور ہوتی ہے

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

اندھیرے میں بھاگتی وہ بار بار مڑ کر پیچھے دیکھ رہی تھی۔وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ کہاں ہے۔قدموں کی چاپ سنائی دی تو دونوں ہاتھوں سے اپنی آواز روکتی پیچھے قدم لینے لگی۔دیوار سے لگتے ہی اس کی دھڑکن بڑھ گئی تھی۔کوئی راستہ دیکھائی نہیں دے رہا،قدموں کی چاپ بھی تیز ہوتی جا رہی تھی۔

"کیا ہوا ایسے کیوں کھڑی ہو؟"

پاس ہی کہیں اسے جلال کی آواز سنائی تھی۔ آنکھوں سے آنسو متواتر بہہ رہے تھے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر جلال کو تلاشنا چاہا تو اندھیرے میں اس کا ہاتھ کسی نے پکڑ لیا۔

"caught you!"

سامنے والے نے لائٹر جلایا تو اس کے چہرے پر نظر پڑتے ہی باسمہ کی آنکھیں بڑی ہوئی تھیں۔

"مماااا!!"

وہ بری طرح چلا رہی تھی۔ ارباز اس کی آواز سنتا کمرے سے نکلا تھا۔ وہ باسمہ کے کمرے میں داخل ہوا تو وہ بیڈ پر لیٹی سر ادھر ادھر مار رہی تھی۔ اس نے تیزی سے میڈیسن باکس کھول انجیکشن تیار کیا تھا۔ انجیکشن لگتے ہی باسمہ پر سکون ہو گئی تھی۔ اسے نارمل ہوتا دیکھ کر ارباز اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

"وہ تکلیف میں ہے جلال! کیوں تم میری بات نہیں سمجھ رہے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ دل ہی دل میں جلال سے مخاطب تھا۔ پھر بوا کو وارڈ سے بلا کر باسمہ کے ساتھ رہنے کی تلقین کر کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا جانے سے پہلے ایک نظر باسمہ پر ڈالنا نہ بھولا تھا۔

*********

ریس کورس تیار تھا۔ جیکٹ کی زپ بند کرتا جلال شوٹ کے لئے ریڈی تھا۔ کیمرہ مین اور باقی سب مکمل تیار تھے۔ جیسے ہی جلال نے انہیں اشارہ کیا، کیمرہ مین نے ایکشن سنتے ہی ریکارڈنگ اسٹارٹ کی تھی۔ لمبے لمبے قدم لیتا جلال ریس کورس میں داخل ہوا تھا۔ بائیک کے پاس پہنچ کر اس نے ہیلمٹ پہنا، اس کے چہرے پر فوکس کرتے سب پیچھے بیٹھے سین کو ملاحظہ کر

رہے تھے۔فاسٹ رائیڈنگ کرتا وہ باقی بائیکس کو پیچھے چھوڑ کر گیا تھا۔ایک بائیکر کو لوزر کا نشان دیکھا تا وہ ویلنگ کر رہا تھا۔ڈائریکٹر اس سے متاثر ہوا تھا۔سین مکمل ہوا تو جلال بنا کسی سے ملے اپنی وین کی جانب بڑھ گیا۔اسے کبھی بھی ری ٹیک کی ضرورت نہیں پڑی تھی جانتا تھا اس کا کام پرفیکٹ ہوتا تھا۔

"اس کا خیال کیوں آرہا ہے مجھے؟"

آئینے کے سامنے کھڑا وہ خود سے مخاطب تھا۔اس نے فون اٹھا کر گھر کا نمبر ملایا تھا۔

"بوا!بھائی گھر پر ہیں؟"

بوا کی آواز سنتے ہی اس نے بات بناتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں بیٹا!وہ تو آفس گئے ہیں۔"

جلال نے تعجب سے فون کی جانب دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سنڈے کو آفس؟"

اس نے خود سے پوچھا تھا۔

"جلال بیٹا!باسمہ بیٹی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہ رات میں پھر ڈر گئی تھی۔"

بوا نے خود ہی اسے بتایا تو جلال ہمم کہہ کر فون بند کر دیا۔

"مجھے بالکل پچھتاوا نہیں ہے۔وہ اسی لائق تھی۔"

ضمیر کی آواز کو جھڑکتا وہ خود کو صحیح ثابت کرتا بولا تھا۔

میں پر سرار ہوں کسی یاقوت کی مانند

بھلا یہ کسی عام کو_راس کہاں آتا ہے

******

آج اسے ہر حال میں یہ کام کرنا تھا۔سامنے بیٹھے شخص نے فائل اس کی جانب بڑھائی تو اس نے پیپرز نکال کر اپنے پرس میں ڈالے۔

"تھینک یو ندیم!"

"تھینک یو رہنے دیں بس جلدی سے سب کو انجام تک پہنچا دیں ان کے۔"

وہ سترہ سالہ لڑکا تھا،چہرے پر معصومیت تھی،پر یسہ مسکرائی تھی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"بہت جلد حساب کا دن ہو گا ندیم!"

اس کا کندھا تھپکتی وہ داخلی دروازے کی جانب بڑھ گئی۔فون رنگ ہوا تو اس نے فون پک اپ کیا۔

"فائل میرے پاس ہے۔"

فون کان سے لگائے وہ کیفے سے نکلی تھی۔اپنی سکوٹی کے ٹائر کی ہوا نکلے دیکھ کر اسے غصہ عود کر آیا تھا۔

"میں بعد میں بات کرتی ہوں۔"

فون بیگ میں ڈالتی وہ اسکوٹی وہیں چھوڑ کر پیدل ہی سواری کی تلاش میں مین روڈ تک آگئی تھی, تبھی دو بائیک سوار اس کا پرس چھین کر لے گئے تھے۔کچھ دور جا کر وہ رکے تھے اور پریسہ کو ہنس کر دیکھا رہے تھے۔وہ غصے سے ان کے پیچھے بھاگی تھی مگر وہ بائیک کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔اس نے رک کر ارد گرد دیکھا تو ایک شخص کو کار کا دروازہ کھولتے دیکھ کر وہ اس کی جانب بڑھی۔

"آپ دوسری طرف بیٹھیں جلدی۔"

وہ تیزی سے بولتی چابی اس کے ہاتھ سے لیکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکی تھی۔ڈرائیور کے بیٹھتے ہی پریسہ نے کار اس راستے پر ڈال دی تھی جس پر وہ بائیک سوار گئے تھے۔وہ مسلسل اسپیڈ بڑھا رہی تھی جب پچھلی سیٹ پر خاموشی سے بیٹھے ارباز کو اسے ٹوکنا پڑا۔

"مس پریسہ! آپ اپنی جان کے ساتھ ساتھ دوسروں کی جان کو خطرے میں ڈال رہی ہیں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارباز کی آواز پر اس نے حیرت سے بیک مرر میں دیکھا۔

"ہائے!"

ارباز نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلایا تو پریسہ نے آنکھیں بند کر کھولی۔

"ناٹ اگین پریسہ!"

اس نے خود سے کہا تو ارباز ہنسا۔ اسے اگنور کرتی پریسہ نے اسپیڈ مزید تیز کی تبھی اسے وہ بائیک سوار نظر آئے۔ شارٹ کٹ لیتی وہ دوسری جانب سے بائیک سواروں کے سامنے آتی مسکرائی تھی، بائیک ان بیلنس ہوتی درخت سے ٹکرائی تھی۔

"گڈ شاٹ پریسہ!"

خود کو داد دیتی وہ کار سے نکلی تھی جبکہ ارباز اور ڈرائیور دونوں ہی پریسہ کی ڈرائیونگ سے خوفزدہ ہو چکے تھے۔

"نکموں، نالائقوں! حرام تم لوگوں زیادہ کھینچتا ہے۔"

پرس ان سے لیکر وہ انہیں پرس سے ہی مار رہی تھی۔

"کالم ڈاؤن مس پریسہ!"

پولیس کو کال وہ کر چکا تھا۔ پریسہ کو روکتے اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو پریسہ نامحسوس انداز میں دور ہو گئی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

تھینک یو! اینڈ سوری آپ کی اجازت کے بنا میں نے آپ کی کار استعمال کی۔"

"کوئی بات نہیں مس پریسہ! ویسے کافی اچھی ڈرائیونگ کرتی ہیں آپ؟"

ارباز کی بات سن کر وہ مسکرائی تھی۔ پہلی بار ارباز کو لگا تھا کہ وہ دل سے مسکرائی تھی۔

********

"یہ رہے پیسے کام صفائی سے ہونا چاہیئے۔"

لفافہ پکڑتا شخص شاطر انداز میں مسکرایا تھا۔

" بھائی! کونسے کام کی بات کر رہے تھے آپ؟"

نومی جو لنگڑا کر چلتا روم سے باہر آیا تھا، وکی کا آخری جملہ سن چکا تھا۔ وہ شخص تو جا چکا تھا اس لیے اس نے پوچھ لیا۔

"بدلے کا وقت ہے چھوٹے، جلال کو لگتا ہے صرف اسے ہی پلاننگ کرنی آتی ہے لیکن وہ نہیں جانتا وکی کسی سے کم نہیں ہے۔"

وکی پراسرار مسکراہٹ چہرے پر لاتے بولا تو نومی نے خوفزدہ ہوتے اسے دیکھا۔

" بھائی! آپ کیا کرنے والے ہیں؟"

"ڈرو مت نومی! کیونکہ اب جلال کو جھٹکا دینے کا وقت ہے۔ دشمنی کی ہے تو دشمن کو مات بھی تو دینی ہو گی۔"

نومی کو وکی کی بات سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ مگر اپنی حالت زار اور جلال کا جملہ یاد کرتے اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔

www.urdunovelbank.com

"سستے میں بات ختم کر کر جا رہا ہوں، سمجھا دینا اپنے بھائی کو۔ اگلی بار پہل تمہاری جانب سے ہوئی تو جلال بالکل نہیں بخشے گا۔"

جلال کا دھمکی بھرا انداز اور اس کا سخت لہجہ نومی کو کھڑے کھڑے پسینے سے تر کر چکا تھا۔

"بھائی! رک جائیں ورنہ بہت غلط ہو جائے گا۔"

" نومی! بزدل لوگ کیڑے مکوڑوں کی طرح مسل دیئے جاتے ہیں، اپنے اندر بہادری پیدا کرو۔"

وکی اسے کہتا سامنے پڑے مشروب سے چسکیاں بھرنا شروع ہو چکا تھا جبکہ نومی خاموشی سے واپس کمرے میں چلا گیا تھا۔

*********

"اتنی رات کو کیا کام پڑ گیا ہے؟"

دروازہ بجنے پر وہ آنکھیں مسلتا دروازہ کی جانب بڑھتا ہوا بولا۔ کمرے کا دروازہ کھولتے ہی سامنے کسی کو نہ پا کر وہ جیسے ہی دروازہ بند کرنے لگا پریسہ نے اسے بازو پکڑ کر باہر کھینچا۔ اچانک افتاد پر عابس یک دم بوکھلایا تھا۔

"کیا کر رہی ہو پریسہ؟"

دھیرے سے بولتا وہ اس سے بازو چھڑوا رہا تھا۔

"تم نے ڈرائیونگ سیکھانے کا وعدہ کیا تھا مجھے، اب وعدہ پورا کرو۔"

پریسہ نے اسکا بازو چھوڑتے ہوئے کہا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

" لیکن ابھی تک میں ایک عدد کار کا مالک نہیں بنا، بنا کار کے ڈرائیونگ کیا گیم سے سیکھاؤں؟"

" ہاہا۔ہا۔۔۔نائس جوک! اب دماغ کا استعمال کرنا بند کرو اور چلو باہر کھڑی ہے کار اور یہ رہی چابی؟"

پریسہ نے سنجیدگی سے کہا تو عابس نے حیران ہوتے ہوئے چابی کی جانب دیکھا۔

" یہ کہاں سے چوری کی ہے؟"

ارد گرد دیکھتے اس نے رازداری سے پوچھا تو پریسہ نے نفی میں سر ہلایا۔

" شفق کی کار ہے، اسی سے لی ہے بلکہ وہ خود چابی دے کر گئی ہے۔"

پریسہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم نے پھر کوئی گیم کھیلی ہے ناں اس کے ساتھ؟"

"شٹ اپ عابس! مجھے یہ گیمز جیسی چیپ حرکت نہیں آتی۔ اس کا ایک کام ہے جو مجھے کرنا ہے بدلے میں اس کی کار آج رات میری۔ اب سوال جواب بند کرو اور چلو۔"

پھر سے بازو سے پکڑ کر اسے زبردستی ساتھ لے جاتی وہ بولی تو عابس بس تاسف سے سر ہلا کر رہ گیا تھا۔

" کہاں سے آرہے ہو دونوں؟"

ایک گھنٹے بعد جب وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے تو سامنے ہی حریم بیگم اور ماہم کھڑی کڑے تیوروں سے انہیں گھور رہی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" پھوپھو! عابس مجھے ڈرائیونگ سیکھانے گیا تھا۔"

پریسہ نے نارمل انداز میں انہیں بتایا۔

" مجھے زبردستی لے جایا گیا تھا کلیئر کرو۔"

عابس نے منہ پھلائے کہا۔

"تو غلطی بھی تو تمہاری ہی ہے کتنی بار کہا تھا اسے بائیک چلانا مت سیکھاؤ لیکن اس وقت تو لڑکیوں کے حقوق کی مہم کے لیڈر بنے ہوئے تم۔"

حریم بیگم کے غصے سے بولنے پر عابس کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

"آپ ہر بار زیادتی کرتی ہیں امی!"

" اچھا اچھا! جاؤ تم کمرے میں۔ پریسہ بچے! تم ٹھیک ہو چوٹ وغیرہ تو نہیں لگی؟"

اسے اوپر سے نیچے دیکھتی وہ پوچھ رہی تھیں۔ عابس نے رک کر اس سوتیلے پن پر نادیدہ آنسو صاف کیے تھے۔ اس کی اس حرکت پر ماہم اور پریسہ ہنسی تھیں۔

"کیا سوچ رہی ہو؟"

ماہم کی آواز پر وہ چونک کر سیدھی ہوئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کچھ نہیں۔"

پریسہ نے اس کے لیے جگہ بناتے ہوئے کہا۔

"کچھ تو سوچ رہی تھی تم، مسکرا بھی رہی تھیں؟"

ماہم نے مشکوک انداز میں اسے دیکھتے ہوئے کہا تو پریسہ نے مسکرا کر اسے آج ہوا سارا واقعہ بتا دیا جسے سن کر ماہم کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا۔

"اسی وجہ سے بھائی نے توبہ کی تھی تمہیں دوبارہ ڈرائیونگ سیکھانے سے۔"

ماہم نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا تو پریسہ ہنسی تھی۔

"امی نے بھیجا ہے کہہ رہی تھیں تمہیں دے دوں، تم نے تو گھر آنا نہیں ہے۔"

ایک شاپنگ بیگ اس کی جانب بڑھاتی وہ بولی تو پریسہ کی ہنسی تھمی تھی۔

"انہوں نے ماں بن کر پالا ہے مجھے، وہ گھر میرا ابھی ہے لیکن میں وہاں تب تک نہیں آؤں گی جب تک میں انہیں غلط ثابت نا کر دوں۔"

بیگ اس سے لیتی وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔ماہم مزید کچھ بول نہیں پائی تھی۔

*********

یونیورسٹی گراؤنڈ میں اسٹوڈنٹس کے بیچ کھڑا وہ خود کو ایک کمتر چیز سمجھ رہا تھا۔سب کی نظریں تیر کی طرح اسے چبھ رہی تھیں۔ایسے میں سامنے کھڑی اس کی دوست ہونے کا دعویٰ کرتی ارفع پھول پکڑے اس کے سامنے کھڑی تھی۔اپنے گلاسسز ٹھیک کرتا وہ وہاں سے جانے کے لیے مڑا۔اسے جانا تھا وہاں سے، لوگوں کی ہنسی اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

میں خود ہی اپنی نگاہوں کو داد دیتی ہوں

ہزار چہروں میں اک انتخاب---یعنی تو

ارفع نے اونچی آواز میں شعر پڑھا تو اس کے قدم رکے تھے۔

بن بلائے آجاتا ہے سوال نہیں کرتا

کیوں تیرا خیال میرا خیال نہیں کرتا

اس کے اگلے شعر پر جیسے ہی یونی میں ہوٹنگ اسٹارٹ ہوئی۔ وہ تیز قدم اٹھاتا وہاں سے نکلا تھا۔ وہ اس کے پیچھے بھاگی تھی۔

" شیبی! رکو تو سہی!"

پھولی سانسوں کے ساتھ وہ اس کے سامنے آکر رکی تھی۔

"تم نے میرا تماشا بنا دیا سب کے سامنے۔"

اس کا دھیما لہجہ آج شکوہ لیے ہوا تھا۔ ارفع کو بھی احساس ہوا تھا اس نے سب کے سامنے بول کر صحیح نہیں کیا تھا۔

" میرا ارادہ ایسا نہیں تھا شیبی! میں تو بس تمہیں خوش دیکھنا چاہتی تھی۔"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

اس نے آگے بڑھ کر جیسے ہی شیبی کے ہاتھ پکڑے وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہوا۔

" مجھے ہمدردیاں نہیں چاہیئے۔"

وہ یک دم چیخا تو ارفع زمین پر بیٹھ گئی۔

" محبت کرتی ہوں تم سے، کچھ بھی کر سکتی ہوں تمہارے لیے، مر بھی سکتی ہوں۔"

ارفع کا قدموں میں بیٹھ جانا شیبی کے لیے حیران کن اور ناقابلِ یقین تھا۔

" مجھ سے شادی کر لو شیبی!"

امید بھری نظروں سے اسے دیکھتی وہ جواب کی منتظر تھی۔

"کہاں گم ہو؟ کھانا کھاؤ۔"

اس کے سامنے ٹرے رکھتا وہ سختی سے بولا تھا۔ ارفع نے اس کے چہرے کی جانب دیکھا جہاں اس وقت سختی تھی، کبھی اس چہرے پر معصومیت ہوتی تھی۔

"مجھ سے نہیں کھایا جا رہا بار بار وومٹ ہو رہی ہے۔"

اس نے بے زارگی سے ٹرے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

"اگر میں محبت سے پیش آ رہا ہوں تو مجھے نخرے مت دیکھاؤ۔ صرف چند دن تمہیں سزا سے دور رکھا ہے میں نے، اگر تم سمجھ رہی ہو کہ سب ٹھیک ہو چکا تو تم غلطی پر ہو جان لو اس بات کو۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

ٹھنڈے مگر سخت لہجے میں بولتا وہ آگے ہوا تھا۔ اس کو پھر سے غصے میں آتا دیکھ کر اس نے ٹرے واپس کھینچ لی تھی۔ شیبی اسے کھاتے دیکھ کر واپس پیچھے ہو گیا تھا۔

" سب نارمل نہیں ہو سکتا؟"

اس نے دل میں سوچا تھا جبکہ سامنے بیٹھا وہ موبائل پر ٹائپ کرتا پراسرار سا مسکرایا تھا۔

**********

"تابش! یہ فائل تم سنبھال کر رکھنا، اور ایچ ایم کے پراجیکٹ کو جلدی فارغ کرنا ہے۔ ہم لوگ آدھا کام کر چکے ہیں ورنہ ان کے جیسے ان پروفیشنل لوگوں کے ساتھ کبھی کام نہ کرتا۔"

ارباز غصے میں تھا پیچھے بیٹھی پریسہ نے بے زارگی سے باہر دیکھا۔

"پروفیشنلزم دونوں جانب سے دیکھا یا جانا چاہیئے۔ آپ کی کمپنی کو ان کے ساتھ پہلے ہی بات کرنی چاہیئے تھی، ان کا پہلا نوٹس جب ملا تھا تبھی ایکشن لیا جانا چاہیئے تھا۔ لیز ینس بزنس رائیولز کو فائدہ پہنچاتی ہے۔"

اپنی رائے دیتی وہ مسلسل باہر دیکھ رہی تھی۔

"تابش مجھے پوری رپورٹ چاہیئے شام تک۔"

ان لوگوں کو آفس کے باہر اتار تا وہ تابش سے مخاطب تھا۔ اسے باسمہ کو چیک اپ کے لیے لے جانا تھا اس لیے واپس گھر جا رہا تھا۔ تابش اور پریسہ ابھی چند قدم ہی چلے تھے جب گولی کی آواز پر دونوں مڑے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سر!!"

گولی ارباز پر چلائی گئی تھی۔ پریسہ بھی جلدی سے آگے بڑھی تھی۔ تابش پہلے ہی بھاگ کر کار کے پاس آ گیا تھا۔ نمبر نوٹ کرتا وہ ارباز کو سہارا دے کر دوسری سیٹ پر منتقل کر کر خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال گیا۔

"پریسہ! آپ یہ فائل اپنے پاس رکھیئے گا پلیز!"

کار چلاتا وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ پریسہ وہیں کھڑی تھی۔ سب سے پہلا کام اس نے اندر جا کر سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کروانے کا کیا تھا۔ کسی نے کار میں سے گولی چلائی تھی۔ نمبر نوٹ کرتی وہ پولیس کو اطلاع کر چکی تھی۔

*********

"بھائی! باہر پولیس آئی ہے۔ آپ کا بیان لینا ہے انہیں۔"

ارباز کو بازو پر گولی لگی تھی۔ تین گھنٹے بعد اسے ہوش آیا تھا۔ تابش تب تک اس کے پاس ہی تھا۔

"پولیس کو کیوں انوالو کر لیا یار!؟"

لہجے میں نقاہت اور بے زارگی تھی۔

"مس پریسہ نے فون کیا تھا انہیں بھائی! اور اگر وہ نہ کرتی تو میں بھی کرنے والا تھا۔ گاڑی کا نمبر اور پارکنگ کی فوٹیج پولیس کے پاس ہے۔ بس اب آپ کو بیان دینا ہے۔"

تابش نے اسے پوری بات سے آگاہ کیا تو وہ محض سر ہلا کر رہ گیا۔

" مسٹر ارباز! آپ کی کو کسی پر شک ہے یا کسی سے دشمنی؟"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"نہیں! میرا کوئی دشمن ایسا نہیں جو میری جان لینا چاہے اور۔۔۔۔"

"ایک منٹ سر! (پریسہ نے اندر داخل ہوتے ہوئے مداخلت کی تھی) وہ جو کوئی بھی تھا اس کا مقصد جان لینا نہیں تھا اگر جان لینی ہوتی تو جتنا آسان دل کا نشانہ لینا تھا وہ کبھی نا چوکتا۔ لیکن بازو پر گولی چلائی مقصد صرف ڈرانا یا پھر کچھ اور ہو سکتا ہے۔ اور ایسا کام بزنس رائیولز بھی کر سکتے ہیں۔"

پریسہ کی بات پر انسپکٹر نے ہاں میں سر ہلاتے ارباز کی جانب دیکھا۔

"آئی تھنک! شی از رائٹ مسٹر ارباز! آپ کو کسی پر شک ہے تو بتا دیں؟"

انسپکٹر نے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلا یا دیا۔ انسپکٹر اپنے ساتھی کو اشارہ کرتا کمرے سے نکل گیا۔

" آر یو اوکے؟"

پریسہ نے اس کے بازو پر بندھی پٹی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" گولی لگی ہے مس پریسہ! درد تو ہو گا۔"

" !ہمم"

پریسہ کے ہمم پر اندر آتا تابش بھی مسکرایا تھا۔ ارباز نے اسے دیکھا تو وہ ہنسی دباتا سر جھکا گیا۔

*******

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بھائی کہاں ہیں؟"

چہرے پر تھکان اور پریشانی لیے وہ گھر میں داخل ہوا تھا۔ بوا تو جلال کو دیکھ کر حیران رہ گئی تھیں۔

"بیٹا! وہ کمرے میں ہیں۔"

جلال کا رخ ارباز کے کمرے کی جانب تھا۔

"نہیں میں نہیں جاؤں گی۔ آپ کو اتنی چوٹ لگی ہے کسی چیز کی ضرورت پڑی تو۔۔"

دروازے کے قریب پہنچ کر اسے باسمہ کی آواز سنائی دی تھی۔وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو ارباز اسے اچانک دیکھ کر چونک گیا تھا۔

"کس نے کیا ہے یہ بھائی؟"

وہ ارباز کے پاس آکر بولا تھا۔چہرے پر غصہ صاف دیکھائی دے رہا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں جلال! تمہیں کس نے بتایا سب؟"

ارباز نے سب کو منع کیا تھا جلال کو بتانے سے وجہ اس کا یہی ری ایکشن تھا جو وہ اب دیکھ رہا تھا۔

" آپ کو لگتا ہے آپ مجھ سے چھپا سکتے ہیں کچھ؟"

نظر اس کے بازو پر ڈالے وہ ضبط سے بولا تھا۔

"مجھے آفسر سے ملنا ہے س سی ٹی وی فوٹیج دیکھنی ہے۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

وہ یک دم جانے کے لیے مڑا تو ارباز نے اسے روکا۔

"پولیس دیکھ رہی ہے اس معاملے کو جلال! تم فریش ہو کر آؤ۔مجھے بات کرنی ہے تم سے۔"

ارباز نے اسے روکنے کے لیے بہانہ بنایا۔جانتا تھا غصے میں وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔

"آپ مجھے روکنا چاہتے ہیں بھائی! لیکن ایسا نہیں ہو گا۔جس نے بھی یہ کیا ہے اسے سزا ملے گی، میں ڈھونڈھ لوں گا اسے۔"

جلال اور ارباز دونوں ہی باسمہ کی وہاں موجودگی کو بھلائے بات کر رہے تھے جبکہ باسمہ جلال کو دیکھنے میں مگن تھی۔

*******

"کھیل کا آغاز تو ہو چکا ہے، کل اس کے بھائی کے ساتھ جو ہوا اسے سن کر جلال واپس آ گیا ہے، اپنی فلم کی شوٹنگ کو بیچ میں چھوڑ کر۔ پروڈسر، ڈائریکٹر اس کی وجہ سے نقصان برداشت کر رہے ہیں۔ تمہاری بربادی شروع ہو چکی ہے جلال!"

سامنے بیٹھے نفوس نے نشے میں دھت وکی کی طرف پرسوچ انداز میں دیکھا تھا۔

"کیا سوچ رہے ہو؟ یہی ناں کہ اب جلال پاگلوں کی طرح ہمیں ڈھونڈے گا مگر اس کے ہاتھ کچھ نہیں لگے گا۔"

ایک فوٹو ٹیبل پر رکھتا وہ ہنستا چلا گیا تھا۔ فوٹو میں اس شوٹر کی لاش تھی جسے وکی مروا چکا تھا۔

"پلاننگ اچھی کر لیتے ہو مگر ان سب کو نظر انداز کیسے کر گئے؟"

اس کے سامنے کچھ کاغذ رکھتا وہ بولا تو وکی نے بمشکل آنکھیں کھولتے اسے دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"افف! یہ کیسے بھول گیا میں؟"

سر پر ہاتھ مارتا وہ بولا تو مقابل اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔

"میرا پلان تھا تو حل بھی مجھے ہی نکالنا ہے۔"

وکی نے ایک گلاس اور بھرتے ہوئے کہا۔ گلاس منہ سے لگاتے ہی اسے جلن شروع ہو چکی تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ کھانس کھانس کر دوہرا ہو گیا تھا، باہر کھڑے شخص کے چہرے پر مسکراہٹ تھی، وہ سگریٹ سلگا کر آگے بڑھ گیا تھا۔

*********

باسمہ کے چلانے کی آواز پر ارباز نے بے چین ہوتے بیڈ سے اترنا چاہا تو جلال نے اسے روک دیا۔

"آرام کریں آپ۔"

وہ جیسے ہی باہر آیا اسی طرف آتی باسمہ اس سے ٹکرا کر سنبھلتی فوراً اس کے پیچھے چھپی تھی۔ جلال نے سرفراز کو دیکھا جو صوفے کے پاس کھڑا تھا چہرے کے تاثرات عجیب و غریب تھے۔

"پتا نہیں کون ہیں! ہمارے گھر میں۔۔۔۔"

باسمہ نے ڈرتے ڈرتے بولا تو جلال نے نفی میں سر ہلایا۔

"دوست ہے میرا کوئی چور ڈاکو نہیں ہے، ڈرنا بند کرو۔"

جلال نے آہستگی سے کہا مگر باسمہ کا ڈر ہنوز قائم تھا۔ وہ مزید اس کے پیچھے چھپ گئی تھی۔

www.urdunovelbank.com

"جلال! تیرے گھر میں لڑکی!"

وہ حیرت زدہ ہوتا بولا تھا، نظر جلال کے پیچھے چھپی باسمہ پر تھی۔

"ارباز بھائی نے شادی کر لی؟"

وہ صدمے کے زیر اثر نہ صرف خود آیا تھا بلکہ باسمہ کو گہرا شاک لگا گیا تھا۔ اس نے فوراً جلال کے پیچھے سے منہ نکالا۔

"وہ بھائی ہیں میرے۔ میں ان کی بیوی ہوں۔"

مٹھیوں میں جلال کی شرٹ دبوچے اس نے وضاحت دی تو سرفراز کا منہ حیرت سے کھل گیا۔

"جگر!!تو نے شادی کر لی۔۔"

وہ منہ پر ہاتھ رکھے بول رہا تھا جلال نے جھنجھلاتے ہوئے باسمہ سے اپنی شرٹ چھڑوائی۔

"کمرے سے مت نکلنا اپنے جب تک یاداشت کے ساتھ عقل بھی واپس نہ آجائے۔"

باسمہ کو سخت لہجے میں کہتا وہ سرفراز کے پاس آکر اس کو کالر سے پکڑ کر اپنے ساتھ باہر کی جانب لے جانے لگا۔پھر رک کر پیچھے دیکھا تو باسمہ جو انہیں ہی دیکھ رہی تھی گڑبڑا کر سیدھی ہوئی۔

"جا رہی ہوں۔۔۔۔۔کمرے میں۔"

بنا رکے وہ کمرے کی جانب بھاگی تھی جلال نے سر جھٹکا۔

"جلال!یہ کیا کہہ رہی تھی؟کب کی تو نے شادی؟اور یہ لڑکی ملی کہاں تجھے؟کون ہے یہ لڑکی؟"

www.urdunovelbank.com

لگاتار سوال کرتا وہ جلال کو غصہ دلا گیا تھا۔

"کوئی شادی نہیں کی میں نے۔وہ لڑکی کچھ نہیں لگتی میری سوائے دشمن کے۔"

غصے میں سرفراز کو دھکا دیتا بولا تو سرفراز لڑکھڑایا۔

"جلال!کام ڈاؤن!"

سرفراز نے اس کا بازو پکڑ کر اپنے سامنے کیا تو جلال نے لمبی سانس لی۔

" میں خود ہی بول دوں گا سوری خود کو، تو زحمت نہ کر۔"

سرفراز کی بات پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

"ویسے جلال لڑکی پیاری اور معصوم ہے سوچا جا سکتا بھابھی بنانے کے بارے میں۔"

موڈ بحال کر کر وہ پھر سے اسے غصہ دلا چکا تھا۔

" اس کی جان بخش رہا ہوں یہی بہت ہے ورنہ ہر بار وہ بچے گی نہیں مجھ سے۔"

جلال نے کار کے بونٹ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"جلال!!"

سرفراز کو جلال کی بات کا مطلب سمجھ آیا تو اس نے صدمے کے زیر اثر اسے پکارا۔

"اپنی دوست کے ساتھ مل کر ٹریپ کر رہی تھی مجھے، میرے خلاف جھوٹا کیس تیار کر رہی تھیں دونوں اگر اس دن مجھے ہوش نہ آتا تو یہ دونوں اپنے پلان میں کامیاب ہو جاتیں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جلال نے رخ موڑے ہی اسے بتایا تو سرفراز نے بازو سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا۔

"تو نے کیا کیا ہے جلال؟"

اسے غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔

"مار ڈالا ایک کو لیکن یہ بچ گئی۔ قسمت اچھی تھی اس کی دیکھو ملی بھی تو کس کو بھائی کو؟ اپنے بھائی کے صدقے اس کی جان بخش رہا ہوں میں۔"

جلال بولا رہا تھا اور سرفراز پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے۔ اس کے ذہن میں باسمہ کا چہرہ آیا۔ وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا کہ وہ ایسا کر سکتی ہے مگر جلال۔۔۔۔۔۔

*******

ڈور بیل بجنے پر پریسہ نے وقت دیکھا تو حیران ہوئی۔

"اس وقت کون آیا ہے؟"

خود سے بات کرتے ہوئے اس نے دروازہ کھولا تو سامنے عابس کو کھڑا دیکھ کر چونکی۔

"خیریت؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ پریشان ہوئی تھی۔

"یہیں کھڑے ہو کر خیریت بتاؤں۔ اندر تو آنے دو۔"

عابس نے سپاٹ لہجے میں کہا تو پریسہ نے آئی برو اچکا کر اسے دیکھا۔ پھر راستہ دیتی ایک جانب ہو گئی۔

" پریسہ! نوکری چھوڑ دو۔"

اندر آتے ہی عابس نے کہا تو دروازہ بند کر کر پلٹتی پریسہ ہاتھ باندھ کر اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

"میں نے پڑھائی فارغ بیٹھنے کے لیے نہیں کی تھی۔"

پریسہ وہ جواب دے رہی تھی جو دینا نہیں چاہتی تھی۔

"وہاں کام کرنا خطرناک ہے، تمہارے باس پر دن دھاڑے اتنی آسانی سے کوئی بھی گولی چلا دیتا ہے، اور-------"

" کام ڈاؤن عابس! وہ جو بھی تھا جلد پکڑا جائے گا۔"

"پریسہ! ابھی یہ بات صرف مجھے معلوم ہوئی ہے امی کو معلوم ہوئی تو جانتی ہو ناں ان کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔"

"انہیں مت بتانا اور اگر پتا چل جائے تو سنبھال لینا سب۔"

وہ نارمل انداز میں کندھے اچکا کر کہتی کچن کی جانب چلی گئی۔ عابس اس کے پیچھے گیا تھا۔

"پریسہ! اتنی ضد نہیں اچھی نہیں ہوتی۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ایک لفافہ ٹیبل پر رکھتا وہ اسے کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔

"ابھی وقت نہیں آیا عابس! واپس لوٹنے کا، خالی ہاتھ تو بالکل بھی نہیں۔"

لفافے کو دیکھتی وہ کرب سے بولی تھی۔

*********

"دیکھ جگر! جیسا تو نے بتایا مجھے یہی لگ رہا ہے بھا۔۔۔۔ میرا مطلب ہے وہ لڑکی اس سب کا حصہ نہیں تھی۔"

جلال کے گھورنے پر وہ گڑبڑایا تھا۔

"وہ دونوں ساتھ ہوتی تھیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک پلاننگ کر رہی ہو اور دوسری کو خبر ہی ناں ہو؟"

سگریٹ سلگاتا وہ اندر کی آگ بجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"اچھا چھوڑ یہ سب اور یہ بتا بھائی پر گولی کس نے چلوائی ہو گی؟ کہیں یہ وکی کا کام تو نہیں؟ بدلہ لینے کے لیے اس نے؟؟"

سر فراز نے پر سوچ انداز میں کہا تو جلال نے کار سے ٹیک لگائی۔

"پہلا شک میرا وکی پر ہی ہے۔ کل سارے ثبوت دیکھنے کے بعد ہی نتیجہ پر پہنچا جا سکتا ہے۔"

جلال نے اس بار غصے کے بجائے دماغ سے فیصلہ کرنے کا سوچا تھا۔

"شوٹنگ کا کیا کرنا ہے، پرڈیوسر تو سخت ناراض ہو گا؟"

"مجھے فرق نہیں پڑتا۔ میرے لیے سب سے اہم میرا بھائی ہے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جوتے کے نیچے سگریٹ کو مسلتا وہ لاپرواہی سے بولا تھا۔

"کبھی کبھی مجھے رشک آتا ہے تیری زندگی پر، کتنی آسانی سے کہہ دیا تو نے مجھے فرق نہیں پڑتا، اور میں روز آفس میں جوتے کھاتا ہوں۔"

جلال کے ساتھ ہی ٹیک لگا کر کھڑا ہوتا وہ مسکینیت چہرے پر طاری کیے بولا تو جلال مسکرایا۔

"کس نے کہا ہے جوتے کھانے کو؟ بھائی کا آفس جوائن کر لے۔"

نظر گیٹ پر ٹکائے جلال بولا تو سر فراز نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں تابش کی طرح طنز برداشت نہیں کر سکتا ہے۔ میں الگ ہی ٹھیک ہوں، اپنی محنت سے۔۔۔۔"

" جوتے کھاتا ہوں۔"

اس کا جملہ جلال نے پورا کیا تو وہ ہنسا تھا۔ جبکہ جلال ہنوز سنجیدہ تھا۔

*******

وہ جلدی جلدی اپارٹمنٹ کو لاک کرتی جیسے ہی مڑی تھی سامنے والے اپارٹمنٹ کے دروازے میں کھڑی عورت اسے دیکھ کر طنزیہ انداز میں مسکرائی تھی۔ پریسہ کو یک دم نے کوفت نے گھیرا تھا۔

"یہ شریفوں کا علاقہ ہے جہاں رات گئے غیر مرد کسی کے گھر آتا اچھا نہیں سمجھا جاتا۔"

بظاہر مسکراتی مگر کاٹ دار لہجے میں بولتی وہ پریسہ کو رکنے پر مجبور کر گئی تھی۔

"پڑوسی کے گھر بلا اجازت تانکا جھانکی کرنے پر آنکھ پھوڑ دینے اور بہتان تراشی پر اسی کوڑوں کی سزا دین نے مختص کی۔ زبان اور آنکھ دونوں کا ہی استعمال کرتے وقت دماغ سے پوچھ لیا کیجیے مسسز انور!"

اس کی آنکھوں میں پنہاوار ننگ دیکھ کر وہ ہنہہ کر کر دروازہ بند کر گئی تھی۔

"شریف لوگ؟؟؟"

پریسہ نے طنزیہ کہا تھا۔

www.urdunovelbank.com

"مس پریسہ! ہمیں سر کے گھر جانا ہو گا۔ سر آفس نہیں آسکتے اور گیارہ بجے میٹنگ ہے، ہم آن لائن کر سکتے ہیں میٹنگ مگر سر کے گھر پر۔"

وہ جیسے ہی آفس پہنچی تھی، تابش اس کے پاس آکر بولا تھا۔

"تابش! مجھے نہیں لگتا کہ میٹنگ میں میرا ہونا ضروری ہے۔ آپ اس پراجیکٹ پر پہلے سے کام کر رہے ہیں تو آپ-----"۔

"دو دن میں آپ نے بھی بہت محنت کی ہے پریسہ! آپ کا نام پراجیکٹ میں شامل ہے تو آپ کو جانا پڑے گا۔"

تابش نے اس کو منع کرنے کے سب راستے بند کرتے ہوئے کہا۔ پریسہ نے چند پل سوچنے کے بعد ہاں میں سر ہلا دیا۔

" آجائیں پھر۔"

اسے ساتھ آنے کا اشارہ کرتا وہ بیگ اور فائلز لیکر آگے بڑھ گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

********

نارمل اسپیڈ سے ڈرائیو کرتا وہ گاہے بگاہے ایک نظر سوئی ہوئی باسمہ ڈال لیتا تھا۔ ارباز نے اسے زبردستی باسمہ کو چیک اپ کے لیے لے جانے کا کہا تھا۔ کار میں بیٹھتے ہی باسمہ سیٹ کی پشت سے ٹیک لگاتی سو گئی تھی۔ جلال بار بار سرفراز کی کہی باتیں سوچ رہا تھا۔

"اگر یہ اس کے پلان کا حصہ نہیں تھی تو اس دن وہاں کیا کر رہی تھی؟"

جلال نے سوچ رہا تھا اور نظریں سامنے سڑک پر تھی۔

"بہت بڑے ایکٹر ہو گے تم لیکن مجھ سے زیادہ ایکٹنگ نہیں کر سکتے۔ دیکھو کیا کیا میں نے تمہارے ساتھ؟"

"یہاں اس کمرے میں صرف تم اور میں ہیں لیکن صبح پتا یہاں کون ہو گا؟۔۔۔۔۔۔تم۔۔۔یہ چاقو اور ایک لاش۔۔۔۔۔جسے تم نے مارا ہو گا اور مارو گے بھی۔"

اس کے نزدیک بیٹھی وہ بول رہی تھی۔

یک دم یاد آنے پر جلال نے حیرانی سے باسمہ کی جانب دیکھا۔

"یہ۔۔۔۔اس۔۔۔دن۔۔۔وہاں۔۔۔۔کیا وہ اسے مار کر مجھ پر الزام لگانے والی تھی؟"

جلال نے اپنا سر پکڑا تھا۔ سامنے ٹریفک جام دیکھ کر اس نے بریک لگائی۔ وہ یاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر چند باتوں کے علاوہ اسے کچھ یاد نہ آیا تھا۔ لوگوں نے ہارن دینا شروع کیے تو باسمہ ڈر کر اٹھی تھی۔ دونوں کانوں پر ہاتھ رکھتی وہ جیسے ہی چلائی جلال نے اسٹرینگ سے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔

Visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"باسمہ!!"

کندھے سے پکڑ کر ہلاتا وہ اس کا رخ اپنی جانب کر گیا۔ باسمہ بامشکل سانس لے پا رہی تھی۔

" نہیں!!وہ۔۔۔۔۔مار۔۔۔دے۔"

"پانی پیو۔ کوئی کچھ نہیں کرے گا۔"

جلال نے نرمی سے کہا۔

"وہ۔۔۔۔"

" ششش!!"

اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتا وہ بولا تو باسمہ چپ ہوئی۔ باہر شور ابھی بھی تھا مگر جلال کی جانب دیکھتی وہ نارمل ہو رہی تھی۔

*******

میٹنگ جاری تھی۔ ارباز اور تابش دونوں ہی وقفے وقفے سے اپنے پوائنٹ ڈسکس کر رہے تھے۔ پریسہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے بیٹھی، بار بار اپنے ہاتھ میں بندھی گھڑی دیکھ رہی تھی۔ ارباز بھی پریسہ پر نظر ڈال لیتا تھا۔ جانتا تھا وہ زبردستی وہاں بیٹھی تھی۔

" مس پریسہ! نیکسٹ آپ بریف کریں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارباز نے اسے پکارا تو وہ ہاں میں سر ہلاتی اٹھ کر تابش کی چھوڑی جگہ پر بیٹھ گئی۔ پر اعتماد انداز میں بریفنگ دیتی وہ ارباز کو متاثر کر گئی تھی۔ جیسے ہی میٹنگ ختم ہوئی پریسہ کھڑی ہو گئی تھی۔

"میں چلتی ہوں سر! آپ بھی کافی ٹھیک لگ رہے ہیں تو اگلی میٹنگ آفس میں رکھیئے گا۔ اٹس آر یکوسٹ۔"

اپنا پرس اٹھاتی وہ کمرے سے نکلتی چلی گئی۔ تابش نے ارباز کی جانب دیکھا۔

"وہ چلی گئی سر!"

تابش کے بولنے پر اربازنے اسے گھورا۔

" تمہیں انہیں یہاں نہیں لانا چاہیئے تھا۔ان کی ضرورت نہیں تھی اس میٹنگ میں۔"

اربازنے ایک ہاتھ سے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔

" میں تو اس لیے لایا تھا کہ آپ کی طبیعت جلد ٹھیک ہو جائے۔"

تابش کے شرارت سے کہنے پر اربازنہ چاہتے ہوئے مسکرا دیا تھا۔

*********

گیٹ اوپن ہونے پر اندر سے اسکوٹی نکلتے دیکھ کر جلال چونکا تھا، مگر پھر اگنور کرتا اسکوٹی کے نکلتے ہی کار آگے بڑھا کر لے گیا۔پریسہ نے بھی پیچھے سے آتی کار پر غور نہیں کیا تھا۔

" تم سیدھا روم میں جاؤ گی۔رات کو جاگنا چھوڑ دو۔اس گھر میں تمہیں کوئی خطرہ نہیں ہے سمجھی؟"

Visit for more novels
www.urdunovelbank.com

کار میں بیٹھے بیٹھے ہی وہ اسے سمجھا رہا تھا۔باسمہ کافی حد تک نارمل ہو چکی تھی۔سیشن کے بعد وہ ہمیشہ ہی نارمل ہو جاتی تھی۔

" بھائی کو ڈسٹرب نہیں کرو گی؟"

اس کی اگلی بات پر باسمہ نے منہ بسورا۔

"ایک بار مل لوں بس؟"

باسمہ نے معصومیت سے ریکوسٹ کی مگر جلال کے نفی میں سر ہلانے پر وہ کار کا دروازہ کھولتی باہر نکل گئی۔ جلال بھی سر جھٹکتا کار سے نکل آیا تھا۔

آفس کی کار پر نظر ڈالتا وہ باسمہ کے پاس سے گزر کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ باسمہ کا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا۔ کمرے میں آکر اس نے چار چکر کمرے کے لگائے تھے مگر ارباز کو ایک بار دیکھ لینے کی بے چینی نے اسے واپس باہر نکلنے پر مجبور کر دیا تھا۔ باہر نکل کر چھوٹے چھوٹے قدم لیتی وہ ارباز کے کمرے کی جانب جا رہی تھی، ساتھ ساتھ جلال کے روم کی جانب بھی دیکھ رہی تھی کہ وہ باہر نا آجائے۔

"کیا کر رہی ہو؟"

اس نے جیسے ہی دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھایا جلال کی پیچھے سے آتی آواز پر وہ ڈر کر اچھلی۔ پیچھے مڑ کر جلال کو دیکھا جو دائیں جانب کھڑا تھا۔ کپڑے بدل چکا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپ تو کمرے میں تھے یہاں کیسے آئے؟"

باسمہ نے حیرانگی سے پوچھا۔

"تمہیں منع کیا تھا ناں بھائی کو تنگ کرنے سے۔"

باسمہ کے سوال کو یکسر نظر انداز کرتا وہ بولا تو باسمہ نے چہرے پر معصومیت طاری کی۔

"بس ایک بار دیکھ لوں انہیں۔۔۔۔۔"

"نہیں!"

جلال نے اس کی بات کاٹی تو وہ منہ بنا کر اس کے پاس سے گزر کر گارڈن کی جانب بڑھ گئی۔

"باسمہ!"

جیسے ہی جلال نے اس کا نام پکارا۔ وہ خوش ہوتی مڑی تھی۔

"کمرے میں جاؤ اپنے۔"

جلال کی اگلی بات پر اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔ چہرے کے تاثرات غصے میں ڈھلے تھے۔

"ہر بار کمرے میں جاؤ، کروں کیا کمرے میں جا کر میں؟"

وہ غصے سے بڑبڑاتی کمرے کی جانب مڑ گئی جبکہ جلال کے چہرے پر ایک پل کو مسکراہٹ آ کر معدوم ہوئی تھی۔ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو تابش بھی باہر جانے کے لیے آگے بڑھ رہا تھا۔

"میرا انتظار کرنا آفس جانا ہے مجھے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تابش کو کہتا وہ اندر داخل ہو گیا جبکہ تابش لمبی سانس لیتا آگے بڑھ گیا تھا۔

"آپ کو کام سے دور رکھنا مشکل ہے بھائی!"

جلال کے سنجیدگی کے کہنے پر ارباز نے اسے پاس بلایا۔ جلال جیسے ہی اس کے پاس بیٹھا ارباز نے اسے گلے لگا لیا۔

"باسمہ کا خیال رکھا کرو جلال! ان چند مہینوں میں وہ مجھے تمہاری طرح عزیز ہو گئی ہے۔"

"بس کر دیں بھائی! اتنی محبت کہاں سے لاتے ہیں آپ؟"

جلال نے چڑتے ہوئے پوچھا تو ارباز مسکرایا۔

"جہاں سے تم اتنا غصہ لاتے ہو۔"

ٹیک لگا کر بیٹھتا وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"آفس جارہا ہوں۔ باہر آپ کی چمچی آپ کے پاس آنے کا راستہ ڈھونڈ رہی ہے۔ میرے جاتے ہی آجائے گی۔"

جلال نے کھڑے ہوئے کہا تو ارباز نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے اپنے اس بھائی کو دیکھا تھا جو کبھی بھی اپنے جذبات ظاہر نہیں ہوتے دیتا تھا سوائے غصے کے۔ جلال کمرے سے نکل کر بوا کے پاس آیا تھا ان سے بات کرنے کے بعد وہ دروازے کی سمت بڑھ گیا تھا۔ لاؤنج میں لگے آئینے میں اسے باسمہ کمرے سے نکلتی دیکھائی دی تو وہ سر جھٹکتا آگے بڑھ گیا۔ پیچھے باسمہ جلدی سے ارباز کے کمرے کی جانب گئی تھی۔

*********

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جیسے ہی وہ آفس میں داخل ہوا سب اپنے اپنے کام میں مصروف ہوگئے تھے۔ پورے آفس میں خاموشی محسوس کرتی پریسہ نے فائل سے سر اٹھا کر ارد گرد دیکھا تھا۔ جہاں سب سر جھکائے کام میں مصروف دیکھائی دیئے۔ اسے لگا شاید ارباز اس کی بات کو سیریس لے کر آفس آگیا تھا۔ وہ کھڑی ہوئی تو اسے کیبن میں جاتے جلال کی پشت دیکھائی دی۔ تابش بھی اس کے پیچھے ہی کیبن میں داخل ہوا تھا۔ پریسہ ناسمجھی سے سب دیکھ رہی تھی۔

"جلال سر آئے ہیں۔ ارباز سر کے چھوٹے بھائی۔"

اس کی کولیگ نے اسے آگاہ کیا تو پریسہ واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی مگر ذہن الجھ گیا تھا۔

" زوم کرو۔"

اندر کیبن میں تابش اسے سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھا رہا تھا جب جلال نے اسے ایک جگہ اسٹاپ کر کر زوم کرنے کا کہا۔ کار کا نمبر تو صاف نظر آ رہا تھا مگر کار میں بیٹھا شخص تھوڑا دھندلا تھا۔

"وکی!!!"

غصے سے مٹھیاں بند کرتا وہ اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔ تابش نے اسے روکنا چاہا مگر وہ غصے سے کیبن سے نکل گیا تھا۔ سامنے سے آتی پریسہ اس سے ٹکرائی تھی۔

ٹکراؤ کی وجہ سے پریسہ کے ہاتھ سے فائل چھوٹ کر نیچے گر گئی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی جلال وہاں سے جا چکا تھا۔ منہ منہ میں بڑبڑاتی وہ سارے کاغذ اٹھا رہی تھی تبھی تابش نے کچھ کاغذ اس کی جانب بڑھائے۔

"جلال! ارباز سر کو لیکر بہت پوزیسیو ہے، کوئی کلیو ہاتھ لگا ہے اس کے، شاید اس لیے بہت غصے میں گیا ہے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تابش کے صفائی دینے پر پریسہ کچھ نہ بولی۔

"دوسروں کی غلطی کی صفائی مت دیا کریں تابش! اس کے بعد بھی آپ دوسروں کو اپنی مخلصی ثابت نہیں کر سکتے۔"

پریسہ کی بات پر اس نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا جو فائل اس کی جانب بڑھا رہی تھی۔

" یہ فائل تیار ہے۔ آپ ارباز سر سے سائن لے لینا جا کر۔"

فائل اسے پکڑاتی وہ واپس مڑ گئی تھی۔ تابش اس کی کہی بات کو سوچ رہا تھا۔

**********

"وکی کہاں ہے؟"

وہ گارڈ کو دھکا دیتا گھر میں داخل ہوا تھا۔چاروں جانب سے گارڈز نے آکر اس پر گن تان لی تھیں۔

"سوال دہرانا مجھے پسند نہیں ہے۔وکی کہاں ہے؟"

وہ غصے سے دھاڑا تو اوپر سے دیکھتا نومی پیچھے ہو گیا۔غصے سے پھولی رگیں خون چھلکا رہی تھیں۔وہ بامشکل خود کو روکے ہوئے تھا ورنہ اس کا دل کر رہا تھا کہ سب کچھ تہس نہس کر دے۔

"اپنے یہ کھلونے نیچے کرو۔"

جلال نے اب کی بار ایک گارڈ کی گن لیکر نیچے پھینکی تھی۔

" وکی سر یہاں نہیں ہیں۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

ایک گارڈ نے باقی سب کو اشارے کرتے ہوئے جلال سے کہا۔

" یہاں نہیں ہے تو کہاں ہے؟"

جلال اب کی بار سیدھا اسی گارڈ سے مخاطب تھا۔

"ہاسپیٹل میں ہیں سر دو دن سے۔کلب میں کسی نے ان کی ڈرنک میں کانچ کا پاؤڈر ملا دیا تھا۔۔۔۔"

جلال نے ہاتھ کے اشارے سے اسے بولنے روکا اور اوپر کھڑکی پر ایک نظر ڈال کر واپس مڑ گیا۔

" سر! جیسا آپ نے کہا تھا میں نے ویسا ہی کہا ہے وہ چلا گیا ہے۔ اب کیا کرنا ہے؟"

وہی گارڈ اوپر نومی کے کمرے میں آیا تھا جہاں وہ قید تھا۔

" اچھا کیا۔ اب تم جا سکتے ہو۔"

نومی نے بنا مڑے کہا، گارڈ سر ہاں میں ہلاتا کمرے سے نکل گیا۔

" بھائی یہ کہاں پھنسا دیا ہے آپ نے ہمیں۔"

نومی کا دل اس وقت دھاڑیں مار کر رونے کا کر رہا تھا۔ ایک طرف جلال تھا تو دوسری طرف وہ شخص۔

"میں بہادر نہیں ہوں بھائی! آپ نے غلط شخص سے ہاتھ ملا لیا ہے بھائی!"

فون کی بیل پر وہ پھر سے خوفزدہ ہوا تھا۔ سکرین پر بلنک کرتا نام دیکھ کر وہ کانپ اٹھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

**********

" یہ لیں!"

باسمہ نے سوپ کا باؤل اربازکے سامنے کیا تو اربازنے چونک کر اسے دیکھا، جس کا تیسرا چکر تھا اس کے کمرے میں۔

" میں کھانا کھا چکا ہوں باسمہ بچے!"

اربازنے باؤل کی جانب ہاتھ بھی نہیں بڑھایا تھا۔

"آدھے گھنٹے پہلے کھایا تھا بھائی!"

باسمہ کا انداز ایسا تھا جیسے دو دن پہلے کی بات ہو۔

" بچے! ایک دن میں تین وقت ہی کھانا کھایا جاتا ہے۔ اب رات میں ڈنر ہی کروں گا میں۔"

ارباز نے نرمی سے کہا۔

" پھر اس سوپ کا کیا کروں؟"

باسمہ نے ناسمجھی سے پوچھا۔

" ایسا کرو اسے آپ پی لو۔"

ارباز نے مشورے پر باسمہ نے آنکھیں سکوڑیں۔

"دوا سے بچنے کے لیے کچھ بھی سکتے ہیں ناں آپ، مما یہ دیکھیں ذرا ان کے نخرے، کہہ رہے-------"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

باسمہ بولتے بولتے چپ ہوئی تھی، ارباز بھی یک دم سیدھا ہوا تھا۔

" بھائی!!"

" باسمہ بچے ریلیکس! سب ٹھیک ہے۔"

باسمہ نے جیسے ہی سر تھاما تھا ارباز اپنی تکلیف کو بھلا تا بستر سے اتر کی اس کی جانب بڑھا تھا۔

"میری مما؟؟"

باسمہ کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔

" یہ یاد آیا ہے تو باقی سب بھی یاد آجائے گا بچے!"

اس کے ہاتھ سے باؤل لیکر ٹیبل پر رکھتا وہ اسے سمجھا رہا تھا۔

" آجائے گا ناں یاد؟"

باسمہ نے معصومیت سے پوچھا تو ارباز نے ہاں میں سر ہلایا۔ وہ روتے روتے مسکرائی تھی۔

"آپ پہلے بھی ایسے ہی نخرے تھے ناں، میں مما کو شکایت لگا رہی تھی آپ کی۔"

باسمہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا تو ارباز بنا اس کی بات کا اقرار یا انکار کیے مسکرا دیا۔ مگر وہ پریشان ہو چکا تھا، ایک یاد واپس آنا مطلب بہت جلد اسے سب یاد آجائے گا۔ وہ باسمہ کے مسکراتے چہرے کو دیکھ رہا تھا جو اسے کچھ بتا رہی تھی۔

*********

" ویل! اگر تمہیں اور تمہارے بھائی کو لگتا ہے کہ جلال کو بے وقوف بنا سکتے ہو تو بہت غلط لگتا ہے۔"

www.urdunovelbank.com

ہاسپیٹل روم میں داخل ہوتا وہ نرس کو باہر جانے کا اشارہ کر کر آنکھیں موندے لیٹے وکی کی جانب آیا۔

"میرے بھائی پر گولی چلوا کر تمہیں لگتا ہے تمہارا یہ ڈرامہ کام کرے گا؟ چچ چچ چچ! تو ایسا نہیں ہو گا۔ میں نے کہا تھا پہل نہیں ہونی چاہیئے۔"

جلال نے کہتے ساتھ ہی ایک ہاتھ سے اس کی گردن دبوچ لی تھی۔ وکی فورا آنکھیں کھولتا پھڑ پھڑایا تھا۔ جلال جیسے جیسے دباؤ بڑھا رہا تھا ویسے ویسے وکی خود کو چھڑانے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہا تھا۔ وکی کے منہ سے نکلتے خون کو دیکھ کر جلال نے گردن

ٹیڑھی کر کر اسے دیکھا۔ گرفت ڈھیلی کی تو وکی کھانسنے لگا، مگر اس کے منہ سے نکلتا خون دیکھ کر جلال نے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے کیا تھا۔

"نرس!!"

جلال نے چلا کر نرس کو بلایا تو نرس بھاگتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ وکی کی حالت دیکھ کر وہ تیزی سے آگے بڑھی تھی۔ وکی کو انجیکشن لگا کر اس کے منہ سے خون صاف کر کر وہ سیدھی ہوئی تو جلال کو سخت نظروں سے وکی کو تکتا پایا۔

" ان کی حالت بہت خراب ہے سر! یہ بول نہیں سکتے، ان کی وینز میں کٹ لگ چکے ہیں۔"

نرس اسے بتا کر ڈاکٹر کو بلانے کی غرض سے باہر نکلی تو جلال وکی کے پاس آیا۔"

"یہ مت سمجھنا کہ جلال کو بے وقوف بنالیا۔ تمہارے اس آدمی اور کار کو پہنچاننے کے بعد، تمہاری یہ حالت اس بات کا ثبوت ہے کہ تمہارا اکیلے کا دماغ تو یہ کام نہیں کر سکتا، اور تمہارا وہ بھائی جو نہتے شخص سے ڈر جائے وہ بھی کچھ نہیں کر سکتا۔ وقت دے رہا ہوں تمہیں اپنی تکلیف میں اضافہ مت کرنا۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دو انگلیوں سے اس کے گلے پر دباؤ بڑھا کر وہ دھمکی دیتا کمرے سے نکل گیا۔ وکی نے بمشکل سانس لینے کی کوشش کی تھی۔ وہ چاہ کر بھی خود کی مدد نہیں کر پا رہا تھا۔

*********

کمرے میں اندھیرا کرتی وہ دھیرے دھیرے آگے بڑھ رہی تھی۔ شیبی کچھ دنوں سے اسے انجیکشن نہیں لگا رہا تھا، یہی وجہ تھی وہ آج ہمت کر پا رہی تھی کمرے سے نکل کر یہاں سے نکلنے کا راستہ ڈھونڈنے کی۔ پورا گھر چیک کرنے بعد بھی اسے

کوئی راستہ نہ ملا تو واپس اندر آئی۔ وہ کمرے میں واپس جا رہی تھی جب اس کے ذہن میں جھماکا ہوا۔ جب وہ اس گھر میں آئی تھی تو شیبی نے ایک کمرے میں اسے جانے سے منع کیا تھا۔ اس کے قدم خود بخود اس کمرے کی جانب بڑھ گئے۔ وہ یہ بھی بھول گئی تھی کہ شیبی کے آنے کا وقت ہو چکا تھا۔ کمرہ پر لاک نہیں تھا اس نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھولا تو اندھیرے نے اس کا استقبال کیا۔ سوچ بورڈ ڈھونڈ کر بٹن پرس کر وہ جیسے ہی مڑی روشنی میں نہائے کمرے کو دیکھ کر اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ سامنے لگی تصویریں دیکھ کر وہ منہ پر ہاتھ رکھے پیچھے ہوئی تو دروازے میں کھڑے شیبی سے ٹکرائی۔

"شیبی! یہ۔۔۔۔۔۔"

پیچھے ہٹتی وہ بولنے کی کوشش کر رہی تھی۔ شیبی اس کے پاس سے گزر کر آگے آیا اور ایک اور فوٹو سامنے لگا کر واپس مڑا۔

" نہیں!! شیبی!!"

وہ روتے ہوئے منع کر رہی تھی جب وہ اسپاٹ انداز میں اسے دیکھتا آگے بڑھا۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ اسے چھوٹے سے گارڈن کے بیچ و بیچ کھڑا کر کچن میں گیا۔ جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں مٹی کا تیل دیکھ کر ارفع کے رونے میں اضافہ ہوا تھا۔

"معاف کر دو شیبی!!"

وہ ہاتھ جوڑ کر کھڑی تھی۔ آنے والے لمحوں سے ڈر رہی تھی۔ اس کے گرد گول دائرے میں مٹی کا تیل ڈالتا وہ پیچھے ہوا تھا۔ اندر سے اسٹول لا کر اس کے سامنے بیٹھ کر اس نے سیگریٹ سلگائی تھی۔ ارفع نے خوفزدہ ہوتے ہوئے قدم پیچھے لیے تو شیبی کی سخت گیر آواز پر وہیں تھم گئی۔

" ایک-------ایک قدم بھی پیچھے مت لینا۔"

جتنی سخت آواز میں وہ دھاڑا تھا ارفع اپنی جگہ پر اچھل گئی تھی۔

" کیوں گئی تھی وہاں؟"

سگریٹ کا دھواں ہوا میں چھوڑتا وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔ ارفع مسلسل رو رہی تھی اس کے پاس جواب نہیں تھا۔

"میں نے پوچھا کیوں گئی تھیں وہاں؟"

اب کی بار وہ اسٹول گراتا کھڑا ہوتا چلایا تھا۔

"بس دیکھنے گئی تھی۔"

ارفع نے سہم کر خود میں سمیٹتے ہوئے کہا۔ شیبی نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب قدم بڑھائے۔ چند قدم پر رک کر اس نے سگریٹ خود کے چھڑکے مٹی کے تیل پر ڈال دی۔ ارفع کے اردگرد گھیرے کی صورت میں آگ بھڑک رہی تھی۔ ارفع کا چلانا جاری تھا جبکہ آگ کے شعلوں کو دیکھتا شیبی ہنس رہا تھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

" شیبی! ہمارا بچہ مر جائے گا۔"

ارفع نے چلاتے ہوئے کہا شیبی کی ہنسی تھمی۔

"میری ماں کی طرح تم بھی خود غرض عورت ہو ارفع! وہ اپنی تسکین کے لیے مجھے مارتی تھی تم بھی اپنے بچاؤ کے لیے اس کا سہارا لے رہی ہو۔"

وہ جیسے ہی چلایا تھا۔ ارفع بمشکل سانس لیتی بے ہوش ہوتی زمین پر گری تھی۔ آگ اسے چھو نہیں رہی تھی لیکن آگ کی تپش نے اس کی جلد کو جھلسا دیا تھا۔ آگ کو گھورتے شیبی کی آنکھوں میں اس وقت بدلے کی آگ دیکھائی دے رہی تھی۔ سب ختم کر دینے کی آگ۔

************

تیز تیز قدم اٹھاتا وہ گھر میں داخل ہوا تھا۔ پہلی نظر باسمہ کے کمرے کے بند دروازے پر ڈالی تھی، مطمئن ہوتے اس نے ارباز کے کمرے کا رخ کیا تھا۔ ہینڈل پر ہاتھ رکھتے ہی اسے باسمہ کی آواز سنائی دی تھی۔

کتنا آساں تھا تمہیں ہم سے کنارہ کرنا

ہم تو سمجھے تھے کہ اک ساتھ ہے جینا مرنا

مختصر زندگی فرقت میں گنواتے کیوں ہو

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جب محبت ہے تو کیا سود و زیاں سے ڈرنا

باسمہ آلتی پالتی مارے صوفے پر بیٹھی مگن انداز میں غزل پڑھ رہی تھی۔ سامنے بیٹھا ارباز سر جھکائے بیٹھا غزل سننے پر مجبور تھا۔ بوا جلال کو دیکھ کر رکی تھی۔ جلال نے انہیں اندر جانے کا اشارہ کیا۔ وہ جیسے ہی اندر آئیں جلال بھی ان کے پیچھے اندر داخل ہو گیا۔

مسکراہٹ میرے ہونٹوں پہ سجا دیتا ہے

یوں تصور میں میرا آپ سے باتیں کرنا

مجھ کو کیا خوب فریضے پہ لگا رکھا ہے

رات دن یاد میں سرکار کی آہیں بھرنا

باسمہ نے مصنوعی غصے سے کہا تو ارباز مسکرایا۔ چہرہ اوپر کرنے پر باسمہ کے پیچھے کھڑے جلال کو دیکھ کر اس نے ہنسی ضبط کی۔

تھام کر ہاتھ تکلم ہو نگاہوں سے کبھی

ثبت ماتھے پہ کبھی مہرِ محبت کرنا

بوا نے کھانسنا شروع کیا تو باسمہ نے پانی کا گلاس ان کی جانب بڑھایا۔

" !فلونہ خراب کریں بوا"

بوا چاہ کر بھی اسے جلال کی موجودگی کے بارے میں بتا نہ سکی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

آج پھر سے ہے طبیعت میری ناساز بہت

کیا تیرا فرض نہیں آ کے عیادت کرنا

خواب دیکھا ہے کہ بیٹھے ہو مقابل میرے

شوخ نظروں میں ہے جذبات کا بہتا جھرنا

ان کہی باتوں نے طوفان اٹھا رکھا ہے

جانِ گل پھر سے ملاقات کی صورت کرنا

(نامعلوم)

" اس غزل کا ایک لفظ بھی مجھے سمجھ میں نہیں آیا بھائی! کریں تشریح؟"

کڑے تیوروں ارباز کو تکتی وہ بولی تو ارباز کا منہ کھل گیا۔

" میں؟"

ارباز نے خود کی جانب اشارہ کیا تو باسمہ نے ہاں میں سر ہلایا۔

" لیکن مجھے تو نہیں آتی۔"

ارباز نے معصوم چہرہ بناتے ہوئے کہا تو باسمہ اٹھ کر آگے آئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وعدہ کریں مجھے ایسی بکس نہیں لا کر دیں گے؟"

اپنا ہاتھ آگے کرتی وہ وعدہ لے رہی تھی۔

" جلال! تم کب آئے؟"

ارباز نے وعدے سے بچنے کے لیے جلال کا سہارا لیا تو ہاتھ پیچھے کرتی سانس تک روک گئی تھی۔

" آپ کو آرام کرنے کا کہا ہے ڈاکٹر نے بھائی! اور آپ یہاں محفل لگا کر بیٹھے ہیں۔"

جلال کے سنجیدگی سے پوچھنے پر باسمہ الٹے قدم لیتی دروازے کی سمت بڑھی مگر جلال کو راستے میں کھڑا دیکھ کر رکی۔

"آج ڈانٹنا نہیں۔"

باسمہ نے معصومیت سے کہا تو جلال نفی میں سر ہلاتا راستے سے ہٹ گیا۔ وہ بھاگنے کے سے انداز میں کمرے سے نکلی تھی۔

" بھائی!!"

بوا بھی باسمہ کے پیچھے کمرے سے نکل گئی تھیں۔ جلال نے ارباز کو پکارا تو ارباز نے اسے اپنے پاس بلایا۔

" اسے یاد آرہا ہے جلال! آہستہ آہستہ سب یاد آجائے گا، اسے اس وقت تمہاری ضرورت ہو گی۔"

ارباز سنجیدگی سے بول رہا تھا جبکہ جلال کے ذہن میں باسمہ کی مسکراہٹ گھوم رہی تھی۔

*********

جلن محسوس کرتی وہ تکلیف سے کراہتی آنکھیں کھول گئی تھی۔ خود کو کمرے میں پا کر اس نے ارد گرد دیکھا۔ آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اپنی محبت کے ہاتھوں وہ اتنے زخم کھا چکی تھی کہ اب اسے بھولنے لگا تھا کہ کبھی اس نے شیبی کے لیے ہر حد پار کی تھی۔

www.urdunovelbank.com

" افسوس ہو رہا ہے اپنی محبت پر؟"

شیبی کی آواز پر اس نے واش روم کی جانب دیکھا جہاں سے وہ تولیے سے بال رگڑتا باہر آیا تھا۔ ارفع نے نفی میں سر ہلایا تو وہ ہنسا تھا۔

اپنی محبت پر جانتی "میری ماں بہت محبت کرتی تھی مجھ سے۔ہر لمحے محبت کا اظہار کرتی تھی لیکن انہیں بھی افسوس ہوتا تھا ہو کیوں؟"

تولیہ بیڈ پر پھینکتا وہ اس کے پاس آیا تھا۔

"کیونکہ ڈیڈ سے مار کھانے کے بعد انہیں افسوس ہوتا تھا کہ ان کی اس اولاد نے ان کے پاؤں میں زنجیریں ڈال دی ہیں۔"

اپنی جانب اشارہ کرتا وہ کرب سے بولا تو ارفع نے اپنے آنسو صاف کیے۔

"تمہارے بارے میں سب جان کر ہی میں نے تمہاری جانب قدم بڑھائے تھے شیبی! لیکن۔۔۔۔۔"

"لیکن خیانت کی تم نے۔"

شیبی نے دھاڑتے ہوئے سائیڈ ٹیبل سے گلاس نیچے پھینکا تھا، ارفع نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔

" آج کے بعد دوبارہ یہ غلطی مت دہرانا ارفع! مجھے تمہیں تکلیف پہنچاتے بالکل اچھا نہیں لگتا۔"

www.urdunovelbank.com

اس کے چہرے پر سپرے کرتا وہ پھر سے محبت کا خول چڑھا گیا تھا۔

*******

دو دن بعد ارباز نے آفس میں قدم رکھا تھا۔ آفس کا اسٹاف اسے ویلکم کرنے کے لیے کھڑا تھا۔وہ مسکرا کر سب کا شکریہ ادا کرتا اپنے کیبن کی جانب بڑھ گیا تھا۔

" پریسہ نہیں آئی آج؟"

ارباز نے لہجے کو نارمل کرتے ہوئے پوچھا تو تابش نے نفی میں سر ہلایا۔

"کیوں؟"

اس نے بے ساختہ پوچھا تو تابش مسکرایا۔

" سر! آپ کو اظہار کر دینا چاہیئے، اب تو آپ کے چہرے پر بھی سب دکھنے لگا ہے۔"

تابش کی بات پر ارباز نے فوراً چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔

"بھائی!!"

" تابش! ابھی وقت نہیں آیا۔ اس وقت پرپوز کیا تو جاب بھی چھوڑ دے گی وہ۔"

ارباز نے آخر کار دل کی بات بول ہی دی تھی۔ دروازہ ناک ہونے پر ارباز نے تابش کو چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

"کم ان!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اجازت ملتے ہی پریسہ اندر آئی تھی۔

" کیا آپ کو بھی یہی لگتا ہے آپ پر گولی ایچ ایم نے چلوائی تھی؟"

تفتیشی انداز میں پوچھتی وہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔

" ان کے آدمی نے خود یہ بیان دیا ہے کہ کاروباری دشمنی کی وجہ سے اسے مجھ پر گولی چلانے کا کہا گیا تھا۔"

"پھر تو کیس بالکل صاف ہو گیا۔ چوری کی گاڑی میں حملہ آور کو بھیجنا اور پھر خود ہی سرینڈر کروا دینا۔"

پریسہ نے طنزیہ کہا تو ارباز اور تابش نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

" آج دو میٹنگ ہیں اور دونوں ہی آؤٹ ڈور ہیں۔ میں نے یہ فائل ریڈی کر دی ہے چیک کر لیجئے گا۔"

بات ختم کرتی وہ کیبن سے نکل گئی۔

" شی از کلیور سر!"

تابش نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو ارباز مسکرا دیا۔

" کیس ختم ہو گیا ہے۔ یہ بہت ہے تابش! مجھے پولیس کے معاملات ویسے بھی پسند نہیں۔"

ارباز نے پریسہ کی رکھی فائل کھولتے ہوئے کہا۔ تابش بھی سر ہلاتا کیبن سے نکل گیا تھا۔

*********

"نہیں! یہ کافی نہیں ہے۔ وکی جو بھی پلان کر رہا ہے مجھے جاننا ہے۔ بزنس ورلڈ میں ایسے کام کروائے جاتے ہیں لیکن یہ وکی کا کام ہے، مجھے پہچاننے میں غلطی نہیں ہو سکتی۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

گارڈن میں بیٹھا وہ بلو توتھ ڈیوائس کے ذریعے سرفراز سے بات کر رہا تھا۔ باسمہ نے گلاس وال سے اسے باہر بیٹھے دیکھا تو دبے پاؤں چلتی اس کے پیچھے آئی۔

" ٹھیک ہے۔"

سرفراز کو جواب دیتا وہ کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گیا۔ باسمہ بنا آواز پیدا کیے اس کے سامنے بیٹھ گئی تھی۔ دونوں ہتھیلیوں پر تھوڑی جمائے وہ اسے دیکھنے میں مگن تھی۔ گھر میں داخل ہوتا سرفراز ان دونوں کو دیکھ کر مسکرایا تھا۔ اپنا موبائل نکال کر اس نے فوٹو کلک کی تھی۔ وہ جیسے ہی ان تک پہنچا کسی کی موجودگی محسوس کرتی وہ یک دم کھڑی ہوئی تھی ٹیبل پر رکھا گلاس الٹ گیا تھا۔ چہرے پر ہوائیاں اڑ گئیں تھی۔ جلال نے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا تو سر جھٹک کر میوزک آف کرتا کھڑا ہوا۔ باسمہ تیزی سے بھاگتی اندر چلی گئی تھی۔

"کیا کہا ہے تو نے اسے؟"

جلال نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے کچھ نہیں کہا، بس ان کی چوری پکڑی گئی۔"

سرفراز ہنسا تو جلال نے اسے گھورا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ دیکھ کیسے دیکھ رہی تھی تجھے۔"

سرفراز نے موبائل کی سکرین اس کے سامنے کی۔

"ڈیلیٹ کرا سے۔"

وہ کہہ کر جیسے ہی آگے بڑھا سرفراز اس کے پیچھے آیا۔

"موڈ کیوں خراب کر رہا ہے، کر دی ڈیلیٹ۔"

سرفراز نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

"ویسے بھابھی! محبت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی تجھے۔"

جلال اسے لیکر وکی کے پاس جارہا تھا، سرفراز گھر کے نزدیک ہی تھا اس لیے اسے آنے کا کہہ کر وہ انتظار کر رہا تھا۔ ایسا نہیں تھا کہ وہ باسمہ کی موجودگی سے بے خبر تھا لیکن جانے کیوں وہ انجان بنا رہا۔

"شٹ اپ سرفراز!"

سپاٹ انداز میں کہتا وہ کار کی اسپیڈ بڑھا رہا تھا۔

"میری بات سن جگر! سب یاد کرنے کی کوشش کر ہو سکتا ہے کوئی ایسا کلیو مل جائے جس یہ ثابت ہو کہ بھابھی بے قصور ہے۔"

سرفراز نے بنا اس کے غصے سے ڈرے کہا تو جلال نے ایک سخت نظر اس پر ڈالی۔

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تو اور کیا کہوں؟ بیوی بھی تو تو نے ہی بتایا ہے سب کو۔ اس لحاظ سے بھابھی ہی کہوں گا ناں میں۔"

سرفراز نے منطق پیش کی تو جلال نے ایک جھٹکے سے کار روکی۔

"اگر وہ بے قصور بھی ہے تو میری زندگی میں اس کی کوئی جگہ نہیں ہے۔"

"اگر اسے یاد آگیا کہ تو نے اسے مارنے کی۔۔۔۔"

"سووٹ؟ یاد آجائے گا تو میرے لیے آسانی ہو جائے گی اسے اس گھر سے نکال باہر کرنے میں۔"

جلال نے سختی سے کہہ کر کار اسٹارٹ کی تھی۔

"مجھے لگتا ہے وہ محبت کرتی ہی تجھ سے۔اسے صرف تو ہی یاد تھا۔۔۔"

"منہ بند کر اپنا ورنہ اتر جا یہیں۔"

جلال یک دم بولا تو سرفراز نے سر جھٹکا۔اس کے بعد اس نے بولنے کی کوشش نہیں کی تھی۔جلال بھی خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔

*********

ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہوئی تو آفس کی بلڈنگ سے نکلتی پریسہ نے ایک پرسکون سانس ہوا کے سپرد کی تھی۔کچھ دیر وہیں کھڑی وہ موسم کے بدلتے احساس کو محسوس کر رہی تھی۔موبائل پاکٹ میں رکھتا اربازجو باہر ہی آرہا تھا،پریسہ کو دیکھ کر رکا تھا۔وہ مبہوت سا اسے دیکھ رہا تھا،جو اب ہتھیلی پھیلا کر بارش کو محسوس کر رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہم بنائیں گے یہاں ساغر، نئی تصویرِ شوق

ہم تخیّل کے مُجدّد، ہم تصوّر کے اِمام

جیسے ہی پریسہ مسکرائی تھی اربازنے اس کی فوٹو کلک کی تھی۔دماغ نے کہا یہ غلط ہے مگر دل نے جیسے مسکرا کر دماغ کو بھی چپ کروادیا تھا۔

"بارش پسند ہے آپ کو؟"

پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈال کر وہ اس کے برابر کھڑا ہوتا بولا تو پریسہ نے چونک کر اسے دیکھا، ہتھیلی نامحسوس انداز میں سمیٹ لی تھی۔

"بارش نہیں موسم کی یہ روش پسند ہے جو بدلتی رہتی ہے۔"

پریسہ نے بارش تیز ہوتے دیکھ کر قدم آگے بڑھائے تھے۔

"میں چھوڑ دیتا ہوں آپ کو مس پریسہ بارش تیز ہو رہی ہے۔"

ارباز نے وہیں کھڑے اسے کہا تو پریسہ رک کر پلٹی۔

"اجنبی سہارے اچھے نہیں ہوتے ارباز سر! بہتر ہو گا آپ بھی بھیگنا بند کریں، آپ کا زخم متاثر ہو سکتا ہے۔"

پریسہ کہہ کر رکی نہیں تھی اپنی اسکوٹی اسٹارٹ کرتی وہ وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ارباز نے دل پر ہاتھ رکھ کر ایک لمبی سانس لی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

لاکھ مرہم کی تہیں، اُس پہ چڑھالو لیکن--

روح جُھلسی ہو، تو پھر چین کہاں آتا ہے

بارش مزید تیز ہوتے دیکھ کر پریسہ نے شارٹ کٹ لینا چاہا مگر وہ خود بھی سمجھ نہیں پائی کہ کب وہ راستہ بدل چکی تھی۔اپنی سوچ کے بھنور میں پھنسی وہ علاقہ پہچان کر حیران ہوئی تھی۔

"میں یہاں کیسے؟"

بریک لگاتی وہ خود سے سراپا سوال بنی ہوئی تھی۔ کتنی دیر وہ دروازے کے باہر رک کر خود کو واپس جانے کے لیے مجبور کر رہی تھی۔ بائیک کی آواز اسے ہوش کی دنیا میں واپس لائی تھی۔ وہ جیسے ہی اسکوٹی اسٹارٹ کرنی لگی عابس اتر کر اس کے سامنے آگیا۔

"اگر دروازے تک کا راستہ طے کر لیا ہے تو اندر بھی آجاؤ پریسہ!"

وہ بہت مان سے بول رہا تھا پریسہ نے نفی میں سر ہلایا۔

" مجھ سے نہیں ہو گا یہ۔"

پریسہ نے سر جھکائے جواب دیا تو عابس نے اس کی اسکوٹی سے چابی نکال دی۔

" بارش بہت تیز ہے پریسہ اندر چلو۔"

وہ زبردستی اس کا ہاتھ پکڑے اسے اپنے ساتھ لیے دروازے کی سمت بڑھ گیا تھا۔ ڈور بیل بجانے پر اندر سے ماہم کی آواز سنائی دینے پر پریسہ نے ہاتھ چھڑانا چاہا تو عابس نے پکڑ مضبوط کر لی۔ دروازہ کھلتے ہی پریسہ کو دیکھ کر ماہم خوشی سے اچھلی تھی۔

" اسے اندر لے کر جاؤ میں بائیک اور اسکوٹی اندر کر کر آتا ہوں۔"

عابس کے حکم پر سر ہلاتی وہ پریسہ کو لیکر اندر چلی گئی تھی۔ پریسہ بھی مذاحمت چھوڑتی اس کے ساتھ اندر آگئی تھی۔

"امی! دیکھیں تو آپ نے بیٹے نے کڈنیپنگ شروع کر دی ہے۔"

حریم بیگم ماہم کی آواز سن کر جھنجھلا کر کچن سے نکلی تھیں مگر سامنے پریسہ کو دیکھ کر رک گئیں۔ پریسہ سر جھکا کر کھڑی تھی، اپنے کہے سے آج پھر گئی تھی وہ۔

"میری بچی!!"

حریم بیگم نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگالیا تھا۔ پریسہ کی آنکھ سے آنسو نکلا تھا۔

"میں تھک رہی ہوں پھوپھو!"

ان کے گرد بازو لپیٹتی وہ کرب سے بولی تھی۔ ماہم نے جلدی سے آنسو صاف کیے تھے۔ اندر آتا عابس بھی مسکرایا تھا۔ کچھ دیر بعد ہی وہ حریم بیگم کی گود میں سر رکھے سو رہی تھی اور وہ نرمی سے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھی۔

" امی!"

عابس نے ان کے پاس آکر بیٹھ کر انہیں پکارا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہمارا گھر بکھیر دیا اس نے عابس! میری بچی کا سکون کھا گئی وہ۔"

حریم بیگم کے لہجے میں دکھ تھا۔

" سب ٹھیک ہو جائے گا امی! آپ اس کے ساتھ رہیں۔ اسے رات کو اٹھنے کی عادت ہو گئی ہے۔"

عابس نے پریسہ کو دیکھتے ہوئے کہا تو حریم بیگم نے مسکرا کر پریسہ کی جانب دیکھا۔

"آج نہیں اٹھے گی۔ اپنی ماں کے پاس ہے ناں۔"

حریم بیگم کا محبت بھرا لہجہ اور پریسہ کے چہرے پر چھایا سکون عابس کو مطمئن کر گیا تھا۔

*******

"جیسی حالت وکی کی ہے مجھے نہیں لگتا کہ وہ کوئی پلاننگ کر سکتا ہے۔اس لیے بے فکر رہ جگر!"

ہاسپٹل میں وکی کو دیکھنے اور ڈاکٹر سے ملنے کے بعد جلال خاموش تھا۔جبکہ سرفراز اپنی رائے دے رہا تھا۔

" آج گیدرنگ ہے باکسرز اور فائٹرز کی۔مجھے ہر حال میں وہ شخص چاہیئے جو اس سب کے پیچھے ہے۔"

جلال نے کار اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

" سی سائیڈ پر اکھٹے ہو رہے ہیں سب۔کیا کرنا چاہ رہے ہو؟"

سرفراز نے ناسمجھی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا وہ مسکرایا۔کچھ تو تھا اس کی مسکراہٹ میں جو سرفراز کو کھٹک رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

**********

"کریں ناں فون؟"

ارباز کے سامنے کھڑی وہ اس سے فرمائش کر رہی تھی۔ارباز نے سر جھٹکتے جلال کو فون ملایا تھا۔

"جی بھائی!"

پہلی ہی بیل پر وہ کال ریسیو کر چکا تھا۔

" گھر کب تک آؤ گے جلال؟"

باسمہ کے اشارہ کرنے پر اس نے پوچھا۔

" دیر ہو جائے گی بھائی! دوستوں کے ساتھ ہوں اس وقت۔"

جلال نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا جہاں سرفراز کھڑا باقی سب سے ہنس ہنس کر بات کر رہا تھا۔

"اوکے۔"

" کہیں ناں جلدی آجانا گھر۔"

سپیکر سے ابھرتی باسمہ کی سرگوشی بھری آواز اسے واضح سنائی دی تھی۔

" بھائی! ایک یاد دو بج جائیں گے مجھے۔"

ارباز کے بولنے سے پہلے ہی جلال نے اسے بتا کر فون بند کر دیا تھا۔

ارباز نے باسمہ کو دیکھتے کندھے اچکائے تھے جبکہ وہ چہرے پر معصومیت سجائے کمرے کی جانب چلی گئی تھی۔ اس کا ارادہ جلال کے روم میں جانے کا تھا۔ جلال کے گھر دیر سے آنے کی خبر نے اسے خوش کر دیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

* * * * * * * * * *

"کیسی ہے؟"

جلال کی پینٹنگ اس کے سامنے رکھ کر باسمہ نے پوچھا تو جلال نے تعریفی انداز میں پینٹنگ کو دیکھا۔

" کافی ٹیلنٹڈ ہو تم؟"

جلال نے پینٹنگ کو دیکھتے ہوئے کہا تو باسمہ نے شرما کر سر جھکایا تھا۔

"ابھی سیکھ رہی ہوں۔جب پورا سیکھ جاؤں گی تو ایک اور بناؤں گی پینٹنگ آپ کی جس میں میں اور آپ دونوں ہوں گے ساتھ ساتھ۔"

باسمہ نے تھوڑا جھجھکتے ہوئے کہا تو جلال نے اس کی طرف دیکھا۔

" ہم ساتھ ساتھ اچھے لگیں گے ناں؟"

باسمہ کا سوال اسے حیران کر گیا تھا۔پاؤں کو چھوتی سمندر کی لہریں جلال کو ہوش میں لائی تھی۔

"میں کیوں سوچ رہا ہوں اتنا؟"

خود سے سوال کرتا وہ سگریٹ سلگا کر کش لگانا شروع کر چکا تھا۔سرفراز نے اسے دور سے وکٹری کا نشان دیکھایا تھا۔

" کلب چلیں جلال؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کے ساتھیوں میں سے ایک نے پوچھا تو جلال نے نفی میں سر ہلایا۔

" اسے چھوڑو تم سب۔یہ ڈر گیا ہے وکی کی دہشت سے۔"

سرفراز کا مزاق اڑاتا انداز وہاں سب کو ہنسنے پر مجبور کر گیا تھا۔جبکہ نظر بچا کر اس نے جلال کو سوری کا اشارہ کیا تھا۔

" مجھے اکیلا چھوڑ دو تم سب۔"

جلال نے غصے سے کہا تو باقی سب نے ایک دوسرے کو دیکھ کر اشارہ کیا، پھر سرفراز نے آگے بڑھتے ہوئے رعب دار انداز میں کہا۔

"ہم جا رہے ہیں اگر تیرا موڈ ہو تو کلب آ جانا۔"

سگریٹ کے دھوئیں کو ہوا میں تحلیل کرتے ہوئے اس نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں جانے کا کہا تھا۔ اس وقت وہ سچ میں اکیلے رہنا چاہتا تھا۔ اپنی بدلتی کیفیت اسے غصہ دلا رہی تھی۔ سرفراز تو باقی سب کے ساتھ پلان پر عمل کرتے ہوئے وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ وہ وہیں کھڑا مسلسل باسمہ کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ نظریں سامنے سمندر پر جمائے وہ سگریٹ کے دو پیکٹ پھونک چکا تھا۔ موبائل پر ہونے والی بیپ نے اس کا دھیان اپنی جانب کھینچا۔

"کس کی موت آئی ہے جو۔۔۔۔"

موبائل پر اپنے روم کے کیمرے کی ویڈیو اوپن کرتا وہ بولا تھا مگر باسمہ کو دیکھ کر جملہ ادھورا چھوڑ گیا۔ وہ کمرے کے درمیان میں کھڑی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ میرے کمرے میں کیا کرنے آئی ہے؟"

اس نے اپنی لارج سائز فوٹو پر کیمرہ کی سائیڈ اوپن کی جس کے سامنے وہ کھڑی تھی۔ باسمہ کی مسکراہٹ دیکھ کر اس کو اچنبا ہوا تھا۔

"یہ اتنا مسکراتی کیوں ہے؟"

وہ جھنجھلایا تھا۔ تبھی وہ آہستہ آہستہ قدم لیتی آگے بڑھی۔ جلال کو لگ رہا تھا جیسے وہ اس کی طرف قدم بڑھا رہی ہو۔ وہ پیچھے ہوا تھا۔ باسمہ کا ہاتھ اس کی تصویر کی جانب بڑھ رہا تھا۔ جلال آنکھیں موند گیا تھا۔

"آپ مسکراتے ہوئے بہت اچھے لگتے ہیں۔"

باسمہ کی آواز پر اس نے آنکھیں کھولیں۔ وہ حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ تبھی وہ مڑی اور اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر گھومنے لگی۔

"یہ ہمارا کمرہ ہے لیکن آپ نے مجھے یہاں آنے نہیں دیتے۔"

وہ رکتی ہوئی منہ بسورتی ہوئی بولی تو جلال کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے۔

"بی بی جی آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔ چھوٹے صاحب ناراض ہوں گے۔ چلیے!!"

ملازمہ، جو خاص باسمہ کے ساتھ رہنے کے لیے ہائر کی گئی تھی، اندر داخل ہوتی زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ کر لے گئی۔ باسمہ کے چہرے پر اداسی آگئی تھی۔ مسکراہٹ جلال کی بھی ختم ہو چکی تھی۔ اچانک ہی اپنا کمرہ اسے ویران لگنے لگا تھا۔ اس نے ویڈیو بند کر دی تھی۔

"یہ لڑکی میرے حواسوں پر سوار ہو رہی ہے مجھے جلد از جلد خود کو بچانا ہو گا اس سے۔ جلال کی زندگی میں صرف نفرت کی جگہ ہے۔"

وہ اگلی سگریٹ سلگا چکا تھا۔ مگر سوچ کا مرکز انجانے میں ہی سہی پھر سے باسمہ کی ذات تھی

**********

کمرے میں خود کو بند کیے وہ اس وقت اپنے ہی گھر میں خوف کا شکار ہو کر رو رہا تھا۔ وہ نہ ہی بہادر تھا نہ ہی بہادری دیکھا سکتا تھا۔ اس کی یہ کمزوری اپنے بھائی کی وجہ سے چھپی ہوئی تھی لیکن وکی کی اس حالت کے بعد وہ اپنے گارڈز سے بھی ڈر رہا تھا۔ تبھی دروازہ کھلا تھا۔ اندھیرے کمرے میں دروازہ کھلنے سے روشنی کا ایک راستہ بن گیا تھا۔ نومی مزید خوفزدہ ہوتا بیڈ کے پیچھے ہو گیا تھا۔ آگے بڑھتے قدموں کی آواز کھڑکی کے بجتے پٹ اور ہوا کی دوش پر پتوں کے سرسرانے کی آواز نومی کا سانس خشک کر گئی تھی۔ خوفزدہ ہوتے اس نے آنکھیں سختی سے بند کر لی تھیں۔ قدموں کی چاپ بالکل اپنے نزدیک محسوس کر کر اس نے سانس تک روک لیا تھا۔ ماتھے پر گن کی نالی محسوس کرتے ہی نومی کی جان ہوا ہوئی تھی اگلے ہی پل وہ دائیں جانب لڑھک گیا تھا۔ اس کے پاس بیٹھا وجود اس کی بند ہوتی سانسیں چیک کرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔ زمین پر پڑا نومی کا وجود زندگی کی ڈور چھوڑ چکا تھا، اس کا ڈر اس کی جان لے گیا تھا۔

ابھی کچھ اور _____ پڑھ لو مجھے

میں نے اگلے اوراق ___ میں مر جانا ہے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

انتقام کے نئے چکر کی بنیاد ڈل چکی تھی۔

* * * * * * * * *

رات کے آخری پہر وہ گھر میں داخل ہوا تھا۔ اپنی مخصوص چال چلتا وہ کاریڈور سے ہوتا ہوا آگے بڑھا تھا۔ ارباز کے کمرے کو چیک کرنے کے بعد اس کے قدم خود بخود باسمہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئے تھے۔ ہلکے سے دروازہ کھول کر اس نے سوئی ہوئی باسمہ پر نظر ڈالی۔ کچھ ہی فاصلے پر سوئی ملازمہ نے نیند میں کروٹ بدلی تو جلال واپس پلٹ گیا مگر یک دم رک

کر اس نے واپس باسمہ کی جانب دیکھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں لپٹا جلال کا بریسلٹ جو شاید وہ اس کے کمرے سے لائی تھی۔ کسی قیمتی متاع کی طرح باسمہ نے اسے سنبھالا ہوا تھا۔ جلال سر جھٹکتا دروازہ بند کر کر اپنے کمرے کی جانب چلا گیا۔ الماری کے خفیہ لاکر سے اپنی مطلوبہ شے نکالتا وہ بیڈ پر بیٹھ گیا۔ ہتھیلی پر پاؤڈر ڈال کر اسے انہیل کرتا وہ اپنی بے چینی ختم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ پاؤڈر ختم ہوتے ہی بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔ ٹانگیں نیچے لٹک رہی تھی۔ ذہن کہیں ماضی میں گردش کر رہا تھا، وہ دھندلاتی آنکھوں سے کمرے میں جلتے فانوس کو دیکھ رہا تھا۔

" !جلال سر! رکیں پلیز"

وہ اپنی کار کی جانب جا رہا تھا جب پیچھے سے آتی اپنے نام کی پکار پر رکا۔

" آپ جلال سر ہی ہیں ناں؟"

ماسک سے کور کیا چہرے اور سر پر پہنی کیپ کے باوجود بھی وہ اسے پہچان گئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نو!"

روڈ لہجے میں کہتا وہ کار کا دروازہ کھولنے لگا تو وہ اس کے سامنے آئی۔

" !پلیز سر میں زیادہ وقت نہیں لوں گی بس ایک سیلفی۔ پلیز پلیز پلیز"

وہ منتیں کرتی جلال کو ارٹیٹ کر رہی تھی، یک دم کار کے بریک لگنے کی آواز پر دونوں نے سڑک کی جانب دیکھا بیچ و بیچ کانوں پر ہاتھ رکھے کھڑی باسمہ رونا شروع کر چکی تھی۔

" اومائی گاڈ! تم یہ کیسے کر سکتی ہو نشاء؟"

اپنے سر پر ہاتھ مارتی وہ بولی تو جلال نے اس کی جانب دیکھا۔

" میری دوست باسمہ! تھوڑی سی ڈرپوک ہے۔"

نشاء وہیں کھڑی جلال کو باسمہ کے بارے میں بتانا شروع کر چکی تھی دوسری جانب باسمہ کا رونا شدت پکڑ گیا تھا۔ جلال کو فت زدہ ہوتا باسمہ کی جانب بڑھا تھا۔ اس کا ہاتھ پکڑ تا وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اپنی کار کے پاس آیا۔ باسمہ حیرانی سے اپنی کلائی کسی انجان کے ہاتھ میں دیکھ رہی تھی۔

" دوست کو ساتھ لائی ہو تو خیال کرنا بھی سیکھو۔"

باسمہ کا ہاتھ جھٹکے سے چھوڑ تا وہ کار کا دروازہ کھول چکا تھا۔

"اتنے ظالم نہ بنیں جلال سر! باسمہ تو آپ کی بہت بڑی فین ہے، آپ سے ملنے کے لیے بیچاری ٹریفک میں بھی پھنس گئی تھی۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نشاء کا منت کرنا جاری تھا جبکہ باسمہ اب غور سے جلال کی طرف دیکھ رہی تھی۔ نشاء کا موبائل اس کے ہاتھ سے لیکر وہ ان سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑا سیلفی کے انداز میں فون کو سامنے کر گیا۔ ماسکے نیچے کر کر اس نے سیلفی کلک کی تھی اور مسکرانے کی کوشش بالکل نہیں کی تھی۔ موبائل واپس نشاء کے ہاتھ میں پکڑاتا وہ کار میں بیٹھ کر کار اسٹارٹ کر چکا تھا۔ سائڈ مرر سے اسے باسمہ نظر آئی جو نشاء سے موبائل چھین رہی تھی۔ چہرے پر بے چینی تھی۔ موبائل پکڑتے ہی وہ مسکرائی تھی۔

" تم کیوں مسکراتی ہو اتنا؟"

جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھتا وہ باسمہ سے مخاطب تھا۔

"بساط بچھ چکی باسمہ! میری پہلی چال بھی چلی جا چکی۔ افسوس! کہ جیسے تم نے مجھے یوز کرنا چاہا، بالکل ویسے ہی میں تمہیں استعمال کرنے والا ہوں۔ جلال دھوکے کی صرف سزا دیتا ہے سزا۔"

سر پیچھے گراتا وہ ہنس رہا تھا۔

* * * * * * * * * *

توڑ پھوڑ کی آوازیں سن کر اس کی آنکھ کھلی تھی۔ انجیکشن کا اثر تو ختم ہو چکا تھا مگر پھر بھی اسے اٹھنے میں تکلیف ہو رہی تھی۔ بمشکل خود کو سہارا دیتی وہ بیڈ سے اتری تھی۔ باہر سے چلانے کی آواز بھی آنا شروع ہو چکی تھی۔ اس نے تقریباً سن جسم کے ساتھ خود کو دروازے تک گھسیٹا تھا۔ ذرا سا دروازہ کھول کر اس نے باہر جھانکا تو شیبی کو زمین پر بیٹھ کر چلاتے دیکھ کر اسے عجیب لگا۔ اس سے پہلے وہ آگے بڑھتی شیبی کے جملے نے اس قدم جکڑ لیے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں نہیں مارنا چاہتا تھا اسے، وہ خود ہی۔۔۔۔۔"

چلاتے ہوئے وہ سامنے لگی اپنی ماں کی تصویر سے مخاطب تھا۔

"نہیں ہوں میں قاتل، سمجھی آپ؟ وہ بھی خود ہی مرا ہے اور آپ بھی خود سیڑھیوں سے گری تھی، میں نے جان بوجھ کر دھکا نہیں دیا تھا۔"

چلاتے ہوئے خود کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتا وہ سامنے لگی تصویر میں واز کے ٹکڑے مار رہا تھا۔ ارفع دروازہ بند کرتی زمین پر بیٹھ گئی تھی۔ دونوں ہاتھوں سے اپنی سسکیاں روکتی وہ رو رہی تھی۔ تبھی دروازہ دھاڑ سے کھلا تھا۔ وہ ڈر کر

اچھلی تھی۔ شیبی کی نظریں اسے ہی تلاش رہی تھیں۔ پورے کمرے میں نظر دوڑانے کے بعد وہ اسے نیچے بیٹھی دیکھائی دی تو اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

" سب بہت برے ہیں ارفع! خود مر جاتے ہیں اور مجھے قاتل بنا دیتے ہیں۔"

اس کے ہاتھ زبردستی پکڑ کر بولتا وہ ارفع کو نفسیاتی لگ رہا تھا۔

"میں اچھا ہوں ناں ارفع! بولو! تم تو کہتی تھی ناں میں بہت بہت اچھا ہوں، سب سے اچھا ہوں۔"

وہ اس کے ہاتھوں پر دباؤ بڑھاتا پوچھ رہا تھا۔ ارفع نے جلدی جلدی ہاں میں سر ہلایا تھا۔

" وہ خود مر اناں؟"

اس کے اگلے سوال پر بھی اس نے ہاں میں سر ہلایا تو شیبی نے مسکرا کر اسے دیکھا۔ وہ اور بھی سوال کر رہا تھا جن کے جواب دیتی ارفع مسلسل رو رہی تھی۔ وجہ وہ خود نہیں جانتی تھی کہ اس کا رونا شیبی کے لیے تھا یا اپنے لیے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

**********

فجر کی اذان کی آواز کانوں میں پڑی تو پریسہ کی آنکھ کھلی۔ اپنے پاس لیٹی تحریم بیگم کو دیکھ کر وہ مسکرائی تھی۔

آہستگی سے بیڈ سے اترتی وہ الماری کی جانب بڑھی تھی جانتی تھی اس کا سامان سب ویسے کا ویسے ہی ہو گا۔ اپنا ایک سوٹ نکال کر وہ فریش ہونے چلی گئی تھی۔ فریش ہو کر باہر آئی تو حریم بیگم ابھی تک سو رہی تھیں۔ وہ پورے دل سے نماز ادا کر رہی تھی۔ دعا مانگ کر وہ جیسے ہی کھڑی ہوئی اس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا۔ جائے نماز ٹیبل پر رکھتی وہ اب الماری میں کچھ کھوج رہی تھی۔ مطلوبہ چیز ہاتھ لگنے پر وہ بنا کھول کر دیکھے اپنا پرس اور موبائل اٹھا کر کمرے سے نکل آئی تھی۔ اس کا

رخ عابس کے روم کی جانب تھا۔ ہلکے سے دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئی تو عابس کو نماز ادا کرتے دیکھ کر تیزی سے ٹیبل پر سے اسکوٹی کی چابی اٹھا کر وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

" میں کمزور نہیں ہو سکتی پھوپھو! بہت جلد اپنے گھر میں واپس آؤں گی۔"

گھر پر ایک نظر ڈال کر وہ چلی گئی تھی۔ سلام پھیر کر عابس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو زبان پر صرف پریسہ کا نام تھا۔ وہ محسوس کر چکا تھا پریسہ کا کمرے میں آنا۔ وہ جانتا تھا وہ اٹھتے ہی چلی جائے گی۔ وہ دعا میں پریسہ کی کامیابی مانگ رہا تھا

ہماری تاثیر کو اتنا بھی نہ کم تر، جانیئے

روح تک آپ کی سرکار، اتر جائیں گے۔۔۔۔

" بھائی! پریسہ چلی گئی۔"

بدحواسی کے عالم میں ماہم کمرے میں داخل ہوتی ہوئی بولی تو عابس نے کوئی جواب نہ دیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" امی پوچھیں گی تو کیا کہیں گے؟"

" وہ جلد واپس آئے گی ماہم!"

عابس کے لہجے سکون میں بھرا تھا۔ ماہم کو اس کی بات پر یقین ہو چلا تھا۔

************

" سر! ہارٹ اٹیک ہوا تھا انہیں۔"

سر جھکائے وکی کے سامنے کھڑا گارڈ ڈرتا ہوا بول رہا تھا۔ وکی نے فروٹ باسکٹ سے چھری اٹھا کر اسے ماری تھی۔ بازو کو زخمی کرتی چھری فرش پر گری تو گارڈ سسکی بھرتا پیچھے ہوا۔

"مم۔۔۔بھ۔۔۔۔۔مر۔۔۔"

وہ بولنا چاہ رہا تھا مگر زخم تازے ہونے کی وجہ سے بول نہیں پا رہا تھا۔

" سر!ہم نے سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کی ہے۔ ایک ہیولہ ان کے کمرے سے نکلتا دیکھا گیا ہے۔"

وکی کے گارڈ نے فوٹیج اسے دیکھائی تو بلیک ہوڈی پہنے ایک ہیولہ اسے دیکھائی دیا۔ ہوڈی کے پیچھے لکھا ولن جیسے ہی روشنی پڑتے واضح ہوا وکی کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔

"!جل۔۔۔لا۔۔۔۔ل"

وہ تکلیف برداشت کرتا چلایا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

*********

"کیا ہوا ہے؟ اتنا بوکھلائے ہوئے کیوں ہو؟"

صبح صبح سرفراز کو اپنے گھر دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا۔

"نومی مر گیا۔"

سرفراز کے انکشاف پر جلال کا شرٹ کے بٹن بند کرتا ہاتھ رکا تھا۔

"کیسے؟"

اگلے پل نارمل ہوتا وہ پوچھ رہا تھا۔ سرفراز چل کر اس کے سامنے آیا۔

"جلال! تو نے نہیں کیا ناں یہ؟"

سرفراز نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تو جلال نے اسے سامنے سے ہٹایا۔

"تو نے مجھے کیا سمجھا ہے، میں قتل کرتا پھرتا ہوں۔"

اس کے لہجے میں غصے کی ہلکی سی رمق تھی، سرفراز جانتا تھا جلال اس سے جھوٹ نہیں بول سکتا۔

"لیکن وکی یہی سمجھ رہا ہے کہ تو نے مارا ہے اسے۔"

"تو سمجھنے دے۔ مجھے یہ بتا اس تک باسمہ کے بارے میں خبر پہنچی کہ نہیں؟"

اپنے بال بناتا وہ مصروف انداز میں پوچھ رہا تھا۔ سرفراز کو پہلی بار اس کی بے حسی پر غصہ آیا تھا۔ اگلے ہی پل وہ آگے بڑھ کر اس کا گریبان پکڑ چکا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وہ مار ڈالے گا اسے جلال! اتنی بے حسی کیوں اس کے معاملے میں۔ اسے تو کچھ یاد بھی نہیں ہے جس کی سزا تو اسے دینا چاہتا ہے۔"

جلال نے آئی برو اچکاتے اس کے ہاتھوں کی جانب دیکھا۔ سرفراز نے ہاتھ ہٹاتے ہوئے سوری کہا تھا۔

"میں جانتا ہوں میں کیا کر رہا ہوں۔ وکی تک یہ خبر پہنچنی چاہیئے کہ میری سیکرٹ وائف آج ڈرائیور کے ساتھ گھر سے نکلنے والی ہے۔"

"جلال!"

سرفراز نے اسے روکنا چاہا مگر جلال کی ایک غصے بھری نظر نے اس کو بولنے سے باز رکھا تھا۔ وہ مڑ کر کمرے سے نکل گیا تھا، اس کے جاتے ہی جلال نے ایک لمبی سانس لی اور مسکرایا تھا۔

"اب تو تمہیں سامنے آنا ہی ہو گا۔"

دونوں ہاتھ ٹیبل پر ٹکائے وہ آئینے میں خود کو دیکھتا ہنسا تھا۔

*********

سرفراز تیز تیز قدم اٹھاتا سڑھیاں اتر رہا تھا۔ اپنے کمرے سے نکلتی باسمہ اس کو دیکھ کر رکی تھی۔ سرفراز کی نظر اس پر پڑی تو وہ رک گیا۔ باسمہ نے الٹے قدم لیتے واپس جانا چاہا تو سرفراز آگے بڑھا۔

"بھابھی!"

باسمہ رکی تھی۔ دل اس پل خوشی سے بھر گیا تھا۔ جلال کا حوالہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ لے آیا تھا۔

"اکیلے کہیں مت جایئے گا بھابھی!"

وہ کہہ کر رکا نہیں تھا۔باسمہ کے لیے اس کا جملہ عجیب تھا جبکہ اپنے کمرے سے نکلتا ارباز اسے باسمہ کے پاس سے جاتا دیکھ کر ٹھٹکا تھا۔

"باسمہ بچے!"

ارباز نے اسے پکارا تھا۔

"جی بھائی!"

باسمہ کے نارملی جواب دینے پر وہ مطمئن ہوا تھا۔

"ناشتہ کر لیا آپ نے؟"

وہ اس کے ساتھ چلتا ڈائننگ ٹیبل تک آیا تھا۔

"سب ساتھ کریں گے ناں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

باسمہ نے اپنی چیئر پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ تبھی جلال وہاں آیا تھا اور اپنی جگہ سنبھال گیا تھا۔باسمہ جلال پر گاہے بگاہے نظر ڈالتی پراٹھا کھا رہی تھی۔ارباز کے موبائل پر میسج آیا تو وہ میسج دیکھ کر پریشان ہوتا کھڑا ہوا۔وہ ایکسکیوز کرتا لاؤنج میں آیا تھا۔

"وہ۔۔۔۔۔جلال۔۔۔۔"

باسمہ نے جھجھکتے ہوئے اسے پکارا تو جوس پیتے جلال نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

" ایک بات پوچھنی تھی؟"

باسمہ نے کنفیوز ہوتے ہوئے کہا تو جلال نے اسے بولنے کا اشارہ کیا۔

" وہ آپ کے دوست کیوں کہہ رہے تھے کہ اکیلے باہر مت جانا؟"

کنفیوزنگ لہجہ، معصومیت بھرا انداز جلال کو پل بھر کے لیے لگا کہ اسے یہ نہیں کرنا چاہیئے مگر صرف پل بھر کے لیے۔ سرفراز پر اسے غصہ آیا تھا جس نے باسمہ کو یہ بات کہی تھی۔

" تمہیں میرے ساتھ جانا ہے اکیلے نہیں۔"

جلال نے واپس سے جوس کا سپ لیتے ہوئے کہا۔ تبھی ارباز واپس وہاں آیا تھا۔

"جلال! آج باسمہ کا۔۔۔۔"

"سیشن ہے جانتا ہوں۔ لے جاؤں گا۔"

جتنی جلدی جلال نے جواب دیا تھا، باسمہ کو بے اختیار ہی کھانسی کا دورہ پڑا تھا۔ جلال اور ارباز نے بیک وقت جوس اس کی جانب بڑھایا تھا۔ باسمہ نے جھجکتے ہوئے ارباز سے گلاس پکڑا تھا کیونکہ جلال فوراً ہی اپنا بڑھایا گلاس پیچھے لے چکا تھا۔

www.urdunovelbank.com

" تابش آرہا ہے کچھ دیر تک، مجھے میٹنگ کے لیے آؤٹ آف ٹاؤن جانا ہے رات تک واپسی ہو گی۔"

وہ باسمہ کے ساتھ صوفے بیٹھا جلال کو بتا رہا تھا۔ جبکہ جلال کا دھیان باسمہ پر تھا۔ کچھ دنوں پہلے کہا اپنا ہی جملہ اس کے کان میں گونجا تھا۔

"اس لڑکی پر آسان طریقے کام نہیں کرتے۔چاقو کا وار پھر ایکسیڈینٹ کچھ بھی تو نہیں بگڑا اس کا۔جتنی معصوم یہ دیکھائی دیتی ہے مرنے میں اتنی ڈھیٹ ثابت ہو رہی ہے۔"

یاد آتے ہی وہ ہلکا سا مسکرایا تھا۔وہ باسمہ کو دیکھتا اپنے پلان کے بارے میں سوچنے لگا۔

"آہمم!!"

ارباز نے گلا کھنکھار کر اس کا تسلسل توڑا تھا۔

"تمہاری ہی بیوی ہے یار اب ایسے تو نہ گھورو اسے۔"

ارباز نے بات کو مزاح کا رنگ دینا چاہا تھا۔وہ نفی میں سر ہلاتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"باسمہ!آپ بھی جاؤ اپنے روم میں۔"

ارباز نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔وہ ہاں میں سر ہلاتی کھڑی ہو گئی۔

www.urdunovelbank.com

"باسمہ!"

اس نے زیر لب اس کا نام لیا تو اس کے پاس سے گزرتی باسمہ رکی۔اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔جلال نے اسے دیکھ کر رخ موڑ لیا تھا۔

"سہی نام دیا ہے بھائی نے اسے مسکرانے والی۔"

یک طرفہ مسکراہٹ چہرے پر لائے وہ دل میں سوچ رہا تھا۔ پھر سر جھٹکتا آگے کا لائحہ عمل سوچنے لگا۔ آج کا دن دونوں کی قسمت بدلنے والا تھا۔

*********

پریسہ کے ہاتھ تیزی سے لیپ ٹاپ پر چل رہے تھے، سامنے ادھوری پینٹنگز بکھری پڑی تھیں۔ صرف ایک پینٹنگ مکمل تھی جس سے پریسہ کو اندازہ ہو چکا تھا اسی چہرے کو پینٹ کیا جا رہا تھا۔

کلک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا تو پریسہ نے ایک نظر دروازے کی جانب دیکھا جہاں سے ماہم اندر داخل ہو رہی تھی۔ وہ واپس اپنے کام میں مگن ہو گئی تھی۔

"آج آفس نہیں گئی تم؟"

ماہم اسے دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔ وہ تو اس کی غیر موجودگی میں اسے سرپرائز دینے کے لیے آئی تھی مگر خود ہی سرپرائز ہو گئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نہیں! سر درد تھا تو لیو لے لی۔"

پریسہ نے مصروف انداز میں جواب دیا۔ ماہم نے نیچے بکھرے کاغذ پر ایک نظر ڈالی، اس سے پہلے وہ ان کے بارے میں پوچھتی مکمل چہرے پر نظر پڑتے ہی وہ حیران ہوئی۔

"پریسہ! یہ تمہیں بھی پسند ہے؟"

اس کی حیرانی بھری آواز پر پریسہ نے آئی برو اچکا اسے دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہی ہو اس کے سوال کے مطلب؟

"یہ؟؟"

ماہم نے نیچے جھک کر ایک پینٹنگ اس کی جانب بڑھائی۔ پریسہ نے ماہم کی طرف شاک سے دیکھا تھا۔

"ایسا کیا دیکھ رہی ہو پوچھا ہے بس۔"

ماہم کو اس کے دیکھنے کا انداز عجیب لگا تھا۔

"تم جانتی ہو اسے؟"

پریسہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بیٹھاتے ہوئے پوچھا۔

"میں ہی جانتی ہوں اسے یہ نہیں جانتا مجھے۔"

ماہم نے حسرت سے کہا تو پریسہ نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

"یار ایکٹر ہے یہ۔ اس نے بس تین فلمز کی ہیں اور بہت پاپولر ہے یہ، میری نظر میں تو ہے۔ جے جے کے!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جے جے کے وٹ؟"

پریسہ نے پوچھا تو ماہم ہنسی۔

"جلال جنید خان۔"

پورا نام بتا کر وہ ہنسی تھی۔

"باسمہ اس کی پینٹنگز کیوں بناتی تھی؟"

پریسہ کے سوال پر ماہم نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"کافی لے آؤ گی پلیز۔"

پریسہ نے دکھتے سر کو دباتے ہوئے کہا تو ماہم ہاں میں سر ہلاتی اٹھ کر کچن کی جانب بڑھ گئی۔ پریسہ نے جلال کا نام ٹائپ کر کر سرچ کیا تھا۔ جہاں جلال کی فلمز کا ذکر کیا گیا تھا وہیں اس کی فیملی میں ارباز کو دیکھ کر اسے حیرت ہوئی تھی۔

"یہ ارباز سر کا بھائی ہے؟"

پریسہ نے لیپ ٹاپ کی سکرین بند کر دی تھی۔ اسے جلال سے ملنا تھا اور یہ کام صرف ارباز کی مدد سے ہو سکتا تھا۔

"ہو سکتا ہے ماہم کی طرح باسمہ بھی اس کی فین ہو اس لیے اس کو پینٹ کرتی تھی لیکن۔۔۔۔"

وہ پھر سے سوچ رہی تھی اچانک ہی سر کا درد شدت اختیار کر گیا تھا، اس نے سر کو دباتے ماہم کو آواز لگائی تھی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"سر میٹنگ کیوں کینسل کر رہے ہیں؟"

پہلی میٹنگ اٹینڈ کرنے کے بعد ارباز نے تابش کو واپس چلنے کا کہا تھا۔ تابش حیران تھا ارباز کے اچانک فیصلے سے۔

"پتا نہیں کیوں میرا دل گھبرا رہا ہے جیسے کچھ برا ہونے والا ہو۔"

ارباز نے جلال کا نمبر ملاتے ہوئے کہا۔

"سر! آپ زیادہ سوچ رہے ہیں۔ جلال تو میٹنگ کے جانے والا تھا، حمدانی صاحب نے نیویارک سے آتے ہی میٹنگ ارینج کرنے کا کہا تھا، کل جلال کے کہنے پر ہی میں نے انہیں آج کا وقت دیا تھا۔"

تابش نے اس کی پریشانی دور کرنا چاہی مگر موبائل پر آنے والے میسج نے اس کی پریشانی اور بڑھادی تھی۔

"تابش! جلدی چلاؤ یار! میرا گھر جانا بہت ضروری ہے۔"

تابش نے اس کی بات پر عمل کرتے ہوئے اسپیڈ بڑھادی تھی۔

*********

جلال ٹیریس پر کھڑا سگریٹ پی رہا تھا، مسلسل ٹہلتا وہ سرفراز کے میسج کا انتظار کر رہا تھا۔ میسج ٹون بجنے پر اس نے تیزی سے موبائل سامنے کیا۔

"ڈن!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

لکھا دیکھ کو وہ شاطر انداز میں مسکرایا تھا۔ تیز تیز قدم اٹھاتا وہ نیچے آیا تھا۔ نیچے سر جھکائے کھڑا ڈرائیور ڈر سے بول نہیں پا رہا تھا۔

"کہاں ہے وہ؟"

جلال نے سخت نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تو ڈرائیور ڈر کر پیچھے ہوا۔

"صاحب! وہ۔۔۔۔ راستے میں۔۔۔"

"کیا راستے میں؟"

جلال نے ایک قدم آگے بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ لوگوں نے زبردستی ہماری کار کو روک لیا تھا اور وہ۔۔۔۔۔"

" اور وہ کیا؟"

جلال دھاڑا تھا وہ ڈرائیور مزید سر جھکا گیا تھا۔

"تمہارے ساتھ گئی تھی ناں وہ، تو کہاں ہے وہ؟

ڈرائیور کو گردن سے پکڑ کر وہ دھاڑا تھا۔

"صاحب! وہ انہیں اپنے ساتھ لے گئے اور یہ دیا ہے انہوں نے آپ کو دینے کے لیے۔"

کانپتے ہاتھوں سے ڈرائیور نے ایک پرچی اس کی جانب بڑھائی۔ جلال نے اس کی گردن چھوڑ کر پرچی پکڑی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"معروف و مشہور ایکٹر مسٹر جلال جنید خان کی ایک عدد خفیہ بیوی بھی ہے انٹرسٹنگ! بچالو اسے آکر میں مزید اپنے اندر کے ایول کو روک نہیں سکتا۔"

پرچی پڑھ کر جلال نے اسے غصے سے مٹھی میں دبایا تھا۔

"وکی! یہ تو نے بہت غلط کر دیا اپنے ساتھ۔"

اچانک ہی وہ قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔ڈرائیور بھی اس کے ہنسنے سے مزید خوفزدہ ہو گیا تھا۔کار کا ہارن سنائی دینے پر ڈرائیور بھاگ کر گیٹ کی جانب بڑھ گیا تھا۔ارباز کی کار اندر داخل ہوئی تو تابش نے کار اندر پارک کی۔ارباز جو پہلے ہی اندر آچکا تھا جلال اور ڈرائیور کی آخری باتیں سن چکا تھا۔جلال کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے اس کے چہرے کے نقوش تن گئے تھے۔

"جلال!مجھے بات کرنی ہے تم سے روم میں آؤ۔"

ارباز کے چہرے پر چھائی سختی کو اس نے نا سمجھی سے دیکھا تھا۔وہ تو ارباز کے اتنی جلدی آنے پر حیران ہوا تھا۔پھر سر جھٹکتا پرچی پاکٹ میں ڈالتا ارباز کے پیچھے گیا تھا۔

" چٹاخ!"

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تھا ارباز نے اسے تھپڑ مارا تھا۔

"باسمہ کے ایکسیڈنٹ کے وقت تم وہاں تھے جلال!تمہارے موبائل کی لوکیشن وہیں کی ہے۔کیوں مارنا چاہتے تھے اسے؟ مجھے ہمیشہ سے لگتا تھا تم غصے میں مار پیٹ کر لیتے ہو لیکن قتل کرنے کی کوشش؟-----وہ بھی ایک معصوم لڑکی کا؟اور آج کیا کیا ہے تم نے جلال؟"

(اس کا گریبان پکڑ کر ارباز نے پوچھا تو جلال نے اس سے گریبان چھڑوایا)

"میں نے اس وقت جو بھی کیا وہ غلط نہیں تھا اور ناں آج کچھ غلط کیا ہے؟"

ارباز کو جلال کے ڈھیٹ پنے پر غصہ آیا تھا،اس نے دوبارہ ہاتھ اٹھانا چاہا مگر پھر بیچ میں روک لیا،دراز سے فائل اور پسٹل نکال کر وہ سیدھا ہوا۔

"اگر باسمہ کو کھروچ بھی آئی تو جلال مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔یہ مت سمجھنا مجھے کچھ معلوم نہیں۔سب پتا لگوا چکا ہوں۔ ایک آخری موقع دے رہا ہوں تمہیں سدھرنے کا۔۔۔۔۔۔۔۔آخری موقع۔"

فائل اس کے منہ پر مارتا وہ غصے سے باہر نکل گیا۔جلال کے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ آئی تھی۔

" میں بھی تو سدھرنا ہی چاہتا ہوں بھائی پچھلے سب گناہوں کو مٹا کر۔"

اس نے فائل میں موجود باسمہ کی ڈیٹیل دیکھتے ہوئے کہا مگر جیسے ہی اس نے پیج پلٹا اس کے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔وہ لڑکھڑایا تھا۔

*******

"سر!کہاں جا رہے ہیں آپ؟اور یہ گن؟سر کیا کرنے والے ہیں آپ؟"

غصے سے بپھرے ارباز کو تابش نے دونوں کندھوں سے پکڑ کر روکا تھا۔

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"لیومی تابش!میرا جانا ضروری ہے ورنہ۔۔۔"

ارباز تابش سے خود کو چھڑوا رہا تھا جبکہ تابش حیرت سے اس کا غصہ دیکھ رہا تھا۔دوسری جانب کمرے کے وسط میں کھڑا جلال پیپر پر لکھے ایک لفظ کو ہی دیکھ رہا تھا۔وہ جو سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا،ایسی حقیقت اس کے سامنے آئی تھی۔اچانک ہی اسے گھبراہٹ شروع ہو گئی تھی۔اپنا سینہ مسلتا وہ پیپرز وہیں پھینک کر بھاگنے کے سے انداز میں کمرے سے نکلا تھا۔تیزی سے سیڑھیاں پھلانگتا وہ اپنے کمرے کے سامنے جا کر رکا۔ارباز اور تابش نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔تبھی دروازہ کھلا اور باہر آنے والی شخصیت کو دیکھ کر ارباز نے سکون کا سانس لیا تھا۔تابش سے خود کو چھڑوا کر وہ دو قدم آگے بڑھا۔

"بن گئی۔"

باسمہ کی چہکتی ہوئی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ وہ خوش ہوتی اس کے سامنے اسکیچ کرتی اسے کچھ بتا رہی تھی۔ جلال دم بخود سا اسے دیکھ رہا تھا۔

" اچھا نہیں بنا؟"

باسمہ نے اس کے جواب دینے پر منہ بسورتے ہوئے پوچھا تو جلال گہری سانس لیتا اسے راستے سے ہٹا کر کمرے میں بند ہو گیا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اے سی کی کولنگ بڑھاتے ہوئے اس نے اپنی شرٹ اتار پھینکی۔ مگر گھبراہٹ تھی کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ اس نے دراز سے سگریٹ کا پیکٹ نکالا اور بالکنی میں آ گیا۔

**********

(کچھ گھنٹے پہلے)

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ چڑیل پھر آ گئی۔"

لاؤنج میں داخل ہوتی شمائم کو دیکھ کر باسمہ بڑبڑائی تھی۔ شمائم کی نظر اس پر نہیں پڑی تھی، تبھی جلال نے باسمہ کا بازو پکڑ کر اسے کچن میں کھینچا تھا۔ منہ پر ہاتھ رکھ کر وہ اس کی چیخ کو دبا چکا تھا۔

"کیا کر رہے ہیں آپ؟"

اسے چپ رہنے کا اشارہ کر کر جلال نے اسکے ہونٹوں سے ہاتھ ہٹایا تو وہ فوراً بولی۔

"تم باہر نہیں آؤ گی، اس کے سامنے تو بالکل بھی نہیں۔"

جلال نے جیسے ہی حکمیہ انداز میں کہا باسمہ نے منہ بگاڑا۔

"کیا کہا ہے میں نے؟"

جلال نے سختی سے پوچھا تو باسمہ کی آنکھوں میں آنسو آئے۔ کسی دوسری لڑکی کے لئے جلال کا غصہ اس سے برداشت نہیں ہوا تھا۔

"تم جانتی ہوں تم میرا اسکیچ بناتی تھیں؟"

جلال کا لہجہ یک دم ہی بدلا تھا، باسمہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔ وہ مسکرایا تھا۔

"پھر سے بناؤ گی؟"

جلال نے اس کی آنکھ سے نکلے آنسو کو اپنی ہتھیلی آگے کر کر گرنے سے بچایا تھا۔ باسمہ نے ٹرانس کی کیفیت میں ہاں میں سر ہلایا تھا۔

Visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"تم میرے کمرے میں جاؤ گی۔ وہاں سب سامان رکھا ہوا ہے۔ جب تک اسکیچ نہ بنے تم وہاں ہی رہو گی، تمہیں میرا روم دیکھنا تھا ناں؟ وہ بھی دیکھ لینا۔"

جلال کا لہجہ، اس کا انداز آج باسمہ کو بالکل الگ لگ رہا تھا۔ وہ ہاں میں سر ہلاتی جانے لگی تو جلال نے اسے روکا۔

"ابھی نہیں۔ اس کے سامنے نہیں آنا۔"

جلال نے اس بار نرمی سے کہا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا۔ جلال مسکرا کر اسے دیکھتا باہر آ گیا تھا۔ باسمہ نے جلال کو دیکھا تھا جو چہرے پر سنجیدگی سجائے شائم سے کو بیٹھنے کا کہہ رہا تھا۔ باسمہ کو جلال کا کھڑوس انداز بہت بھایا تھا۔ وہ آہستگی سے چلتی شائم کی نظروں سے بچ کر جلال کے روم کی جانب بھاگی تھی۔ جلال اس کی پھرتی دیکھ کر مسکرایا تھا۔

"یو آر لکنگ مور ہنڈسم ود اسمائیل!"

شائم نے ستائیشی انداز میں کہا تو جلال کی مسکراہٹ سمٹی۔ کچھ دیر وہ اس سے فلم کی لوکیشن اور وقت کو لیکر بات کرتا رہا پھر صاف صاف اسے جانے کا کہہ دیا۔

"میری کار تو خراب ہو چکی ہے، جلال!۔"

شائم نے کہا۔ کیونکہ گھر کے باہر آتے اس کی کار کا ٹائر بری طرح برسٹ ہوا تھا۔

"ڈرائیور چھوڑ آئے گا۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جلال اسے بنا کچھ کہنے کا موقع دیئے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔ شائم نے اتراتے ہوئے بال پیچھے جھٹکے تھے۔ اس کے جاتے ہی جلال مسکرایا تھا۔

"جب تک اسکیچ نہ بنے باہر مت آنا۔"

وہ باسمہ کو کہہ کر کمرے سے باہر آ گیا تھا۔ باسمہ حیران نہیں ہوئی تھی اس کے لہجے پر، اس کا پورا دھیان اسکیچ بنانے میں تھا۔

"وہ یہاں سے جا چکی ہے سرفراز! دھیان رہے اسے کوئی نقصان نہ ہو، اور مجھے ہنڈرڈ پرسنٹ رزلٹ چاہیئے۔"

فون بند کر کر وہ ٹیرس پر آ گیا تھا۔

********

(حال)

"تمہیں ڈرائیور چھوڑ آئے گا تابش!"

اوپر کی جانب تکتے تابش کو ارباز نے کہا تو اس نے نظروں کا زاویہ بدلا اور سوالیہ نظروں سے ارباز کی جانب دیکھا۔ ارباز جو باسمہ کو صحیح سلامت دیکھ کر پر سکون ہو چکا تھا، گن کوٹ کی پاکٹ میں ڈال کر بٹن بند کر کر سیدھا ہوا۔

"جلال کی وائف ہے، کچھ وجوہات کی بنا پر نکاح کو خفیہ رکھنا پڑا تھا مگر اب لگتا ہے کہ اناؤس کر دینا چاہیئے۔"

ارباز نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"بالکل صحیح فیصلہ کیا ہے بھائی! آپ نے کیونکہ جلال نے آج تک کسی کو لڑکی ایسے نہیں دیکھا جیسے ابھی کچھ دیر پہلے وہ بے تاب نظروں سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔ آپ کا بھائی سدھرنے کے قریب ہے بھائی!"

www.urdunovelbank.com

شرارت سے بولتا وہ مسکراتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر سوری کرتا باہر چلا گیا تھا۔ ارباز نے بھی مسکراتے ہوئے سر جھٹکا تھا۔ اس کا رخ اوپر کی جانب تھا جہاں باسمہ ابھی تک کھڑی بند دروازے کو دیکھ رہی تھی۔

"باسمہ بچے!"

ارباز کے نرمی سے پکارنے پر وہ یک دم پلٹی۔

"میں خود نہیں گئی تھی بھائی! انہوں نے کہا تھا کہ میں ان کا چہرہ پینٹ کیا کرتی تھی، اس لیے اسکیچ بنانے کا کہا تھا اور بدلے میں روم دیکھنے کی اجازت بھی دی تھی۔"

معصومیت سے بولتی وہ اسے اپنے جلال کے روم میں ہونے کی وضاحت دے رہی تھی۔ ارباز نے ہاتھ آگے بڑھا کر اس سے اسکیچ مانگا۔ وہ دینا نہیں چاہتی تھی مگر انکار کی اس میں ہمت نہیں تھی۔ اس نے سر جھکا کر اسکیچ ارباز کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

" بوا سے کہو کھانا لگائیں۔ مل کر کھانا کھائیں گے سب۔"

اس کے سر پر ہاتھ رکھتا وہ اپنے ازلی نرم لہجے میں بولا تو باسمہ سست قدموں سے چلتی سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی۔ ارباز کی گرفت اسکیچ پر مضبوط ہوئی تھی، چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔ وہ کیسے جلال کی غلطی کو نظر انداز کر سکتا تھا۔ دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا تو جلال کو بنا شرٹ اتنی تیز کولنگ میں سگریٹ جلانے کی کوشش کرتا پایا۔ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے، جس وجہ سے سگریٹ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر رہی تھی۔ فرش پر پڑی کئی سگریٹ میں ایک اور کا اضافہ ہوا تھا۔ ارباز نے اے سی کی کولنگ کم کرتے ہوئے جلال کا رخ اپنی جانب کیا۔ ارباز کو دیکھتے ہی اس نے اپنی آنکھیں بند کر کر کھولیں۔ آنکھوں میں اتری وحشت اور غصہ ارباز کو ٹھٹھکا گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں اسے مار ڈالوں گا۔ آئی ول کل۔۔۔۔۔۔"

وہ جملہ مکمل بھی نہیں کر پایا تھا کہ سر میں اٹھتی درد کی ٹھیس نے اسے دونوں ہاتھ سر پر رکھنے پر مجبور کر دیا تھا۔ ارباز بھی اس کی حالت دیکھ کر پریشان ہوا تھا۔ جلال بیڈ پر بیٹھ کر اپنا سینہ مسل رہا تھا۔ ارباز کچھ بولنے ہی والا تھا کہ جلال یک دم سے اٹھ کر الماری کی جانب بڑھ گیا۔ اپنی مطلوبہ شے نکال کر وہ ارباز کی موجودگی کو بھلائے پاؤڈر انہیل کر رہا تھا۔ ارباز پر تو نیا

انکشاف ہوا تھا۔اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر جلال سے پیکٹ کھینچ کر نیچے پھینکا تھا۔یک دم اسے بازو سے پکڑ کر ارباز نے اسکیچ اس کے سامنے کیا۔

"باسمہ کو کیوں مارنا چاہتے تھے جلال!ڈیم اٹ کیا بگاڑا تھا اس نے تمہارا؟"

ارباز نے غصے سے پوچھا تو جلال طنزیہ ہنسا۔

"سب کچھ تو بگاڑ دیا اس نے بھائی!مجھے ڈرگ ایڈکٹ بنا دیا۔اس دن وہ ڈرگز کی ہیوی ڈور میں نے خود نہیں لی تھی بھائی!مجھے دی گئی تھی۔بار بار دی گئی تھی،پہلی بار بھروسہ کیا تھا اور دھجیاں اڑا دی گئیں میرے بھروسے کی۔"

جلال نے دکھتے سر کو تھامتے ہوئے کہا۔ارباز نے اس کا بازو چھوڑا تو وہ ہنستے ہوئے بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں گرا تھا۔

"پلاننگ کے تحت میری زندگی میں آئی تھی دونوں۔"

ارباز دونوں لفظ پر چونکا تھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"کون دونوں جلال!"

ارباز نے اسے سہارا دے کر بیٹھایا تھا۔

"باسمہ اور وہ-----نشاء!"

نشاء کے لیے جلال کے لہجے میں نفرت ہی نفرت تھی۔اس نے ارباز کے سامنے ماضی کی پرتیں کھولنا شروع کیں۔

*********

(چھ ماہ پہلے)

جیسی زندگی اسے پسند تھی وہ اس سے بہت دور آچکا تھا۔اس نے خود کو زندگی کی ان سرگرمیوں میں الجھالیا تھا جنہوں نے اسکی ذات کو سب کے سامنے بدل کر رکھ دیا تھا۔

اب بھی وہ کلب میں بیٹھا کوفت زدہ ہو رہا تھا۔اس کا بالکل دل نہیں تھا کلب آنے کا لیکن سرفراز کے اصرار کرنے پر وہ آگیا تھا۔زیادہ دیر برداشت نہ ہوا تو سرفراز کو بتائے بنا کلب سے باہر آگیا۔پارکنگ میں آیا تو ایک پرچی کو کار کے دروازے پر چسپاں دیکھ کر اس نے ارد گرد دیکھا کسی کو نہ پا کر اس نے پرچی اتاری۔

"جلال سر!میں نشاء!بھول گئے ہوں گے ضرور!میں وہی ہوں جس کے ساتھ کل سیلفی تھی آپ نے۔دراصل مجھے آپ کو کچھ بتانا تھا۔میری دوست باسمہ بہت پسند کرتی ہے آپ کو۔پلیز ایک بار اس سے مل لیں۔اس نے بتانے سے منع کیا تھا مگر سر اسے کینسر ہے،وہ بھی لاسٹ اسٹیج۔اس کی آخری خواہش سمجھ کر اس سے ایک بار مل لیں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جلال نے مٹھی میں کاغذ کو بند کر کر ڈسٹ بن کی جانب اچھالا تھا۔

"ریڈیکولس!"

طنزیہ انداز میں بولتا وہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کر وہاں سے چلا گیا۔ایک کار کے پیچھے چھپی نشاء باہر آئی۔

"اتنی آسانی سے تو ہار نہیں مانوں گی میں۔"

"اگلے پانچ دن کی روٹین معلوم کرو اس کی،مجھے جلد از جلد اس کام کو مکمل کرنا ہے۔"

فون کان سے لگائے وہ اگلا پلان ترتیب دیتی واپس جا رہی تھی۔

"تمہیں تو میں خود ہی سنبھال لوں گی۔"

فون بند کر کر وہ دل ہی دل میں کسی سے مخاطب تھی۔

*********

دو دن بعد پلان کے مطابق نشاء اچانک ہی اپنی سائیکل جلال کی کار کے سامنے لے آئی تھی۔ جلال نے بامشکل ٹکر ہونے سے بچائی تھی۔ وہ غصے میں کار سے نکلا تھا۔ ڈر کر سڑک پر اپنی سائیکل کے ساتھ گری نشاء سڑک پر ہاتھ رکھتی خود کو سہارا دیتی ہوئی کھڑی ہوئی۔

"آر یو بلائنڈ؟"

جلال نے غصے سے پوچھا تو نشاء نے جھک کر اپنی سائیکل سیدھی کی۔

"ہاں ہو گئی ہوں اندھی اپنی دوست کی محبت میں۔ میں نے آپ جیسا مغرور انسان نہیں دیکھا۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ایکسکیوزمی!"

جلال نے نشاء کے لب و لہجے پر طنزیہ کہا۔

"مغرور ہی تو ہیں جو ایک مرتی ہوئی لڑکی کی خواہش پوری کرنا چاہتے، کسی کی جان سے زیادہ آپ کو اپنا غرور عزیز ہے۔"

نشاء طنز کر رہی تھی جبکہ جلال کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔

"اپنی یہ سو کالڈ اسٹوری کسی اور سنانا جا کر۔ اب ہٹو راستے سے۔"

جلال اسے جھڑکتا واپس مڑنے لگا تو نشاء نے اسے روکا۔

"آپ کو سب ڈرامہ لگ رہا ہے؟ یہ ڈرامہ ہے؟"

موبائل اس کے سامنے کر کر اس نے ہاسپٹل بیڈ پر لیٹی باسمہ کی تصویر اس کو دیکھائی۔

"کیا ہو جائے گا اگر آپ اپنا کچھ وقت اسے دے دیں گے، مرنے سے پہلے اس کی خواہش پوری ہو جائے---"

"ہاسپٹل نیم؟"

جلال نے اس کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا تو نشاء کے چہرے پر چمک آئی۔

"آپ جائیں گے اس سے ملنے؟"

وہ خوش ہوتی پوچھ رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہاسپٹل؟"

جلال کا موڈ نہیں تھا اس سے مزید بات کرنے کا۔ اس نے منہ بسورتے ہاسپٹل کا نام بتایا۔

"لڑکی کا نام؟"

جلال کے سوال پر نشاء نے خفگی سے اسے دیکھا۔ یعنی وہ نام بھی بھول گیا تھا۔

"باسمہ!!"

نشاء کے نام بتاتے ہی وہ مڑ گیا تھا۔ نشاء کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

*********

ریسپشن سے اس نے باسمہ کا روم پوچھ کر وہ آگے بڑھ گیا تھا۔خود کو کور کرنا نہیں بھولا تھا۔مطلوبہ کمرے تک پہنچ کر اس نے دروازہ کھولا تو بیڈ پر لیٹی باسمہ نرس سے بات کرتی دیکھائی دی۔

"آپی کب آئیں گی؟اور یہ کب ختم ہو گی؟"

"ہو جائے گی جلد ختم۔"

نرس کے جواب کو اس نے سنا نہیں تھا کیونکہ دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے اندر داخل ہوتے جلال کو دیکھ لیا تھا۔

"آپ یہاں۔۔"

چہرے پر یک دم ہی مسکراہٹ آئی تھی۔کچھ دیر پہلے والی بے زارگی کا نام ونشان بھی نہ بچا تھا۔

"مجھ سے ملنا تھا تمہیں؟"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

جلال نے مطلب کی بات پوچھی۔

"وہ۔۔۔۔میں۔۔"

"کیوں ملنا تھا مجھ سے؟"

جلال نے الفاظ کے ردوبدل سے اپنا سوال دہرایا تو باسمہ نے سر جھکا گئی۔جلال کو کوفت نے آن گھیرا تھا۔

"اسٹاپ اریٹینگ می باسمہ!"

جلال کے منہ سے اپنا نام سن کر باسمہ نے سر اٹھایا تھا۔

"آپ کو واپس جانا ہے؟"

باسمہ نے دکھی لہجے میں پوچھا تو جلال اس کے سوال کو اگنور کرتا کرسی گھسیٹ کر اس سے کچھ فاصلے پر بیٹھا۔ماسک نیچے کرنے پر نرس بھی خوشی اور حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔ جلال نے اس کے کچھ اظہار کرنے سے پہلے ہی اسے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔

"ان کا علاج کہاں تک پہنچا ہے؟ ریکور ہونے میں کتنا وقت لگے گا؟"

جلال نے نرس سے پوچھا۔نرس کی تو نظریں ہی نہیں ہٹ رہی تھیں اس سے۔ جلال کے گھورنے پر وہ ہوش میں آئی۔

"بس یہ ڈرپ ختم ہو جائے اس کے بعد انہیں ڈسچارج مل جائے گا۔"

نرس نے جلدی جلدی بولا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں کینسر کا پوچھ رہا ہوں؟ لاسٹ اسٹیج پر بچنے کے کتنے چانسز ہوتے ہیں؟"

جلال کے سوال پر نرس اور باسمہ دونوں کے چہرے کا رنگ بدلہ تھا،نرس کا نا سمجھی سے جبکہ باسمہ ڈر سے۔

"میں مرنے والی ہوں؟ آپ نے کہا تھا میں بالکل ٹھیک ہوں۔وہ جھوٹ کہہ رہی تھیں؟"

باسمہ رو دینے کو تھی۔

"آپ بالکل ٹھیک ہیں، کوئی کینسر نہیں ہے آپ کو؟"

نرس نے اسے حقیقت بتائی تو جلال غصے سے کھڑا ہوا۔

"تم دونوں مل کر ڈرامہ کر رہی تھیں؟"

وہ غصے سے دھاڑا تو نرس بھی اپنی جگہ پر اچھلی۔

" میں سچ میں مر جاؤں گی؟"

باسمہ کے معصومیت اور کھوئے ہوئے لہجے میں پوچھنے پر وہ مٹھیاں بھینچتا کمرے سے نکل گیا تھا۔چند قدم چلنے پر اسے سامنے سے آتی نشاء دیکھائی دی۔

" آپ ملے اس سے؟"

خوشگوار لہجے میں پوچھتی وہ اس کا غصہ مزید بڑھا گئی تھی۔

" ڈونٹ میس ود می! انجام اچھا نہیں ہو گا۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

اسے وارن کرتا وہ آگے بڑھ گیا تھا۔

" مشکل ہے سر جی!"

نشاء نے پیچھے سے چلاتے ہوئے کہا تو جلال آگے بڑھ گیا۔فلحال اس کا غصہ اس پر حاوی تھا اور وہ کچھ غلط نہیں کرنا چاہتا تھا۔

*********

"تم جاؤ گی یا نہیں؟"

سائیکل پاس کھڑی نشاء سخت لہجے میں پتھر پر بیٹھی باسمہ سے مخاطب تھی۔باسمہ نے نفی میں سر ہلایا تو نشاء کو مزید غصہ آیا۔ میسج ٹیون کی آواز پر وہ سیدھی ہوئی۔سخت لہجے میں وہ باسمہ کو کچھ کہہ تھی۔

"نہیں بھائی!فلحال تو میں کوئی فلم یا سیریز سائن کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں۔کچھ وقت کے بعد سوچوں گا۔"

ڈرائیو کرتا جلال کان میں بلوٹوتھ ڈیوائس لگائے ارباز سے بات کر رہا تھا۔

" اوہ کم آن بھائی!مجھے آزادی پسند ہے اور میں قید میں نہیں رہ سکتا۔"

جلال نے چڑتے ہوئے کہا۔

" لیو داٹاپک بھائی! یہ بتائیں واپس کب آرہے ہیں؟"

جلال نے اکتاتے ہوئے پوچھا تبھی اس کی نظر کچھ فاصلے پر کھڑی نشاء پر پڑی جو باسمہ کو کچھ کہہ رہی تھی۔جلال کو کل کی اس کی حرکت یاد آئی جب وہ اس کا پیچھا کرتی سرفراز کے فلیٹ تک پہنچ گئی تھی۔اس کے چہرے پر ناگوار تاثرات آئے، مگر باسمہ کو دیکھ کر اس نے کچھ سوچتے ہوئے کار آگے بڑھالی۔جب نشاء نے کار روکنے کی کوشش نہ کی تو جلال کے دماغ میں کلک ہوا۔ارباز کو بائے کہہ کر اس نے کال کٹ کی تھی اور کار ریورس کی۔ان دونوں کے پاس لا کر کار روکتے ہوئے جلال نے ہارن دیا۔نشاء اور باسمہ نے اس کی طرف دیکھا تھا۔جلال نے اشارہ کرتے باسمہ کو بلایا اور پیسنجر سیٹ کا لاک کھول دیا۔نشاء نے زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جلال کی کار کی طرف دھکیلا تھا۔

" بیٹھو۔"

حکمیہ انداز میں کہتا وہ اپنی انگلی اسٹرینگ پر مار رہا تھا۔باسمہ اپنی جگہ سے نہ ہلی تو جلال کی حرکت کرتی انگلی رکی۔

" دس سیکنڈ، جلدی فیصلہ کرو۔"

وہ لہجے کو نارمل بناتے ہوئے بولا۔ نشاء نے اسے اشارہ کر کر زبردستی جانے کا کہا تو باسمہ جھجھکتی ہوئی دوسری طرف سے جا کر کار میں بیٹھ گئی۔ باسمہ کے بیٹھتے ہی جلال نے کار آگے بڑھالی تھی۔ نشاء کا منہ حیرت و صدمے سے کھل گیا تھا۔

" ڈیٹس ناٹ فیئر جلال سر!"

نشاء پیچھے سے چلائی تو جلال کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

" کیا کہہ رہی تھی وہ تمہیں؟"

جلال کے سوال پر باسمہ نے انگلیاں آپس میں مسلیں۔

" بولو؟"

جلال نے کار کی اسپیڈ نارمل رکھتے ہوئے پوچھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

" وہ ڈانٹ رہی تھیں مجھے۔"

باسمہ نے جھجھکتے ہوئے بتایا۔

" کیوں؟"

"وہ آپ کے پاس لا رہی تھی مجھے اور آپ نے کہا تھا اب نہیں ملنا تو۔۔۔۔۔۔"

ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتے ہوئے اس نے بتایا۔ جلال نے بنا اسے دیکھے ہنکار بھرا تھا۔

" تمہاری دوست کے پاس میری انفارمیشن کہاں سے آتی ہیں؟"

جلال کے اس سوال نے باسمہ کے چہرے کے رنگ اڑا دیئے تھے۔

"ہر سوال پر تمہارے ایکسپریشن کیوں ایسے ہو جاتے ہیں جیسے کوئی غلط کام کیا ہو تم نے؟"

جلال نے کوفت زدہ ہوتے پوچھا۔

" نہیں! میں نے کچھ غلط نہیں کیا؟"

وہ فورا بولی تو جلال نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا۔ مطلوبہ کیفے کے سامنے کار روک کر وہ اسے ساتھ آنے کا کہہ کر اندر کی جانب بڑھ گیا۔ الگ تھلگ ٹیبل پر جا کر جلال نے اسے بیٹھنے کا کہا۔ وہ جھجھک رہی تھی۔

" کچھ دیر تک تمہاری وہ چپکو دوست یہاں ہو گی۔ بیٹھو اب۔"

جلال نے تھوڑا سخت لہجہ اپنایا تو باسمہ جلدی سے بیٹھ گئی۔ جلال نے ویٹر کو آرڈر دے کر باسمہ کی جانب دیکھا جو اب بھی گھبرا رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میرے بارے میں کیسے معلوم ہوا تمہیں؟ یا دوسرے الفاظ میں پوچھوں تو جلال جنید خان سے واقفیت کیسے ہوئی؟"

جلال نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"وہ۔۔۔ماہم آپی۔۔۔۔ آپ کی فلمز۔۔۔ دیکھتی ہیں، انہوں نے ہی بتایا تھا آپ کے بارے میں۔ میں نے آپ کی فم بہت بار دیکھی ہے، آپ نے ایک بچی اور اس کی فیملی کو بچایا تھا ناں۔"

باسمہ جو جھجکتے ہوئے بولنا شروع ہوئی تھی آخر تک نارمل ہو گئی تھی۔ جلال نے اس کے چہرے کو دیکھا تو جھوٹ کا شبہ تک نظر نہیں آیا۔

"اٹس جسٹ آ سین آف موو ی، ناٹ ریئلٹی۔"

جلال کو وہ نشا کی نسبت معصوم لگی تھی۔

"وہ کہتی ہیں آپ اصل زندگی میں بھی ہیرو ہیں۔"

باسمہ نے فورا کہا۔ ویٹر نے ان کا آرڈر ان کے سامنے رکھا تو باسمہ نے اپنے سامنے رکھے چاکلیٹ آئس کریم شیک کو دیکھا۔

"اسٹوڈنٹ ہو تم؟"

جلال نے اس سے پوچھا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

"ابھی تم بہت چھوٹی ہو۔ دوبارہ اپنی دوست کی باتوں میں مت آنا۔ اجنبیوں سے دور رہنا۔ کوئی بھی انسان اچھا نہیں ہوتا، شیطان کب حاوی ہو جائے، کوئی نہیں جانتا۔"

visit for more novels www.urdunovelbank.com

وہ اسے سمجھاتا ہوا بولا تو باسمہ کے چہرے کے تاثرات بدلے۔

"آپ ایک اکیلی لڑکی کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟ مجھے کوئی اغوا کر لیتا تو؟"

نشاء ان کی ٹیبل کے پاس آتی بولی تو جلال نے ایک بے زار گی بھری نظر اس پر ڈالی۔ ویٹر سے پانی منگوا کر وہ وہیں بیٹھ گئی تھی۔ جلال جو کچھ لمحے پہلے باسمہ کو سمجھا رہا تھا، واپس سے چہرے پر سخت تاثرات لے آیا تھا۔

"تم دونوں دوبارہ مجھے میرے آس پاس دیکھائی نہ دو، اسپیشلی تم۔"

جلال نے نشاء کو کہا تو نشاء نے گردن ہاں میں ہلائی۔ پانی لے کر آتا ویٹر اچانک لڑکھڑا تھا۔ پانی باسمہ کے اوپر گرا تھا۔

" اوپس!!"

نشاء نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔ ویٹر سوری کرتا وہاں سے چلا گیا تھا۔ جلال نے اپنے سامنے رکھا گلاس ایک ہی جھٹکے میں خالی کرتے ہوئے اٹھ کر باہر کی جانب قدم بڑھا دیئے تھے۔ باسمہ اور نشاء بھی اس کے پیچھے باہر آئی تھیں۔ اپنی کار کے پاس کھڑا جلال بمشکل خود کو سنبھال پا رہا تھا۔ یک دم وہ زمین پر گرا تھا۔

" آپ کو کیا ہوا تھا؟"

اسے ہوش آیا تو باسمہ کو اپنی جانب فکر مندی سے دیکھتے ہوئے پایا۔ وہ اس سے پوچھ رہی تھی جبکہ جلال ارد گرد دیکھ رہا تھا۔

" میں یہاں کیسے آیا؟"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

جلال کے سوال پر باسمہ نے سر جھکایا۔

" ہم لائے ہیں۔"

نشاء کی آواز پر اس نے دروازے کی جانب دیکھا۔

" ہم مغرور نہیں ہیں اس لیے مدد کرنا پسند کرتے ہیں۔"

نشاء نے اتراتے ہوئے کہا۔ جلال نے کوفت سے اس کا جملہ سنا تھا۔ پھر بیڈ سے اتر گیا۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے،ڈاکٹر کو آنے دیں پلیز!!"

باسمہ نے کے لہجے میں پریشانی گھلی تھی۔ مگر وہ ان سنی کرتا کھڑا ہو گیا تھا۔خود کو کور کیے اس نے ایک نظر ان دونوں کو دیکھا اور باہر نکل گیا۔

ناچاہتے ہوئے بھی جب بھی باسمہ اس کے سامنے آتی تھی وہ اس سے بات کر لیتا تھا۔ایسے میں جب اسے اس کی باسمہ کے ساتھ فوٹو لیک ہونے کی خبر ملی تو اس نے پورے نیوز نیٹورک کو عدالت کی دھمکی دے کر اس خبر کو باہر آنے سے روکا تھا، جس رپوٹر نے وہ تصاویر لی تھیں اسے بھی کچھ عرصہ کے لیے بین کروا دیا تھا۔سب ٹھیک جا رہا تھا مگر پھر بھی کچھ تھا جو ٹھیک نہیں تھا، جس کا اندازہ جلال کو بھی نہیں تھا۔

**********

اس کو ہنستے ہوئے دیکھا تو معلوم ہوا،

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پھول کھلنے کی بھی آواز ہوا کرتی ہے

باسمہ ہنستے ہوئے اسے کچھ بتا رہی تھی۔ جلال کافی کے سپ لیتا اس کی بات سن رہا تھا۔اسے جانے کیوں باسمہ پر بھروسہ ہونے لگا۔وہ اس کی سوچ کے ایک حصے پر حقدار بن کر بیٹھ گئی تھی۔ باسمہ کا اس کی پینٹنگ بنانا اور اتنے اشتیاق سے اسے دیکھانا،وہ اس کی چہرے کی خوشی دیکھ کر اس کی معصومیت پر مسکرا دیتا تھا۔باسمہ کو اس نے اسکول سے پک کیا تھا۔وہ نہیں جانتا تھا کہ اس پر نظر رکھی جا رہی تھی۔اس کا بھروسہ بری طرح ٹوٹنے والا تھا۔

"آج بہت زیادہ خوش لگ رہی ہو؟"

جلال نے کافی جامگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے پوچھا تو باسمہ نے ہاں میں سر ہلایا۔

"ماہم آپی آج کہہ رہی تھیں کہ کاش وہ کسی دن آپ کی کار کے سامنے آجائیں، اور اتفاقیہ ملاقات ہو جائے۔"

ایکسائٹڈ ہوتے اس نے بتانا شروع کیا۔ جلال اس کے چہرے کے ایکسپریشن دیکھ رہا تھا۔ بات کرتے کرتے وہ آنکھوں کو کبھی چھوٹا کر رہی تھی کبھی بڑا کر لیتی تھی۔

"وہ حیران رہ جائیں گی ناں جب میں آپ کا اپنا اسکیچ انہیں دیکھاؤں گی؟ ناراض بھی ہو جائیں شاید۔۔"

آخر میں اس نے منہ بسورا تھا۔ جلال کے سر میں اچانک ہی درد شروع ہوا تھا، باسمہ کے نقوش دھندلائے تو اس نے سر جھٹک کر خود کو نارمل کیا۔ پہلے تو اس نے اپنی حالت کو اگنور کر دیا تھا مگر اب بڑھتے سر درد نے اسے ڈاکٹر سے مشورہ کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"مجھے جانا ہو گا۔ ڈاکٹر سے اپائنمنٹ ہے کچھ دیر بعد۔ تم چلی جاؤ گی گھر؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جلال نے اس سے پوچھا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا۔ جلال آگے بڑھا تو اسے ایسا لگا جیسے باسمہ کچھ کہنا چاہتی ہو، لیکن پھر سر درد میں اضافہ ہوتے دیکھ کر وہ آگے بڑھ گیا۔ اپنی کار میں بیٹھ کر اس نے پانی کی بوتل کھول کر چہرے پر پانی گرایا تھا۔ مگر اگلے ہی پل اس کا سر اسٹرینگ پر لڑھک گیا تھا۔ کوئی دبے قدموں اس کی کار کی جانب بڑھا تھا۔

**********

بند کمرے میں اوندھے منہ بیڈ پر پڑا جلال، اس وقت ڈرگز کے ہائی ڈوز کے زیر اثر تھا۔ ذہن ہلکا ہلکا بیدار تھا مگر اس وقت وہ خود کو حرکت دینے سے قاصر تھا۔ تبھی دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا۔ آہستگی سے بڑھتے قدموں کی چاپ سے اندازہ

ہو رہا تھا کہ جو کوئی بھی تھا جلال کی جانب بڑھ رہا تھا۔ جلال کے قریب پہنچ کر اس نے پاکٹ سے چاقو نکالا اور جھک کر جلال کو سیدھا کیا۔ اسے مشکل ہوئی تھی مگر اس نے کر لیا تھا۔ جلال کو بے ہوش دیکھ کر وہ تمسخرانہ انداز میں ہنسی تھی۔

"چچ چچ چچ چچ! جلال جنید خان! چلتا پھرتا غرور کا مجسمہ! کیسا لگ رہا ہے یوں بے بس ایک لڑکی کے سامنے؟"

اس کا ہاتھ پکڑ کر اس نے چاقو پر اس کے انگلیوں کے نشان لیے۔

"اوہ! میں تو بھول ہی گئی، تم کیسے بتا سکتے ہو کیسا لگ رہا مجبور ہونا، یہ تو کل کی نیوز میں میں سکون سے بیٹھ کر دیکھوں گی۔"

وہ اتراتے ہوئے بولی۔ جلال کی پلکوں میں جنبش ہوئی تھی جسے وہ دیکھ نہیں پائی تھی۔

"بہت بڑے ایکٹر ہو گے تم لیکن مجھ سے زیادہ ایکٹنگ نہیں کر سکتے۔ دیکھو کیا کیا میں نے تمہارے ساتھ؟"

جلال آواز پہچان گیا تھا۔ وہ نشاء تھی۔

"جانتے ہو اس وقت یہاں اس کمرے میں صرف تم اور میں ہیں لیکن صبح پتا یہاں کون ہو گا؟"

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے ڈرامائی انداز اختیار کرتے ہوئے چہرہ جلال کے کان کے پاس کیا۔

"تم۔۔۔ یہ چاقو اور ایک لاش۔۔۔۔۔۔ جسے تم نے مارا ہو گا اور مارو گے بھی۔"

وہ ہنستے ہوئے پیچھے ہونے لگی تھی کہ۔

"کیوں کر رہی تھی یہ سب؟"

یک دم آنکھیں کھولتا جلال اسے گلے سے پکڑ چکا تھا۔ نشاء کو حیرت ہوئی تھی اس کے ہوش میں آنے پر۔ اس نے جلال کے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے خود کو چھڑوانا چاہا تو جلال نے پکڑ مزید مضبوط کر لی۔ نشاء کی آنکھیں باہر نکلنے والی ہو گئیں تھی۔ مگر ڈر گز کا اثر پھر سے حاوی ہوا تو جلال کی پکڑ ڈھیلی ہو گئی تھی۔ نشاء اسے دھکا مارتی پیچھے ہوئی تھی۔ اپنا سانس بحال کرتے ہوئے اس نے ایک غصیلی نگاہ جلال پر ڈالی تھی۔ جو اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ نشاء نے اسے دھکا مار کر دوبارہ بیڈ پر گرایا تھا۔ زمین پر جھک کر چاقو جو اس کے ہاتھ سے گر گیا تھا اٹھاتے ہوئے ایک قدم آگے آئی۔

" تم اسی لائق ہو جلال جنید خان! کیا پوچھ رہے تھے کیوں کر رہی ہوں میں یہ؟"

اس نے جلال پر نفرت بھری نگاہ ڈالی تھی۔

"تم کبھی نہیں جان سکو گے کہ تمہارے ساتھ یہ کیوں ہوا؟ سر پٹکو گے جیل میں، یاد کرنا مکافات کو، اپنے گناہوں کو، مجھے بھی۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

وہ کہہ کر ہنسی تھی۔ باہر سے آنے والی آواز پر وہ یک دم مڑی تھی جس کا فائدہ اٹھا کر جلال نے کروٹ لیتے ٹیبل پر پڑا واز اٹھا لیا تھا۔ اس نے پوری کوشش کرتے اٹھ کر بنا نشاء کو سمجھنے کا موقع دیئے واز اس کے سر پر دے مارا تھا۔ نشاء نے درد سے کراہتے ہوئے سر تھاما تو ہاتھ پر لگنے والے خون کو دیکھ کر وہ زمین پر گری تھی۔

"بلڈی۔۔۔۔ب***"

اسے گالی دیتا وہ لڑکھڑا کر چلتا واش روم میں داخل ہو گیا تھا۔ شاور آن کر کر وہ اس کے نیچے کھڑا ہو گیا تھا۔ آہستہ آہستہ حواس بحال ہوتے ہی وہ غصے سے باہر آیا تھا۔ زمین پر پڑی نشاء کے سر سے خون نکل رہا تھا، جلال نے اس کا پرس اٹھا کر

چیک کیا۔ ابھی وہ چیک ہی کر رہا تھا جب باسمہ کی چیخ نے اس کا دھیان دروازے کی جانب کیا۔ آئینے میں نظر آتی باسمہ منہ پر ہاتھ رکھے کھڑی نشاء کو دیکھ رہی تھی۔ جلال کی پشت پر نظر ڈالتی وہ الٹے قدموں بھاگی تھی۔ پرس میں موجود تصویریں دیکھ کر جلال نے مٹھی بند کی تھی۔ پرس وہیں پھینکتا وہ تصویریں ہاتھ میں لیے، نشاء کے ہاتھ سے چاقو اٹھا کر کمرے سے نکلا تھا۔ نشے کا اثر ابھی بھی تھا جس کو اپنے غصے میں اگنور کر رہا تھا۔ اس کے جاتے ہی وہاں ایک شخص داخل ہوا تھا۔ جو نشاء کو بے ہوش دیکھ کر اسے اٹھا کر باہر لے آیا تھا۔ اپنی کار میں اسے ڈال کر وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔

*********

(حال)

ارباز شاک میں تھا، اپنے بھائی کی زندگی کے اتنے بڑے سے راز سے وہ ناواقف تھا۔ چھ ماہ پہلے جلال کی بگڑی حالت کے وجہ سے وہ دو ہفتے تک ہاسپٹل میں رہا تھا۔ ڈاکٹرز نے ڈرگز کی ہیوی ڈوز اور سر پر گہری چوٹ وجہ بتائی تھی۔ ارباز کے لاکھ پوچھنے پر بھی جلال نے اسے کچھ نہیں بتایا تو اس نے جلال کو ہی قصوروار سمجھ لیا تھا۔ لیکن اب جو سچ سامنے آیا تھا، اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیسا ری ایکٹ کرے، نیچے موجود باسمہ جسے اس نے بہن مان کر اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے، اس سے کیسے پوچھے کہ اس نے اس کے بھائی کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟

"جلال! باسمہ!۔۔۔"

"وہ میری گناہ گار ہے بھائی! میں جو فیصلہ کروں گا آپ نہیں روکیں گے مجھے؟"

سر کو تھامے اس نے کہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"باسمہ سے نکاح جھوٹ تھا جلال! وہ اس گھر میں نہیں رہے گی، میں اسے کہیں اور بھیج دوں گا لیکن تم اسے کچھ نہیں کرو گے؟"

ارباز کی نظروں سامنے باسمہ کا چہرہ آیا تھا۔ وہ چاہ کر بھی اس کے خلاف سوچ نہیں پا رہا تھا۔

"مجھے اسے ڈھونڈنا ہے بھائی! اسے سخت سزا ملے گی اپنے گناہ کی۔ آئی ول کل۔۔۔۔۔"

جلال جملہ مکمل نہیں کر پایا تھا اس کی حالت بگڑنے لگی تھی۔ ارباز نے فوراً ڈاکٹر کو کال کی تھی۔

*********

ہماری راہ میں حیرت ہے اور وحشت بھی

کوئی بتائے کہ پہلے کدھر کو جاتے ہیں!

"یہ لو سارا سامان جو تم نے منگوایا تھا۔ کچھ چیزیں مسنگ ہوں گی، امی نے پھینک دی تھیں وہ۔"

www.urdunovelbank.com

ماہم دو بھاری شاپر اٹھا کر لائی تھی۔ پریسہ نے اس کی مدد کرواتے ہوئے شاپر صوفے پر رکھے۔ وہ ایک ایک چیز نکال کر چیک کر رہی تھی۔ ایک پیکڈ گفٹ دیکھ کر اس نے ماہم کی جانب دیکھا۔ تو اس نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ پریسہ نے گفٹ کھول کر چیک کیا تو اندر جینٹس بریسلٹ تھا۔

"یہ باسمہ کسے دینے والی تھی؟"

پریسہ نے ہولے سے پوچھا تھا۔

"تم اب بھی غلط سمت جا رہی ہو پریسہ! وہ بہت معصوم تھی۔ وہ عابس بھائی سے کھینچی کھینچی رہتی تھی کجا کہ کسی لڑکے کے لیے گفٹ لینا۔"

ماہم نے اپنی رائے پیش کی۔

"اس پر لو جے لکھا ہے ماہم! ہو سکتا ہے وہ اس ایکٹر سے ملی ہو؟"

"کیسی باتیں کر رہی ہو پریسہ؟ فلمی ستارے کیا ایسے ہی راہ چلتے مل جاتے ہیں۔"

ماہم نے فوراً اعتراض کرتے ہوئے کہا تو پریسہ نے بریسلٹ پر نظر جمائی۔

"کل اس معاملے کو بھی سلجھاتی ہوں۔"

دل ہی دل میں وہ خود سے مخاطب تھی۔ پھر اپنا فون نکال کر ارباز کا نمبر ملانے لگی۔

ڈاکٹر جلال کو سکون آور انجیکشن لگا کر کچھ ہدایات دے کر چلا گیا تھا۔ ارباز اس کے پاس ہی بیٹھا سوچ میں گم تھا۔ فون رنگ ہونے پر اس نے پریسہ کا نام دیکھ کر کال پک کی اور اٹھ کر بالکنی کی جانب آ گیا۔

"آپ کی طبیعت اب کیسی ہے مس پریسہ؟"

ارباز کے پوچھنے پر اسے یاد آیا کہ اس نے میڈیکل لیو لی تھی۔

"اب بہتر ہے سر!"

پریسہ نے جواب دے کر اشارے سے ماہم کو چپ رہنے کہا۔

"سر! مجھے آپ سے ایک فیور چاہیئے تھا۔"

پریسہ کی ٹون ماہم کو حیران کر رہی تھی۔

"جی کہیے؟ کیا کر سکتا ہوں میں آپ کے لیے؟"

ارباز نے اچنبے سے فون کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ تبھی دروازہ کھول کر باسمہ اندر آئی۔

"مجھے آپ کے۔۔۔"

"بھائی"

اس سے پہلے آگے بولتی اسے ارباز کے پیچھے آواز سنائی دی۔ وہ حیران ہوئی تھی۔ ارباز نے باسمہ کو ایک منٹ کا اشارہ کیا تھا۔

"آپ کچھ کہہ رہی تھیں؟"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

ارباز نے پوچھا۔

"آپ کے ساتھ کون ہے؟"

پریسہ کا سوال سن کر وہ مسکرایا تھا۔ مگر وہ جو سمجھ کر مسکرایا حقیقت اس کے برعکس تھی۔

"بہن ہے میری۔"

ارباز نے وضاحت دی، مگر پریسہ کا دھیان تو اس آواز میں اٹک گیا تھا۔

"کہیے آپ کو کیا فیور چاہیئے تھا؟"

ارباز نے اسے خاموش پا کر پوچھا۔

"میں۔۔کل آفس میں بات کرتی ہوں آپ سے سر!"

وہ الجھ چکی تھی جو اس کے لہجے سے صاف معلوم ہو رہا تھا۔

"ٹھیک ہے، مجھے خوشی ہو گی میں آپ کے کام آیا تو۔"

ارباز نے فون کٹ کرنے سے پہلے کہا مگر دوسری جانب سے فون کٹ ہو چکا تھا۔اس نے نفی میں سر ہلایا اور باسمہ کی جانب مڑا جو جلال کے سرہانے کھڑی تھی۔ارباز تیزی سے اس کے پاس آیا تھا۔

"باسمہ بچے!اس کی طبیعت خراب ہے، اسے آرام کرنے دیں۔آپ بھی کمرے میں جائیں اپنے۔"

ارباز نے نارمل لہجے میں کہا۔وہ اس کے ساتھ تلخ نہیں ہو پایا تھا۔

www.urdunovelbank.com

"انہیں کیا ہوا ہے؟"

باسمہ نے پریشانی سے پوچھا۔

"کچھ نہیں ہوا ہے بچے!ہلکا سا ٹمپریچر ہے بس صبح تک یہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔"

اس کو ساتھ لیے وہ دروازے کی جانب بڑھ گیا تھا۔

"کھانا کھایا آپ نے؟"

کمرے کا دروازہ احتیاط سے بند کر کر اس نے باسمہ سے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"کھانا وقت پر کھاتے ہیں۔ خاص کر تب جب میڈیسن بھی لینی ہو۔"

مصنوعی ناراضگی سے کہتا وہ اسے ساتھ لیکر سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا تھا۔ جبکہ دوسری جانب فون ہاتھ میں پکڑے پریسہ ساکت بیٹھی تھی۔

"کیا ہوا پریسہ؟"

ماہم نے اسے جھنجھوڑا تو وہ ہوش میں آئی۔

"مجھے ایسا لگا جیسے باسمہ کی آواز سنی میں نے۔"

پریسہ نے فون کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"اس دن ہاسپٹل میں بھی مجھے باسمہ کی آواز سنائی دی تھی، تب بھی یہ وہیں تھے۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

وہ جیسے کڑی سے کڑی جوڑ رہی تھی۔

"تمہارا باس شی میل کب سے ہو گیا؟"

"شٹ اپ ماہم!"

ماہم کے مذاق سے کہنے پر پریسہ نے اسے ڈانٹا تھا۔

"اچھا اتنی رات کو کیوں فون کیا تھا تم نے؟"

ماہم نے ایک کان پکڑ کر سوری کرتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے جلال سے ملنا ہے، اس سے باسمہ کے متعلق پوچھنا ہے کہ۔۔۔۔"

"کس سے ملنا ہے؟"

ماہم حیران ہوتے اس کا جملہ کاٹتے ہوئے بولی۔

"جلال!"

پریسہ نے شاپر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"یو مین ٹو سے جلال جنید خان؟"

ماہم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں! ارباز سر کا بھائی ہے وہ۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس سے ہاتھ چھڑواتی وہ چڑتی ہوئی بولی تو ماہم اپنی جگہ پر خوشی سے اچھلی تھی۔

" واؤ! مجھے بھی لے چلو ساتھ۔ مجھے بھی ملنا ہے۔"

ماہم منتیں کرنے لگی تو پریسہ نے اس کے سر پر تھپڑ لگایا۔

"ہوش آیا یا نہیں؟"

ماہم اسٹل ہوتی پریسہ کو دیکھ رہی تھی جیسے ہی وہ آگے بڑھنے لگی ماہم اس کے پیچھے چل پڑی۔مجھے بھی ملنا ہے کی گردان کرتے ہوئے۔پریسہ نے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے تھے۔

**********

وکی غصے اور تپش بھرے انداز میں سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ رہا تھا،جو اتنی سیکیورٹی کے بعد بھی اس کے کمرے میں موجود تھا۔وکی اب بھی بولنے سے قاصر تھا جبکہ سامنے والا شاید اس کے صبر کا امتحان لے رہا تھا۔

"ت----م--یہ----"

"زیادہ تکلیف مت کرو،جانتا یہاں آنے کی وجہ پوچھ رہے ہو؟بتاتا ہوں وجہ لیکن اس سے پہلے اپنے آدمیوں کو کہو کہ اس لڑکی کو آزاد کریں۔"

صوفے سے ٹیک لگاتا وہ آرڈر دیتا ہوا بولا۔وکی نے اسے گھورا جیسے پوچھنا چاہتا ہو کہ وہ اس کی بات کیوں مانے؟

" مجھے لگتا ہے ہمارے درمیان محبت بڑھنے لگی ہے دیکھو تو کیسے تمہارے بنا کہے سب سمجھ رہا ہوں میں۔"

وہ ہنسا تو اس کی ہنسی وکی کو زہر لگی تھی۔یک دم کھڑا ہوتا وہ وکی کے سامنے آیا تھا۔چاقو اس کی گردن پر رکھ کر ہلکے دباؤ ڈالتا وہ اسے خوفزدہ کر رہا تھا۔

"محبت اور جنگ میں سب جائز ہو گا ہے لیکن نفرت میں نہیں۔نفرت کی آگ کی تپش صرف اور صرف اس تک جانی چاہیئے جو نفرت کا حقدار ہے۔تم نے پہلے اربازپر گولی چلوائی،اس کی سزا تو تمہیں مل گئی لیکن اب اس لڑکی کو اغوا کروا کر تم پھر سے شیبی کے رولز توڑ رہے ہو۔"

غراتے ہوئے بولتا وہ چاقو پر مزید دباؤ بڑھا رہا تھا۔ وکی نے کچھ بولنا چاہا تو وہ پیچھے ہوا۔

"وار کرنے سے پہلے معلومات پوری اور تصدیق یافتہ ہونی چاہیئے۔ وہ لڑکی جلال کی وائف نہیں ہے، اس کے جال کا حصہ تھی جو اس نے تمہارے لیے پھیلایا تھا۔"

شیبی چاقو اس کے کندھے پر پھیرتا اسے حقیقت سے آگاہ کر رہا تھا۔ وکی کی آنکھیں حیرت سے کھلیں۔ اس نے فوراً میسج ٹائپ کر کر اپنے آدمی کو اس لڑکی کو دیکھانے کا کہا تھا۔ ویڈیو اوپن ہوتے ہی ساڑھی پہنے ایک لڑکی چیئر پر بندھی چیخ رہی تھی۔

"ہاتھ کھولو میرے۔ پچھتاؤ گے تم سب، سب مروگے۔"

وہ چلا چلا کر انہیں وارن کر رہی تھی۔

"جمال حمدانی کی اکلوتی بیٹی۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شیبی اسے بتا کر کھڑکی سے کود گیا تھا۔ وکی نے فوراً اس لڑکی کو چھوڑنے کا حکم دیا تھا۔ اسے جلال کے بعد اب خود پر بھی غصہ آرہا تھا۔

*********

کانوں پر ہاتھ رکھتی وہ بھاگ رہی تھی۔

"میں نے کہا تھا نہ کرو۔ سب غلط ہے، سب غلط ہے۔"

وہ روتے ہوئے بول رہی تھی۔ تبھی جلال کے سامنے آنے پر وہ ڈر کر چیخی تھی۔

"تم چیخی کیوں؟ کچھ دیکھا کیا تم نے؟"

اپنے نائف کو رومال سے صاف کرتا وہ بظاہر عام لہجے میں پوچھ رہا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں وارننگ تھی۔ اس کی چال میں تھوڑی لڑکھڑاہٹ تھی جس کی وجہ ڈرگز تھی۔ باسمہ بولنے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس کی زبان اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔ وہ کچھ بتانا چاہی تھی۔

"بولو؟"

وہ یک دم دھاڑا تو وہ اپنی جگہ پر اچھلی۔

"میری دوست۔۔۔۔۔"

"دھوکے باز دوست!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جلال نے اس کی تصیح کی۔

" نہیں دیکھنا چاہیئے تھا ناں، اور دھوکا تو بالکل نہیں دینا چاہیئے تھا۔"

وہ گردن کو دائیں بائیں جھٹکا دیتا ہوا بولا۔ اس نے قدم پیچھے لینا شروع کر دیئے تھے۔

"کیوں کیا یہ سب؟ بولو؟"

اس کے غصے سے پوچھنے پر وہ ڈر کر اچھلی تھی۔ پیچھے قدم لیتی وہ زمین پر پڑے پتھر سے ٹکرا کر نیچے گری تھی۔ سر کا پچھلا حصہ زمین پر لگا تو باسمہ کو سب گھومتا ہوا محسوس ہوا۔ قدموں کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ ، ایک شبیہ ذہن میں ابھری تھی۔ وہ پوری قوت سے چلائی تھی۔

"نہیں بتاؤں گی کسی کو۔"

بازو سے پکڑ کر اسے کھڑا کرتا جیسے ہی اسے مارنے لگا وہ روتی بلکتی منتیں کر رہی تھی۔

"نہیں بتاؤں گی۔۔۔۔ جانے دو۔۔ مت۔۔۔"

اس کے باقی الفاظ منہ میں رہ گئے تھے۔ جلال اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتا چاقو اس کے پیٹ میں گھسا چکا تھا۔ باسمہ کا ہاتھ بے ساختہ اپنے پیٹ پر گیا تھا۔ جلال نے ایک جھٹکے سے چاقو باہر نکالا تھا۔ وہ لڑکھڑائی تھی۔

" جانے دو۔۔۔۔۔ میں کسی۔۔۔ کو نہیں بتاؤں گی۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ پھر سے منت کر رہی تھی۔

" ڈرپوک لڑکیوں کی کمزوری ہوتی ہے ذرا سا چلانے پر سچ اگل دیتی ہیں۔"

جلال آگے آیا تو وہ ہمت جٹاتی بھاگی تھی۔ جلال کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی۔ وہ پیٹ پر ہاتھ رکھ کر بھاگ کم خود کو گھسیٹ زیادہ رہی تھی۔ سڑک پر ٹریفک کو دیکھ کر اس نے مدد لینا چاہی۔

" ارے تم ابھی تک مری نہیں؟"

جلال کی طنزیہ اور تمسخر بھری آواز پر وہ بنا مڑے ٹریفک کے بیچ ہی بھاگی تھی جب مخالف سمت سے آتی کار نے اسے ہٹ کیا تھا۔اس کا وجود سامنے سے آتی دوسری کار سے ٹکرایا تھا۔عین اسی وقت کسی نے جلال کے سر پر وار کیا تھا۔

"باسمہ!"

وہ چلاتا ہوا اٹھ کر بیٹھا تھا۔اپنے ہاتھ اسے خون سے رنگے محسوس ہوئے تھے۔

"نہیں!میں نے۔۔۔۔"

وہ پریشان ہو چکا تھا۔خود سے چادر ہٹاتا بنا سلیپرز پہنے کمرے سے نکلا تھا۔باسمہ کے کمرے کا دروازہ کھولتا وہ تیزی سے اندر داخل ہوا تھا۔سامنے ہی وہ پر سکون نیند سو رہی تھی۔وہ چلتا ہوا اس کے پاس آیا۔اس کی چال میں واضح لڑکھڑاہٹ تھی۔

"بہت غلط کر دیا تھا میں نے لیکن اب نہیں۔"

اس کے پاس کھڑا ہو تا وہ دل ہی دل میں خود سے مخاطب تھا۔نظر سائیڈ ٹیبل پر رکھی دوا کی شیشی پر پڑی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" میں تمہیں کچھ یاد آنے نہیں دوں گا۔ کبھی بھی نہیں۔"

دوا کی شیشی کو اٹھاتا وہ بولا تھا پھر شیشی کھڑکی سے نظر آتے بیک یارڈ میں اچھال دی تھی۔باسمہ پر چادر ٹھیک کرتا وہ کمرے سے نکلا تھا۔چہرے پر غصہ اور کرختگی تھی۔

*********

طبیعت خراب محسوس کرتی وہ نہانے چلی گئی تھی۔ شیبی دروازہ کھولتا روم میں داخل ہوا تو خالی کمرے کو دیکھ کر اس نے آنکھیں سکوڑیں۔ واش روم سے پانی گرنے کی آواز پر اسے سخت غصہ آیا تھا۔ وہ سامان ٹیبل پر رکھ کر ارفع کا انتظار کرنے لگا۔ پانچ منٹ بعد دروازہ کھلا تھا۔ واش روم سے نکلتی ارفع شیبی کو دیکھ کر رکی تھی۔

"مجھے گھبراہٹ ہو رہی تھی شیبی!"

اس نے فوراً صفائی دی تو وہ مسکرایا۔

"کچھ دیر پہلے بہت غصہ تھا مجھے تم پر لیکن اب۔۔۔۔۔ اب نہیں۔ آج میں خوش ہوں بہت زیادہ، اتنا زیادہ کہ تمہاری سزا ختم کر رہا ہوں۔"

اس کے دونوں گالوں پر ہاتھ رکھے وہ بول رہا تھا۔ ارفع بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"بہت برا ہوں ناں میں ارفع! تمہاری اتنی شدید محبت کے بدلے تمہیں سزا دیتا رہا؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ معصومیت سے پوچھ رہا تھا جبکہ ارفع رو رہی تھی۔ شاید خوشی تھی اپنی سزا ختم ہونے کی۔

" یہ دیکھو میں کیا لایا ہوں؟ تمہارا فیورٹ چائنیز فوڈ۔"

باکسز کھولتا وہ ارفع کو پہلے والا شیبی ہی لگ رہا تھا۔ ارفع کو بے اختیار وہ دن یاد آیا تھا جب شیبی نے اس کی دوستی کو قبول کیا تھا۔

*********

میوزک انجوائے کرتی وہ چیئر پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے پاؤں ہلا رہی تھی۔ اچانک ہی کچھ اسٹوڈنٹ ہنستے ہوئے اس کے سامنے سے گزرے۔ اس نے معمول سمجھ کر اگنور کیا تھا مگر اگلے ہی پل جب ایک اسٹوڈنٹ کا گروپ اس کی جانب فیلیئر کا اشارہ کرتا ہوا آگے گیا تو اس نے ہینڈ فری کانوں سے نکالی۔ ہوٹنگ اور ہنسنے کی آوازوں نے اس کا دھیان اپنی جانب کیا۔ تیزی سے چیئر سے اٹھتی وہ شور کی سمت بھاگی تھی۔ ہجوم کو چیرتی ہوئی وہ آگے آئی تو کچھ سینئرز اسٹوڈنٹ کو شیبی کے گرد جمع پایا۔ وہ اس پر مختلف رنگ پھینک کر ہنس رہے تھے۔ اس کا کوٹ وہ جگہ جگہ سے کاٹ چکے تھے۔ شیبی انہیں منع کر رہا تھا مگر اس کے رونے کا مذاق بناتے ہوئے وہ مارنے لگے تھے۔ ارفع نے غصے سے مٹھیاں بھینچی اور آگے بڑھی۔ جو کٹر لیکر وہ شیبی کی شرٹ کاٹ رہے تھے اس نے ان کے ہاتھ سے جھپٹا تھا۔ چاروں کو سنبھلنے کا موقع دیئے بنا وہ کٹر سے ان کی بازو پر کٹ لگا چکی تھی۔

" دوبارہ اس کے قریب بھی آئے تو آئی سویئر آئی ول کل یو آل۔"

دھمکی دیتی وہ شیبی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے گئی تھی۔ پیچھے وہ لڑکے اسے گھورتے رہ گئے تھے۔

www.urdunovelbank.com

" لڑکے اتنے معصوم تو نہیں ہوتے شیبی! تم کیوں رو دھو کر سب کو تمہیں اور تنگ کرنے پر اکساتے ہو؟"

وہ اسے ڈانٹ رہی تھی مگر شیبی سر جھکائے وہاں سے جانے کے لیے مڑا۔

" ہاتھ آگے کرو۔"

اس کے سامنے آتی وہ رعب سے بولی تو شیبی نے اپنا ہاتھ آگے نہ کیا۔

"اب ہم دوست ہیں اور کوئی بھی تنگ کرنے کی کوشش کرے گا تو اسے منہ توڑ جواب دیں گے۔"

" زبردستی دوستی نہیں ہوتی۔"

آنسو صاف کرتے شیبی نے کہا تو ارفع نے فخریہ کالر کھڑے کیے۔

" ارفع کرتی ہے۔"

شیبی کا ہاتھ زبردستی پکڑتی وہ دوستی اسے بھی ہاں کہنے کا اشارہ کر رہی تھی۔ شیبی کے ہاں میں سر ہلاتے ہی وہ ہنسی تھی۔

" کھاؤناں۔"

شیبی کی آواز پر وہ ماضی کی دنیا سے باہر آئی۔ شیبی کا مسکراتا چہرہ دیکھ کر اسے اگلا دن یاد آیا تھا جب ان چاروں لڑکوں کے ایکسیڈنٹ کی خبر یونی میں پھیلی تھی۔ ارفع کے چہرے پر خوف آیا۔

"شیبی! ان چاروں کا ایکسڈینٹ تم نے۔۔۔۔۔۔"

ارفع کے منہ سے اتنی پرانی بات سن کر اس ہاتھ رکا تھا، پھر وہ عجیب سے انداز میں ہنسا تھا۔ ارفع خوف سے سن پڑ گئی تھی۔

www.urdunovelbank.com

*******

صبح ہوتے ہی جلال گھر سے غائب تھا۔ ارباز نے اس کا نمبر ملایا تو جلال نے فون پک نہ کیا۔ اس نے اپنے آدمی کو فون کیا جس کو اس نے جلال پر نظر رکھنے کے لیے کہا تھا۔ چھ مہینے پہلے جلال اسے جس حالت میں ملا تھا، اس کے بعد سے اس نے جلال کے پیچھے ایک آدمی کو لگایا تھا اس کی پل پل کی خبر دینے کے لئے۔

"جلال کہاں ہے اس وقت؟"

اس نے سختی سے پوچھا۔ دوسری جانب جواب ملنے پر وہ مطمئن ہو گیا تھا۔ اسے اندازہ تو تھا کہ وہ سرفراز کے پاس ہی گیا ہو گا۔

"بھائی! میری میڈیسن پھر غائب ہے اور سچ میں میں نے نہیں کی؟"

روٹھے ہوئے لہجے میں بولتی وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے بوا کی شکایت لگا رہی تھی، کیونکہ بوا کہہ چکی تھی باسمہ نے خود کیا ہو گا۔

"بوا! آپ ناشتہ لگا دیں۔ میڈیسن ہم اور لے آئیں گے۔"

ارباز کے مزید میڈیسن لانے کے فیصلے سے ہی باسمہ کو منہ کڑوا ہوتا محسوس ہوا تھا۔ اس کے بگڑے منہ کو دیکھ کر بوا ہنستے ہوئے کچن میں چلی گئیں۔

"بھائی! کب تک کھانی ہے وہ میڈیسن؟ وہ بہت گندی ہے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

باسمہ نے منہ بسورتے ہوئے پوچھا۔

"جب تک آپ بالکل ٹھیک نہیں ہو جاتے بچے!"

ارباز نے اسے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔ اپنی کرسی سنبھالتے ہی باسمہ کی نظر بار بار دروازے کی سمت جا رہی تھی۔

"باسمہ بچے ناشتہ ٹھیک سے کرو۔"

ارباز نے اسے ٹوکا تھا۔

"بھائی!وہ۔۔۔"

"جلال گھر پر نہیں ہے،فکر نہ کرو ناشتہ کر لے گا وہ۔"

ارباز نے اسے تسلی دی مگر وہ پھر بھی بے چین ہو رہی تھی۔ارباز کو اس کی بے چینی دیکھ کر کل کی جلال کی بتائی سب باتیں یاد آئیں۔

"باسمہ بچے!آپ کو جلال کے علاوہ کسی اور کی ہلکی سی جھلک یاد ہے؟"

ارباز کے سوال پر باسمہ کے چہرے پر خوف کے سائے لہرائے تھے۔ارباز نے اس کے ماتھے پر آئے پسینے کو دیکھا۔باسمہ کا گھبرانا اسے بھی پریشان کر چکا تھا۔

" باسمہ بچے!کام ڈاؤن کچھ نہیں ہوا۔سب ٹھیک ہے۔"

ارباز نے پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھاتے ہوئے اسے تسلی دی تھی۔اس نے آج کی اپائنٹمنٹ لینے کا سوچا تھا۔

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

**********

" یار جلال!پلان تو زبردست تھا تیرا لیکن تو نے آگے کا پلان کینسل کیوں کر دیا؟"

سرفراز نے اس کے سامنے ناشتے کی ٹرے رکھتے ہوئے پوچھا۔

" شائم گھر پہنچ گئی اپنے؟"

جلال نے سنجیدگی سے پوچھا۔

" رات ہی پہنچ گئی تھی۔وکی کے گنڈے اسے اس کے گھر چھوڑ گئے تھے۔"

سرفراز کے بتانے پر جلال نے ہنکار بھرا۔

" اب آگے کیا کرنا ہے؟"

سرفراز نے جوس کا سپ لیتے ہوئے پوچھا۔

" حمدانی تک خبر پہنچادو کہ اس کی بیٹی کے ساتھ یہ حرکت وکی نے کی ہے۔آگے کا کام وہ خود کرلے گا۔"

جلال نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔سرفراز کو وکی کی شامت صاف دیکھائی تھی۔

" یار جگر!کافی شاطر دماغ ہے تیرا۔"

سرفراز کی تعریف کو اس نے اگنور کیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" مجھے ایک کام ہے تجھ سے۔کل تک لازمی یہ کام ہوجانا چاہیئے،یہ کارڈ رکھ ضرورت پڑے گی۔"

کارڈ اسے پکڑاتا وہ بناناشتہ کیے اس کے گھر سے نکل گیا تھا۔سرفراز نے اپنے ہاتھ میں موجود کارڈ اور کاغذات کو دیکھ کر حیرت بھری نظر دروازے کی سمت ڈالی تھی جہاں سے جلال کب کا نکل چکا تھا۔

" کیا کرنا چاہ رہے ہو جلال؟"

سرفراز نے دل ہی دل میں جلال سے سوال کیا۔

******

اس کی چاہت کا تو انداز جدا ہے سب سے

وہ تو خوشبو کی طرح روح میں در آتا ہے

بات کرتا ہے تو الفاظ مہک اٹھتے ہیں

جس طرح شاخ محبت پہ ثمر آتا ہے۔

وہ پریسہ کے چہرے پر نظر ٹکائے اس کے بولنے کا منتظر تھا۔ پریسہ اس کے سامنے الجھی الجھی سی بیٹھی تھی۔ مگر اس کا بے خبر ہو کر بیٹھنا ارباز کو فائدہ پہنچا رہا تھا۔

"وہ۔۔۔۔میں۔"

پریسہ نے سب خیال جھٹک کر جیسے ہی بولنا شروع کیا، ارباز کو خود کی جانب دیکھتے پا کر آئی بروا چکائی۔

"کہیئے پریسہ!"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

ارباز کو فل وقت شرمندگی نے آن گھیرا تھا۔ اس نے نظر ادھر ادھر گھمائی تھی۔ پریسہ نے سر جھٹکتے اپنی بات جاری کی۔

"مجھے آپ کے بھائی سے ملنا ہے۔"

پریسہ کی بات اس کے لیے غیر متوقع تھی۔ وہ حیران ہوا تھا۔ مگر پھر مسکرایا۔

"آپ ایکٹرز سے امپریس ہونے والی لگتی تو نہیں ہیں پریسہ!"

ارباز نے لہجہ کو ہلکا پھلکا بنایا تھا۔ پریسہ کا چہرہ سپاٹ تھا۔

"یہ تو آپ کے بھائی سے مل کر ہی بتا سکتی ہوں۔"

سنجیدگی سے کہہ کر وہ چپ ہوئی تو ارباز نے غور سے اسے دیکھا۔وہ اچانک سے جلال کو ملنے کی وجہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

"آپ نہیں ملوانا چاہتے تو ٹھیک ہے۔"

وہ جانے کے لیے کھڑی ہوئی تو ارباز بھی ساتھ ہی کھڑا ہو گیا تھا۔

"کل۔۔۔۔کل۔۔۔ملواتا ہوں آپ کو جلال سے بلکہ اسے آفس بلا لیتا ہوں۔"

ارباز نے جیسے ہی کہا تھا پریسہ ہلکا سا مسکرائی تھی۔

"جلال جنید خان!!بہت جلد ملنے والے ہیں ہم۔"

دل ہی دل میں سوچتی وہ مسکرا رہی تھی۔سامنے کھڑا ارباز اس کی مسکراہٹ میں کھو گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ایکسکیوزمی سر!"

وہ ارباز کی نظروں سے خائف ہوتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔اسے جاتے دیکھ کر ارباز کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔موبائل کی رنگنگ نے اس کا دھیان اپنی جانب کھینچا۔

"میری بات سنو جلال!تم اسے لیکر نہیں جاؤ گے۔"

یک دم کرسی سے کھڑا ہوتا وہ حکمیہ انداز میں بولا۔

" میں اسے لے آیا ہوں۔ڈونٹ وری!گھر واپس صحیح سلامت ہی لاؤں گا۔"

جلال کے سنجیدہ انداز پر اربازنے گہری سانس لی۔

" مجھے یقین ہے وہ بے قصور ہے جلال!"

اربازنے آہستگی سے کہا۔

"مجھے بھی۔۔"

جلال کے دل سے آواز آئی تھی۔

"بھائی!اس کی میڈیسن چینج کروارہاہوں اور۔۔۔۔"

وہ بولتے بولتے چپ ہوا کیونکہ پیون نے اسے ڈاکٹر کاہاشم کا پیغام دیا تھا۔

"میں گھر جاکر بات کرتاہوں۔"

فون کٹ کرتاوہ اندر کی جانب بڑھ گیا۔باسمہ اسے اندر دیکھائی نہ دی تواس نے ڈاکٹر ہاشم کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"بیٹھو جلال!باسمہ کچھ دیر تک آجائے گی، سیشن کے دوران انہیں پینک اٹیک آیا تھا،اس وجہ سے انجیکشن لگاناپڑا۔"

ڈاکٹر کی بات سن کر وہ دوسرے دروازے کی جانب بڑھا تھا۔

" وہ ٹھیک ہے اب جلال!بیٹھو مجھے کچھ بات کرنی ہے۔"

پروفیشنل لب ولہجہ جلال کو پریشان کر گیا تھا۔وہ اس کے سامنے بیٹھا۔

" باسمہ کو کچھ چیزیں اور باتیں یاد آچکی ہیں مگر وہ ایسے ظاہر کروا رہی ہے جیسے اسے کچھ بھی یاد نہیں۔"

ڈاکٹر کی بات پر جلال نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

" اس کا ڈرنا بے معنی نہیں ہے اور یہ بات تم بھی جانتے ہو؟ کچھ دیکھانا چاہتا ہوں۔"

ڈاکٹر نے اس کے سامنے لیپ ٹاپ کی اسکرین کی جہاں کچھ دیر پہلے ہوئے باسمہ کے سیشن کی ویڈیو اسٹارٹ ہوئی تھی۔

" ریلیکس باسمہ! کہاں ہیں آپ اس وقت؟"

ڈاکٹر ہاشم نے اس سے پوچھا، وہ آنکھیں موندے ہپناٹائز تھی۔

"بہت اندھیرا ہے، عجیب آوازیں آرہی ہیں۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ میں اکیلی ہوں۔"

باسمہ دھیرے دھیرے بولنے لگی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" آپ کے آس پاس کوئی ہے؟"

اگلے سوال پر وہ بے چین ہوئی۔

" سب چلے گئے۔"

" کہاں چلے گئے؟"

اگلا سوال اور باسمہ نے لمبے لمبے سانس لینا شروع کر دیئے۔

"!!!بھائی! اپیا!! بابا"

بیچ سڑک پر کھڑی وہ چلا رہی تھی کانوں پر دونوں ہاتھ رکھے وہ نفی میں سر بھی ہلا رہی تھی۔اس کی آواز سن کر جلال بھاگتا ہوا وہاں آیا تھا۔

"بچالو مجھے،وہ۔۔۔۔۔۔"

وہ قدم پیچھے لیتی چلا رہی تھی۔جلال کی نظر اس پر پڑی تو اور تیزی سے اس کے پاس آیا تھا۔

"باسمہ!!"

جلال نے پکڑ کر اسے جھنجھوڑا۔

"نہیں!جانے دو۔میں نہیں بتا۔۔۔"

وہ مزید بھی بول رہی تھی جب جلال نے ایک تیز رفتار کار کو اس طرف آتے دیکھا۔اس نے باسمہ کو گھیرے میں لیتے ہوئے پیچھے قدم لیے تھے۔وہ سڑک کے کنارے پر گرے تھے۔جلال نے باسمہ کو دیکھا تو بے ہوش ہو چکی تھی۔باسمہ کی آنکھیں یک دم کھل گئی تھیں۔ڈاکٹر ہاشم حیران تھے اپنا پیٹرن ایسے ٹوٹنے پر۔

"انہیں بلائیں۔وہ مار ڈالے گا مجھے۔"

بار بار ایک ہی جملے کی گردان کرتی وہ ہاتھ پاؤں مار رہی تھی۔جلال اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" اسے یاد کیسے آنے دیا؟"

ٹیبل پر دونوں ہاتھ مارتے وہ دھاڑا تھا۔

"کام ڈاؤن جلال!اس کا یہ خواب نیا نہیں ہے،اس خواب کا ذکر وہ اپنے پہلے سیشن میں کر چکی تھی لیکن آج اس کا خواب انجام تک پہنچا تھا،اس کے خواب میں تم تھے،اس کی فیملی کا ذکر تھا۔وہ تم پر بھروسہ کرتی ہے جلال!اس لیے ہو سکے تو کچھ وقت کے لیے اسے کہیں لے جاؤ۔یا پھر وہ تمہاری وائف ہے،تم بہتر جانتے ہو کہ تمہارے اگلا قدم کیا ہونا چاہیئے۔وہ اپنے فیز سے نکل آئے گی اگر تم۔۔۔۔"

ڈاکٹر ہاشم نے بات ادھوری چھوڑی۔

" اس کی میڈیسن بدلو ڈاکٹر!اسے مزید کچھ یاد نہ آئے اور اپنے مشورے اپنے پاس رکھو۔"

جلال کے غصے سے کہنے پر ڈاکٹر ہاشم مسکرائے۔

"تمہیں بھی ایک یا دو سیشن کی ضرورت ہے جلال!"

ان کا اشارہ اس کی ہائپر نیچر کی جانب تھا۔جلال ایک غصے بھری نگاہ اس پر ڈال کر دروازے کی جانب بڑھ گیا۔اس کے جاتے ہی ڈاکٹر ہاشم نے سر جھٹکا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

*********

" تابش!آپ کب سے کام کر رہے ہیں ارباز سر کے ساتھ؟"

پریسہ اور تابش میٹنگ کے لیے ساتھ گئے تھے۔ارباز کو ارجنٹ کال آئی تھی جس وجہ سے وہ میٹنگ آدھے میں چھوڑ کر چلا گیا تھا۔باقی کا کام ان دونوں نے سنبھالا تھا۔

"پچھلے دو سال سے۔ دراصل میرے ڈیڈ کی ڈیتھ کے بعد ان کے قرض داروں نے ہمارا سب نیلام کروادیا۔مام کو بھی بہت صدمہ ہوا تھا، لیکن پھر ارباز سر نے مجھے اپنے ساتھ رکھا، میری ڈگری کمپلیٹ نہیں تھی لیکن انہوں نے مجھ پر بھروسہ کیا۔ آج تک کرتے آرہے ہیں۔"

تابش مسکراتے ہوئے بتارہا تھا۔

" ارباز سر تمہیں پہلے سے جانتے تھے؟"

پریسہ نے پوچھا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

"میرے ڈیڈ اور سر کے ڈیڈ دوست تھے۔"

تابش کی بات پر اس نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔

" اور جلال اس کی نیچر کیسی ہے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تابش نے پریسہ کی جانب دیکھا تھا، اسے سمجھ نہیں آئی کہ پریسہ نے یہ کیوں پوچھا۔

"ارباز سر کا الٹ ہے وہ، لیکن دونوں بھائیوں میں ایک چیز کامن ہے دوستی!۔۔۔۔۔دوستی دل سے نبھاتے ہیں۔"

تابش ہنسا تو پریسہ بھی مسکرائی۔ اچانک ہی کار بند ہوئی تو تابش نے افسوس سے سر جھٹکا۔

"میں چیک کرتا ہوں۔"

اس نے باہر نکل کر بونٹ کھولا تو دھوئیں نے اس کا استقبال کیا۔ وہ سر کھجاتا پریسہ کی جانب آیا۔

"میری بھولنے کی بری عادت! گاڑی گرم ہو گئی ہے اور آئل بھی چینج ہونے والا ہے۔"

تابش بتا رہا تھا اور پریسہ اس کی شکل دیکھ کر ہنسی تھی۔

"خوش قسمت ہیں تابش آپ۔"

پریسہ نے کچھ فاصلے پر بنے گیراج کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ تابش نے بھی سکھ کا سانس لیا تھا۔

"چلیں لگائیں دھکا، میں آپ کو سپورٹ کرتی ہوں۔"

پریسہ کی بات پر تابش نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا۔

*********

باسمہ خاموشی سے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ جلال گاہے بگاہے اس پر نظر ڈال رہا تھا۔ باسمہ کی خاموشی اسے اچھی نہیں لگ رہی تھی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"آر یو اوکے؟"

جلال نے کچھ سوچتے ہوئے اسے مخاطب کیا تھا۔ باسمہ نے ہاں میں سر ہلایا۔

"کوئی بات پریشان کر رہی ہے؟"

"آپ مجھے بچا لیں گے ناں؟"

اس نے ایک امید کے ساتھ سوال کے بدلے سوال پوچھا تھا۔ جلال نے لمبی سانس لی۔ ساتھ ہی نشاء پر غصہ بھی آیا تھا۔

"مجھے کچھ کلیئر کرنا ہے تمہیں۔"

جلال نے اسے بتانے کا فیصلہ کیا۔

"میں نے ہمارے نکاح کے بارے میں غلط بیانی کی تھی ہمارا نکاح نہیں ہوا تھا۔"

جلال کے سچائی بتانے پر باسمہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"آپ جھوٹ بول رہے ہیں ناں؟ ہمارا نکاح۔۔۔۔۔۔۔"

باسمہ کے آنسو بس نکلنے کو ہی تھے۔

"ہمارا نکاح نہیں ہوا تھا، یہی حقیقت ہے۔"

جلال نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔ باسمہ نے نفی میں سر ہلایا، آنکھوں آنسو جاری ہو گئے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بھائی نے کہا تھا۔۔۔۔۔۔"

اس کے رونے اور پھر بھی انکار پر قائم رہنے پر جلال نے جھٹکے سے کار روکی اور اس کی طرف مڑا۔

"ششش! بہت حساب کتاب باقی ہے تم سے باسمہ! جب سب یاد آجائے گا تو یہ بھی یاد آجائے گا کہ نکاح نہیں ہوا تھا۔"

اس کی جانب جھکتے وہ سنجیدگی سے بولا تو باسمہ ڈر کر آنکھیں بند کیں۔ جلال کے ہونٹ کا ایک کنارہ مسکراہٹ میں ڈھلا تھا۔ سیدھا ہوتا وہ پھر سے کار اسٹارٹ کر رہا تھا۔ کار کو دوسرے راستے پر ڈال کر اس نے اسپیڈ تیز کی تو باسمہ کو لگا جیسے جلال غصہ میں ہو۔

"آپ مجھے کہاں لے جا رہے ہیں؟"

باسمہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"بہت دور جہاں سے تم واپس نہ آسکو۔"

جلال کے چہرے پر مذاق کا شبہ بھی نہیں تھا۔

"میں نے مان لیا نکاح نہیں ہوا تھا۔"

باسمہ نے فوراً کہا تو جلال کو اس کے جلد بازی والے یقین پر ہنسی آئی۔

"لیکن میں فیصلہ کر چکا ہوں تمہیں سمندر میں پھینکنے کا۔"

اپنی نیچر کے برعکس وہ باسمہ کو تنگ کر رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" میں مر جاؤں گی پھر۔"

باسمہ کے معصومیت بھرے جملے جلال کے دل کو بے چینی سے بھر دیا تھا۔

"تم چپ ہی اچھی تھیں۔خاموشی سے بیٹھی رہو۔"

جلال نے چڑتے ہوئے کہا۔ سرفراز کا میسج دیکھ کر اس نے راستہ بدلا تھا۔ مطلوبہ جگہ پر کار روک کر وہ باسمہ کو اندر ہی رہنے کا کہہ کر باہر نکلا تھا۔

*******

"تابش! آپ کو وقت لگ جائے گا۔ میں چلتی ہوں۔"

پریسہ نے فون پر بار بار آتی عابس کی کال کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں ٹیکسی کروا دیتا ہوں آپ کو؟"

تابش نے کہا تو پریسہ نے نہ میں سر ہلایا۔

"آپ یہاں رکیں میں مینج کر لوں گی۔"

پریسہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آر یو شیور؟"

تابش کو برا لگ رہا تھا پریسہ کو اس کی وجہ سے پریشانی ہو رہی تھی۔

"یس آف کارس! دراصل آپ اسے اتفاق کہہ لیں یہاں سے چند قدم کے فاصلے پر ہی صبح میری اسکوٹی خراب ہو گئی تھی، میں اسے ریسیو کر لوں گی۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تابش کو بتا کر اس نے عابس کا فون اٹھاتے ہوئے قدم باہر کی جانب بڑھا دیئے تھے۔

"صبر بھی رکھا کرو عابس!"

"تم پہلی بار میں فون اٹھا لیتی۔ جانتی ہو کتنا پریشان ہو گیا تھا میں؟"

دوسری جانب عابس کی پریشان اور جھنجھلائی آواز سنائی دی۔

"آج اپنے نمبر سے فون کر رہے ہو، تمہاری خبری نے ہاتھ کھڑے کر دیئے ہیں کیا؟"

پریسہ نے طنز کیا تو دوسری جانب عابس مصنوعی ہنسا۔

"کہاں ہو تم؟ آفس ٹائم تو ختم ہو گیا تمہارا؟"

عابس نے پوچھا تو پریسہ پاس ہی دوسری شاپ کی جانب گئی۔ شاپ والا اسے پہچان گیا تھا۔

"میڈم جی! ابھی تو ٹھیک نہیں ہوئی اسکوٹی! آج کاریگر نہیں آیا تھا۔"

پریسہ کو مایوسی ہوئی تھی۔

"مجھے لوکیشن بتاؤ میں آرہا ہوں لینے؟"

عابس جو اس آدمی کی بات سن چکا تھا فوراً بولا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نہیں! آنے کی ضرورت نہیں ہے میں ٹیکسی کروالوں گی۔"

فون کان سے لگائے وہ شاپ کے باہر کھڑی تھی۔ اپنی اسکوٹی پر نظر ڈالتی وہ آگے بڑھ گئی تھی۔ ابھی وہ چند قدم ہی چلی تھی اپنے پاس سے گزرتے شخص کی جانب متوجہ ہوئی۔ اس کے خود بخود آہستہ ہوئے تھے۔ بلیک ہوڈی پہنے وہ شخص اس کے آگے چل رہا تھا۔ پریسہ اس کے پیچھے چل رہی تھی، ذہن میں تصویر گھوم رہی تھی۔ وہ کیسے ناں ہوڈی کو پہچانتی۔ مخصوص برانڈ کی ہوڈی جس کے پیچھے شیطانی ٹیکسچر میں لکھا وِلن، بالکل ویسا ہی تھا جیسا اس فوٹو میں تھا۔

"ایسی ہوڈی تو ہزاروں ہوں گی پریسہ!"

یک دم ہی اس کے قدم رکے تھے۔ اپنی سوچ پر سر جھٹکتی وہ دائیں جانب مڑ گئی۔ مگر بار بار دماغ اس بلیک ہوڈی والے کی جانب جا رہا تھا۔ اکتا کر اس نے جیسے ہی پیچھے دیکھا۔ وہ کار میں بیٹھ رہا تھا۔ زیادہ صدمہ پریسہ کو اس کے ساتھ بیٹھے وجود کو دیکھ کر ہوا تھا۔ وہ لڑکھڑائی تھی۔ بے دھیانی میں فون بھی کٹ کر چکی تھی۔

"نہیں! یہ سچ نہیں ہو سکتا ہے۔"

نا جانے کتنی دیر وہ ایسے ہی وہاں کھڑی رہی تھی، جب ایک بار پھر اس کا فون بجا تھا۔ کار اس کے پاس سے گزر کر جا کر چکی تھی جبکہ اس کا بار بار بجتا فون اب سڑک پر پڑا تھا۔ پریسہ گھٹنوں کے بل بیٹھی چلائی تھی۔

"تم کیسے کر سکتی ہو یہ؟"

وہ غم اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں تھی۔ خود کو سنبھالتی وہ کھڑی ہوئی تھی۔

ٹیکسی رکوا کر اس نے ارباز کے گھر کا ایڈریس اسے بتایا تھا۔ غصے پر کنٹرول کرتی وہ خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

*********

جلال باسمہ کے ساتھ گھر میں داخل ہوا تو ارباز جو لاؤنج میں ٹہل کر اسی کا انتظار کر رہا تھا، فوراً اسے ساتھ لیکر کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ باسمہ نے حیرانی سے سب دیکھا تھا۔

"بوا!"

باسمہ منہ بنائے ان کے پاس آئی۔

" کیا ہوا بیٹا؟"

"وہ کہہ رہے تھے ہمارا نکاح نہیں ہوا تھا۔

بوا نے ہاں میں سر ہلا کر تصدیق کی باسمہ رونے والی ہو گئی تھی۔

" رو کیوں رہی ہو بیٹا! نکاح نہیں ہوا تھا مگر اب ہو جائے گا۔ اندر یہی بات ہو رہی ہے۔"

بوا نے رازداری سے کہا تو باسمہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

" سچ میں بوا؟"

وہ ایکسائیٹڈ ہوئی تھی۔ بوا نے پھر ہاں میں سر ہلایا تو ہنسی تھی۔ پہلی بار خوشی سے بھرپور ہنسی گونجی تھی اس کی گھر میں۔

دوسری جانب ٹیکسی ان کے گھر کے باہر رکی تھی۔ پریسہ نے ٹیکسی والے کو رکنے کا کہا تھا۔ خود کو مضبوط بناتی اندر داخل ہوئی تھی۔ راہداری سے گزرتے ہوئے اسے کھکھلانے کی آواز سنائی دی۔ اس نے آنکھیں بند کر کر کھولی تھیں۔ وہ آواز کیسے نہ پہچانتی۔ لاؤنج میں قدم رکھتے ہی اسے سامنے ہی باسمہ نظر آئی، جو منہ پر ہاتھ رکھے ہنس رہی تھی۔ اس کے پاس کھڑی بوا بھی ہولے سے مسکرا رہی تھیں۔ پریسہ کے لیے اگلا قدم اٹھانا مشکل ہو گیا تھا۔ کیا کچھ نہ یاد آیا تھا اس کو۔ تبھی وہ غصے سے آگے بڑھی تھی، باسمہ کو بازو سے پکڑ کر اپنی جانب کرتی وہ اس پر ہاتھ اٹھا چکی تھی۔ باسمہ کی ہنسی تھمی تھی۔ آنکھوں میں اجنبیت اور آنسو بیک وقت آئے تھے۔ کمرے سے نکلتے ارباز اور جلال نے بھی یہ منظر دیکھا تھا۔ پریسہ نے آگے بڑھ کر باسمہ کو پکڑنا چاہا تو جلال درمیان میں آ گیا۔ جلال کو دیکھتے ہی پریسہ کی آنکھوں میں تپش عود کر آیا تھا۔ اس

نے جلال کا گریبان پکڑ لیا تھا۔ جلال نے ایک نظر اس کے ہاتھ پر جس سے پریسہ نے اس کا گریبان پکڑا تھا، ڈالی اور اگلے ہی پل وہ اس کا گلا دبوچ چکا تھا۔

" ہاؤ ڈیئر یو! اسے ہاتھ کیسے لگایا۔"

جلال نے غصے سے پوچھا تو پریسہ نے اس کی گریبان پر گرفت مضبوط کی۔ دونوں کی آنکھوں میں غصہ اور نفرت صاف دیکھائی دے رہی تھی۔

"کیا کیا ہے تم دونوں نے ارفع کے ساتھ؟ کہاں ہے میری بہن؟"

ارباز نے آگے بڑھ کر جلال سے پریسہ کو چھڑوایا تھا۔

"مس پریسہ! پلیز سٹے ان یور لمیٹس!"

ارباز نے نارمل لہجے میں کہا تھا۔ ورنہ باسمہ پر ہاتھ اٹھانے پر اسے غصہ بہت آیا تھا۔

Visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"لمیٹس کی بات کر رہے ہیں آپ؟ اپنے بھائی کو کیوں نہیں سیکھائیں لمیٹس؟ اس نے نا جانے کیا کیا ہے میری بہن کے ساتھ اور تم---"

وہ جلال کے پیچھے چھپی باسمہ کی جانب گئی۔

"بہن سمجھا تھا تمہیں، اتنی محبت دی تمہیں اور تم نے اس کے ساتھ مل کر میری ارفع کو۔۔"

"شٹ اپ! کون ارفع؟ میں کسی ارفع کو نہیں جانتا اور دوبارہ باسمہ کو الزام دینے کی کوشش مت کرنا۔"

وہ غصے میں بول رہی تھی جب جلال نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"کسی ارفع کو نہیں جانتے؟ یہ ہے ارفع! کہو اب کہ اسے نہیں جانتے؟ "

پریسہ نے اپنا موبائل اس کے سامنے کیا تھا جس کی اسکرین پر پریسہ، باسمہ اور ارفع کی فوٹو تھی۔ جلال کے چہرے کے تاثرات مزید کرخت ہوئے تھے۔

"تمہاری یہ دھوکے باز بہن میرے ساتھ کھیل کھیل رہی تھی۔"

"جلال!!"

جلال کے انداز کو دیکھ کر ارباز نے تنبیہی انداز میں اس کا نام لیا تھا۔

"بھائی! اس کی یہ بہن نام بدل کر مجھ سے ملی۔ بہت بڑی پلانر تھی خود کو بچانے کا سب بندوبست کر کر آئی تھی۔"

جلال استہزائیہ انداز میں ہنسا تھا۔ بوا کے چلانے پر وہ تینوں ان کی جانب متوجہ تھے۔ باسمہ کو بے ہوش دیکھ کر جلال اور ارباز اس کی سمت بھاگے تھے۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

*********

ہے مجھ میں مرکزی کردار اک مسافر کا

ہے میری ساری کہانی تھکن سے لپٹی ہوئی

ارباز اور جلال روم کے باہر تھے جبکہ ڈاکٹر اندر باسمہ کو چیک کر رہا تھا۔ دروازے کھلتے ہی جلال اور ارباز ایک ساتھ آگے بڑھے تھے۔

"میں نے سب حالات آپ کو پہلے ہی بتا دیئے تھے ارباز کہ بہت مشکل سے انہوں پچھلی بار ریسپانس کیا تھا۔ ان کا دل اور دماغ دونوں ہی اس حادثے کے زیر اثر ہیں۔ جب جب اس حادثے کی کڑیاں کھلیں گی یہ ایسا ہی ری ایکٹ کریں گی۔"

"اب کیسی ہے وہ؟"

جلال نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"شی از بیٹر ناؤ۔ لیکن آج کی رات انہیں انڈر آبزرویشن رکھا جائے گا، انہیں پینک اٹیک دوبارہ اسٹارٹ تو نہیں ہوئے بس ہماری تسلی کے لیے۔"

ڈاکٹر نے سنجیدگی سے اپنی بات مکمل کی تھی۔ جلال ڈاکٹر کے پاس سے گزر کر روم کے اندر داخل ہو گیا تھا۔ اندر بیڈ پر لیٹی باسمہ دوا کے زیر اثر سو رہی تھی۔ جلال نے نرس کو اگنور کرتے ہوئے باسمہ سے کچھ فاصلے پر جگہ بنائی تھی۔ دھیرے سے جھک کر اس کے کان میں کچھ کہتا وہ کھڑا ہوتا وہاں سے چلا گیا تھا۔ ارباز نے اسے جاتا دیکھ کر سر تاسف سے ہلایا تھا۔ وہ صبح خود پریسہ سے مل کر اسے سچ بتانے کا فیصلہ کر چکا تھا۔ ہاسپٹل کاریڈور میں جلال کو پریسہ دیکھائی دی۔ جلال غصے سے اس کا بازو پکڑ کر اسے کم رش والے حصے میں لایا تھا۔

" یہاں کیا کرنے آئی ہو؟"

وہ دانت پیستے بولا تھا۔

"کیا کیا تم نے میری بہن کے ساتھ؟"

اس نے اپنا سوال دہرایا تھا۔ جلال ایک قدم آگے آیا۔

" مار ڈالا تمہاری بہن نشاء یا ارفع جو بھی نام تھا اس کا۔ اپنے کھیل میں انجام پر پہنچ گئی وہ۔"

جلال کے چہرے پر اس وقت سفاکیت تھی کوئی گلٹ نہیں تھا۔ پریسہ صدمے سے پیچھے ہوئی تھی۔

"اور باسمہ؟"

بوا کے بتانے پر کہ باسمہ سب بھول چکی ہے وہ ان کے پیچھے ہاسپٹل آئی تھی۔

"تمہاری بہن کے کھیل کا مہرہ بنی تھی وہ اس کی اس حالت کی ذمہ دار بھی وہی ہے، وہ کامیاب ہو گئی تھی اپنے پلان میں لیکن شاید قسمت کو کچھ اور منظور تھا۔"

جلال کو اپنے ہاتھوں سے باسمہ کو مارنا یاد آیا تو لہجہ خود با خود نفرت چھلکانے لگا تھا۔

visit for more novels www.urdunovelbank.com

"تم قاتل ہو میری بہن کے؟"

وہ غصے سے اسے دھکا دیتی بولی تھی۔

"ثابت کرو۔"

جلال ہنسا تھا۔

"بہت جلد تمہیں بے نقاب کروں گی اور باسمہ وہ میرے ساتھ جائے گی۔"

پریسہ نے وارننگ دی تو جلال کے چہرے کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔اس کی جگہ غصے نے لے لی تھی۔

"باسمہ کے قریب بھی بھٹکنے کی کوشش مت کرنا ورنہ جو تمہاری بہن کے ساتھ کیا تمہارے ساتھ اس سے بھی برا ہو گا، اینڈ آئی مین اٹ۔"

جلال کا لہجہ کسی بھی رعایت سے عاری تھا۔

"اور میں کر کر رہوں گی، بہت جلد جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہو گے تم، اینڈ آئی آلسو مین اٹ۔"

اسی کے لہجے میں کہتی وہ ایک طنز بھری مسکراہٹ اس پر ڈال کر واپس مڑی تھی۔جلال کے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ آئی تھی۔

*******

لاک کھولتا وہ اپارٹمنٹ میں داخل ہوا اور ارد گرد نظر دوڑائی تو اسے بالکنی میں پریسہ کے ہونے کا گمان ہوا۔وہ دھیرے سے چلتا وہاں آیا تھا مگر سامنے کا منظر دیکھ کر وہ حیران رہ گیا تھا۔

"پریسہ کیا کر رہی ہو؟"

عابس اسے تیزی سے پینٹنگ بورڈ پر برش چلاتے دیکھ کر بولا۔مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔چہرہ ضبط سے سرخ پڑھ گیا تھا۔آنکھ سے نکلتا پہلا آنسو اس نے بے دردی سے صاف کیا تھا۔

"پریسہ!!!"

عابس نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی جانب کیا۔

"وہ کیسے کر سکتی ہے ایسا عابس! اس نے کیوں کیا؟ وہ کیوں کرے گی؟"

برش اس کے ہاتھ سے گرے تھے۔ وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپائے وہ رو دی تھی۔ عابس اسے ساتھ لگائے اندر لایا تھا۔ صوفے پر اسے بیٹھا کر وہ اس کے ساتھ بیٹھا۔

"کیا ہوا ہے پریسہ؟"

عابس کے اس کے ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا۔

"آج باسمہ کو دیکھا میں نے، وہ جلال کے پاس ہے، اور جلال کہتا ہے اس نے ارفع کو مار دیا، میری بہن پلانر نہیں تھی۔ وہ جھوٹ بول رہا ہے، اپنا گناہ چھپا رہا ہے۔ باسمہ کو خطرہ ہے اس کے پاس، مجھے اسے یہاں لانا ہو گا۔"

وہ یک دم کھڑی ہوئی تھی۔ عابس نے اسے واپس بیٹھایا اور خود جا کر کچن سے پانی کا گلاس لے آیا۔

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"پانی پیو!"

پریسہ نے دو گھونٹ پی کر گلاس واپس دے دیا تھا۔

"ہم اس سے بات کریں گے لیکن۔۔۔۔"

"کیا کہنا چاہتے ہو عابس! وہ سچ بول رہا ہے؟ تم بھی پھوپھو کی طرح میری بہن کو غلط سمجھتے ہو؟"

پریسہ نے غصے سے اس کے ہاتھ جھٹکے تھے۔

"وہ لوگ کافی شہرت رکھتے ہیں پریسہ! ہم بنا ثبوت کے ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور باسمہ۔۔۔۔"

"اس کی یاداشت چلی گئی ہے، اور یہ بھی اس جلال کا کام ہے۔ تم نے دیکھی تھی ناں وہ تصویر جو ارفع نے اپنے آخری میسج میں بھیجی تھی۔ وہ باسمہ کو مارنے والا تھا۔"

پریسہ اسے کنونس کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ مگر عابس بے بس تھا وہ کیسے اسے بتاتا کہ اسے بھی اس کی بہن پر بھروسہ نہیں ہے۔

"ہم کل باسمہ کے پاس جائیں گے۔ اس اپنے گھر واپس لائیں گے۔"

عابس نے ٹاپک بدل دیا تھا۔ پریسہ نے ہاں میں سر ہلایا۔ اسے شرمندگی بھی تھی باسمہ پر ہاتھ اٹھانے کی وجہ سے۔

"!میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں جلال"

وہ دل ہی دل میں جلال سے مخاطب تھی۔

visit for more novels!
www.urdunovelbank.com

ابھی مجھے اک دشت صدا کی ویرانی سے گزرنا ہے

ایک مسافت ختم ہوئی ہے، ایک سفر ابھی کرنا ہے

*********

اگلی صبح ارباز ہاسپٹل پہنچا تو اسے نہ ہی باسمہ ملی نہ ہی جلال۔ اس نے نرس سے پوچھا تھا ان کے بارے میں۔

"وہ تو انہیں زبردستی ڈسچارج کروا کر لے گئے تھے۔"

نرس نے اسے بتایا تو ارباز واپس گھر کے نکلا مگر جلال وہاں نہیں آیا تھا۔ ارباز بہت پریشان ہو گیا تھا۔ اس کا فون رنگ ہوا تو پریسہ کا نمبر دیکھ کر اس کچھ سوچتے ہوئے فون پک کیا۔

"ارباز بات کر رہے ہیں؟"

عابس نے پوچھا تو ارباز نے فون کو حیرت سے دیکھا۔

"یہ پریسہ کا نمبر۔۔۔۔۔"

"جی! نمبر پریسہ کا ہی ہے، میں پریسہ کا۔۔۔"

پریسہ کے فون کھینچنے پر اس کا جملہ ادھورا ہی رہ گیا تھا۔

"تم نے کیوں فون کیا ہے انہیں عابس! یہ بھی اپنے بھائی کی طرح جھوٹ ہی بولیں گے۔"

پریسہ کی بے اعتباری سے ارباز کو دکھ ہوا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھے بات کرنے دو پریسہ!"

عابس نے اس سے فون واپس لیتے ہوئے کہا۔

"مجھے اور پریسہ کو آپ سے ملنا ہے، معاملہ جتنی جلدی سلجھ جائے بہتر ہو گا، ورنہ ہم جلال کے خلاف کورٹ تک جائیں گے۔"

عابس نے سنجیدگی سے اپنی بات مکمل کی تھی۔ اربازنے کچھ کہنا چاہا مگر جلال کو گھر میں داخل ہوتے دیکھ کر اس نے کل کا وقت مانگ کر فون کاٹ دیا۔ وہ جلال کے پیچھے اس کے کمرے میں گیا تھا۔

"جلال! باسمہ کہاں ہے؟"

اپنی الماری سے کچھ نکالتا وہ رکا تھا۔

"جہاں بھی ہے محفوظ ہے بھائی!"

جلال نے ایک چھوٹے سے بیگ میں ڈاکومینٹس ڈالنا شروع کیے۔

"یہ کیا کر رہے ہو تم؟"

اربازنے اس کے ہاتھ سے بیگ لیا۔ باسمہ کے ڈاکومینٹس دیکھ کر وہ حیران ہوا۔

"یہ تمہارے پاس کیسے آئے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیگ بیڈ پر پھینک کر اربازنے غصے سے پوچھا تھا۔

"یہ کوئی مشکل کام تو نہیں تھا بھائی کہ میں کر نہیں سکتا تھا۔ فلحال مجھے جانا ہے بعد میں بات کرتے ہیں۔"

نارمل انداز میں کہتا وہ بیگ اٹھا کر کمرے سے نکل گیا۔ اربازنے اس کے نکلتے ہی فون ملایا تھا۔

"پیچھا کرو اس کا اور لوکیشن مجھے سینڈ کرو جلدی۔"

فون پر آرڈر دیتا وہ غصے سے باہر نکلا تھا۔

*********

اک یقیں پرور گُماں، اور اک حیات آمیز خواب

جیسے کوئی آئے گا اور اُلجھنیں لے جائے گا

ہوش میں آتے ہی اس نے پہلا چہرہ جلال کا دیکھا تھا جو اس کے ہوش میں آنے کا ہی انتظار کر رہا تھا۔

"اب کیسا فیل کر رہی ہو؟"

جلال نے نرمی سے پوچھا۔ باسمہ کے لیے جلال کا لہجہ بالکل نیا تھا۔

"میں نے کچھ نہیں کیا؟"

پریسہ کا مارا تھپڑ یاد آتے ہی اس کے آنسو بہہ نکلے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اگر کچھ نہیں کیا تو رو کیوں رہی ہو؟"

جلال نے صوفے سے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"انہوں نے مارا تھا مجھے۔"

اس کے معصومیت سے کہنے پر جلال مسکرایا۔ باسمہ رونا بھول کر اسے دیکھ رہی تھی۔ دروازہ ناک ہوا تو جلال نے دروازے کی سمت دیکھا۔ باہر کھڑا سرفراز اشارے سے اسے بلا رہا تھا۔

"جا کر فریش ہو جاؤ میں کچھ دیر تک آتا ہوں۔"

بیگ اسے پکڑا کر وہ سر فراز کے پاس چلا گیا تھا۔ باسمہ کو بیگ میں موجود سوٹ نے چونکایا تھا۔

" جلال سب بندوبست ہو گیا ہے، جیسے ہی کاغذ مکمل ہوں گے میں اپلائی کروادوں گا۔"

سر فراز اس کے ساتھ لاؤنج میں آتا ہوا بولا تھا۔ وہاں پہلے ہی کچھ لوگ بیٹھے تھے۔ ڈور بیل بجنے پر سر فراز اٹھ کر دیکھنے چلا گیا۔ مگر جب واپس آیا تو گال پر ہاتھ رکھے جلال کو گھور رہا تھا۔ جلال نے پہلے اسے پھر سر فراز کو دیکھا تھا۔ وہ ہنسا تھا۔

"تو ہنس رہا ہے تیرے حصے تھپڑ کھایا ہے میں نے۔"

سر فراز نے جتاتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے جلال؟"

ارباز نے سامنے آتے پوچھا۔

"نکاح ہونے جا رہا ہے بھائی! اور اس بار اصل میں۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

جلال آرام سے کہتا کھڑا ہوا تھا۔ ارباز کے لیے یہ بات شاک کا باعث بنی تھی۔

"کیا مطلب ہے تمہارا اس بات سے جلال؟"

ارباز نے حیرت اور نا سمجھی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مطلب صاف ہے بھائی! آپ نے کہا تھا اسے میری ضرورت ہے تو بس آپ کا کہا مان رہا ہوں۔"

اس کے جواب پر سر فراز منہ منہ میں بڑبڑایا تھا۔

"محبت کرتے ہو اس سے؟"

ارباز کے سوال پر سرفراز کے چہرے پر چمک آئی۔

"اب بول بیٹا!"

وہ پھر سے بڑبڑایا تھا۔

"پتا نہیں۔"

جلال کے جواب پر سرفراز کا دل چاہا اپنا ماتھا پیٹ لے۔

"بھائی! اسے چھوڑیں۔ اس نے تو آج تک ہماری محبت کو قبول نہیں کیا۔"

سرفراز جیسے ہی بولا تھا، ارباز اور جلال کے چہرے کے ایکسپریشن دیکھ کر توبہ توبہ کرتا ہوا پیچھے ہوا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"باسمہ سے پوچھا؟ وہ خوش ہے اس فیصلے سے؟"

ارباز کو باسمہ کی فکر ہوئی تھی۔

"مجھے لگتا یہاں پر سب سے زیادہ خوش وہی ہو گی۔"

جلال نے سرفراز کو نکاح خواں کو ریسیو کرنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیوں نہیں بتایا سب؟"

ارباز کے اس سوال پر وہ مسکرایا تھا۔

"میرے پیچھے جو جاسوس آپ نے چھوڑے ہوئے ہیں کیا انہوں صحیح صحیح نہیں بتایا یہاں کا ایڈریس بھائی!"

جلال کو سب معلوم تھا ارباز جان کر ہی سر جھٹکتا کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔

"سیکنڈ والا روم ہے۔"

جلال نے بتانا ضروری سمجھا تھا۔

*******

"پریسہ!"

عابس اس کے سامنے بیٹھا تھا جب کہ وہ اپنی ہی سوچ میں گم کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھ رہی تھی۔ عابس کے پکارنے پر بھی اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

"میری بات سنو پریسہ!"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

عابس نے کندھوں سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا۔ پریسہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"سب کہتے ہیں وہ غلط تھیں، لیکن مجھے بس میری ماں کے الفاظ سنائی دیتے ہیں عابس! انہوں نے کہا تھا اپنی بہن کا دھیان رکھنا۔ انہوں نے بیٹی مانا تھا مجھے عابس! اور میں ناکام ٹھری۔ اب کیا جواب دوں میں انہیں؟ کہاں ہے ان کی بیٹی اور میں نے کیوں اس کی حفاظت نہیں کی؟"

پریسہ بے بسی سے بول رہی تھی۔ عابس ضبط سے اسے سن رہا تھا۔

"امی نے ارفع کے متعلق کبھی جھوٹ نہیں کہا پریسہ! وہ زبان دراز، بد تمیز اور مغرور تھی۔ اس کے باوجود بھی میں تمہارے ساتھ مل کر اسے ڈھونڈ رہا تھا کیونکہ وہ تمہاری بہن تھی۔"

عابس نے کھل کر بولنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

"اس نے جان بوجھ کر یونی چینج کی، اس کی گیدر رنگ ہمیشہ بولڈ ہوتی تھی، وہ تمہارا متضاد تھی پریسہ! بس ایک چیز کامن ہیں تم دونوں میں تمہاری ماں ایک ہے۔"

عابس بول رہا تھا اور وہ نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

"اس دن وہ امی کو دھکا دے کر گھر سے نکلی تھی، زبردستی باسمہ کو ساتھ لیکر۔ میں نے بہت ڈھونڈا تھا اسے مگر نہ وہ ملی نہ باسمہ! تب سے گلٹ میں ہوں پریسہ! کہ باسمہ کو بہن بنانے کے بعد اس سے غافل کیسے ہو گیا میں۔"

عابس اسے وہی بتا رہا تھا جو آج تک ماہم بھی اسے بتاتی آئی تھی۔ پریسہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔ پیچھے کھڑا اس کی ماں کا ہیولہ اس کی جانب شکایتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ وہ چاہ کر بھی سچ قبول نہیں کر پا رہی تھی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

*********

(ماضی)

"عابس! مجھے چابی واپس کرو۔"

تیز تیز سیڑھیاں چڑھتا وہ ہنس رہا تھا۔ اس کے پیچھے پریسہ بھاگتے ہوئے بول رہی تھی۔ حریم بیگم نیچے سر پکڑے کھڑی تھیں جبکہ ماہم جوس کا گلاس پکڑے اس ریس کے انجام کا انتظار کر رہی تھی۔

"یہ اسکوٹی اس لئے نہیں لی گئی تھی کہ تم میرے ساتھ باہر جانا چھوڑ دو۔"

گرل کے دوسری جانب کھڑے ہو کر اس نے پھولے سانس کے ساتھ کہا تو پریسہ نے اسے اتنی خطرناک جگہ پر کھڑے دیکھ کر غصے سے گھورا۔

"تم اپنی لیٹ آنے کی روش تو بدل نہیں سکتے، تمہیں میرے اکیلے جانے پر اعتراض ہو رہا ہے۔"

پریسہ نے غصے سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ آس پاس کے لوگ بھی باہر نکل آئے تھے، سب سمجھ رہے تھے کہ عابس سر عام خودکشی کی تیاری کر رہا ہے۔

"اکیلے جانے پر نہیں بلکہ میرے ساتھ نہ جانے پر اعتراض ہے۔"

عابس نے اس کی تصیح کی۔

"عابس چابی دو مجھے ورنہ؟؟؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ چڑتے ہوئے بولی۔

"ورنہ کیا؟" وہ لڑکھڑایا تھا مگر سنبھل کر بولا۔ پریسہ پیر پٹھکتی واپس مڑ گئی تھی۔ عابس آگے جھانک کر دیکھ رہا تھا تبھی اسے ماہم کی آواز سنائی دی، وہ اسے ہی بلا رہی تھی۔ گرل پھلانگتا وہ تیزی سے نیچے آیا تھا۔

"کیا ہوا؟"

اس نے حریم بیگم اور ماہم کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"باسمہ! بے ہوش ہو گئی ہے، اور سب آپ کے ڈرامے کی وجہ ہوا۔ اب جو ہو گا اسے دیکھنے کی مجھ میں ہمت نہیں۔ امی! دعا کریں سب اچھا ہو۔"

ماہم کہہ کر جوس کا گلاس ایک سانس میں ختم کرتی کمرے میں چلی گئی تھی جہاں پریسہ باسمہ کے ساتھ تھی۔ وہ بھی لمبی سانس لیتا کمرے کی جانب بڑھ گیا تبھی ڈور بیل بجی تھی۔

"دیکھو جا کر۔"

حریم بیگم نے غصے سے کہا اور کمرے میں چلی گئیں۔

"حد ہے سوتیلے پن کی۔"

منہ منہ میں بڑبڑاتے اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا سامنے بلیک ٹائٹ جینز اور اور وائٹ شرٹ پہنے کھڑی لڑکی رخ موڑے کھڑی تھی۔ منہ میں ببل گم چباتی وہ دروازہ کھلنے پر پلٹی تھی۔ عابس کو اوپر سے نیچے دیکھتے ہوئے اس نے ببل پھلایا اور ایک پرچی اس کی سامنے کی۔ عابس نے دیکھا تو ان کا ایڈریس لکھا تھا۔

"کس سے ملنا ہے آپ کو؟"

عابس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"پریسہ!"

ایک لفظی جواب دے کر اس نے پرچی وہیں پھینک دی تھی۔

"آپ کون؟"

عابس نے اب کی بار ناگواری سے پوچھا تھا۔

"اس کی بہن۔"

وہ جواب دیتی زبردستی اندر داخل ہو گئی تھی۔

"کون آیا ہے جو تم دروازے کو ہی پیارے ہو گئے ہو؟"

حریم بیگم بولتے ہوئے وہاں آئی تو ارفع کو دیکھ کر ٹھٹھکی۔

"تم؟"

"ہائے! میرا نام ارفع ہے، ارفع شاہ نواز!"

اپنا تعارف کروا کر وہ ان کے ری ایکشن کی منتظر تھی۔ حریم بیگم نے آگے بڑھ کر اسے گلے سے لگایا تھا۔ ارفع کو کوفت ہوئی تھی۔ پریسہ بھی باہر آئی تو ارفع کو دیکھ کر حیران ہو گئی۔ کل ہی تو آرزو بیگم نے اسے ارفع کی فوٹو بھیجی تھیں اور آج وہ سامنے تھی۔ ارفع ناچاہتے ہوئے بھی پریسہ کے گلے لگی تھی۔

*******

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"مجھے معاف کر دینا پریسہ! میں ایک اچھی ماں ثابت نہیں ہوئی۔ اپنی خود غرضی میں آ کر میں نے اپنے لئے جہنم خرید لی، اور ارفع کو بھی تباہی کی طرف دھکیل دیا۔ ارفع کا خیال رکھنا پریسہ! میں یہ نہیں کر سکی اس لیے وہاں بھیج رہی ہوں۔ اسے بچا لینا بھٹکنے سے۔ مجھ جیسا خود غرض بننے مت دینا اسے۔ تمہاری ماں آرزو!"

رات کا نا جانے کونسا پہر تھا۔ وہ چھت پر کھڑی تھی۔ ہاتھ میں ارفع کا دیا خط تھا۔

"آپ نے میرا خیال رکھنے کا تو کہا ہی نہیں امی!"

اس کی آنکھ سے آنسو نکلا تھا۔ عابس کے پیچھے سے آ کر اس کے کندھوں پر چادر ڈالی تھی۔

"اپنا خیال رکھا کرو پریسہ! اتنی ٹھنڈ میں یہاں کھڑی ہو وہ بھی بنا شال کے۔"

عابس کے ڈپٹنے والے انداز پر وہ مسکرائی تھی۔

"امی کہہ رہی ہیں ارفع کا خیال رکھنا۔ وہ تم پر بوجھ تو نہیں بنے گی ناں؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پریسہ نے پوچھا تو عابس نے نفی میں سر ہلایا۔

"تم بہت سوچتی ہو پریسہ! تمہاری بہن میری بھی بہن ہے، ہم رکھ لیں گے اس کا خیال۔"

اسے ساتھ نیچے لے جاتا وہ بولا تو پریسہ آسودگی سے مسکرا دی۔

*******

"یہ یونی ٹھیک لگی تمہیں؟"

ارفع کا رویہ ان سب کے ساتھ لیا دیا ہوتا تھا۔ اکیلے بیٹھنا اس کا پسندیدہ کام تھا۔ وہ خود ہی دوسری یونی میں اپلائی کر چکی تھی۔ اس کی مارکنگ اچھی تھی اس لئے وہاں جو خالی سیٹ تھی وہ اسے مل گئی تھی۔

"ٹھیک کا تو پتہ نہیں لیکن میں مطمئن ہوں یہاں کی پڑھائی سے۔"

ارفع نے اپنے فون میں گیم کھیلتے ہوئے کہا۔

"آپی! میرا ہوم ورک رہتا ہے۔"

باسمہ کی روئی آواز پر ارفع نے بھی اس کی جانب دیکھا تھا۔

"میں کروا دیتی ہوں۔"

پریسہ اس کے ساتھ چلی گئی تھی، پیچھے ارفع سر جھٹکتی واپس سے موبائل فون میں بزی ہو گئی تھی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

تم دیر سے آنے لگی ہو ارفع! بتا دیا کرو کہاں ہو؟"

حریم بیگم نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"مجھے اپنے معاملات میں کسی کی دخل اندازی پسند نہیں۔"

وہ غصے سے کہتی کمرے میں چلی گئی تھی۔ اس کا رویہ چند مہینوں سے بدل گیا تھا۔ پریسہ کے سامنے وہ بالکل نارمل ہوتی تھی، جبکہ اس کی غیر موجودگی میں کسی کو بھی خاطر میں نہ لاتی تھی۔ آج کل تو وہ باسمہ کے قریب رہنے لگی تھی۔ حریم بیگم کو

پریشانی ہونے لگی تھی۔وہ ان کے بھائی کا خون تھی لیکن اس کی تربیت کرنے والی عورت سے انہیں بالکل اچھے کی امید نہیں تھی۔انہوں نے پریسہ سے بات کرنے کا سوچا۔

"تم میرے ساتھ کل جاؤ گی۔"

ارفع باسمہ کے سامنے بیٹھی اسے بتا رہی تھی۔

"مجھے ڈر لگتا ہے۔"

باسمہ نے سر جھکائے کہا۔

"میرے ساتھ جانا ہے تو ڈرنا چھوڑو اور تمہیں تمہارے فیورٹ ہیروسے بھی ملواؤں گی۔"

باسمہ نے نا سمجھی نے اسے دیکھا تھا۔وہ بے فکر ہوتی بیگ سے سیب نکال کر کھانے لگی تھی۔موبائل پر ہونے والی بیپ پر وہ مسکراتی ہوئی اٹھ کر کمرے سے نکل گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

***********

"میں نے کہا تھا پریسہ!اسے سمجھالو۔اس کی حرکتیں صحیح نہیں ہیں۔وہ آج بھی زبردستی باسمہ کو ساتھ لے کر گئی ہے۔"

حریم بیگم کے پاؤں میں موج آئی تھی گرنے کی وجہ سے۔وہ بیڈ پر بیٹھی غصے سے بول رہی تھیں۔عابس انہیں ڈھونڈنے نکلا ہوا تھا۔پورا دن گزر گیا تھا مگر وہ اسے کہیں نہیں ملیں۔

"پھوپھو!آپ اس پر یقین کرنا ہی نہیں چاہتیں۔اس نے کہا تھا وہ باسمہ کو اپنے دوستوں سے ملوانے لے جا رہی ہے۔"

"بس کرو پریسہ! اس پر اتنا بھروسہ مت کرو۔ کیا تم نے باسمہ کو نہیں دیکھا تھا۔ وہ پھر سے ڈرنے لگی ہے۔"

ماہم نے اس کی بات میں جواب میں کہا تو پریسہ نے اسے گھورا۔

"میں نے اسے خوش دیکھا ہے، مجھ سے پینٹنگ سیکھتے ہوئے دیکھا ہے۔"

پریسہ نے اسے جتایا۔

"تو تمہیں اس پر ہم سے زیادہ یقین ہے؟"

ماہم نے دکھ سے پوچھا۔

"مجھے اسے فون کرنے دو ماہم!"

پریسہ نے پھر سے ارفع کا نمبر ملانا شروع کیا تھا۔ اس بار نمبر آن ملا تھا۔ بیل جا رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کہاں ہو تم ارفع؟"

پریسہ نے اس سے پوچھا۔ دوسری جانب عجیب ہی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

"ارفع!"

اس نے پریشانی سے پکارا۔

"پلیز مجھے جانے دو۔"

باسمہ کی روتی ہوئی آواز اسے سنائی دی وہ پریشان ہوئی۔ یک دم وہ چلائی تھی۔

"باسمہ!ارفع!"

فون کٹ ہو گیا تھا۔وہ پریشان سے بار بار فون ملا رہی تھی۔ تبھی اسے ایک تصویر ملی۔ارفع کے نمبر سے ہی بھیجی گئی تھی۔باسمہ پر چاقو تانے کھڑا شخص۔

"پھوپھو!باسمہ!"

وہ باہر کی جانب بھاگی،جب اندر آتے عابس سے ٹکرائی تھی۔

"عابس!باسمہ----"

وہ روتے ہوئے بولی۔وہ لوگ پولیس اسٹیشن گئے تھے۔مگر ان کی ہر کوشش ناکام گئی تھی،نی ارفع انہیں ملی تھی اور نہ ہی باسمہ!فون کی آخری لوکیشن پر انہیں اس سنسان گھر میں ارفع کا خون ملا تھا۔اس کا پرس لیکن باقی کچھ نہیں ملا۔

"یہ سب اس لڑکی نے کیا ہے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ پریشان تھی بہت جب اسے حریم بیگم کی آواز سنائی دی۔وہ کمرے سے اٹھ کر باہر آئی۔

"پھوپھو!آپ کو اب بھی اس کی فکر نہیں ہے۔وہ چار دن سے غائب ہے۔"

پریسہ نے دکھ سے کہا۔

"مجھے میری باسمہ کی فکر ہے بس!میں جانتی ہوں اسی نے کچھ کیا ہے۔"

حریم بیگم نے غصے سے کہا۔

"اس نے نہیں کیا کچھ، اور جس نے کیا کیا ہے میں اسے سامنے لاؤں گی۔"

وہ آنسو صاف کرتی گھر کے باہر چلی گئی۔

"پریسہ! کہاں جا رہی ہو؟"

ماہم اس کے پیچھے بھاگی تھی۔

"جب تک سچ سامنے نہیں لے آتی میں واپس نہیں آؤں گی ماہم! میری بہن قصوروار نہیں ہے۔"

وہ ماہم سے ہاتھ چھڑاتی چلی گئی تھی۔ حریم بیگم اپنا سر پکڑ بیٹھ گئیں تھی۔ عابس اس کی ضد کے آگے ہار مان کر اسے فلیٹ میں لے آیا تھا جو اس نے رینٹ پر دینا تھا۔ پریسہ نے باسمہ کے اسکول سے معلومات لی تھیں۔ ندیم نے اسے ایک آدمی کے بارے میں بتایا تھا جو اکثر باسمہ کو ڈراتا تھا۔ ارفع کی یونی کی معلومات نکلوائیں تو اس کی کسی سے دوستی نہیں تھی، وہ الگ تھلگ رہتی تھی۔ اب جا کر جب سچ سامنے آیا تھا تو وہ یقین نہیں کر پا رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دشت میں پیاس بجھاتے ہوئے مر جاتے ہیں

ہم پرندے کہیں جاتے ہوئے مر جاتے ہیں

ہم ہیں سوکھے ہوئے تالاب پر بیٹھے ہوئے ہنس

جو تعلق کو نبھاتے ہوئے مر جاتے ہیں

گھر پہنچتا ہے کوئی اور ہمارے جیسا

ہم ترے شہر سے جاتے ہوئے مر جاتے ہیں

کس طرح لوگ چلے جاتے ہیں اٹھ کر چپ چاپ

ہم تو یہ دھیان میں لاتے ہوئے مر جاتے ہیں

ان کے بھی قتل کا الزام ہمارے سر ہے

جو ہمیں زہر پلاتے ہوئے مر جاتے ہیں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یہ محبت کی کہانی نہیں مرتی لیکن

لوگ کردار نبھاتے ہوئے مر جاتے ہیں

ہم ہیں وہ ٹوٹی ہوئی کشتیوں والے تابشؔ

جو کناروں کو ملاتے ہوئے مر جاتے ہیں

(عباس تابش)

**********

(حال)

ارباز نے باسمہ کا بھائی بن کر گواہ کی حیثیت سے سائن کیے تھے۔ نکاح کے وقت بھی وہ اس کے پاس بیٹھا اس کے سر پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔ نکاح مکمل ہوتے ہی باسمہ کی آنکھ سے آنسو نکلا تھا۔ لبوں پر مسکراہٹ تھی۔ وہ گھونگھٹ کے اندر سے ہی جلال کو دیکھ رہی تھی۔ جو مسکرا تو نہیں رہا تھا مگر اس کے چہرے پر خوشی تھی۔

"بھائی! آپ اسے گھر لے جائیں، مجھے ضروری کام سے جانا ہے۔"

سب کے جاتے ہی وہ سرفراز کو اشارہ کرتا ارباز کے پاس آکر بولا تھا۔ باسمہ نے حیرت سے اسے دیکھا جو اس کی جانب دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جلال!"

"پلیز بھائی! واپس آکر بتادوں گا سب، ابھی آپ اسے لے جائیں۔"

باسمہ نے منہ بنالیا تھا۔ جلال کی توجہ نہ ملنے پر۔ ارباز بھی مزید کچھ نہ پوچھتا باسمہ کو لیے آگے بڑھ گیا تھا۔

"ایک منٹ بھائی!"

جلال کی آواز پر وہ دونوں رکے۔باسمہ کے دل کی دھڑکن پل میں تیز ہوئی تھی۔جلال نے کمرے سے لاکر چادر باسمہ کے گرد ڈال کر اسے کور کیا تھا۔

"بی کیئر فل!"

دھیرے سے بولتا وہ پیچھے ہوا تھا۔باسمہ مسکرائی تھی۔ان کے جاتے ہی جلال کاغذات لیکر باہر نکلا تھا جہاں سرفراز اس کا انتظار کر رہا تھا۔

"کب تک کے لیے جائے گا جلال؟"

سرفراز نے اس پوچھا تو نکاح نامے کو دیکھتا جلال چونکا۔

"جب تک وہ نارمل نہیں ہو جاتی۔"

جلال کے جواب پر وہ مسکرایا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"تو مان کیوں نہیں لیتا تجھے اس سے محبت ہو گئی ہے؟"

سرفراز نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔

"جب محبت ہو گی مان لوں گا۔"

جلال کے سڑے ہوئے جواب پر سرفراز نے منہ بگاڑا تھا۔

"پہلے کہاں جانا ہے؟"

سر فراز نے چڑ کر پوچھا۔

"نکاح رجسٹر کروانے۔"

جلال کی نظر اب بھی نکاح نامے پر تھی۔ سر فراز نے سر جھٹکا تھا۔

**********

گھر پہنچ کر ارباز نے بوا کو باسمہ کا خیال رکھنے کی تاکید کرتے ہوئے قدم باہر کی جانب بڑھا دیئے تھے۔ پہلے اسے تابش سے ملنا تھا جو طبیعت خرابی کی وجہ سے آفس سے لیو پر تھا۔ اس کا ارادہ تابش کے گھر جانے کا تھا۔ مگر ذہن بھٹک بھٹک کر پریسہ کی جانب جا رہا تھا۔ مطلوبہ بلڈنگ کے سامنے کار روک کر ارباز باہر آیا۔ لفٹ کے ذریعے تابش کے فلیٹ تک جا کر اس نے ڈور بیل بجائی۔ دو بار بیل جانے پر بھی دروازہ نہ کھلا تو ارباز نے اپنا فون نکالا۔ وہ ابھی تابش کو فون کرنے ہی والا تھا کہ دروازہ کھل گیا۔ سرخ چہرہ، اور آنکھیں اس کی زیادہ طبیعت خرابی کا پتا دے رہی تھیں۔ ارباز کو دیکھ کر تابش ٹھٹھکا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ایسے ہی کھڑے رہو گے کیا؟"

ارباز کی بات پر وہ شرمندہ ہوتا اسے راستہ دے گیا۔

"ڈاکٹر کے پاس گئے تھے؟"

اندر آتے ہی ارباز نے پوچھا۔

"جی گیا تھا۔ موسمی بخار ہے بس۔"

نقاہت بھرے لہجے میں کہتا وہ صوفے پر بیٹھا تھا۔

"رات میں باتھ لیا تھا؟"

ارباز کا تفتیشی انداز اس کو مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔

"کار ٹھیک کروا کر آیا تھا سر! دیر ہو گئی تھی اور تھکن بھی تو اس لیے۔۔۔۔۔"

اپنی غلطی تسلیم کرتا وہ کل کی بابت بتا رہا تھا۔

"ناشتہ کیا تھا؟"

ارباز اٹھ کر کچن کی جانب گیا تھا جہاں بریڈ کے سلائس اور انڈہ ویسا ہی پڑا تھا۔

"دل نہیں کر رہا تھا۔"

تابش نے سر جھکا کر کہا۔ ارباز نے فریج چیک کیا مطلوبہ چیزیں نکال کر وہ اب اپنا کوٹ اتار کر صوفے پر رکھ رہا تھا۔ اوپن کچن ہونے کی وجہ سے وہ ساتھ ساتھ تابش کو بھی دیکھ رہا تھا جو مسلسل چھینک رہا تھا۔ سوپ تیار کر کر وہ باؤل میں ڈال کر اس کے پاس آیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" پیو اسے۔"

سختی سے کہتا وہ اس کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔

"تھینک یو بھائی!"

تابش نے تشکر سے کہا۔

" تم دونوں بیماری میں اسی طرح لاپرواہی کرتے ہو۔"

ارباز نے اسے ڈپٹا۔

" آپ کے جیسا بڑا بھائی ہے ناں اس لیے کرتے ہیں۔"

تابش نے شرارتی لہجے میں کہا۔ ارباز اسے سوپ پینے کا اشارہ کرتا اس کی میڈیسن چیک کر رہا تھا۔

**********

ایک ایک کر کر ساری لائٹس جلاتی وہ پورے گھر کو روشن کر رہی تھی۔ آج پھر وہ اس روم کے سامنے رکی تھی جہاں جانے پر شیبی نے اسے سزا دی تھی۔ وہ شیبی کی زندگی کے ہر راز سے واقف ہو کر بھی مکمل حقیقت نہیں جانتی تھی۔ اس دن اس نے چند فوٹوز دیکھی تھیں، اسے اب اپنے شک پر یقین کی مہر لگانی تھی۔ شیبی کچھ دیر پہلے ہی گھر سے نکلا تھا اس لیے اس کا اتنی جلدی واپس آنا ناممکن تھا۔ وہ دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی۔ لائٹ آن کر کر وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی آگے آئی۔ سب تصویریں اور لوگ اس کے لیے انجان نہیں تھے مگر ایک فوٹو پر لکھا گڑیا اس کے چہرے کے تاثرات سخت کر گیا تھا۔ گیارہ سالہ بچی، جو اپنی دونوں چوٹیوں کے ذریعے اپنی مونچھیں بنائے کھڑی تھی ساتھ گھٹنوں کے بل اس کے پاس شیبی بیٹھا تھا۔ ارفع کی آنکھوں میں مرچیں سی بھر گئیں تھی، باسمہ کو شیبی کی گڑیا کے روپ میں دیکھ کر۔ وہ مٹھیاں بند کرتی کمرے سے نکل تھی۔

" کاش تمہیں اپنے ہاتھوں سے مار پاتی میں باسمہ! لیکن کوئی بات نہیں جلال نے یہ کام کر ہی دیا ہو گا۔"

وہ شاطرانہ ہنسی ہنس دی تھی مگر یک دم ہی اس کی ہنسی کو بریک لگا تھا۔

"اگر شیبی کو معلوم ہو گیا کہ وہ انجان لڑکی باسمہ تھی تو؟؟"

ارفع کو فوراً خوف نے گھیرا تھا۔اب جا کر تو اس کی سزا ختم ہوئی تھی کسی بے قصور کو کھیل میں شامل کرنے کی اگر باسمہ کا نام سامنے آجاتا تو جانے شیبی کیا کرتا۔وہ خود کو تسلی دیتی کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔

*********

انت لم تکون صدفہ، أنت دُعاء مُستجاب۔

تم اتفاق نہیں، تم قبول ہوئی دعا ہو۔"

خود کو بار بار آئینے میں دیکھتی وہ خود ہی شرما جاتی تھی۔پانچ گھنٹے سے وہ روم میں بند تھی۔خوشی اتنی تھی کہ کھانے تک خیال اس کے دل میں نہیں آیا تھا۔اس نے ٹیبل پر پڑی کاجل اٹھا کر آنکھوں میں لگائی تو کاجل لگتے ہی آنکھیں مزید بڑی دیکھائی دینے لگی تھیں۔لپسٹک کی جانب دیکھتی وہ اپنی خواہش پوری کرنے کی ہمت جٹا رہی تھی، پھر سب خیال ہٹا کر اس نے اس نے لائٹ پنک لپسٹک اٹھائی مگر بے دلی واپس رکھ دی۔ آنکھوں میں چمک بڑھتے ہی اس نے دروازے پر ایک نگاہ ڈالی اور ریڈ لپسٹک اٹھالی۔سب سامان وہ اریاز کے ساتھ جا کر لائی تھی مگر استعمال آج پہلی بار کر رہی تھی۔تیار ہو کر اس نے آئینے میں خود کو دیکھا، پھر منہ بسور لیا۔ڈوپٹے سے خود کو چھپاتی وہ کمرے سے باہر آئی تھی۔بوا کو نہ پا کر وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر جلال کے کمرے میں داخل ہو گئی تھی۔دوسری جانب جلال کا موبائل اسے سگنل دے چکا تھا۔

"میں کیسی لگ رہی ہوں؟"

جلال کی فوٹو کے سامنے کھڑی وہ اس سے پوچھ رہی تھی۔

"آپ نے میری تعریف بھی نہیں کی؟ دیکھا تک نہیں۔"

وہ اب شکایت کر رہی تھی جبکہ گھر میں داخل ہوتا جلال مسکرایا تھا۔

"آپ کو کچھ بتانا تھا، وہ جو کل والی آپی نام لے رہی تھی ناں ارفع؟"

باسمہ کے رازداری سے بولنے پر جلال رکا۔

"وہ اچھی نہیں تھی، وہ مارتی تھی مجھے۔ لیکن وہ کیوں کرتی تھی مجھے یاد نہیں آرہا۔"

رازداری سے کہتی وہ پیچھے ہوئی۔ جلال کے ذہن میں ڈاکٹر ہاشم کی بات گونجی تھی۔ باسمہ کو کچھ کچھ یاد آرہا تھا۔ وہ تیز قدم اٹھاتا کمرے میں داخل ہوا تھا۔ باسمہ دروازہ کھلنے پر اپنی جگہ پر اچھلی تھی۔

"میں جا ہی رہی تھی بس۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ ممناتے ہوئے جلال کے پاس سے گزر کر جانے لگی تو جلال نے اس کے بازو سے پکڑ کر اسے روکا۔

مٹھیوں میں اپنا ڈوپٹہ جکڑتی وہ آنکھیں بند کر گئی تھی۔ جلال نے بازو پکڑے ہی اسے پیچھے کیا تو اس کو آنکھیں بند کیے دیکھ کر سر جھٹکا۔

"آنکھیں کھولو!"

جلال کا لہجہ سخت نہیں تھا یہی وجہ تھی وہ بے ساختہ نفی میں سر ہلا گئی تھی۔

"ٹھیک ہے جو ڈوپٹے پر کیڑا ہے اسے خود اتار لینا۔"

اس کا بازو چھوڑ کر وہ پیچھے ہو گیا تھا جبکہ باسمہ کے چہرے پر ہوائیاں اڑ گئی تھیں۔ڈوپٹہ اچھالتی وہ جلال کا بازو پکڑ کر کھڑی ہو گئی تھی۔جلال نے مسکراہٹ ضبط کی تھی۔پھر اس سے بازو چھڑوا کر ڈوپٹہ اٹھا کر اسکو اوڑھایا اور اپنے ساتھ بالکنی میں لے آیا۔شام ہو چکی تھی۔لمبی سانس خارج کرتا وہ اس کا ہاتھ آزاد کر گیا تھا۔ریلنگ پر دونوں ہاتھ رکھ کر وہ آگے جھکا تھا۔باسمہ خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی، جیسے اسے دیکھنا اس کا پسندیدہ مشغلہ ہو۔

"ولن تعریف نہیں کرتے۔"

وہ بولنا شروع ہوا تو باسمہ چونکی۔

"جھوٹ نہیں بولتے۔۔۔۔۔۔دھوکا نہیں دیتے۔۔۔۔۔اور مسکراتے تو بالکل بھی نہیں۔"

جلال سامنے دیکھتا بول رہا تھا جبکہ باسمہ کو ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ سب پہلے سن چکی ہو۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تمہارے ہی الفاظ ہیں۔"

جلال جیسے اس کی الجھن سمجھ گیا تھا۔

"میں ولن ہوں تمہاری زندگی میں۔"

یک دم پلٹ کر وہ بولا تو باسمہ نے منہ بسورا۔

"میں نے کسی وجہ سے کہا ہو گا۔"

منہ بے زاویے بگاڑتی وہ بولی تو جلال نے ہاں میں سر ہلایا۔

"تب نہیں سمجھا تھا اس بات کا مطلب مگر اب سمجھ گیا ہوں۔"

جلال کا لہجہ یک دم ہی بدلا تھا۔ باسمہ کو اب بھی سمجھ نہیں آئی تھی مگر وہ خاموش تھی کیونکہ جلال بھی خاموشی سے آسمان کی جانب دیکھ رہا تھا۔ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ نامحسوس انداز میں جلال کے بالکل پاس آکر کھڑی ہو گئی تھی۔

*********

ڈور بیل بجی تو عابس نے دروازہ کھولا۔ ارباز کو اس کی وہاں موجودگی اچھی نہیں لگی تھی مگر پیچھے ایک اور لڑکی کو دیکھ کر وہ مطمئن ہوا تھا۔ ماہم نے ارباز کو دیکھا تو حیران ہوئی، پھر الٹے قدم لیتی وہ کمرے میں بھاگی تھی۔

"یار پریسہ! تمہارے باس تو جلال سے بھی زیادہ ہنڈسم ہے یار!"

دل پر ہاتھ رکھتی وہ اس کے سامنے بیڈ پر گری تھی۔ پریسہ نے ایک سنجیدگی بھری نظر اس پر ڈالی اور کھڑی ہو گئی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"صورتوں سے متاثر ہونا چھوڑ دو ماہم! کبھی کبھی فرشتے کے روپ میں بھی شیطان سے سامنا ہو جاتا ہے۔"

سنجیدگی سے کہتی وہ کمرے سے نکل گئی تھی۔ ماہم نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"کبھی کبھی ہم شیطان کو بھی پہچان نہیں پاتے۔"

ماہم نے اداسی سے کہا تھا اور اس کے پیچھے باہر آگئی تھی۔

ارباز ایک جانب لگی پینٹنگز دیکھ رہا تھا جن میں بدلے کی آگ اور جنون اسے دیکھائی دے رہا تھا۔

"کیوں مارا آپ کے بھائی نے میری بہن کو؟"

پریسہ کے سپاٹ انداز پر وہ مڑا تھا۔عابس پریسہ کے ساتھ کھڑا ہو گیا تھا۔ماہم بھی آگے آچکی تھی۔ارباز نے ایک گہرا سانس لیا۔

"کیا نشاء میرا مطلب ہے ارفع نے کبھی آپ سے جلال کا ذکر کیا تھا؟"

ارباز نے پہلے سوال پوچھنا مناسب سمجھا۔

"یہ تو بولتا بھی پیارا ہے۔"

ماہم بڑبڑائی تو پریسہ نے اسے گھورا۔

"نہیں!"

پریسہ نے ایک لفظی جواب دیا۔ارباز نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اور باسمہ نے؟"

اگلے سوال پر ماہم فورا بولی تھی۔

"میرے ساتھ موو ی دیکھتی باسمہ!"

ماہم تھوڑے دکھ سے بولی تھی۔ارباز نے ٹھنڈی سانس لی،یعنی کوئی بھی ارفع کے اس عمل کی وجہ نہیں جانتا تھا۔ارباز نے سب بتانا شروع کیا جو جلال نے اسے بتایا تھا۔ماہم کو تو ارفع کی حرکت پر غصہ آرہا تھا اس کے برعکس عابس اور پریسہ خاموشی سے سن رہے تھے۔چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔

"میرا بھائی کو ہیوی ڈرگز دی گئی تھی،وہ اپنے ہوش میں نہیں تھا جب اس نے باسمہ کو تکلیف پہنچائی۔"

ارباز کا لہجہ سخت ہو چکا تھا۔ماہم منہ پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔

"آپ کے بھائی نے یہ کہانی آپ کو سنائی؟"

پریسہ کا انداز نہیں بدلا تھا۔

"دیکھیں پریسہ!میرا بھائی جھوٹ نہیں بولتا،غصے کا تیز ہے،بدلہ بھی لیتا ہے لیکن کبھی کوئی غلط کام نہیں کیا۔دھوکا وہ برداشت نہیں کرتا،اور آپ کی بہن نا جانے کس وجہ سے میرے بھائی کے ساتھ یہ سب کر رہی تھی۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارباز نے بھی سنجیدگی سے اپنی بات سامنے رکھی تھی۔

"باسمہ کو ہم واپس لانا چاہتے ہیں۔"

پریسہ نے پھر سے بولنا چاہا تو عابس نے اسے روکتے ہوئے کہا۔

"ایسا ممکن نہیں ہے۔وہ پہلے اپنے بھائی کے گھر رہ رہی تھی۔اب وہ گھر اس کے شوہر کا ہے۔"

ارباز نے نارمل انداز میں انکشاف کیا تو ماہم رونا بھول کر صدمے سے بولی۔

"آپ نے شادی کر لی باسمہ سے؟"

پریسہ نے عابس کی جانب خونخوار نظروں سے دیکھا تھا۔ وہ ماہم کو جانے کا اشارہ کرنے لگا۔

"آج صبح ہی جلال اور باسمہ کا نکاح ہوا ہے۔"

ارباز کے اگلے انکشاف پر وہ تینوں کچھ بول ہی نہ پائے۔

*******

کار رکتے ہی وہ باسمہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لیے اندر کی جانب بڑھا تھا۔ باسمہ حیران تھی، اچانک ہی جلال اسے کہاں لے جا رہا تھا۔ وہ پوچھنا چاہتی تھی مگر سارے راستے جلال فون میں بزی رہا تھا۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟"

وہ اسے لیکر ایئرپورٹ میں داخل ہوا تھا۔ باسمہ بار بار ماسک نیچے کر رہی تھی جسے جلال بار بار اوپر کر دیتا تھا۔ تنگ آ کر وہ پوچھ بیٹھی تھی۔

www.urdunovelbank.com

"کچھ وقت کے لیے سب سے دور۔"

اسے جواب دے کر وہ ساتھ لیے آگے بڑھا۔ چیک ان کے بعد وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ رہا تھا۔ سامنے کھڑے جہاز کو دیکھ کر باسمہ ڈر گئی تھی۔

"مجھے ڈر لگتا ہے، ہم مر گئے تو؟"

وہ زبردستی رک کر بولی تھی۔

"ہم اکیلے نہیں ہیں، بہت سے لوگ ہیں فلائٹ میں، مرے تو سب مریں گے۔"

جلال نے اسے پھر سے ساتھ چلانا چاہا تو وہ نفی میں سر ہلانے لگی۔

" باسمہ! آئی سوئر بے ہوش کر کر لے جاؤں گا۔ چپ چاپ چلو۔"

جلال کے غصے میں کہنے پر وہ سہم کر اس کے ساتھ چلنے لگی۔

وہ کوئی عام سا شخص تو نہیں ہو سکتا

ہم جسے اپنا کہیں، عشق کریں، روز پڑھیں

جلال کی گرفت اس کے ہاتھ پر مضبوط ہوئی تو باسمہ سارا ڈر بھلائے اس کے ساتھ چلنے لگی۔ اپنی سیٹ سنبھالتے ہی جلال نے پہلے اس کی سیٹ بیلٹ باندھی تھی۔ جہاز نے اڑان بھری تو باسمہ نے دونوں ہاتھوں سے جلال کا بازو جکڑ لیا۔

www.urdunovelbank.com

"ڈر لگ رہا ہے؟"

جلال نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"گدگدی ہو رہی ہے۔"

باسمہ نے معصومیت سے کہا تو جلال نے حیران ہوتے اسے دیکھا پھر زندگی میں پہلی بار وہ خوشی سے بھرپور قہقہہ لگا کر ہنسا تھا۔ جبکہ باسمہ مسلسل آنکھیں بند کیے خود کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"ریلیکس!!"

اپنے ہاتھ کا دباؤ اس کے ہاتھ پر بڑھاتا وہ نرمی سے بول رہا تھا۔ باسمہ نے بامشکل آنکھیں کھولیں تھی مگر اگلے ہی پل پھر بند کرلی تھیں۔ جلال نے نفی میں سر ہلایا۔

*********

"بوا! آپ اب بتا رہی ہیں مجھے، ایک گھنٹے بعد؟"

ارباز نے جھنجھلاتے ہوئے پوچھا۔

"کہاں گیا ہے کچھ بتایا اس نے؟"

عابس اور پریسہ اس کی جانب ہی دیکھ رہے تھے۔

"ٹھیک ہے میں پتا کرواتا ہوں۔ اگر وہ واپس آئے یا اس کا فون آئے تو مجھے فوراً بتایئے گا۔"

www.urdunovelbank.com

ارباز نے کہہ کر فون کٹ کیا تھا اور اگلا نمبر ملانا شروع کیا۔

"کہاں ہے جلال؟"

اس کے سوال پر پریسہ نے آئی برو اچکائی تھی۔

"ائیر پورٹ؟؟؟؟ کہاں گیا ہے وہ باسمہ کو لیکر؟"

ارباز کے اگلے سوال پر پریسہ کو پریشانی اور غصہ بیک وقت آیا تھا۔

" جلدی بتاؤ مجھے۔"

ارباز نے غصے سے کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔

" کہاں لے گیا؟ وہ کیسے لے جا سکتا ہے اسے؟"

پریسہ ارباز کے سامنے کھڑی اس سے باز پرس کر رہی تھی۔

" وہ بیوی ہے اس کی، جہاں چاہے لے جا سکتا ہے اسے؟"

ارباز کے جواب پر وہ غصے سے تلملائی تھی۔

"اپنے قاتل بھائی کے ساتھ، میری بہن۔۔۔۔"

" لسن پریسہ! آپ کی بہن زندہ ہے۔"

ارباز نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ پریسہ نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" وہ زندہ ہے؟"

اس کے چہرے پر خوشی آئی تھی۔ جبکہ دروازے کے پاس کھڑی ماہم نے منہ بگاڑا تھا جیسے اسے کوئی خاص خوشی نہ ہوئی ہو۔

" آپ کو پورا یقین ہے ارباز سر!"

عابس نے پوچھا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

"جلال کے سر پر وار کیا گیا تھا اس دن پیچھے سے۔ وہاں اس وقت صرف تین لوگ تھے۔ صاف ظاہر ہے آپ کی بہن زندہ ہے۔ اب صرف اسے ڈھونڈنا ہے۔"

ارباز نے سنجیدگی سے کہا تھا۔ موبائل پر میسج ٹیون بجتے ہی وہ ایکسکیوز کرتا آگے بڑھا پھر رکا۔

" بھروسہ صحیح لوگوں پر کرنا اچھا ہوتا ہے پریسہ!"

ارباز نے کہہ کر قدم آگے بڑھا لیے تھے۔

"مجھے یقین نہیں ہے عابس!"

پریسہ اس کے جاتے ہی بولی تو عابس نے تاسف سے سر ہلایا۔ اسے تو یقین تھا ارفع ایسا کر سکتی تھی۔

"تو تمہیں لگتا ہے یہ جھوٹ بول رہے تھے؟"

پریسہ نے نفی میں سر ہلایا تو عابس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ جھوٹ نہیں بولتے عابس! لیکن انہوں نے وہی بتایا جو ان کے بھائی نے انہیں بتایا۔ مجھے باسمہ سے ملنا ہے وہ سچ بتا سکتی ہے۔"

پریسہ نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

" لیکن اسے کچھ یاد نہیں ہے۔"

عابس نے جواز پیش کیا تو پریسہ کندھے اچکاتی بالکنی میں چلی گئی۔

" بھائی! اسے اس کے متعلق بھی بتادیں تاکہ ساری حقیقت جان سکے یہ۔"

ماہم نے عابس کے پاس آکر کہا تو اس نے تائیدی انداز میں سر ہلایا۔

*******

"بہت خوش لگ رہے ہو شیبی؟"

وہ مسکراتا ہوا روم میں داخل ہوا تو ارفع نے طنزیہ پوچھا۔

" ہاں! بہت زیادہ خوش ہوں۔"

اس نے فوراً اعتراف کیا تھا۔

" جلال کو صحیح سلامت دیکھ کر خوش ہو یا بدلہ بھلا چکے ہو؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے پھر سے طنز کیا تو شیبی ہنسا۔

"تم باہر گئی تھیں آج؟"

شیبی کو اندازہ ہو گیا تھا اس کی باتوں سے۔

"ہاں! گئی تھی۔ لیکن باہر جا کر کیا معلوم ہوا ہے مجھے میری ساری محنت تو بیکار گئی۔ جلال کو جیل میں ہونا چاہیئے تھا وہ باہر کیوں ہے؟"

ارفع چلائی تو شیبی نے غصے سے اسے دیکھا۔

" تمہاری سزا ختم ضرور ہوئی ہے لیکن اس گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں ہے تمہیں۔"

وہ سخت گیر لہجے میں بولا تھا۔

" تم سب بھول گئے شیبی! اس نے تمہارے ساتھ کیا کیا تھا؟"

ارفع نے اسے جھنجھوڑا تو شیبی نے اسے پیچھے دھکیلا۔

" مجھے بس اتنا پتا ہے میری گڑیا زندہ ہے اور مجھے بس اس سے ملنا ہے۔"

شیبی کا لہجہ حسرت بھرا تھا۔

" وہ کیوں ہمارے بیچ آتی ہے شیبی؟ تم اس کی وجہ سے اپنا بدلہ بھی بھول رہے ہو؟"

ارفع نے اس کے رخ موڑنے پر کہا مگر شیبی نے دھیان نہ دیا اور الماری سے کپڑے نکالنے لگا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

" میں مار دوں گی تمہاری گڑیا کو شیبی! وہ ہمارے بیچ آئی تو؟"

ارفع نے جیسے اسے دھمکی دی تھی، شیبی نے مڑ کر اس کو گلے سے پکڑ لیا تھی۔

"ایسی سوچ دوبارہ ذہن میں لانے سے پہلے اپنا انجام بھی سوچ لینا ارفع! کیونکہ گڑیا کو کھروچ بھی آئی تو شیبی سب تباہ کر دے گا۔"

اسے بیڈ پر پھینکتا وہ کمرے سے نکل گیا تھا۔ ارفع نے اپنا گلا سہلاتے ہوئے آنسو صاف کیے تھے۔

***********

کار جیسے ہی گھر کے پورچ میں رکی تھی باسمہ یک دم سیدھی ہوئی۔وہ لوگ شام میں گھر سے نکلے تھے،اب رات ہو رہی تھی۔جلال اسے لاہور لایا تھا اپنے ساتھ۔اس کی مووی کا شیڈول دس دن بعد کا ترتیب دیا گیا تھا۔اگلے دو دن میں اس کا مووی کو لیکر فوٹو شوٹ تھا۔باسمہ کو ساتھ لانے کا فیصلہ اس نے پریسہ کی وجہ سے کیا تھا۔وہ کسی بھی پچھلے تعلق کو باسمہ کے نزدیک نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔

"گھر آ گیا؟"

باسمہ نے نیند سے بوجھل آواز میں پوچھا۔جلال نے اتر کر اس کی جانب ہاتھ بڑھایا۔اپنی نیند کی وجہ سے وہ جلال کی کیئر نوٹ نہیں کر پائی تھی۔

"مجھے نیند آ رہی ہے۔"

جلال اسے ساتھ لیے اندر کی جانب بڑھ رہا تھا جب باسمہ بڑبڑائی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"پہلے کھانا کھا لو اس کے بعد سو جانا۔"

کمرے میں لا کر اس نے باسمہ کو واش روم کی سمت جانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔وہ بیڈ کو امید بھری نظروں سے دیکھتی واش روم میں۔چلی گئی۔دس منٹ بعد وہ فریش ہو کر باہر آئی تو جلال کمرے میں نہیں تھا۔اس کا فون بج رہا تھا۔باسمہ نے آگے بڑھ دیکھا تو بھائی لکھا دیکھ کر بنا کچھ سوچے فون اٹھا لیا۔

"بھائی!"

اس کی خوشی سے بھری آواز سن کر ارباز کو تسلی ہوئی۔

"باسمہ بچے! آپ ٹھیک ہو؟"

ارباز کو اس کی آواز سے اس کی خیریت کا اندازہ ہو تو گیا تھا مگر پھر بھی دل کی تسلی کے لیے پوچھ لیا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں بھائی!۔۔۔۔ سوری بھائی! آپ کو بنا بتائے میں ان کے ساتھ آ گئی۔"

باسمہ شرمندگی سے بولی تو ارباز مسکرایا۔

"کوئی بات نہیں بچے! آپ کا قصور نہیں ہے۔ جلال کہاں پر ہے؟"

ارباز نے پوچھا۔ باسمہ نے جواب دینے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ اسے کھڑکی کے پاس کھڑا جلال نظر آیا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اسے فوراً اپنی کی گئی حرکت کا احساس ہوا تھا۔ جلال نے چند قدم آگے بڑھاتے اس سے فون لیا تھا۔

"پرسوں واپس آ جاؤں گا بھائی! اور باسمہ کو ساتھ لے جانے اور بنا بتائے جانے کی وضاحت نہیں دوں گا۔"

جلال سنجیدگی سے بات کرتا باسمہ کو ٹیبل پر رکھے کھانا کی جانب متوجہ کر گیا تھا۔ باسمہ اسے روم سے نکلتے دیکھ کر تیزی سے جگہ سنبھالتی کھانا کھانے لگی۔ کچھ دیر بعد وہ واپس اندر آیا تو باسمہ سونے کے لیے لیٹ رہی تھی۔ جلال کی سرخ ہوتی آنکھیں دیکھ کر اسے ڈر لگا تھا۔ اپنی جیکٹ اٹھاتا وہ بالکنی میں آ گیا تھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

" سو جاؤ باسمہ!!"

جلال کی سخت آواز پر وہ بیڈ پر لیٹ کر کمبل سے خود کو کور کر کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔ جلال کو ڈرگز کی طلب ہو رہی تھی۔ وہ خود پر کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر سر درد تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ دونوں ہاتھوں میں سر کو تھامے وہ بالکنی میں رکھی چیئر پر بیٹھ گیا۔ جب جب اس کی حالت ایسی ہوتی تھی اسے پھر سے ارفع سے نفرت محسوس ہوتی تھی۔ وہ

آنکھیں موندے سر کرسی کی پشت سے ٹکائے بیٹھا تھا جب اسے باسمہ کے ہاتھ اپنے ماتھے پر محسوس ہوئے۔ وہ آہستہ آہستہ اس کا سر دبا رہی تھی۔ جلال نے آنکھیں نہیں کھولی تھیں جانتا تھا اگر کھولی تو پیچھے کھڑی لڑکی کی یہ ہمت بھی ہوا ہو جائے گی۔ کچھ ہی دیر گزری تھی جب نیند میں جھولتی باسمہ کا سر جلال کے سر سے ٹکرایا تھا۔ وہ ہڑبڑائی تھی۔ جلال کو اس کی حالت پر ترس آیا تھا۔ اسے اندر لا کر وہ سونے کا کہتا وہ بیڈ کی ایک سائیڈ پر لیٹ کر آنکھیں موند گیا۔ باسمہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔ پھر الٹے قدم لیتی کمرے سے نکلنے لگی تو اسے جلال کی آواز سنائی دی۔

" یہاں آکر سو جاؤ۔ کمرے سے ایک قدم بھی باہر مت نکالنا۔"

آرڈر دیتا وہ کروٹ لے کر رخ موڑ گیا۔ باسمہ آہستگی سے چلتی اپنی چھوڑی جگہ پر لیٹ گئی۔ رخ جلال کی جانب تھا۔ اس کی جانب دیکھتی دیکھتی وہ نیند کی وادی میں اتر گئی تھی۔

**********

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا ہے یہ سب؟"

عابس نے کچھ فوٹوز اور کاغذات پریسہ کے سامنے رکھے۔

"میں یہ نہیں کہہ رہا پریسہ کہ اپنی بہن پر شک کرو مگر کیا ہر بات علم میں رکھ کر قصوروار کو سزا نہیں دلوانی چاہیئے؟"

عابس نے سنجیدگی سے کہا۔ اگلے دن دوپہر میں وہ سب کچھ لیکر اس کے پاس آیا تھا۔ پریسہ نے فوٹوز دیکھی تو سیم وہی جیکٹ پہنے کوئی لڑکا ارفع کے سامنے کھڑا تھا۔

"یہ جلال ہے۔"

پریسہ نے یقین سے کہا۔

"نہیں! یہ جلال نہیں ہے۔وہ سات ماہ پہلے پاکستان آیا تھا جبکہ یہ پکچرز ارفع کے ہمارے گھر آنے کے دو مہینے بعد کی ہیں۔میں نے اس سے پوچھنے کی کوشش کی تھی کہ یہ کون ہے مگر ارفع نے مجھے اپنے معاملات سے دور رہنے کا کہہ دیا تھا۔"

عابس نے اسے بتایا۔پریسہ کاغذات دیکھ رہی تھی جس میں جلال کا فیملی بیک گراؤنڈ,اس کے آنے جانے کی ٹائمنگ سب لکھا تھا۔جلال کی فوٹوز بھی تھیں۔

"یہ سب تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں دیکھایا؟"

پریسہ نے پوچھا۔

"دیکھانا چاہا تھا امی نے مگر تم نے ان کی بات پر یقین ہی نہیں کیا۔میں نے بھی اسے جلال سمجھ کر اس کے بارے میں انفارمیشن نکلوائی تھی مگر ارفع سے اس کا کوئی تعلق سامنے نہیں آیا۔سب سے اہم بات،اس لڑکے کا قد جلال سے چھوٹا ہے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

عابس نے ساری بات اس کے سامنے رکھی۔

"مجھے جلال سے ملنا ہے ایک بار بات کرنی ہے۔"

پریسہ نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

"ایک چیز اور۔"

عابس نے کاغذ پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔پریسہ چونکی تھی۔

"عابس!اسے روکنا ہے جلدی کرو۔"

پریسہ یک دم کھڑی ہوئی تھی۔

"کسے روکنا ہے پریسہ؟"

عابس کو لگا تھا یہ چیز شاکنگ ہو گی مگر اتنی۔۔۔؟

"جلال کو۔۔۔۔۔وہ لاہور گیا ہے اپنے پرانے گھر۔"

عابس کے چہرے پر بھی پریشانی آئی تھی۔

*********

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ساری انفارمیشن مجھے دو گے تم اور اگلے ایک گھنٹے میں موبائل فون مجھے دے کر جانا۔"

گھر سے کچھ فاصلے پر کھڑی وہ اپنی پرانے دوست مائیک سے بات کر رہی تھی۔

" تمہارا وہ بِلوڈ ہسبنڈ کہاں ہے؟"

اس نے ہنستے ہوئے پوچھا تو ارفع نے اس کا گریبان پکڑ لیا۔

"شاید تم بھول گئے ہو شیبی کے لیے ایک لفظ بھی برداشت نہیں کرتی میں۔"

"سوری سوری!"

اس نے ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے کہا تو ارفع نے اس کا گریبان چھوڑا۔

"پچھلی بار وہ لڑکی اور جلال دونوں بچ گئے تھے۔اس بار ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔"

ارفع کے چہرے پر اس وقت نفرت ہی نفرت تھی۔

"تم کچھ زیادہ ہی جنونی ہو ارفع!ورنہ ان دونوں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟"

مائیک نے پوچھا۔

"ان دونوں کی وجہ سے میرا شیبی راتوں کو روتا ہے۔وہ سکون سے نہیں سو پاتا اور تم پوچھ رہے ہو انہوں نے میرا کیا بگاڑا ہے؟"

ارفع کا لہجہ نفرت اگل رہا تھا۔

"اوکے اوکے ریلیکس!میں چلتا ہوں۔تمہارا کام ہو جائے گا بدلے میں میرا کام یاد رکھنا۔"

www.urdunovelbank.com

طنزیہ کہتا وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔ارفع نظر بچاتی واپس گھر میں آ گئی تھی۔جہاں اندھیرے نے اس کا استقبال کیا تھا۔

"جلد سب ختم ہو جائے گا شیبی!پھر ہم ساتھ ہوں۔تم،میں اور ہمارا بچہ،ایک ہیپی فیملی۔"

شیبی کی تصویر دیکھتی وہ بول رہی تھی۔اس کی محبت شیبی کے لیے اتنی زیادہ تھی کہ وہ کچھ بھی کرنے کو تیار تھی صحیح،غلط کی پرواہ کیے بنا۔

*********

اتنے سارے کپڑے بیڈ پر پڑے دیکھ کر وہ حیران ہو رہی تھی۔سب کہ سب ہی فراک تھے۔باسمہ نے ایک نظر دروازے پر ڈالی جہاں سے جلال باہر گیا تھا۔

"کیا ہوا؟"

وہ واپس اندر آیا تو اسے ایسے ہی کھڑے دیکھ کر پوچھا۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہا کونسا پہنوں؟"

وہ معصومیت سے بولی تو جلال نے آگے بڑھ کر ایک بلیک فراک اٹھا کر اس کی جانب بڑھا۔

"دس منٹ باسمہ!"

اس کا لہجہ سخت نہیں تھا پھر بھی باسمہ تیزی سے سر ہلاتی ڈریسنگ روم میں بند ہو گئی تھی۔

"جلال! باسمہ ٹھیک ہے؟"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

ارباز کا فون آنے پر اس نے پک کیا تو پہلے سوال پر ہی وہ چڑ گیا۔

"وہ میرے ساتھ ہے بھائی!"

جلال نے جیسے جتایا تھا ارباز مسکرایا تھا۔

"تم بدل رہے ہو جلال!"

ارباز نے جیسے ہی کہا جلال نے سر جھٹکا تھا۔

"جلال صرف ایک بار بدلا تھا بھائی! اب گنجائش نہیں ہے بدلنے کی۔"

جلال کی بات کی گہرائی کو سمجھتا ارباز پریشان ہوا تھا۔

"میں نے کہا تھا وہاں مت جانا جلال!! وہ۔۔۔۔"

"بھائی! مجھے بالکل فرق نہیں پڑتا، سب احساس جو اس جگہ سے جڑے تھے سب ختم ہو چکے ہیں۔"

جلال نے سنجیدگی سے کہا۔ تبھی باسمہ باہر آئی تھی۔

"بات کر لیں اپنی لاڈلی بہن سے۔"

یک دم بات بدلتا وہ فون باسمہ کو پکڑا کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"السلام علیکم بھائی! "

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

باسمہ نے جھجھکتے ہوئے کہا۔

"وعلیکم السلام! جلال نے ڈانٹا تو نہیں دوبارہ؟"

ارباز نے پوچھا تو باسمہ نے جلال کی جانب دیکھا جو تنقیدی نظروں سے اس کا ہی جائزہ لے رہا تھا۔

"نہیں تو۔"

اس نے فوراً کہا۔

"بوا بتا رہی تھی آپ کا سب سامان یہیں پر ہے، میڈیسن بھی ساتھ نہیں لے گئی آپ؟"

"وہ۔۔۔۔۔۔یہ سب کچھ لے آئے تھے۔"

جلال کو اپنا ڈوپٹہ سیٹ کرتے دیکھ کر وہ گھبرائی تھی۔

"بھائی! آپ ان سے بات کر لیں۔"

فون تیزی سے جلال کے ہاتھ میں پکڑاتی وہ پیچھے ہوتی ڈوپٹہ خود صحیح کرنے لگی تو جلال نے سر نفی میں ہلایا۔

"بے وقوف!"

ساتھ ساتھ لقب سے بھی نواز دیا تھا۔

"چلو!"

فون بند کرتا وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ باہر لے آیا۔رات میں تو وہ گھر دیکھ نہ سکی تھی مگر اب حیران ہو رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ تو ہمارے گھر جیسا ہے۔"

اس کے حیرانی سے بولنے پر جلال نے رک کر اسے دیکھا۔

"یہ بھی ہمارا ہی گھر ہے۔"

ایک جملہ بولتا وہ گھر سے نکل آیا تھا۔اسے کار میں بیٹھا کر وہ جیسے ہی بیٹھنے لگا اس کا فون رنگ ہوا۔اپنے پی اے کا نمبر دیکھ کر اس نے کال پک کی۔وہ رخ دوسری جانب کیے بات کر رہا تھا۔باسمہ نے کھڑکی سے باہر نظر ڈالی تھی۔جانے کیوں اسے یہ جگہ دیکھی دیکھی لگ رہی تھی۔

"آپی!!!!"

بچے کے پکارنے کی آواز پر اس نے باہر جھانکا۔

"میں جیت رہا ہوں۔"

کھکھلاہٹ بھری آواز مسلسل اسے اپنی جانب کھینچ رہی تھی۔ دروازہ کھولتی وہ باہر نکلی تھی۔

"مجھے پکڑ لیں۔"

وہ مسلسل آواز کے تعاقب میں چل رہی تھی۔ تبھی اسے کسی کے رونے کی آواز سنائی دی۔ وہ ایک گھر کے سامنے کھڑی تھی۔ سامنے اسے دو لڑکے دیکھائی دیئے۔ ایک رو رہا تھا جبکہ دوسرا جس کی پشت باسمہ کی طرف تھی وہ اس کا بڑھتا ہاتھ جھٹک کر پیچھے ہوا تھا۔

"میں---پاگل"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ لڑکا روتے ہوئے بولا تو سامنے کھڑا لڑکا قدم پیچھے لیتا اس سے دور ہو گیا۔ وہ باسمہ کے پاس سے گزر کر گیا تو اس کا چہرہ دیکھ کر باسمہ کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔ تبھی کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا۔

"کیا کر رہی ہو یہاں؟"

جلال کی سخت آواز پر وہ ہوش میں آئی۔

"وہ---یہاں---وہ--رو---"

بے ترتیب الفاظ بولتی وہ چکرائی تھی۔ جلال نے اسے فوراً سنبھالا تھا۔

*********

دھیرے سے آنکھیں کھولتے اس نے ارد گرد دیکھا تو سامنے ہاتھ باندھے کھڑے جلال کو خود کو گھورتا پایا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو جلال آگے بڑھا۔

"میرے ساتھ ہو کر بھی تمہیں ڈر لگتا ہے؟"

وہ سختی سے پوچھ رہا تھا جبکہ اس کے اتنا نزدیک آکر پوچھنے پر وہ سر جھکا گئی تھی۔

"میری طرف دیکھ کر جواب دو باسمہ!"

اس کے حکمیہ انداز پر باسمہ نے سر اٹھایا تھا۔

"مجھے نہیں پتا میں وہاں کیسے گئی، وہاں وہ بچہ رو رہا تھا اور آپ۔۔۔۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

وہ بولتے بولتے یک دم چپ ہوئی۔

"تمہیں میں یہاں اپنے ساتھ اس لیے لایا ہوں کہ تم صرف مجھے سوچو نہ کہ کسی اور کو۔۔۔۔"

وہ اس کے دونوں کندھوں کو پکڑے سخت لہجے میں بول رہا تھا جبکہ باسمہ سب بھلائے اسے دیکھ رہی تھی۔ کچھ دیر پہلے ہوا سب اس کے ذہن سے محو ہو گیا تھا یاد تھا تو بس جلال۔

"اب اٹھو، چلو میرے ساتھ۔"

اسے زبردستی اٹھاتا وہ بولا تو باسمہ نے منہ بنالیا۔

"مجھے نہیں جانا۔"

اس کے منہ بسورنے پر جلال نے آئی برو اچکا کر اسے دیکھا۔

"آخری بار پوچھ رہا چل رہی ہو یا نہیں؟"

باسمہ نے پوری کوشش کی تھی اس سے نہ ڈرنے کی۔

"نہیں جانا۔"

ناراضگی سے کہتی وہ رخ موڑ گئی تو جلال مسکرایا۔

" ٹھیک ہے رہو یہاں۔ ملازمہ نیچے ہی ہے وہ رک جائے گی تمہارے پاس۔ میں دو گھنٹے تک آجاؤں گا۔"

جلال کہہ کر کمرے سے نکل گیا تھا۔ باسمہ منہ کھولے دروازے کی سمت دیکھ رہی تھی۔ پھر اسے یک دم ہی غصہ آیا تھا۔ تکیہ فرش پر پھینکتی وہ گھٹنوں میں چہرہ دیئے بیٹھ گئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میری فکر ہی نہیں کرتے۔ بھائی کو بتاؤں گی مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے۔"

وہ دل ہی دل میں بول رہی تھی۔

تم اہم ہو مگر خیر اس قدر بھی نہیں

بس مجھے یہی بات بتاتا ہے چلا جاتا ہے

وجہ پوچھتا ہی نہیں آنکھ کے نم ہونے کی

مشکلیں بس اپنی ہی سناتا ہے چلا جاتا ہے

گر پوچھ لوں میں تیسرے فریق کی بابت

تب غصے سے آنکھیں وہ دکھاتا ہے چلا جاتا ہے

شام کی چائے پہ کچھ یاروں نے بلایا ہے مجھے

ارے بہانے ایسے ایسے وہ بناتا ہے چلا جاتا ہے

میں ہی معذرت بھرے خط اسے لکھتی ہوں

یار وہ کہاں مجھ کو مناتا ہے چلا جاتا ہے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کبھی کڑوی باتوں سے کبھی تیکھے لہجے سے

وہ ستمگر روز نیا زخم لگاتا ہے چلا جاتا ہے

شیریں گفتار، نرم لہجہ ارے کچھ بھی تو نہیں

آتا ہے، آسماں سر پہ اٹھاتا ہے، چلا جاتا ہے

معاملاتِ محبت میں وہ بڑا ہی اناڑی ہے

وقتِ رخصت بس ہاتھ ملاتا ہے چلا جاتا ہے

وہ مجھے لفظ سکون سے واقف نہیں ہونے دیتا

میں ہاتھ پکڑتی ہوں، چھڑاتا ہے چلا جاتا ہے

(نامعلوم)

*********

"میری بات سنو پریسہ! ہم جلال سے بات کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ ہوٹل میں ٹھہرا ہو؟"

عابس نے اسے ٹرین میں سوار ہوتے دیکھ کر پھر سے کہا۔

" جب اس کا اپنا گھر ہے وہاں تو وہ ہوٹل میں کیوں ٹھہرے گا عابس؟ تم ساتھ آرہے ہو یا نہیں؟"

اس نے دوٹوک لہجے میں پوچھا تو عابس اندر آتا اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" اسے سب یاد آجائے گا عابس!"

پریسہ پریشانی سے بولی تو عابس نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی۔

" کچھ بھی برا مت سوچو۔ اربازنے کہا ہے جلال اس کا دھیان رکھ رہا ہے۔"

عابس نے نرم لہجے میں کہا۔

"مجھے اس پر بھروسہ نہیں ہے عابس! اگر اسے اس کی اتنی فکر ہوتی۔ تو وہاں لیکر ہی کیوں جاتا؟"

پریسہ کے لہجے میں غصہ اور پریشانی بیک وقت جھلک رہی تھی۔

"وہ نہیں جانتا وہاں ہوئے حادثے کے بارے میں۔"

"تم اسے ڈفینڈ کرنا بند کرو عابس!"

پریسہ نے چڑتے ہوئے کہا تو عابس خاموش ہو گیا۔

ٹرین اپنے راستے پر گامزن ہو چکی تھی۔ عابس نے دوبارہ اس سے بات نہیں کی تھی۔ وہ گھر پر اطلاع دے کر فون پاکٹ میں ڈال کر بیٹھ گیا۔ پھر کچھ یاد آتے ہی اس نے فون واپس نکالا تھا۔ وہ اب کچھ سرچ کر رہا تھا۔ تبھی اسے پریسہ کا سر اپنے کندھے پر محسوس ہوا۔

"پریسہ!!"

اس نے آہستگی سے پکارا مگر وہ سو چکی تھی۔ ٹھیک سے اس کا سر کندھے پر رکھ کر وہ اپنے کام میں مگن ہو گیا تھا۔

"تم نے کچھ ملایا تھا جوس میں؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سات گھنٹے گزرنے کے بعد اس کی آنکھ کھلی تھی۔ سیدھے ہوتے اس نے مشکوک نظروں سے عابس کو دیکھتے ہوئے پوچھا تو اس نے بنا ہچکچائے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"نیند ضروری ہوتی ہے پریسہ خاص کر اس دماغ کے لیے جو نان اسٹاپ سوچنے کا عادی ہو۔"

عابس کی توجیح پر پریسہ نے اسے گھورا۔ پھر سر جھٹک کر باہر کی جانب متوجہ ہو گئی۔ پریسہ کی نظر ڈوبتے سورج پر تھی جبکہ عابس کی نظر اس منظر میں گم پریسہ پر۔

*********

غصے میں ادھر ادھر چلتی وہ تھک گئی تو بالکنی میں آ گئی۔ جلال کو گئے تین گھنٹے سے زیادہ ہو گئے تھے۔ کھانا اس نے واپس بھجوا دیا تھا۔ اس کا دل نہیں تھا کھانا کھانے کا۔ وہ جلال کا انتظار کر رہی تھی۔ کل سے اب تک اس کی امیدیں جلال سے بڑھ رہی تھیں۔ روٹھ کر وہ چاہتی تھی جلال اسے منائے مگر وہ تو چلا گیا تھا اور یہ بات باسمہ کو بری لگ رہی تھی۔ بالکنی میں آتے ہی اس کی نظر اسی گھر پر پڑی جس کے باہر وہ رک کر کھڑی ہوئی تھی۔ کھکھلاہٹ اور باتیں کرنے کی آوازیں اسے یہاں تک سنائی دے رہی تھی۔ وہ ناسمجھی سے اندھیرے میں ڈوبے گھر کو دیکھ رہی تھی۔ یک دم ہی آگ کے شعلے بھڑکے تو الٹے قدم واپس بھاگی۔ کمرے سے نکلتی وہ بدحواسی کے عالم میں ملازمہ سے ٹکرائی تھی۔

"کیا ہوا بی بی جی؟"

ملازمہ نے اس کو گھبرائے دیکھ کر پوچھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وہاں آگ ہے سب مر جائیں گے۔"

وہ اپنے ہوش میں نہیں لگ رہی تھی۔ ملازمہ اندر جانے لگی تو اس نے روکا۔

" مت جاؤ۔ سب مر گئے تم بھی مر جاؤ گی۔"

وہ رونے لگی تو ملازمہ کو اس کی دماغی حالت پر شک ہوا۔ وہ اسے ساتھ لیے نیچے والے کمرے میں لائی تھی۔

" میں پانی لاتی ہوں آپ بیٹھیں۔"

ملازمہ زبردستی اس سے بازو چھڑاتی باہر آئی تھی کمرے کو چیک کیا کوئی آگ نہیں تھی۔وہ نیچے چوکیدار کے پاس آئی۔اسے جلال کو بلانے کا کہنے۔

*********

"جلال!تم مجھ سے میری گڑیا کو نہیں چھین سکتے میں اسے لے جاؤں گا۔"

وہ دل ہی دل میں جلال سے مخاطب تھا۔باسمہ کے یہاں ہونے کی خبر ملتے ہی وہ اس کے پیچھے آنے کا فیصلہ کر چکا تھا۔جب سے باسمہ کو دیکھا تھا وہ اس سے ملنے،اور بات کرنے کو بے تاب ہو رہا تھا،ماضی کی ہر یاد جیسے بھلا چکا تھا وہ۔بیک یارڈ کی دیوار پھلانگتا وہ اندر داخل ہوا تھا۔جیسے جیسے وہ قدم آگے بڑھا رہا تھا اس کے چہرے پر خوشی کے تاثرات بڑھتے جا رہے تھے۔پچھلے حصے میں روشنی مدھم تھی صرف ایک بلب جل رہا تھا،جس وجہ سے اس کا ہیولہ دیوار پر بننا شروع ہو گیا تھا۔کھڑکی کے پاس ٹہلتی باسمہ کی نظر دیوار پر پڑی تو اس کی آنکھوں میں خوف اتر آیا تھا۔شیبی نے اپنے ہاتھ میں موجود چاقو احتیاط سے اپنی پینٹ میں اڑیسا تھا مگر اس کی ہر حرکت وہ ہیولہ کی صورت میں دیکھ رہی تھی۔ہاتھ میں پکڑا چاقو اور دراز قد ہیولہ وہ چلاتی ہوئی زمین پر بیٹھ گئی تھی۔شیبی بھی اس کا چلانا سن کر کھڑکی کی جانب آیا تھا،باسمہ کو زمین پر بکھری حالت میں دیکھ کر وہ آگے بڑھنے لگا تبھی باسمہ کی نظر کھڑکی پر پڑی تھی۔وہ شکل تو نہیں دیکھ پائی تھی مگر ڈر سے پیچھے ہونا شروع ہو چکی تھی۔ٹیبل سے کمر ٹکراتے ہی اس نے وار اٹھا کر کھڑکی کی سمت اچھالا تھا۔شیبی بروقت پیچھے ہو گیا تھا۔اس کے منہ سے بے ساختہ گڑیا نکلا تھا۔باسمہ وہیں اسٹل ہوئی تھی۔

"گڑیا!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شیبی کے تڑپ کر پکارنے پر وہ ہوش میں آئی تھی۔ مختلف آوازیں کان میں گونجنے لگی تھی۔ ہر دھندلا منظر جیسے واضح ہو گیا تھا۔ وہ کانوں پر ہاتھ رکھتی چلانے شروع ہو چکی تھی۔ کھڑکی میں لگے جنگلے کی وجہ سے شیبی اندر نہیں آسکتا تھا۔ وہ دوسری جانب بھاگا تھا باسمہ کے پاس آنے کے لیے۔

*********

چوکیدار نے جلال کو فون ملانا چاہا تبھی اس کی کار کا ہارن سنائی دینے پر چوکیدار نے جلدی سے دروازہ کھولا۔ چوکیدار میں کچھ کہنے کی ہمت نہیں تھی۔ جلال کار سے اترتا اندر کی جانب بڑھا۔ جتنا ریلیکس وہ گھر میں داخل ہوا تھا باسمہ کے رونے کی آواز سن کر اتنا ہی بے چین اور پریشان ہوا تھا۔ وہ تیزی سے راہداری سے گزرتا لاؤنج میں آیا تھا۔ اردگرد نظریں باسمہ کو تلاش کر رہی تھیں۔ تبھی روم سے کچھ ٹوٹنے کی آواز پر وہ دائیں جانب بنے روم میں بھاگا تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی زمین پر پڑے کانچ کو تکتی باسمہ کو دیکھ کر اس کے دل میں سکون اترا تھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"پاس مت آنا۔۔۔"

ایک ہاتھ سے آنسو پونچھتی وہ قدم پیچھے لے رہی تھی۔ جلال کے ذہن میں کھٹکا ہوا تھا۔

"تمہیں۔۔۔۔یاد۔۔۔۔آگیا۔۔۔۔؟"

نجانے کیسے اس نے یہ الفاظ منہ نکالے تھے۔ باسمہ کے ہاں میں سر ہلانے پر جلال ایک قدم پیچھے ہوا۔ دروازے کا سہارا لیتا وہ باسمہ کو امید بھری نظروں سے دیکھ رہا شاید اسے سب یاد نا آیا ہو مگر اگلے ہی پل زمین پر گرتے خون نے اسے چونکایا تھا۔

"باسمہ!!"

وہ تیزی سے اس کی جانب لپکا تھا مگر اس سے پہلے ہی وہ زمین پر گر چکی تھی۔

" ڈیم اٹ! یہ کیا کیا تم نے؟"

باسمہ کا زرد پڑتا چہرہ دیکھ کر اسے لگ رہا تھا جیسے اس کی جان نکل رہی تھی وہ اپنا رومال نکال کر اس کی کلائی پر باندھتا، اسے اٹھا کر باہر نکلا تھا۔ وقت بدل چکا تھا کبھی اس کی جان لینے کی کوشش کرنے والا جلال آج اس کے دور جانے کے خوف سے خود کو ٹوٹتا محسوس کر رہا تھا۔ اس کے خود کے الفاظ آج قسمت کے اس پینترے کو دیکھ کر ہنس رہے تھے۔ وہ باسمہ کو کار میں ڈال رہا تھا جبکہ بے چین سا شیبی واپس مڑا تھا۔ جلال کے پیچھے جانے کا ارادہ لے کر۔

**********

ٹیکسی اور کار ایک ساتھ وہاں رکی تھیں۔ ارباز کار سے نکل کر گھر کے اندر کی جانب بڑھ گیا۔ وہ اتنی جلدی میں تھا کہ ٹیکسی سے نکلتے عابس اور پریسہ کو دیکھ ہی نہیں پایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جلال کہاں ہے؟"

اندر داخل ہوتے ہی اس نے چوکیدار سے پوچھا۔

"صاحب وہ ہاسپٹل گئے ہیں، چھوٹی بی بی جی نے خود کو زخمی کر لیا تھا۔۔۔ اور۔۔۔"

چوکیدار جیسے جیسے سب بتاتا جا رہا تھا۔ ارباز کے چہرے کے تاثرات بدل رہے تھے۔ وہ واپس پلٹا تو پیچھے کھڑی پریسہ کو دیکھ کر رکا۔

"میں نے کہا تھا آپ سے یہ جگہ اس کی جان لے لے گی لیکن آپ کو تو بھروسہ تھا ناں اپنے بھائی پر۔"

وہ غصے سے بولتی آگے بڑھی تھی۔عابس نے اسے روکا تھا۔

"میں ہاسپٹل جارہا ہوں۔اسے کچھ نہیں ہو گا۔"

ارباز کے پاس الفاظ نہیں تھے وہ خود بھی بہت پریشان ہو گیا تھا۔

"ہم ساتھ جائیں گے۔"

عابس نے کہا تو ارباز نے ہاں میں سر ہلایا۔ڈرائیونگ کے دوران وہ بار بار جلال کا فون ملا رہا تھا جو وہ اٹھا ہی نہیں رہا تھا۔کوئی پندرہ کالز کرنے کے بعد اس نے خود فون کیا تھا۔ہاسپٹل کا نام بتا کر وہ فون بند کر چکا تھا۔

"بارہ سال کی تھی وہ جب اسے میں نے دیکھا تھا۔ڈری سہمی بچی!کسی کو پاس نہیں آنے دیتی تھی۔چار سال لگے تھے اسے ٹراما سے باہر آنے میں۔وہ خوش رہنے لگی تھی۔ہر اذیت کو بھول گئی تھی۔لیکن اب پھر سے اسی کرب سے گزرے گی تو کیسے سنبھالیں گے ہم اسے عابس!"

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

چہرہ ہاتھوں میں چھپائے وہ رو رہی تھی۔

"پریسہ!ہم سنبھال لیں گے اسے۔وہ بات مانتی ہے ناں تمہاری،امی کی،تو اسے نکال لیں گے اس ٹراما سے۔"

عابس نے پیچھے مڑ کر اسے تسلی دی۔جبکہ ارباز کا ذہن اس وقت باسمہ اور جلال میں اٹکا ہوا تھا۔وہ جانتا تھا اس کا بھائی کبھی محبت ظاہر نہیں کرے گا لیکن اس وقت وہ برابر تکلیف میں ہو گا۔اس نے اسپیڈ مزید تیز کر لی تھی۔

*********

" شی از ناٹ اسٹیبل مسٹر جلال! ووی آر ٹرائنگ آر بیسٹ۔"

ڈاکٹر کا جملہ اس کے دماغ میں گونج رہا تھا۔ وہ پچھلے ایک گھنٹے سے بے چینی سے وہاں ٹہل رہا تھا۔ بار بار باسمہ کا چہرہ اس کے ذہن میں آرہا تھا۔ دکھ، کرب، اذیت سب کچھ تو تھا اس کی آنکھوں میں۔ تھک کر اس نے دیوار سے ٹیک لگالی تھی۔ ارباز کو وہ بتا چکا تھا اس لیے فون آف کر دیا تھا۔ وہ آج اپنی کوشش میں پہلی بار ناکام ہوا تھا۔ دو دن بعد وہ باسمہ کا پاسپورٹ ملتے ہی اسے نیویارک لے جانے والا تھا، یہاں کی ہر بری یاد سے دور مگر اس کی کوشش بری طرح ناکام ہوئی تھی، باسمہ کو یاد آگیا تھا اگر اسے صرف جلال کا مارنا یاد آتا تو جلال کے لیے مسئلہ نہیں تھا مگر اپنی گزری زندگی یاد آجانا اس وقت نہ صرف باسمہ کو تکلیف دے رہا تھا بلکہ باہر کھڑا جلال بھی اس کی تکلیف کو محسوس کر رہا تھا۔

"باسمہ! ڈونٹ۔۔۔"

دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا وہ دل ہی دل میں باسمہ سے مخاطب تھا۔ اسے فیلنگز بتانی نہیں آتی تھی مگر آج اس کا چہرہ جیسے سب ظاہر کر رہا تھا۔

"جلال بار بار معاف نہیں کرتا باسمہ!"

اپنے آنکھیں بند کرتا وہ ضبط سے بولا تھا۔

"جلال!"

ارباز کی آواز پر اس نے آنکھیں کھولیں۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"جلال!باسمہ۔۔۔۔؟؟؟؟"

"اسے سب یاد آ گیا بھائی!اور دیکھیں اس نے پہلا فیصلہ خود کو ختم کرنے کا لیا۔"

جلال بتاتے ہوئے تلخی سے ہنسا تو پیچھے آتی پریسہ کے قدم رکے۔پھر وہ اشتعال میں آگے بڑھی۔اس نے جیسے ہی جلال پر ہاتھ اٹھانا چاہا جلال نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"اپنی حد میں رہو۔مجھے بالکل برا نہیں لگے گا ایک بدتمیز عورت پر ہاتھ اٹھانا۔"

اسے پیچھے دھکیلتا وہ غرایا تھا۔پریسہ ارباز سے ٹکرائی تھی۔ارباز نے کچھ بولنا چاہا مگر ڈاکٹر کو باہر آتے دیکھ وہ اس کی جانب گیا۔جلال نہیں سن رہا تھا ڈاکٹر نے کیا کہا وہ بس تیز قدم اٹھاتا نرس کے روکنے کے باوجود اندر چلا گیا تھا۔بیڈ پر لیٹی وہ بے ہوش تھی۔کلائی میں بندھی پٹی کو دیکھ کر اس نے ضبط سے آنکھیں بند کر کر کھولی تھیں۔

" سر پلیز پہلے آپ اس طرف آجائیں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نرس اس سے ریکوسٹ کرتی اسے کچھ فاصلے پر لے آئی تھی۔گلوز،کیپ اور ماسک لگا کر اس نے باسمہ کی جانب قدم بڑھائے تھے۔کافی دیر تک وہ اس کے چہرے کو دیکھتا رہا،اسے صبح اس کا روٹھنا یاد آیا تھا،کتنے حق سے وہ اس سے ناراض ہوئی تھی۔ایسا نہیں تھا کہ وہ منانا نہیں چاہتا تھا لیکن اسے اچھا لگا باسمہ کا اسے ناراضگی دیکھانا۔

"باسمہ!مجھ سے دور جانے کی غلطی مت کرنا۔"

جھک کر اس کے کان میں بولتا وہ پیچھے ہوا۔اپنا یہی جملہ اس نے دوسری بار اس کے کان میں بولا تھا۔پہلی بار نکاح کا فیصلہ لیتے وقت۔اس وقت وہ اسے اپنا بنا لینے کا عہد کر چکا تھا۔باسمہ کی آنکھوں کی پتلیوں نے حرکت کی تھی۔وہ بے چین ہو رہی

تھی۔مانٹر سکرین پر بیپ شروع ہوئی تو نرس نے جلال کو باہر جانے کہا مگر وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔یک دم آنکھیں کھول کر باسمہ نے چلاتے ہوئے ہاتھ پر برنولا کو اتارنا چاہا تو جلال نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"چھوڑ دو، جانے دو، مجھے جانا ہے، نہیں رہنا یہاں۔ مما کے پاس جانا ہے۔"

خود کو چھڑانے کی کوشش کرتی وہ مسلسل بول رہی تھی۔اس کے ناخن جلال کے ہاتھ کو زخمی کر چکے تھے۔نرس فورا انجیکشن تیار کرنے لگی تھی۔

" باسمہ!!"

جلال نے سختی سے اسے پکارا تو باسمہ اسٹل ہوئی۔جلال کو دیکھ کر وہ پوری شدت سے روتی اس کے سینے سے لگی تھی۔

"وہ ہیرو نہیں تھا، اس نے جھوٹ بولا تھا۔دھوکا دیا، سب ختم کر دیا۔مجھے اذیت دی۔۔۔۔اس نے مجھے مارا، اس نے مجھے یہاں۔۔۔۔۔۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ روتے ہوئے بول رہی تھی جلال نے شدت سے اسے خود میں بھینچا تھا۔دروازے کے پاس کھڑی پریسہ نے بے ساختہ عابس کا بازو پکڑا تھا۔

" کچھ نہیں ہوا ہے باسمہ! کچھ بھی نہیں۔"

جلال اسے تسلی دے رہا تھا مگر دل میں نفرت تھی اس شخص کے لیے جو اس کا ذمہ دار تھا۔

"وہ پھر سے آگیا ہے، وہ پھر سے میرے ساتھ۔۔۔۔"

باسمہ نے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جکڑا تھا۔

" میرے ہوتے ہوئے وہ کچھ نہیں کر پائے گا۔اس بار وہ آیا تو زندہ نہیں جا پائے گا۔"

آدھا جملہ اس نے دل میں بولا تھا۔نرس کے انجیکشن لگاتے ہی باسمہ اس کی بانہوں میں جھول گئی تھی۔

ہے مجھ میں مرکزی کردار اک مسافر کا

ہے میری ساری کہانی تھکن سے لپٹی ہوئی

احتیاط سے اسے لٹا کر اس نے ڈاکٹر کو اسے چیک کرنے کا اشارہ کیا۔وہ وہیں کھڑا تھا اس کے پاس۔ضبط کا بند جیسے ٹوٹنے کو تھا۔ڈاکٹر نے باسمہ کے خطرے سے باہر ہونے کی نوید سنائی تو ارباز نے بے ساختہ اللہ کا شکر ادا کیا تھا۔باسمہ کو روم میں شفٹ کر رہے تھے،جلال جیسے ہی باہر آیا پریسہ اس کی جانب آئی۔

"تمہیں اسے یہاں نہیں لانا چاہیے تھا جلال!وہ جگہ اس کے لیے ایک بری یاد ہے،اس کی ماں اور بھائی کی موت،اس کی ذات پر لگا داغ۔۔۔۔۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

پریسہ آگے بول ہی نہیں پائی تھی۔جلال سن کھڑا تھا۔اس نے ارباز کی جانب دیکھا۔

"ہمارے کراچی شفٹ ہونے بعد انکل فرید کی فیملی اس کالونی میں شفٹ ہوئی تھی۔باسمہ انکل فرید کی بیٹی ہے۔"

ارباز کے انکشاف پر وہ گنگ رہ گیا تھا۔وہ اس کی زندگی کی اذیت ناک حقیقت سے تو پہلے ہی واقف ہو چکا تھا مگر باسمہ کا تعلق اس جگہ سے سن کر جہاں اس کی زندگی بھی بدل گئی تھی،وہ بھی بدل گیا تھا،اسے اس جگہ سے بھی نفرت ہوئی تھی۔

*********

تھکے قدموں سے چلتا وہ گھر میں داخل ہوا تھا۔اندھیرے گھر میں چلتا وہ جیسے جانتا تھا کہاں جانا ہے۔بڑے بڑے جالوں کو ہاتھ سے ہٹاتا وہ کمرے کا دروازہ کھولتا وہ اندر داخل ہو گیا تھا۔

"آج سے آپ ہیرو ہیں باسمہ کے ہیرو!ہم اس ولن کو یاد نہیں کریں گے۔"

گیارہ سالہ باسمہ ہاتھ آگے بڑھائے کھڑی تھی۔اس نے خود کو دیکھا تھا سترہ سالہ شیبی،چہرے پر بے یقینی لیے کھڑا۔

"ہاتھ بڑھاؤ ناں ہیرو؟"

باسمہ نے جلدی مچاتے ہوئے کہا تو شیبی نے ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا۔

ہاتھ آگے بڑھا کر جیسے ہی اس نے باسمہ کو چھونا چاہا سارا تخیل ہوا میں تحلیل ہو گیا تھا۔

"وہ ہیرو نہیں تھا-----وہ جھوٹا تھا-اس نے دھوکا دیا--"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

باسمہ کی روتی آوازیں اونچی ہوتی جا رہی تھیں شیبی نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے تھے۔وہ رو رہا تھا۔

"میں نہیں کرنا چاہتا تھا-------نہیں کرنا چاہتا تھا------میری گڑیا تھی تم-----میں نے یہ کیوں کر دیا؟؟؟-------"

شیشے کی میز کو دونوں ہاتھوں سے توڑتا وہ کانچ پر ہاتھ مار رہا تھا۔

"میں نے کیسے اپنی گڑیا کو روند ڈالا۔۔۔۔کیسے؟ مجھے سزا ملنی چاہیئے۔۔۔۔۔۔مجھے مر جانا چاہیئے۔۔۔ہاں۔۔۔۔میں مر جاؤں گا۔۔۔۔۔"

خود سے بات کرتا وہ کھڑا ہوا تھا۔خون مسلسل ہاتھوں سے بہہ رہا تھا۔

"پہلے مجھے میری گڑیا ویسی ہی چاہیئے۔مجھے اپنی گڑیا کا ہیرو بننا ہے۔"

وہ فیصلہ کرتا باہر نکلا تھا۔جیسے ہی گھر سے باہر نکلا تھا سامنے سے آتے ضیاد صاحب نے اسے روکا۔

" ارے تابش بیٹا! تم اچانک یہاں؟"

وہ حیران ہوئے تھے اسے دیکھ کر مگر پھر اس کے زخمی ہاتھ دیکھ کر وہ آگے بڑھے۔

"یہ کیسے ہوا؟"

انہوں نے ہاتھ لگانا چاہا تو تابش پیچھے ہو گیا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

" میں ٹھیک ہوں۔"

اس نے مزید پیچھے ہوتے ہوئے کہا۔اور تیزی سے وہاں سے نکل گیا۔اسے اس طرح جاتے دیکھ کر ضیاد صاحب نے سر جھٹکا تھا۔

"لگتا ہے پاگل پن ابھی تک ٹھیک نہیں ہوا اس کا۔"

وہ بڑبڑاتے ہوئے اپنے گھر کی جانب بڑھ گئے تھے۔

**********

(ماضی)

"مما! آزر کہاں ہیں؟"

گیارہ سالہ باسمہ۔دو چوٹیاں بنائے،لانگ فراک پہنے دروازے سے جھانکتی پوچھتی رہی تھی۔

"باسمہ بیٹا! بھائی کو دیکھو باہر نہ چلا گیا ہو۔"

ارسلہ بیگم خود بھی پریشان ہو گئی تھیں آزر کو باسمہ کے ساتھ نہ پا کر۔

"ٹھیک ہے!"

آزر کو آنکھ مارتی وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنستی اس کے پیچھے باہر بھاگی تھی۔ان کا سامان گھر میں شفٹ ہو رہا تھا وہ لوڈر کے پاس سے گزرتے آگے بھاگ گئے تھے۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"جلال!"

کسی کے رونے کی آواز سن کر اس کے قدم رکے تھے۔

"آپی!"

چھ سالہ آزر اسے بلا رہا تھا مگر وہ بنا دھیان دیئے اس آواز کی سمت بڑھ رہی تھی۔

" میں جیت جاؤں گا۔"

آزر ایک بار پھر بولا تھا مگر تب تک وہ ایک گھر کے کھلے گیٹ تک پہنچ گئی تھی۔ سامنے دو لڑکے کھڑے تھے۔ ایک رو رہا تھا تو دوسرا اس سے ہاتھ چھڑا رہا تھا۔ باسمہ کو غصہ آیا تھا۔

"میں پاگل نہیں ہوں جلال! ڈیڈ نے۔۔۔۔۔۔"

" !گو ٹو ہیل تابش"

اس کا جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی جلال نے اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا تھا اور جانے کے مڑ گیا تھا۔ تابش وہاں بیٹھا رو رہا تھا جبکہ جلال بنا رکے باہر کھڑی کار میں بیٹھ گیا تھا۔ چند سیکنڈ میں ہی کار اسٹارٹ ہوتی وہاں سے چلی گئی تھی۔ باسمہ نے غصے سے کار کو گھورا تھا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی۔

" مجھے پکڑ لیں۔"

آزر نے باسمہ کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تو باسمہ نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" تم گھر جا کر چھپ جاؤ۔ آپی آ رہی ہیں تمہیں ڈھونڈنے۔"

باسمہ کے بہلانے پر وہ اچھلتا کودتا گھر کی جانب بھاگ گیا تھا۔ باسمہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی زمین پر بیٹھ کر روتے تابش کے پاس آئی۔

"ہائے!"

اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر وہ بولی تو تابش نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ آنسو صاف کرتا وہ کھڑا ہوا تو باسمہ کو سر اٹھا کر اسے دیکھنا پڑا۔

" آپ اتنے بڑے ہو کر اس ولن کی وجہ سے کیوں رو رہے ہو؟"

باسمہ نے اپنی دونوں چوٹیوں کو پکڑتے ہوئے پوچھا۔

" وہ میرا دوست ہے۔ دوستی توڑ کر چلا گیا تھا۔"

تابش ایک بار پھر آنسو صاف کیے تھے۔

"وہ اچھا دوست نہیں ہے ورنہ دوستی نہ توڑتا۔"

سنجیدگی سے بولتی اسے خود سے زیادہ سمجھدار لگی۔ تبھی باہر ایک وین رکی تابش ڈر کر پلٹا تھا۔ مگر وین سے نکل کر دو آدمی اسے پکڑ کر اپنے ساتھ لے جا رہے تھے۔

" ڈیڈ! مام!"

وہ چلا رہا تھا۔ مگر کوئی باہر نہیں آیا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"میں پاگل نہیں ہوں۔۔۔مام!!"

وہ پوری قوت سے چلایا تھا۔

" بہت بھروسہ تھا اپنے دوست پر اور باپ پر نہیں۔ دیکھو کیا کیا اس نے۔"

تبھی اوپر کھڑے واجد صاحب بولے۔

" ڈیڈ بچا لیں مجھے۔ مجھے نہیں جانا۔"

وہ گڑگڑا رہا تھا۔

" میں لے آؤں گا تمہیں واپس۔ان ہاسپٹل والوں کی تسلی کے بعد۔"

وہ دانت پیستے بولے تھے۔تابش کو روتے اور گڑگڑاتے دیکھ کر باسمہ بھی رونے لگی تھی۔

" چھوڑ دو اسے۔"

باسمہ نے اسے چھڑوانے کی کوشش کی تو ان میں سے ایک نے اسے دھکا دے کر گرا دیا تھا۔تابش کو غصہ آیا تھا اس نے خود کو چھڑوا کر باسمہ کو نیچے سے اٹھایا تھا۔

" گڑیا!"

وہ اسے چھوٹی سی ڈول لگی تھی۔اس کے لیے ان سے لڑتی۔

" ہیرو!"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

باسمہ نے مسکراتے ہوئے اسے نام دیا تھا۔وہ مسکرایا تھا کہ اگلے پل انجیکشن لگنے پر حواس کھو کر زمین پر گرا۔وہ لوگ اسے اٹھا کر لے گئے تھے۔باسمہ روکتی رہ گئی تھی۔

*********

ایک مہینے بعد وہ باسمہ کو دوبارہ نظر آیا تھا۔ رجا بیگم کے ساتھ سر جھکا کر چلتا وہ گھر میں داخل ہو گیا تھا۔ باسمہ تیزی سے بھاگتی اس کے گھر جانے کے لیے نکلی تھی۔ دروازہ دھکیلتی وہ اندر داخل ہوئی تو ایک جانب سے اسے کچھ آوازیں آنا شروع ہوئیں۔

"اسے سمجھا دو اگر یہ باز نہ آیا تو اس جگہ سے کبھی نکل نہیں پائے گا۔"

"وہ آپ کا بھی بیٹا! آپ کچھ کرتے کیوں نہیں اس کے لیے؟"

رجا بیگم نے ان کے آگے آتے ہوئے کہا تو واجد صاحب کا ہاتھ بے ساختہ اٹھا تھا اور ان نے گال پر نشان چھوڑ گیا تھا۔

"جاہل عورت جو کہا ہے وہ کر۔"

انہیں دھکا دیتے وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئے تھے۔ رجا بیگم آنسو صاف کرتی کچن کی جانب بڑھ گئی تھیں۔ باسمہ دبے قدموں اندر آئی تھی اور صوفے کے پیچھے چھپ گئی۔ رجا بیگم ٹرے میں کھانا لیکر بائیں جانب بنے روم میں گئیں تو باسمہ بھی پیچھے پیچھے آ گئی۔ تابش اندر اندھیرا کیے بیٹھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تابی بیٹا!"

محبت سے پکارتی وہ لائٹ آن کر کر اس کے پاس بیٹھ گئیں۔

"وہ پھر چھوڑ آئیں گے ناں مجھے وہاں؟"

تابش نے گھٹنوں سر دیئے ہی پوچھا تو رجا بیگم نے بامشکل اپنے آنسو روکے۔

" بہت جلد تم واپس آجاؤ گے بیٹا! پھر ہم سب ساتھ رہیں گے۔"

انہوں نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"میں وہیں مر جاؤں گا وہ لوگ مار دیں گے مجھے۔"

تابش نے ان کے ہاتھ پکڑ کر جیسے ان سے مدد چاہی تھی۔

" بس ایک ہفتہ تابی! اس کے بعد تم میرے ساتھ ہو گے۔"

وہ جیسے کوئی فیصلہ کرتی بولی تھی۔ تابش خاموش ہو گیا تھا۔ وہ اسے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلا رہی تھیں۔ ٹرے رکھنے کے لیے وہ جیسے ہی روم سے باہر گئیں باسمہ فوراً اندر آگئی تھی۔

"ہائے!"

شناسا آواز پر تابش نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"آپ کے ڈیڈ گندے ہیں انہوں نے مارا آپ کی ماما کو۔"

منہ پھلائے وہ شکایت لگا رہی تھی۔

" تم جاؤ یہاں سے۔"

باہر جھانکتا وہ بولا تو باسمہ نے نفی میں سر ہلایا۔

" اتنے دنوں سے آپ کا انتظار کر رہی ہوں میں، ایسے نہیں جاؤں گی۔"

وہ ضدی انداز میں بولی تو تابش نے کھڑے ہو کر دروازہ بند کیا۔

" تمہیں یہاں نہیں آنا چاہیئے۔اب یہاں سے باہر نکلو اور سیدھا اپنے گھر جانا۔"

وہ پریشانی سے بول رہا تھا۔

" آپ کے ڈیڈ مجھے بھی ماریں گے؟"

باسمہ نے اس کے عجیب برتاؤ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

" ابھی تم نے کہاناں وہ گندے ہیں تو گندے لوگوں کے گھر نہیں آتے۔"

کھڑی کے پاس لا کر وہ اسے اٹھانے لگا تو باسمہ پیچھے ہوئی۔

" پہلے دوستی کریں مجھ سے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

باسمہ نے ضدی پن سے کہا تو تابش نے نفی میں سر ہلایا۔

" کیوں؟"

" دوست دھوکا دیتے ہیں۔"

تابش نے چہرہ موڑ کر آنکھ میں آیا آنسو صاف کیا۔

"آپ اس ولن دوست کو یاد کر رہے ہیں؟ مما کہتی ہیں ولن گندے ہوتے ہیں اور ہیرو اچھے ہوتے ہیں۔ آج سے آپ ہیرو ہیں باسمہ کے ہیرو! ہم اس ولن کو یاد نہیں کریں گے۔"

گیارہ سالہ باسمہ ہاتھ آگے بڑھائے کھڑی تھی۔ سترہ سالہ شیبی، چہرے پر بے یقینی لیے کھڑا تھا۔

"ہاتھ بڑھاؤناں ہیرو؟"

باسمہ نے جلدی مچاتے ہوئے کہا تو شیبی نے ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا۔

" اب میں آپ سے ملنے روز آؤں گی اور آپ ہیرو بن کر مجھے اپنے گندے ڈیڈ سے بچالینا۔"

وہ چہکتے ہوئے بولی تو تابش مسکرایا۔ تابش نے اسے اٹھا کر کھڑی کے باہر اتارا۔

" بائے ہیرو!"

ہاتھ ہلاتی وہ گارڈن سے نکلتی ہوئی باہر بھاگ گئی تھی۔ تابش آئینے کے سامنے کھڑا خود کو دیکھ رہا تھا۔

" ہیرو!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے خود کو دیکھتے زیر لب کہا تھا پھر مسکرایا تھا۔

*********

رجا بیگم نے اسے ایک ہفتے کا کہا تھا مگر اگلے دو مہینے وہ اس سے ملنے نہ جا سکیں اور نہ ہی واجد صاحب اسے لانے پر رضامند ہوئے۔ تابش بالکل سیریس ہو گیا تھا نہ بات کرتا تھا نہ جواب دیتا تھا۔ پھر اسے خبر ملی اس کے ڈیڈ کے مرنے کی۔ وہ آزاد ہو گیا تھا۔ وہ ہر وقت کمرے میں بند رہتا تھا۔ کھڑکی ہمیشہ کھلی ہوتی تھی۔ باسمہ کو جب سے خبر ملی تھی وہ ہمیشہ کے لیے واپس آ گیا ہے تو روز ہی چھپ کر آنے لگی تھی۔

" یہ کھاؤناں ہیرو! مما بہت مزے کا بناتی ہے۔"

اس کے سامنے سوجی کا حلوہ رکھتی وہ پرجوش ہوتی بول رہی تھی۔ دروازہ ناک ہوا تو تابش نے فوراً اسے بیڈ کے نیچے کے چھپنے کا کہا اور حلوے کا باکس بند کر کر الماری میں رکھ دیا روم فریشنر چھڑک کر حلوے کی خوشبو ختم کرتا وہ دروازے کی سمت بڑھ گیا۔

" کس سے باتیں کر رہے تھے تم؟"

دروازہ کھلتے ہی رجا بیگم نے اندر جھانکتے ہوئے پوچھا۔

" اب آپ بھی مجھے پاگل ثابت کرنا چاہتی ہیں مام؟"

تابش کے دکھی لہجے پر انہوں نے نفی میں سر ہلاتے اسے گلے لگایا تھا۔ کمرے پر ایک طائرانہ نظر ڈال کر وہ واپس چلی گئیں تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" ہیرو! ہم آنٹی کو بتا دیں وہ تو اچھی ہیں ناں؟"

باسمہ نے بیڈ کے نیچے سے نکلتے ہوئے پوچھا۔ تابش نے نفی میں سر ہلایا۔

" ایک سیکرٹ بتاؤں؟"

اس کی آواز اتنی آہستہ تھی باسمہ بمشکل سن پائی۔

" مام نے ڈیڈ کو مار دیا۔"

وہ رازداری سے بولا تو باسمہ نے آنکھیں بڑی کرتے اسے دیکھا۔

"صرف میں جانتا ہوں یہ سچ ہے لیکن اگر میں نے کسی کو بتایا تو کوئی یقین نہیں کرے گا سب مجھے پھر سے پاگل کہیں گے۔"

زمین پر بیٹھ کر وہ بولتا وہ کہیں سے بھی نارمل نہیں لگ رہا تھا۔

" وہ آپ کو تو نہیں ماریں گی؟"

باسمی نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

" وہ جب غصے میں ہوتی ہیں تو مجھے مارتی ہیں۔ڈیڈ کا غصہ بھی مجھ پر نکالتی تھیں۔"

وہ اسے مزید بتا رہا تھا جبکہ باسمہ آلتی پالتی مارے اس کی باتیں سن رہی تھی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

*******

اور پھر وہ چلا گیا تھا۔رجا بیگم نے اس کا ایڈمیشن کالج میں کروا دیا تھا اور اسے ہاسٹل میں شفٹ کروا دیا تھا۔باسمہ بہت روئی تھی اس کے جانے پر۔مگر کسی کو اس کے بارے میں نہیں بتایا۔وہ اس کا ہیرو تھا جس کے بہت سے دشمن تھے۔جب وہ چھٹیوں میں آتا تھا اس کا سارا وقت بند کمرے میں گزرتا تھا۔باسمہ اس کے آنے کی خبر ملتے ہی پہنچ جاتی تھی۔ایک سال کے عرصے میں تابش میں بدلاؤ آ گیا تھا۔وہ جھوٹ بولنا، تاثرات چھپانا سیکھ گیا تھا۔وہ جیسا دیکھائی دیتا تھا حقیقت اس کے برعکس تھی۔کالج میں وہ ڈبو سا لڑکا تھا جسے کوئی تنگ کرتا وہ رو دیتا مگر اسے بدلہ لینا بھی آ گیا تھا۔اس بار اس کی سچائی رجا بیگم کو معلوم ہو گئی تھی۔انہوں ایک سال بعد اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔

"بن گئے ناں تم بھی اپنے باپ کے جیسے درندے! کتنی کوشش کی تمہیں بچانے کی مگر گندا خون تھاناں جوش تو مارے گا۔"

وہ مسلسل اسے مار رہی تھیں۔ وہ بنا کچھ کہے مار کھا رہا تھا۔ کمرے کے دروازے جھانکتی باسمہ اس منظر کو دیکھ کر خوفزدہ ہو رہی تھی۔

" تم نے اس لڑکے کا قتل کر دیا تابی!"

اس بار کا تھپڑ تابش نے روک لیا تھا۔ وہ سرخ آنکھیں لیے انہیں گھور رہا تھا۔

" نہیں ہوں میں قاتل سنا آپ نے۔"

ان کا ہاتھ جھٹکتا وہ غصے سے بولا تو رجا بیگم صدمے اسے دیکھا۔

" کبھی جھوٹا، کبھی پاگل، کبھی قاتل! کتنے الزام لگائیں گی مجھ پر؟ قاتل میں نہیں آپ ہیں ڈیڈ کو مارا آپ نے اور ڈیڈ نے--"

"---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اپنا جملہ مکمل نہیں کر پایا تھا جب رجا بیگم پھر سے اسے تھپڑ مار چکی تھی۔

"تمہیں پاگل خانے سے نکلوانا ہی نہیں چاہیئے تھا۔"

وہ مزید بول رہی تھیں جب تابش نے ایک ہاتھ سے انہیں راستے سے ہٹایا مگر بیلنس برقرار نہ رکھ سکیں اور سیڑھیوں سے گرتی چلی گئیں۔ تابش صدمے میں گنگ وہیں کھڑا تھا۔ وہ ہل نہیں پا رہا تھا اپنی جگہ سے۔ نیچے رجا بیگم تڑپ رہی تھیں۔ وہ ہوش میں آتا نیچے بھاگا تھا۔

"مام!سوری جان بوجھ کر نہیں کیا۔اٹھیں ناں مام!"

وہ مسلسل رجا بیگم کو پکار رہا تھا جن کے سر اور ناک سے تیزی سے خون بہہ رہا تھا۔انہوں نے تابش کی جانب بڑھانا چاہا مگر اگلے ہی پل ان کا ہاتھ زمین پر لگا تھا اور گردن ایک جانب لڑھک گئی تھی۔وہ دھاڑیں مار تا رو رہا تھا جب باسمہ تیزی سے کمرے سے نکلتی بھاگی تھی۔تابش نے اسے خوفزدہ دیکھا تو اس کے پیچھے بھاگا۔گیٹ بند ہونے کی وجہ سے وہ آسانی سے اسے روک چکا تھا۔

"جانے دو۔۔۔۔کسی کو نہیں بتاؤں گی۔۔۔۔۔"

وہ روتے ہوئے گڑگڑا رہی تھی۔تابش اسے زبردستی اندر لے آیا تھا۔کمرے میں لا کر وہ اس کے پاس زمین پر بیٹھ گیا۔

" گڑیا!میں نے نہیں کیا۔۔۔وہ خود گری تھیں۔"

اس کے ہاتھ پکڑ تا وہ اسے منانے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ باسمہ مسلسل نفی میں سر ہلاتی وہاں سے جانا چاہ رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" ایسا نہ کرو گڑیا!میری ایک دوست ہو تم، مجھ سے منہ مت پھیرو۔"

وہ رو رہا تھا، التجا کر رہا تھا جبکہ باسمہ اسے دھکا دیتی ایک بار پھر بھاگی تھی۔

" تم ہیرو نہیں ہو۔پاگل ہو، سب کو مار دیتے ہو۔"

وہ نفرت سے بولتی کمرے سے نکلی تھی، تابش سن بیٹھا اپنے خالی ہاتھ دیکھ رہا تھا۔

" سب کو بتا دوں گی۔"

اس سے پہلے باسمہ دروازے سے باہر نکلتی اس کے منہ پر ہاتھ رکھتا تابش اسے گھر کے اندر لے گیا تھا۔ اپنے پرانے کمرے میں لے جا کر اس نے اسے بند کر دیا تھا۔ وہ مسلسل دروازہ بجاتی اسے کھولنے کا کہہ رہی تھی۔ جب۔ آوازیں بند ہوئیں تو اس نے اندر جا کر اس کے ہاتھ پاؤں باندھ دیے اور منہ پر ٹیپ لگا دی۔

باہر رجا بیگم کی آخری رسومات ہو رہی تھیں اور لوگ باسمہ کی گم شدگی کی باتیں کر رہے تھے۔ سب کی نظر میں تابش اس فیملی کو جانتا نہیں تھا تو کسی نے اس سے نہیں پوچھا۔ رجا بیگم کو دفنا کر وہ گھر واپس آیا۔ اکیلے سنسان گھر میں وہ فرش پر بیٹھا رو رہا تھا۔ تبھی اسے باسمہ کا خیال آیا۔ وہ صبح بھوکی تھی۔ پیاس کی وجہ سے بول نہیں پا رہی تھی۔ تابش نے جلدی سے اس کے ہاتھ پاؤں کھولے اور منہ سے ٹیپ ہٹائی۔

" سب چلے گئے گڑیا! میں۔ اکیلا رہ گیا ہوں۔ تم تو مجھ سے نفرت نہ کرو۔"

وہ اس سے التجا کر رہا تھا جب باسمہ نے نفرت سے منہ پھیرا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" تم گندے ہو، تم نے اپنی ماما کو مار دیا۔"

تابش کو اس کی بات سن کر غصہ آیا تھا۔ اس نے اس کے دونوں کندھے دبوچ لیے تھے۔

" میں نے انہیں مارا سمجھی تم۔ نہیں ہوں میں قاتل!"

وہ چلا رہا تھا اور باسمہ خوفزدہ ہوتی رو رہی تھی۔

" مما کے پاس جانا ہے۔ یہاں نہیں رہنا۔"

وہ روتے روتے بول رہی تھی۔ تابش نے اپنی پاکٹ سے چاقو نکالا تھا۔

"تم میرے پاس رہو گی ہمیشہ سمجھی؟"

وہ اسے ڈرا رہا تھا۔ باسمہ نے اس کے چاقو والے ہاتھ پر تھپڑ مارا اور پھر سے کوشش کی تھی بھاگنے کی۔ تابش نے اس کی بازو پکڑ کر کھینچا تو اس کے فراک کی بازو پھٹتی چلی گئی۔ وہ اسے بیڈ پر گرائے اس پر جھکا تھا۔

" تم کہیں نہیں جاؤ گی۔"

وہ پھر سے وارن کر رہا تھا۔ باسمہ کو بالکل اندازہ نہیں تھا اس کے ساتھ کیا کچھ ہو سکتا تھا۔ باسمہ کو روکنے کے لیے وہ شیطان کے ڈالے شیطانی خیال میں آ گیا تھا۔ مذاحمت کرتی باسمہ کو قابو کرتا وہ شیطانی فعل پر اتر آیا تھا۔ باسمہ کے چلانے اور رونے نے اسے ہوش دلایا تھا۔ باسمہ کو دیکھتا وہ خود کو مارنے لگا تھا۔

"میں نہیں کرنا چاہتا تھا گڑیا!"

وہ وہیں بیٹھا پھر سے رونے لگا۔ باسمہ بیڈ سے اترتی گرتی پڑتی بھاگی تھی۔ تابش اندر بیٹھا خود کو کوس رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ بمشکل سانس لیتی دروازے تک آئی تھی۔ اندر سے اسے اس کی ماں کی آواز سنائی دی جو پریشان ہوتی آزر کو پکار رہی تھی۔

"مما!"

وہ روتی ہوئی اندر بڑھی تھی تبھی کچن میں ہوتے اچانک دھماکے نے اس کے حواس سلب کر لیے تھے۔ اندر اس کی ماں اور بھائی کی چیخیں گونج رہی تھی اور باہر وہ ہوش و گرد سے بیگانہ ہوتی فرش پر گری تھی۔

***********

(حال)

"ارسلہ آنٹی پھوپھو کی اسکول فرینڈ تھیں۔عابس اور میں ان سے ملنے آئے تھے لیکن وہاں پہنچ کر ان کی آنٹی اور آزر کی دردناک موت کا معلوم ہوا۔گیس لیکیج کی وجہ سے کچن میں بلاسٹ ہوا تھا۔باسمہ کی حالت اس حادثے کی وجہ سے مزید خراب ہوگئی تھی۔ہم لوگ اسے اپنے ساتھ لے آئے تھے جہاں کافی عرصہ لگا تھا اسے نارمل ہونے میں اور اب پھر سے۔

"----

سر ہاتھوں میں گرائے پریسہ بول رہی تھی۔عابس اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے حوصلہ دے رہا تھا۔ارباز کی نظریں جلال پر تھیں جو دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔چہرے سے اندازہ کرنا مشکل تھا کہ وہ کیا سوچ رہا ہے اور کیا کرنا چاہتا ہے۔

"جلال!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارباز نے اسے پکارا تو جلال نے اس کی جانب دیکھا۔

" کیا سوچ رہے ہو؟"

پریسہ اور عابس بھی اس کی جانب متوجہ ہو چکے تھے۔

" جلال سوچتا نہیں ہے بھائی! عمل کرتا ہے اور اس وقت خود کو وہی کرنے سے روک رہا ہوں۔"

وہ اتنی سنجیدگی سے بولا تھا کہ پریسہ نے بے ساختہ ارباز کی سمت دیکھا تھا۔

" کیا کرنا چاہتے ہو؟"

ارباز نے اس کے پاس آکر پوچھا۔ مگر وہ جواب دیئے بنا آگے بڑھ گیا تھا۔

"جلال!!"

ارباز نے اسے پکارا تو وہ رکا۔

"اس کی منہ بولی بہن سے کہیں اس سے آخری بار مل لے۔"

وہ کہہ کر رکا نہیں تھا۔ پریسہ نے غصے سے اسے دیکھا تھا پھر ارباز کے پاس آئی۔

" سنا آپ نے کیا کہا ہے اس نے؟"

وہ لڑنے مرنے کو تیار تھی۔ ارباز مسکرایا تھا۔

" آپ ہنس رہے ہیں؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پریسہ کو صدمہ ہوا تھا۔

"آپ دونوں روٹھے بچوں کی طرح لڑتے ہیں۔"

ارباز نے کہا تو عابس بھی تائیدی انداز میں سر ہلاتا مسکرایا تھا۔

" تم ہنسنا بند کرو۔"

پلٹ کر عابس کو گھورتی وہ بولی تو وہ کندھے اچکا گیا۔

" ہم لوگ پیشنٹ کو روم میں شفٹ کر رہے ہیں تب آپ لوگ مل سکتے ہیں ان سے۔"

نرس کے اچانک بولنے پر وہ سب اس کی جانب متوجہ ہوئے۔نرس واپس اندر جا چکی تھی۔پریسہ کے چہرے پر غصہ ہنوز برقرار تھا۔ارباز سر جھکاتا مسکرایا تھا۔

*******

"یار جگر!تیری آواز سے لگ رہا ہے تو پریشان ہے؟"

وہ کار سے اترتا آگے بڑھ رہا تھا۔صبح ہو چکی تھی وہ باسمہ کا سامان لینے گھر آیا تھا۔سرفراز کا فون آیا تو اس نے کال پک اپ کی مگر اس کے ہیلو بولتے ہی سرفراز نے بے چینی سے پوچھا۔

"کام ہوا کہ نہیں؟میں مزید انتظار نہیں کر سکتا؟"

بنا اس کی بات کا جواب دیئے اس نے سوال پوچھا تو سرفراز نے منہ بگاڑا۔

"اگر تو مجھے نہیں بتانا چاہتا کہ کیوں پریشان تو میں وہیں آجاتا ہوں پھر چاہے میرا باس مجھے جاب سے نکال دے یا مجھ پر کیس کر دے لیکن میں آجاؤں گا۔"

Visit for more novels: www.urdunovelbank.com

سرفراز نے ایموشنل ہوتے ہوئے کہا تو جلال کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔تبھی اس کی نظر دور کھڑے تابش پر پڑی۔جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔جلال نے اس کے دونوں ہاتھوں میں بندھی پٹی کو دیکھا۔وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔پرانی یادوں نے اس کے ذہن پر بسیرا کیا تھا۔

" جلال!ڈیڈ ماریں گے اگر پکڑے گئے تو؟"

کار کے پیچھے نیچے بیٹھا وہ اسے روک رہا تھا۔

" تو منہ بند رکھے گا، مسلسل بول کر دیر کروا رہا ہے۔"

جلال نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

" ڈیڈ آ رہے ہیں۔"

وہ یک دم بولا تو جلال اس کا ہاتھ پکڑ کر دوسری کار کی جانب لے گیا۔

" جلال! ڈر لگ رہا مجھے، تجھے ڈر نہیں لگتا؟"

وہ آہستہ آواز میں پوچھ رہا تھا جلال نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

" یہ کس نے کیا؟"

کار پر پڑے سکریچز کو دیکھ کر واجد صاحب نے غصے سے بولا جبکہ تابش سہم کر نیچے ہو گیا تھا۔ جلال نے نفی میں سر ہلایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا ہوا واجد؟"

جنید صاحب نے وہاں آتے ہوئے پوچھا ان کے پیچھے ہی بیس سالہ ارباز بھی وہاں آیا تھا۔

"میری نئی کار برباد کر دی۔ سی سی ٹی وی فوٹیج میں دیکھتا ہوں ذرا یہ کس کا کام ہے۔"

واجد صاحب کی بات پر تابش کے چہرے پر ہوائیاں اڑ گئی تھیں جبکہ جلال بالکل نارمل تھا۔

"کیمرہ خراب ہے یہاں کا بھول گئے۔ آج ٹھیک ہو جائے گا تم ایسا کرو میرے ساتھ چلو۔ ڈرائیور سے کہو اسے ٹھیک کروا لائے۔"

جنید صاحب نے بات کو نہ بڑھاتے ہوئے کہا تو وہ غصے کو کنٹرول کرتے ان کی کار میں بیٹھ گئے۔ جلال نے ارباز کو دیکھ کر آنکھ ونک کی تھی جو اسے دیکھ چکا تھا پھر وہ سر جھٹکتا کار میں بیٹھ گیا تھا۔

" چلے گئے وہ۔"

جلال نے اسے ہوش دلایا تو تابش باہر آیا۔

" اگر انہیں پتا چل گیا تو؟"

تابش نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔

"کون بتائے گا انہیں؟"

جلال نے اس سے پوچھا تو تابش نے اسے دیکھا۔

" تم نے کیوں کیا یہ؟"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

تابش نے پوچھا تو جلال مسکرایا۔

"کیونکہ انہوں نے کار کو ہاتھ لگانے پر تمہیں تھپڑ مارا تھا۔ اور جلال کے دوست کو کوئی ہاتھ بھی لگائے تو جلال بدلہ لے گا۔"

جلال نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

" تم محبت کرتے ہو مجھ سے؟"

تابش کے اچانک سوال پر جلال پہلے تو رکا تھا، اسے اوپر سے نیچے دیکھا اور پھر ہنستا چلا گیا۔ تابش بھی اپنا سوال یاد کرتے ہنس دیا تھا۔ وہ دونوں ہنس رہے تھے۔

*********

"یہ دیکھ رہے ہو؟"

اسکول کے گارڈن میں بیٹھا تابش اپنی بازو سہلا رہا تھا جس پر کھروچیں آئی تھیں۔ اسکے کلاس فیلو اسے مار کر گئے تھے۔ جلال نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے اسے پنچ دیکھایا تھا۔

"مجھے کیوں دیکھا رہے ہو؟"

تابش نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"اس لئے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسکے پیٹ اور کمر میں پے در پے دو مکے مارتا وہ بولا تو تابش کراہا۔

"مار کیوں رہے ہو؟"

اس نے الٹا جلال کو پنچ مارا تو جلال نے اسے گھورا۔

"اب بہت جان آگئی ہے ان ہاتھوں میں۔ تب کیا ہوا تھا جب وہ مار رہے تھے؟"

جلال نے اس کی بازو دبوچتے ہوئے کہا۔

"وہ دو تھے۔"

تابش نے کہا تو جلال نے اسے مارنا شروع کر دیا۔ وہ ہنسنا شروع ہو گیا تھا۔

"مقابلہ کرنا سیکھو تابش! ورنہ لوگ کمزوریاں جان کر جان نکال لیتے ہیں۔"

تھک کر اس کے کندھے سے ٹیک لگا تا وہ بولا تو تابش نے ہاں میں سر ہلایا۔

******

"چھپ کر آئے ہو؟"

جیکٹ پہن کر جلال گھر سے نکلا تو تابش بھاگ کر اس کے پاس آیا۔

"ڈیڈ سونے چلے گئے تو مما کو بتا کر آیا ہوں۔"

اس کی جیکٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اس نے کہا تو جلال نے اسکا چہرہ دیکھا۔ اس کے چہرے پر نشان دیکھ کر وہ اس کی جانب رخ کر گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ کیا ہوا ہے؟"

گال اور ماتھے پر بنا سرخ نشان تابش نے رجا بیگم کے بیوٹی پراڈکٹس استعمال کر کر چھپانے کی کوشش کی تھی مگر جلال دیکھ چکا تھا۔

"مام ڈیڈ کا جھگڑا ہو گیا تھا تو---"

وہ خاموش ہو گیا تھا۔ جلال غصے سے اسکے گھر کی جانب بڑھا تھا۔

"مما نے سوری کیا مجھ سے جلال! اور پیار بھی کیا ہے۔"

تابش نے اسے روکا تھا۔

"وہ ہر بار سوری کرتی ہیں اور ہر بار معافی۔"

جلال کا غصہ دیکھ کر وہ مسکرایا۔

"لیکن مما تو ہیں ناں جلال! اگر وہ نہ ہوتیں تو ڈیڈ سے کون بچاتا مجھے؟"

تابش کے سمجھانے پر جلال نے اسے گھورا۔

"باتیں کرنی آگئی ہیں تمہیں، اور لڑکی بننا بھی۔"

اس کے چہرے پر لگے پاؤڈر کو انگلی کی پور پر چنتا وہ بولا تو تابش اس کے پیچھے بھاگا تھا۔ دونوں ہنس رہے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اچانک ہی تخیل ٹوٹا تھا۔ تابش ابھی بھی اسے دیکھ رہا تھا مگر جلال اسے اگنور کرتا گھر کے اندر چلا گیا۔ تابش کی آنکھ سے آنسو نکلا تھا۔

*********

"پریسہ! آپ ناشتہ کر لیں۔"

پریسہ باسمہ کے پاس بیٹھی۔ جب ارباز نے اس سے کہا۔

"آپ کو لگتا ہے میری بہن قصوروار ہو سکتی ہے؟"

پریسہ نے اس کی فکر کو اگنور کیا تھا۔

"میرا بھائی جھوٹ نہیں بولتا پریسہ! اور لڑکیوں کے معاملے میں وہ ہمیشہ ہی الرجک رہا ہے۔ باسمہ پہلی لڑکی ہے جو اس کی زندگی میں اتنی اہمیت حاصل کر چکی ہے کہ وہ اس کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار ہے۔"

ارباز کے لمبے چوڑے جواب پر پریسہ کھڑی ہوتی اس کے سامنے آئی۔

"آپ کو اپنے بھائی پر یقین ہے اور مجھے اپنی بہن پر۔"

ارباز نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

"میں آپ کے بھائی کو غلط نہیں کہہ رہی مگر مجھے لگتا ہے ارفع نے یہ سب کسی کے کہنے پر کیا ہو گا، ورنہ وہ جلال کے ساتھ ایسا کیوں کرے گی جبکہ وہ اسے جانتی تک نہیں تھی۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پریسہ نے اپنی سوچ اسے بتائی۔ ارباز کو بھی اس کی بات صحیح لگی تھی۔

"مجھے باسمہ سے بات کرنی ہے شاید وہ کچھ جانتی ہو کہ۔۔۔۔۔"

"باسمہ سے کوئی اس بارے میں بات نہیں کرے گا اور اگر تمہیں اپنی بہن پر اتنا ہی بھروسہ ہے تو خود ڈھونڈو وجہ۔ میری بیوی کو اس معاملے دور رکھنا۔"

جلال کب وہاں آیا انہیں معلوم ہی نہ ہو سکا تھا۔ وہ سنجیدگی اور دھمکی بھرے انداز میں کہتا باسمہ کے پاس آ گیا تھا۔

"بھائی! آپ گھر جا کر فریش ہو جائیں۔"

صاف اشارہ کمرہ خالی کرنے کا تھا۔

پریسہ نے غصے سے اسے دیکھتے ہوئے مٹھیاں بند کی تھیں اور کمرے سے نکل گئی تھی۔

"جلال! تم زیادہ روڈ ہو جاتے ہو اس کے ساتھ۔"

ارباز نے اسے سمجھانا چاہا۔

"اس نے ہاتھ اٹھایا تھا باسمہ پر! آپ کو لگتا ہے میں یہ بھول گیا ہوں۔"

جلال کی بات سے بیک وقت اس کے چہرے پر مسکراہٹ اور فکر آئی تھی۔

"وہ پریشان تھی۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارباز نے اس کا دفاع کرنا چاہا۔

" بھائی! پلیز مجھے پریشان ہونے پر مجبور نہ کریں ورنہ نتائج کی پرواہ کیے بنا میں بہت کچھ کر جاؤں گا۔"

جلال نے چڑتے ہوئے کہا تو ارباز سر جھٹکا کمرے سے نکل گیا۔ وہ باہر آیا تو عابس پریسہ کو جوس دے رہا تھا۔

"آپ لوگ گھر چلیں۔ فریش ہو کر واپس آ جایئے گا۔"

ارباز نے سنجیدگی سے کہا۔ عابس کو دیکھ کر اسے زیادہ جلن ہونے لگی جسے ظاہر نہ کرنا اب اس کے لیے مشکل ہو رہا تھا۔

" جی بہتر۔"

عابس نے پریسہ کے بولنے سے پہلے کہا تو پریسہ اعتراض نہ کر سکی۔

*******

"کب تک سونے کا ناٹک کرو گی اٹھ جاؤ؟"

ارباز کے جانے کے بعد وہ بیڈ پر ہی باسمہ کے نزدیک بیٹھتا ہوا بولا تو باسمہ نے ایک آنکھ کھول کر دیکھا۔ جلال کو خود کو تکتا پا کر وہ دھیرے سے اٹھ کر بیٹھی۔

"وہ پریسہ آپی سے۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے وہ آگے بولتی جلال نے اس کی کلائی اپنی گرفت میں لی۔ پکڑ اتنی نرم تھی کہ وہ سر جھکا گئی۔ سب کچھ جیسے فلم کی طرح ذہن میں چلنے لگا تھا۔

"یہ کیوں کیا باسمہ؟"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

دھیرے سے پٹی پر انگوٹھا پھیرتا وہ پوچھ رہا تھا۔ باسمہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔

"میں نے کچھ کہا تھا تم سے باسمہ! تم نے میری بات کو نظر انداز کیا۔"

اس کی اگلی بات پر باسمہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"جھوٹ بولا تھا تم نے کہ میری ہر بات مانو گی؟"

اس کا لہجہ عام ہو کر بھی عام نہ تھا۔ وہ مسلسل اس کی کلائی پر بندھی پٹی کو دیکھ رہا تھا۔

"میں گندی ہوں، اس نے مجھے۔۔۔۔۔۔"

وہ آگے بول نہیں پائی تھی جلال اپنی انگلی اس کے ہونٹوں پر رکھتا اسے چپ کروا چکا تھا۔

"کیا مجھ پر بھروسہ نہیں تھا یا ولن اپنا اعتبار نہیں دلوا پایا تھا؟"

اس کے آنسو پونچھتا وہ نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

"میں ڈر گئی تھی۔ آپ چھوڑ دیں گے مجھے۔ نفرت کریں گے مجھ سے۔"

ہچکیاں لیتی وہ رونا شروع ہو چکی تھی۔

"تم نے مجھے ڈر گز دیئے، مجھے دھوکا دیا، کیا اس کے بعد میں نے نفرت کی تم سے؟"

"آپ نے چاقو مارا تھا مجھے۔"

جلال کے سوال پر وہ بے ساختہ بولی تھی پھر زبان دانتوں تلے دبا دی۔ جلال ہنسا تھا۔ ہنستے ہنستے اس نے باسمہ کے کندھے پر سر رکھا تھا۔ باسمہ جو رونا بھول کر اسے ہنستا ہوا دیکھ رہی تھی، جلال کی اس حرکت پر سانس تک روک گئی تھی۔

"تمہاری دی در گز کا اثر تھا وہ ورنہ شاید-------اس کے بنا بھی میں یہی کرتا۔"

وہ بنا شرمندہ ہوئے بولا۔ باسمہ کی تو زبان ہی گنگ ہو گئی تھی۔

"ارفع آپی مارتی تھیں مجھے، میں نہیں کرنا چاہتی تھی۔ میں نے بتانے کی بھی کوشش کی تھی لیکن انہوں نے سزا دی مجھے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

باسمہ نے روتے روتے اپنا بازو آگے کیا تو جلال نے پیچھے ہوتے ہوئے اس کی بازو دیکھی۔ سگریٹ سے داغے جانے کے نشان دیکھ کر اسے ارفع کا قتل کرنے کا دل کیا تھا۔

"ان کا ایک دوست تھا، وہ بہت گندا تھا۔ عجیب نظروں سے دیکھتا تھا۔ وہ کہتی تھی مجھے اس کے۔۔۔۔۔"

وہ رو رہی تھی جلال نے اسے خود سے لگایا تھا۔

دماغ مسلسل غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش میں تھا۔

*******

" پریسہ! آپ اس روم میں جا کر فریش ہو جائیں اور آپ عابس وہ روم یوز کر لیں۔"

لاؤنج میں قدم رکھتے ہی ارباز نے کہا۔ پریسہ کے معاملے میں لہجہ جتنا نرم تھا عابس سے بات کرتے وقت اتنا ہی فارمل تھا۔ پریسہ اور عابس ایک دوسرے کو دیکھ کر ارباز کے بتائے رومز کی جانب بڑھ گئے۔ ان کے جانے کے بعد ارباز نے ملازمہ کو ناشتے کا انتظام کرنے کو کہا اور اپنے روم کی جانب بڑھ گیا۔ آج سالوں بعد وہ اپنے کمرے میں آیا تھا۔ ایک خالی پن محسوس کیا تھا اس نے سامنے لگے فوٹو فریم کو دیکھ کر۔ موبائل رنگ ہوا تو جلال کی کال دیکھ کر اس نے پریشانی سے کال پک کی۔

" باسمہ ٹھیک ہے جلال؟"

" اس کی فکر نہ کریں وہ ٹھیک ہے جا کر اپنے فیوریٹ امپلائے کو دیکھیں، اپنے گھر آیا ہوا ہے وہ۔"

جلال نے سنجیدگی سے کہا تو ارباز کے چہرے پر ناسمجھی والے تاثرات آئے۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"تابش یہاں ہے مگر وہ تو کراچی۔۔۔۔۔"

" اسے شوق ہے خود کو کمزور بنانے کا۔ہاتھ بھی زخمی ہیں اس کے جا کر دیکھ لیں اسے۔"

جلال کا لہجہ اب بھی نہیں بدلا تھا مگر ارباز مسکرایا تھا۔

"تم اب بھی فکر کرتے ہو اس کی جلال!"

" میں فون رکھ رہا ہوں۔"

جلال کے کال کٹ کرنے پر اس نے تاسف سے سر ہلایا اور فریش ہونے کا ارادہ ترک کرتا کمرے سے نکل گیا۔

*******

"کب تک وہاں کھڑے رہنا ہے آجاؤ یہاں۔"

واش روم کے باہر کھڑی وہ نروس ہو رہی تھی جب جلال کی آواز پر سست قدموں سے آگے آئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" ناشتہ کرو۔"

اس کے بیڈ پر بیٹھتے ہی جلال نے حکمیہ انداز میں کہا تو باسمہ منہ بنائے ناشتہ کرنے لگی۔

" کل نہیں آج۔مجھے آج ہی سب چاہیئے؟"

بلوٹوتھ کان میں لگائے وہ فون پر بات کر رہا تھا۔باسمہ کن انکھیوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ہاتھ میں بریڈ ویسے ہی پکڑی ہوئی تھی۔

" ہاں میں دوپہر تک نکل رہا ہوں یہاں سے۔"

بات کرتے کرتے اس نے باسمہ کے ہاتھ سے بریڈ کا ٹکڑا اپنے منہ ڈالا تو باسمہ نے حیرانی سے اسے دیکھا پھر خوش ہوتی دوسرا ٹکڑا اٹھا کر اس کی جانب متوجہ ہوئی۔

" کہا تو تھا چند سال تک تو واپس نہیں آسکوں گا۔"

وہ جھنجھلایا تھا تبھی باسمہ نے بریڈ کا ٹکڑا اس کی جانب بڑھایا۔ وہ بنا کچھ ظاہر کیے اس کے ہاتھ سے کھا رہا تھا۔

" میرا سر کھانا بند کر اور جو کہا ہے وہ کر۔"

کال کٹ کرتا وہ باسمہ کی جانب مڑا جو ایک بار پھر اسے کھلانے کے لیے ٹکڑا توڑ چکی تھی۔ جلال نے اس کے ہاتھ سے کھا لیا تھا۔ وہ سنجیدگی سے باسمہ کے چہرے پر آئے رنگوں کو دیکھ رہا تھا۔ پھر اسے کھلانے لگا۔

" ہم کل نیویارک جا رہے ہیں اور یہاں سے کچھ دیر بعد ہی چلے جائیں گے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ جیسے اسے آگاہ کر رہا تھا۔

" ہم وہاں کیوں جا رہے ہیں؟"

باسمہ نے بامشکل بریڈ نگلی تھی۔

" تمہیں میرے ساتھ نہیں رہنا؟"

جلال نے الٹا سوال کیا تو باسمہ نے ہاں میں سر ہلایا پھر فوراً نفی میں۔ جلال اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"آپ کے ساتھ رہنا ہے۔"

جب گردن ہلانا کام نہ آیا تو اس نے زبان کا استعمال کیا تھا۔

" تمہارا ایڈمیشن وہاں ہو جائے گا اور جب تک پڑھائی مکمل نہیں ہوتی واپس نہیں آسکتی۔"

کسی کو اپنے ارادے نہ بتانے والا آج اپنے سامنے بیٹھی لڑکی کو سب بتا رہا تھا، صرف اس کو پریشانی سے بچانے کے لیے۔

" ہم گھر نہیں جائیں گے؟"

باسمہ نے معصومیت سے پوچھا۔

" تم جانا چاہتی ہو؟"

جلال نے اس کے دل کی بات جاننی چاہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اپنا گھر دیکھنا ہے ایک بار بس۔ مما اور آزر۔۔۔۔"

" ہم جائیں گے۔"

باسمہ کا گال سہلاتا وہ نرمی سے بولا تو باسمہ مسکرائی تھی۔

اس موڑ سے شروع کریں پھر یہ زندگی۔۔

ہر شے جہاں حسیں تھی ہم تم تھے اجنبی۔۔۔۔

* * * * * * * * *

گھر میں اندھیرا دیکھ کر ارباز آگے بڑھا۔ ارباز نے تاسف سے اس گھر کو دیکھا تھا جو کبھی روشن ہوتا تھا۔ آج جیسے اپنی بربادی کی داستان خود سنا رہا تھا۔ وہ آگے بڑھا تھا۔ اپنا ہر قدم وہ بہت ضبط سے اٹھا رہا تھا۔ تابش کے روم کا دروازہ کھلا دیکھ کر وہ اس کی جانب بڑھ گیا تھا۔

"تابش!"

بیڈ پر گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھا وہ ارباز کی آواز پر چونکا تھا۔ گھٹنوں پر چہرہ رگڑ کر اس نے آنسو صاف کیے تھے پھر سر اٹھا کر ارباز کی جانب دیکھ کر جبرا مسکرایا تھا۔

" اچانک یہاں کیوں آ گئے تابش؟"

ارباز نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو تابش کھڑا ہوا۔

" ایسا لگ رہا تھا بھائی کہ بہت قیمتی چیز یہاں ہے اس لیے یہاں آ گیا۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ ارباز کی جانب دیکھنے سے گریز کر رہا تھا۔

"کب آئے تھے؟"

ارباز نے اس کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے پوچھا۔ لہجہ سنجیدہ تھا۔

" ص۔۔۔ صبح!"

وہ بامشکل جواب دے پایا تھا۔

" یہ سب کیسے ہوا؟"

اربازنے اس کے ہاتھوں کو دیکھا پھر نظر ارد گرد بکھرے کانچ پر گئی۔

" اندھیرا تھا تو نظر نہیں آیا تھا کچھ۔"

اربازسے جھوٹ بولتے اسے عجیب لگ رہا تھا۔

" گھر چلو میرے ساتھ۔ یہاں نہیں رکو گے تم۔"

اس کو ساتھ آنے کا اشارہ کرتا وہ آگے بڑھ گیا تھا۔ تابش اس کے پیچھے چل دیا تھا۔

"آپ کو کیسے معلوم بھائی کہ میں۔۔۔۔۔"

" جلال نے بتایا تھا۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

گھر میں داخل ہوتے ہوئے اس نے پوچھا تو اربازنے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ خود تو مجھ سے نہیں ملا۔"

تابش نے شکوہ کیا تو اربازنے اس کا کندھا تھپکا۔

" یہ جگہ بہت بری یادیں رکھتی ہے تابش! وہ چاہ کر بھی یہاں نارمل ری ایکٹ نہیں کر سکتا۔"

اربازنے سمجھایا تو وہ ہاں میں سر ہلاتا آگے بڑھ گیا تھا۔ بات جیسے اس جواز کے بعد ختم ہو گئی تھی۔

"تابش؟؟"

پریسہ کو اسے دیکھ کر حیرانی ہوئی تھی۔

" تابش ہمارا پرانا پڑوسی ہے اور میرے لیے جلال جیسا ہی ہے۔"

ارباز نے محبت سے کہا تو تابش مسکرایا جبکہ پریسہ کچھ الجھی تھی۔

"آپ نے بتایا تھا مجھے، یاد آ گیا۔"

یک دم اس کی ٹون بدلی تھی۔ عابس بھی پریسہ کے ساتھ آ کر کھڑا ہو چکا تھا۔

" آپ سب ناشتہ کریں۔ میں جوائن کرتا ہوں۔"

ارباز تابش کو ڈائینگ کی جانب جانے کا اشارہ کرتا بولا تو وہ تینوں ڈائینگ کی جانب بڑھ گئے۔ ارباز فریش ہونے کی غرض سے روم میں چلا گیا تھا۔

"تابش! آپ یہاں کتنا عرصہ رہے تھے؟ یہاں جو گھر میں بلاسٹ والا حادثہ ہوا تھا اس کے بارے میں کچھ معلوم ہے آپ کو؟"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

پریسہ کا لہجہ نارمل تھا مگر عابس کے ساتھ ساتھ تابش بھی چونکا تھا۔

"جس دن یہ حادثہ ہوا تھا اس دن میری مام کی ڈیتھ ہوئی تھی۔"

تابش کے جواب پر پریسہ اور عابس ساکت ہوئے تھے۔

" تم یہیں رہتے تھے تب؟"

پریسہ جیسے کسی نتیجے پر پہنچنا چاہتی تھی۔عابس نے اس کے ہاتھ کو اپنی گرفت میں لیا تھا جس کی مٹھی وہ بنا چکی تھی۔

" مجھے مینٹل ہاسپٹل سے لایا گیا تھا تب۔"

آنکھوں میں آئی نمی چھپاتا وہ بولا تو پریسہ اور عابس حیران ہوئے۔

" میرا ہو گیا۔"

ہاتھوں میں لگی چوٹ کی وجہ سے بامشکل کھا پا رہا تھا اور پریسہ کے سوالوں نے اس کا زخم جیسے پھر سے ہرا کر دیا تھا جو وہ کچھ دیر کے لیے بھول گیا تھا۔وہ کھڑا ہوتا وہاں سے چلا گیا تھا۔ارباز جو وہاں اسی وقت آیا تھا تابش کا جواب سن چکا تھا اس لیے اسے روکا نہیں اور آگے آیا۔

" آپ کو اس سے یہ نہیں پوچھنا چاہیئے تھا پریسہ !وہ بہت کچھ برداشت کر چکا ہے اپنی زندگی میں۔"

عابس اور پریسہ حیرانی سے اسے دیکھ رہے تھے جب ارباز نے انہیں تابش کے بارے میں سب بتایا۔وہ اپنا اور جلال کا کردار درمیان سے نکال چکا تھا۔

" میں سوری کر لوں گی ان سے۔"

پریسہ نے افسوس بھرے لہجے میں کہا تھا۔وہ ناشتہ کرتے ہوئے بھی کچھ کنفیوز لگ رہی تھی۔وہاں بیٹھے تینوں نفوس اپنی اپنی سوچ میں گم تھے۔

* * * * * * * * *

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ جلال کے ساتھ چلتی گھر میں داخل ہوئی تھی۔ آنکھوں میں آنسو تھے جنہیں وہ بہنے سے روک رہی تھی۔ ایک ایک چیز کو نظروں کے حصار میں لیتی وہ پرانا وقت یاد کر رہی تھی۔ ارسلہ بیگم کا اسے پیار کرنا۔ آزر کا اس کے ساتھ کھیلنا۔ اپنے چھوٹے بھائی کو یاد کرتے اس نے قدم آگے بڑھائے تھے۔

" باسمہ بچے! مما پریشان ہو جاتی ہیں جب آپ کو نہ دیکھیں۔ مما کے سامنے رہا کرو دونوں۔"

ان دونوں کو صوفے پر اپنے ارد گرد بیٹھائے وہ محبت سے ان کا ماتھا چوم رہی تھیں۔ باسمہ نے اپنے ماتھے کو چھوا۔ ماں کا لمس محسوس کرنے کی خواہش جاگی تھی۔

" دھیرے سے اترو سیڑھیاں، گر جاؤ گے۔"

سیڑھیوں کی جانب نظر کرتی وہ اپنا آنسو صاف کر گئی تھی۔

"مما! آپی!!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آزر کی تکلیف بھری آواز پر وہ کچن کی جانب بھاگی تھی۔

"مما! آزر!!"

وہ چلائی تھی۔ جلال نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا تھا۔

" رونا چاہتی ہو باسمہ؟"

وہ اس سے پوچھ رہا تھا جو خود کو روکے ہوئے تھے۔ باسمہ نے ہاں میں سر ہلایا تو اس نے اسے گھیرے میں لے لیا تھا۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔

"سب چلے گئے۔ پہلے پاپا پھر مما اور آزر۔۔۔۔۔۔"

اس کی شرٹ مٹھیوں میں جکڑتی وہ روتی ہوئی بول رہی تھی۔ پندرہ منٹ تک وہ مسلسل روتی رہی۔ جلال کی شرٹ وہ گیلی کر چکی تھی۔

" یہ آخری بار تھا باسمہ! اس کے بعد تمہاری آنکھ میں آنسو نہیں دیکھنا چاہتا میں۔"

وہ جیسے اسے حکم سنا رہا تھا۔ باسمہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا اور شرمندہ ہوتی پیچھے ہوئی تھی۔

" میرے ساتھ چلو گی؟"

اس بار وہ ہاتھ آگے کر تا نرمی سے بولا تھا۔ باسمہ نے اس کے بڑھے ہاتھ کو تھام لیا تھا۔

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اک سہما ہوا پرندہ آ بیٹھا میرے ہاتھ پر

مجھ پر واجب تھا اُس کے لیے شجر بن جانا

*********

"باسمہ!"

گھر میں داخل ہوئے تو پریسہ اس کے پاس آتی اس کے گلے لگی تھی۔باسمہ نے پیچھے کھڑے عابس اور ارباز کو دیکھا۔اس کی آنکھیں نم ہوئی تھیں مگر کچھ دیر پہلے کیا اپنا وعدہ یاد کرتے ہی وہ مسکرائی تھی۔

" پریسہ آپی!میں نے دھوکا نہیں دیا۔"

وہ اپنی ازلی معصومیت سے بولی تو پریسہ شرمندہ ہوئی۔

" اپنی آپی کو معاف کر دو باسمہ!میں نے بنا سچ جانے تم پر ہاتھ اٹھایا۔"

وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تو باسمہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"آپ کی غلطی نہیں ہے سب۔۔۔۔۔۔"

"باسمہ!"

اسے رونے کی تیاری پکڑتے دیکھ جلال نے ٹوکا تو وہ چپ ہوئی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

" روم میں جاؤ ابھی۔"

نرمی سے اس کا ہاتھ پریسہ سے چھڑوا کر وہ اسے اوپر جانے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا۔باسمہ جھجھکتی ہوئی آگے بڑھی تھی ارباز اور عابس نے ایک ساتھ اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔وہ ہلکا سر مسکرائی تھی اور کمرے کی جانب چلی۔گئی تھی۔

پریسہ اور جلال آمنے سامنے کھڑے تھے۔

***********

" شیبی لاہور گیا ہے مگر کیوں؟"

وہ پھر اسی جگہ پر کھڑی تھی۔ سامنے وہی دوست تھا مائیک۔

"وہ لڑکی زندہ ہے تم نے بتایا نہیں مجھے۔ یار مجھے تو لگا تھا اس دن وہ مر گئی۔ بہت افسوس بھی ہوا تھا اس کے ہاتھ سے نکلنے پر۔"

مائیک نے خباثت سے کہا تو ارفع نے اسے گھورا۔

" آگے کی سب خبر چاہیے مجھے۔ نظر رکھو ان پر اور شیبی کے بارے میں بتاؤ، وہ ٹھیک ہے؟"

اس کے لہجے میں شیبی کے لیے پریشانی تھی۔

" ٹھیک ہے وہ۔ اپنے باپ کے گھر گیا ہے۔ ویسے مالدار انسان ہے مگر ہے پاگل۔"

اپنے جملے سے وہ اپنی شامت بلوا چکا تھا۔ ارفع نے غضبناک ہوتے ہوئے اس کے چہرے پر کئی کٹ لگا دیئے تھے۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

" پاگل ہو گئی ہو؟"

وہ تکلیف سے کراہتا بولا تو ارفع نے اسے گریبان سے پکڑا۔

"کہا تھا ناں ایک لفظ شیبی کے خلاف نہیں۔۔۔۔ میں اس کے سو کالڈ رشتے داروں میں سے نہیں ہوں جو سب برداشت کر جائے۔ میں زبان کھینچ لوں گی اس کی جو شیبی کا مزاق بنائے گی۔"

وہ اس وقت مائیک کو پاگل لگ رہی تھی۔ خود کو چھڑاتا وہ غصے سے رومال چہرے پر لپیٹتا وہاں سے چلا گیا تھا۔ ارفع نے گہرے سانس لے کر خود کو نارمل کیا تھا۔

" مما! غصہ نہیں کرتی۔ پاپا سے محبت کرتی ہیں بس۔"

دھیرے سے بولتی وہ گھر کی جانب چل دی تھی۔

* * * * * * * * * *

دھیرے سے دروازہ کھولتا عابس اندر داخل ہوا تو پریسہ کو پھر سے پینٹنگ بورڈ کے سامنے کھڑا پایا۔ اس نے ماہم کو کچن کی جانب جانے کا اشارہ کیا اور آگے بڑھ آیا۔

"پھر سے وہی سب سوچ رہی ہو؟"

اس کے پیچھے کھڑا وہ جیسے ہی بولا پریسہ کا پینٹنگ کرتا ہاتھ رکا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"سوچ تک ہی محدود ہوں میں عابس! اگر عمل کر سکتی تو اپنی بہن کو ڈھونڈ لاتی۔"

پریسہ نے بنا مڑے کہا۔

"تمہیں کیوں لگتا ہے کہ وہ غائب ہوئی ہے۔ وہ اپنی مرضی سے بھی تو جا سکتی ہے۔ آفٹر آل پلان تو مکمل کر چکی تھی اپنا۔"

آخری جملہ اس نے دل میں بولا تھا۔

"تم ارفع کو بالکل پسند نہیں کرتے ناں عابس؟"

پریسہ نے مڑ کر اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میرا جواب شاید تمہیں برا لگے۔"

عابس نے صاف گوئی سے کہا تو پریسہ مسکرائی۔

"ہم دونوں بہنیں ہیں عابس!"

وہ جیسے کچھ جتانا چاہتی تھی۔

"اس کی پرورش میری ماں نے نہیں کی۔"

عابس نے جیسے بات ہی ختم کر دی تھی۔

"میں اسے ڈھونڈنا چاہتی ہوں۔ اگر وہ اپنی مرضی سے جینا چاہتی ہے تو میں اسے نہیں روکوں گی۔ لیکن مجھے اس کے ٹھیک ہونے کی خبر کو مل جائے۔ میرے دل کو تسلی ہو جائے گی۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پریسہ کا لہجہ حسرت اور دکھ لیے ہوئے تھا۔

"جلال کی بتائی سب انفارمیشن پولیس کو دے دی ہیں۔ وہ اپنے طور پر سب معلوم کر رہے ہیں۔ جلد ہی سب سامنے ہو گا اور ارفع بھی مل جائے گی۔"

عابس نے اس کے ہاتھ سے برش لیتے ہوئے کہا۔

"ناشتہ کر لو۔"

وہ اسے ساتھ لیے باہر آیا تو ماہم ٹیبل پر ناشتہ لگا چکی تھی۔

"آہم آہم!"

"شٹ اپ ماہم!"

پریسہ فوراً اسے ٹوک گئی تھی جس پر اس نے اترا کر گردن کو خم دیا تھا۔

"پریسہ! مجھے باسمہ سے ملنا تھا۔ مجھے ایک بار ملوا دیتی تم۔ مما بھی بہت یاد کر رہی تھیں اسے۔"

چائے کا سپ لیتے ہوئے ماہم نے کہا تو پریسہ کی نظروں کے سامنے باسمہ کا مسکراتا چہرہ آیا مگر جلال کو یاد کرتے ہی اس کا منہ بگڑا تھا۔

"تمہارا وہ فیورٹ ایکٹر ہے ناں۔ بدتمیز! ایسے چھپا کر اسے نکال کر لے گیا میں بھی اس سے ٹھیک سے مل نہیں پائی۔"

پریسہ کا غصہ دیکھ کر عابس نے ہنسی ضبط کی تھی جبکہ ماہم نے حسرت سے سانس بھری تھی۔

www.urdunovelbank.com

"سارے ہنڈسم، اچھے لڑکے بھولی لڑکیوں کو مل جاتے ہیں اور پیاری لڑکیاں۔۔۔۔"

"ماہم"

پریسہ نے اسے ٹوکا تو ماہم نے عابس کی جانب دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"میں تو ناشتہ کر رہی ہوں آپ دونوں کیوں باتیں کر رہے ہو ناشتہ کرو۔"

گڑبڑا کر کہتی وہ سر جھکا کر بیٹھ گئی۔ پریسہ نے عابس کو دیکھ کر اسمائیل پاس کی تھی وہ سر تاسف سے ہلا کر رہ گیا تھا۔

*********

وہ کل سے روم میں بند تھا۔ ارفع کمرے کے باہر ہی بیٹھی تھی۔ اس سے کہاں برداشت تھا شیبی کا تنہا کمرے بند رہنا۔ وہ بھی اس وقت جب وہ ماضی کے درد کو پھر سے جی رہا ہو۔ کل سے اندر خاموشی تھی مگر اب اچانک ہی شور شروع ہوا تو ارفع کھڑی ہوئی۔ اندر وہ چلا رہا تھا اور توڑ پھوڑ بھی کر رہا تھا۔ اسے اجازت نہیں تھی اندر جانے کی مگر اب وہ خود کو روک نہیں پائی تھی۔ وہ دروازہ کھولتی اندر داخل ہو گئی تھی۔

"شیبی!"

"دور رہو مجھ سے۔"

اس کا ہاتھ جھٹکتا وہ واز اٹھا کر زمین بوس کر چکا تھا۔ وہ اپنے ہاتھوں کو پٹیوں سے آزاد کر چکا تھا۔ زخموں سے خون رسنے لگا تھا۔ اس کے ہاتھوں سے بہتا خون ارفع کو بے چین کر رہا تھا۔ وہ ہمت کرتی ایک بار پھر آگے بڑھی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مت تکلیف دو خود کو شیبی!"

وہ روتے ہوئے بولی تھی۔ دونوں ہاتھوں کو اس کی کمر کر گرد لپیٹ کر اسے پر سکون کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"وہ اسے لے گیا ارفع! مجھے معافی مانگنی تھی، اپنی گڑیا کو منانا تھا لیکن وہ چلی گئی۔ جلال کیوں کرتا ہے میرا ساتھ سب؟ میری گڑیا کو بھی چھین لیا اس نے؟"

مڑ کر اس کے گلے لگتا وہ سسک کر روتا کہیں سے بھی ایک مضبوط مرد نہیں لگ رہا تھا۔ ارفع نے اپنے ہاتھ مضبوطی سے اس کے گرد باندھے تھے۔

"تم جب جب میرے شیبی کو تکلیف پہنچاتے ہو میری نفرت تمہارے لیے بڑھ جاتی ہے جلال! ارفع تمہیں نہیں چھوڑے گی، ہر تکلیف کا بدلہ لے گی جو تمہاری وجہ سے میرے شیبی نے برداشت کی۔"

وہ دل ہی دل میں جلال سے مخاطب تھی۔ آنکھوں میں بدلے کی آگ تھی۔ اس بار آر یا پار کا فیصلہ کرنا تھا اسے۔

"ہم تمہاری گڑیا کو واپس لے آئیں گے اور پھر جلال بھی اس تک پہنچ نہیں پائے گا۔"

ارفع نے جیسے ہی کہا تھا شیبی اس سے دور ہوا۔

"میری گڑیا معصوم ہے وہ مجھے معاف کر دے گی ناں؟"

وہ اس کے ہاتھ پکڑے پوچھ رہا تھا جبکہ شیبی کا باسمہ کو سوچنا ارفع کو برا لگ رہا تھا۔ وہ جانتی تھی شیبی اپنی گڑیا کے ساتھ کیے عمل پر شرمندہ ہے، وہ اسے طعنہ بھی دے دیتی اس بات کا مگر شیبی کی زندگی میں کسی اور لڑکی کا وجود اس کے لیے ناقابلِ برداشت تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اسے معاف کرنا ہو گا شیبی! اور پھر مرنا بھی ہو گا۔"

وہ دل ہی دل میں جواب دے رہی تھی جبکہ شیبی اب زمین پر بیٹھ چکا تھا۔ وہ فرسٹ ایڈ باکس لے کر اس کے پاس آئی۔

"شیبی! کیا تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے، ہماری آنے والی اولاد سے بھی نہیں ہے؟ کب تک ان کی وجہ سے خود کو اور مجھے تکلیف دو گے؟ میں اپنا سب چھوڑ کر تمہارے ساتھ ہوں مگر تم میرے ساتھ نہیں ہو شیبی؟"

وہ شکوہ کر رہی تھی جبکہ تابش اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا ایک برے انسان کو محبت کرنے کا حق ہوتا ہے؟ جلال مجھے دوست کہتا تھا، ہر کسی سے لڑ جاتا میرے لیے لیکن وہ مجھے چھوڑ گیا اور نہ صرف چھوڑ کر گیا بلکہ میری زندگی پلٹ گئی اس کی وجہ سے، پھر میری گڑیا آئی میری زندگی میں، اور میں نے اسے برباد کر دیا۔ تمہارے ساتھ بھی تو یہی کیا ہے میں نے----مجھے محبت کرنے کا حق نہیں ہے میں نفرت کے قابل ہوں۔"

وہ ٹرانس کی کیفیت میں بول رہا تھا. ارفع نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا تھا۔ وہ بے باک تھی شیبی کے معاملے میں ہمیشہ سے ہی۔

"ہم سب ٹھیک کر دیں گے شیبی! سب کچھ اور جلال۔۔۔۔۔"

اس نے دانت پیسے تھے وہ ایک پلان ترتیب دے چکی تھی۔

*********

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پانچ دن ہو گئے تھے انہیں نیویارک آئے۔ جلال اسے کسی سے ملائے بنا ہی اپنے ساتھ لیکر آ گیا تھا۔ ارباز نے اسے ڈانٹا تھا مگر جلال نے کبھی اس کی ڈانٹ کو سیریس نہیں لیا تھا اب بھی وہ اسے میری مرضی کہہ کر چپ کروا چکا تھا۔ پچھلے پانچ دن میں اس نے باسمہ کی ضرورت کی ہر چیز خریدی تھی۔ وہ اسے اپنے ساتھ ساتھ رکھ رہا تھا اور باسمہ کو چاہیئے کیا تھا وہ سب بھلائے اس کے ساتھ تھی۔ کل سے جلال کی شوٹنگز اسٹارٹ ہو رہی تھی تو وہ اسے اپنے ساتھ بروکلن بریج دیکھانے لایا تھا جو باسمہ کی ہی فرمائش تھی۔ وہ نیٹ سے سب جگہوں کے نام دیکھ چکی تھی۔ وہ باسمہ کو گھر پر کچھ سیلف ڈیفنس کے طریقے

سیکھا چکا تھا۔ وہ جانتا تھا جب نئے لوگوں میں اس کا جانا ہو گا تو وہ گھبرائے گی۔ اسے اس کی گھبراہٹ دور کرنی تھی۔ جلال کا ڈر تو اس کے دل سے کب کا نکل چکا تھا، اب وہ نخرے دیکھانے لگی تھی۔ فرمائش کرنے لگی تھی۔

"میں تھک گئی۔"

باسمہ نے منہ بسورتے کہا تو جلال اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے ریلنگ کے پاس آیا۔ وہ پرمیشن لے کر اس کے ساتھ پیدل آیا تھا۔ موسم بدل رہا تھا۔ ٹھنڈ بڑھی تو باسمہ جلال کے بازو سے چپک گئی۔ جلال نے بازو اس کے گرد پھیلا کر اسے ساتھ کھڑا کیا تھا۔ باسمہ نیچے چہرے کیے مسکرائی تھی۔

"اچھا لگ رہا ہے؟"

جلال نے پوچھا تو سر نیچے کیے شرمائی تھی۔ جلال نے اس کی جانب دیکھا تو سر نفی میں ہلایا۔

"اس لڑکی میں ڈرنا اور شرمانا حد سے زیادہ ہے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ خود سے مخاطب تھا پھر سر جھٹک کر باسمہ کی جانب متوجہ ہوا۔

"یہ ویو اچھا لگ رہا ہے باسمہ؟"

اس نے اپنے جملے کی تصحیح کی تو باسمہ نے زبان دانتوں تلے دبائی۔

"بہت اچھا لگ رہا ہے۔"

نیچے جھانکتی وہ جھکی تو جلال نے اسے واپس پیچھے کیا۔

"سامنے بھی یہی پانی ہے۔"

اس نے سختی سے ٹوکا تو باسمہ پھر اس کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔

"بھوک لگی ہے؟"

اب کی بار اس نے معصومیت سے کہا تو جلال اس کا ہاتھ پکڑ کر واپسی کے لیے چل پڑا۔ وہ اس کی وجہ سے آہستہ چل رہا تھا۔

" کھاؤ اب؟"

وہ اسے ایک پاکستانی ریسٹورینٹ میں لایا تھا جہاں وہ اپنی مرضی سے کباب اور دوسرے پاکستانی فوڈ آئٹمز کی فرمائش کر کر آرڈر دلوا چکی تھی۔ سب چیزیں سامنے رکھی تھیں اور باسمہ اب جلال کو دیکھ رہی تھی جو پیچھے ہو کر بیٹھ گیا تھا۔

"آپ نہیں کھائیں گے؟"

اس نے جلال سے پوچھا تو جلال نے نفی میں سر ہلایا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"میرا ساتھ دینے کے لیے کھالیں ورنہ یہ سب مجھے بھکڑ سمجھیں گے۔"

وہ آہستہ آواز میں ریکویسٹ کر رہی تھی۔ جلال نے پھر نفی میں سر ہلایا۔

"پلیز ناں؟"

پلکیں بار بار جھپکتی وہ جلال کو کنوینس کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"تمہیں بھوک لگی تھی مجھے تو نہیں۔"

وہ کندھے اچکا کر کہتا اس کے چہرے کے تاثرات نوٹ کر رہا تھا۔ جو ہونٹ کا کنارہ دانتوں میں دباتی کوئی اور طریقہ سوچ رہی تھی۔

" میں کھلاؤں آپ کو اس دن کی طرح۔ پھر بھوک لگ جائے گی۔"

وہ یک دم خوش ہوتے بولی تو جلال نے سر جھٹکا۔

"پلیز!"

اس کا ہاتھ پکڑ کر اس نے ریکویسٹ کی تو جلال کو ہاں کرنا پڑا۔ وہ خوش ہوتی اسے کھلا رہی تھی ساتھ ساتھ خود بھی کھا رہی تھی۔

**********

"مس پریسہ! آپ بنالیو لیے کافی دن سے غیر حاضر ہیں۔ پلیز آ کر سر سے بات کر لیں اور جاب کے حوالے سے بھی ڈسکشن کر لیں۔"

Visit for more novels: www.urdunovelbank.com

آفس کی جانب سے اسے کال موصول ہوئی تھی۔ وہ جاب چھوڑنے کا ارادہ کر چکی تھی، تو اس پر عمل کرنے کے لیے اس نے آج جا کر روبرو بات کرنا مناسب سمجھا۔

" کہاں جا رہی ہو؟"

ماہم نے اسے جاتے دیکھ کر پوچھا۔ وہ کچھ دیر پہلے ہی آئی تھی۔ اور اب اس کا اس گھر میں اکیلے رہنے کا بالکل موڈ نہیں تھا۔ اس لیے پریسہ سے پوچھ بیٹھی تھی۔

" آفس!ریزائن دینے۔"

چھوٹے سے جملے میں بات مکمل کرتی پرس اٹھا کر گھر سے نکلی تو ماہم بھی پھرتی دیکھاتی اس کے پیچھے لپکی تھی۔اپارٹمنٹ لاک کرتی وہ اس کے پیچھے آکر بیٹھی تھی۔پریسہ نے اسکوٹی اسٹارٹ ہی کی تھی کہ ماہم کے بیٹھنے پر مڑ کر اسے دیکھا۔

" مجھے بھی ساتھ جانا ہے۔"

اس نے ضدی انداز میں کہا تو پریسہ اس کی بات مان کر اسکوٹی کو آگے بڑھا کر لے گئی۔

" آفس تو شاندار ہے۔"

اندر داخل ہوتی ماہم تعریفی انداز میں بولی تو پریسہ نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

" تم یہاں ویٹ کرو میں آتی ہوں۔"

ماہم کا اعتراض سنے بنا وہ آگے چلی گئی تھی جبکہ ماہم وہیں رکھے صوفے پر بیٹھ گئی۔پاؤں تھوڑا صوفے سے باہر تھا۔وہ بور ہوتی میگزین اٹھا کر ورق گردانی کرنے لگی۔ تبھی کوئی اس کے پاؤں سے ٹکرا کر دوسرے صوفے پر گرا تھا۔ماہم نے میگزین ہٹا کر دیکھا تو سرفراز سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

" میڈم جی!میں آپ کی مدد کے بنا بھی بیٹھ سکتا تھا۔"

سرفراز نے طنز کیا تو ماہم نے شانے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔

" تو بیٹھ جاتے یہاں اوندھے منہ تجربے کیوں کر رہے تھے؟"

اسے جواب دیتی وہ پھر سے میگزین کی جانب متوجہ ہو گئی۔

"بھائی بلا رہے ہیں تمہیں۔"

فون کان سے لگائے تابش وہاں آیا تھا۔ تابش کی آواز پر ماہم نے سر اٹھا کر دیکھا پھر ہونٹوں کو گول شیپ دیتی وہ دھیرے سے بڑبڑائی تھی۔ تابش جا چکا تھا جبکہ سرفراز اسے ہی گھور رہا تھا۔

" بہت ہی بدتمیز عورت ہیں آپ۔ پرائے مردوں کو تاڑ رہی ہیں۔"

سرفراز کے طنز پر ماہم نے تیوری چڑھائی۔

" ایکسکیوزمی مسٹر! یہ بدتمیز کسے کہا ہے؟"

وہ میدان میں اتر چکی تھی۔

" عورت کہنے پر پہلی لڑکی دیکھی ہے جسے اعتراض نہیں۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

سرفراز نے مزید چڑاتے ہوئے کہا تو ماہم نے آگے بڑھ کر اسے انگلی دیکھائی۔ سرفراز نا سمجھی سے انگلی کی جانب دیکھ رہا تھا جب اچانک ہی وہ انگلی سے اس کی آنکھ کا نشانہ لے چکی تھی۔ وہ درد سے کراہا تو ماہم پیچھے ہوئی۔

"علاج کرواؤ ان آنکھوں کا۔ بدتمیز!"

بنا اس پر دوسری نظر ڈالے وہ صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

" کیا ہوا؟"

پریسہ وہاں آئی تو وہاں کا منظر دیکھ کر اس نے ماہم سے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔"

" چلو پھر۔"

اسے ساتھ لیے وہ واپس جانے کے لیے نکل گئی۔ سرفراز کڑھتا رہ گیا تھا۔ پریسہ نے اسے گھر سے کچھ فاصلے پر اتارا اور اپنے فلیٹ کی جانب اسکوٹی موڑ لی۔ وہ فلیٹ میں داخل ہوتی آج ارباز سے ہوئی بات چیت یاد کرنے لگی۔

"دیکھیں پریسہ! آپ اہل تھی اس جاب کے تو آپ کو اپائنٹ کیا گیا تھا اور رولز کے مطابق اگلے پینتالس دن بھی آپ کو یہیں گزارنے ہیں۔"

" لیکن میں اب یہ جاب مزید نہیں کر سکتی۔"

اس نے دوٹوک کہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" آپ کو فورس نہیں کروں گا میں، لیکن کمپنی کے رولز ہر ایمپلائے کے لیے سیم ہیں۔"

ارباز نے اس وقت سنجیدگی سے کام لینا مناسب سمجھا تھا۔

" ٹھیک ہے کل سے آجاؤں گی۔"

وہ حامی تو بھر آئی تھی لیکن اب وہ سر درد سے پریشان ہو رہی تھی۔ دروازہ ناک ہوا تو پریسہ نے اٹھ کر دروازہ کھولا۔

"پریسہ!!"

دروازہ کھولتے ہی ارفع اس کے گلے لگی تھی۔ سر پر لگی چوٹ سے بہتا خون، چہرے پر بلیڈز سے لگائے کٹ، پریسہ نے پریشانی سے اسے دیکھا تھا۔ وہ اسے لیکر اندر آئی تھی۔

"کہاں تھیں تم اتنے دن اور یہ کس نے کیا ہے تمہارے ساتھ؟"

روئی سے اس کا زخم صاف کرتی وہ پوچھ رہی تھی۔

"سب اس جلال نے کیا ہے پریسہ! میں تو باسمہ کی مدد کر رہی تھی اور اس نے۔۔۔۔۔۔۔ میرے ساتھ۔۔۔۔۔"

وہ آدھی ادھوری بات کر کر رونے لگی تو پریسہ نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

"آئی ایم پریگننٹ پریسہ!۔۔۔۔۔ میں کیا کروں اب؟۔۔۔ بہت مشکل سے بھاگی ہوں اس کے پاس سے وہ روز مجھے انجیکشن لگاتا تھا، مجھے پیراالائزر رکھتا تھا۔ پتا نہیں کس بات کا بدلہ لے رہا تھا مجھ سے۔"

وہ اپنے لہجے میں دکھ اور تکلیف سموئے بول رہی تھی۔ پریسہ کا ذہن تو اس کے ایک جملے میں ہی اٹک گیا تھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"اس نے زبردستی۔۔۔۔۔"

وہ بول نہیں پائی تھی۔ ارفع نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔ مزید شدت سے روتی وہ پریسہ کو پریشان کر گئی تھی۔

"میں اسے سزا دلواؤں گی ارفع! تم فکر نہ کرو۔ وہ اپنے ہر گناہ کی سزا بھگتے گا۔"

پریسہ نے اٹل لہجے میں کہا جبکہ ارفع کے چہرے پر اپنا پلان کام کرتے دیکھ کر مسکراہٹ آئی تھی۔ جبکہ پریسہ تو جیسے تانے بانے بن رہی تھی۔ پہلی بار اسے دکھ ہوا تھا اور شاید یہ دکھ ہمیشہ رہنا تھا۔

*********

"نہیں! جانے دو۔۔۔۔۔۔کسی کو۔۔۔۔"

وہ بے چین ہوتی نیند میں بڑبڑا رہی تھی۔ جلال کی آنکھ اس کی بڑبڑاہٹ سے کھلی تو اس نے باسمہ کو کندھے سے پکڑ کر ہلایا۔

"نہیں۔۔۔ مما!"

اس نے یک دم آنکھیں کھولیں تھیں۔

" ریلیکس؟ پانی پیو۔"

گلاس اس کی جانب بڑھاتا وہ بولا تو باسمہ نے پسینہ صاف کیا۔

"وہ۔۔۔مجھے۔۔۔"

" شششش! صرف ہم ہیں اور کوئی نہیں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کے بال سہلاتا وہ بولا تو باسمہ نے لیٹ اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

" آپ میرے ساتھ ہیں ناں؟"

ناجانے کس خدشے کے تحت وہ پوچھ رہی تھی۔

"ہمیشہ!!"

جلال کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔وہ آسودگی سے مسکراتی جلال کے پکڑے ہاتھ کو گال کے نیچے رکھتی آنکھیں موند گئی۔جلال مسکرایا تھا۔آج ایک انکشاف تو اس پر ہو گیا تھا۔باسمہ کبھی اسے خواب میں دیکھ کر نہیں ڈری تھی۔ساتھ ہی اسے اس دوسرے شخص سے نفرت محسوس ہوئی تھی۔

" نہیں جانا پلیز!"

باسمہ کی نیند میں بڑبڑاہٹ پر دوسرے ہاتھ سے کمبل اس پر صحیح کرتا سونے کی کوشش کرنے لگا۔

*********

تابش جیسے ہی گھر لوٹا تو گھر میں چھائے سناٹے نے جیسے اسے بہت کچھ جتا دیا تھا۔ہر وقت اندھیرے میں ڈوبا گھر آج اسے مزید خالی لگا تھا۔وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔کمرہ خالی تھا۔تابش بیڈ پر بیٹھ گیا۔شہادت کی انگلی سے ماتھے کو سہلانے لگا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بہت غلط کر رہی ہو ارفع!بہت زیادہ غلط۔"

آنکھیں پل بھر میں سرخ ہوئی تھیں۔رگیں تن گئی تھیں۔وہ اٹھ کر واش میں داخل ہو گیا۔شاور آن کیے وہ نیچے کھڑا تھا۔غصہ تھا کہ کم ہونے میں نہیں آرہا تھا۔شاور بند کرتا وہ گیلا ہی آکر بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔

"سب دھوکے باز ہیں۔"

وہ بڑبڑا رہا تھا۔اچانک ہی وہ گنگنانے لگا تھا۔

I think i'm drowning

asphyxiated

i wanna break this spell

that you have created

you are something beautiful

contradiction

ذہن جیسے ماضی میں گردش کر رہا تھا۔چہرے پر کرب تھا اور آواز میں غصہ اور بے بسی۔

i wanna play the game

i want the friction

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

you ---------will be----------

the death of me

آواز آہستہ آہستہ مدھم ہونا شروع ہو چکی تھی۔

you.....will...

وہ نیند کی وادی میں جا چکا تھا مگر چہرے پر چھایا کرب کم نہ ہوا تھا۔

**********

"آپ ٹائی نہیں باندھتے؟"

باسمہ کے اچانک سوال پر جلال نے چونک کر اسے دیکھا۔

"!میں آفس ورک نہیں کرتا باسمہ"

جلال نے جیسے اس کی عقل پر ماتم کیا تھا۔

"مجھے ٹائی باندھنا سیکھنی تھی۔"

باسمہ کے کار میں بیٹھنے پر وہ جھک کر اس کی سیٹ بیلٹ باندھ رہا تھا جب باسمہ نے اگلی فرمائش کی تھی۔

"کیا کرو گی سیکھ کر؟"

وہ اپنی جگہ پر آ کر بیٹھتا بولا تو باسمہ نے منہ بسورا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم کچھ زیادہ ہی منہ بگاڑنے لگی ہو باسمہ!"

جلال نے ڈرائیو کرتے ہوئے کہا۔ان کی کار کے پیچھے ایک کار اور تھی جس میں جلال کے اسپیشل باسمہ کی سیفٹی کے لیے ہائر کیے گارڈ تھے۔

"آپ گھر میں ٹائی باندھا کریں ناں جیسے مجھے سیکھاتے ہوئی باندھی ہوتی تھی۔"

سیٹ بیلٹ کی وجہ سے پورا گھوم نہیں سکی تھی۔

"میں نے جو سیکھایا وہ یاد ہے ناں؟"

جلال نے اپنے مطلب کی بات پوچھی۔

"یاد ہے مگر میں کیسے کروں گی؟ مجھے تو ڈر لگتا ہے۔"

باسمہ نے سر جھکا کر کہتے ہوئے جلال کی پانچ دن کی محنت پر جیسے پانی پھیرا تھا۔

"میں کرلوں گی۔"

جلال کے چہرے کے تاثرات بدلتے دیکھ کر وہ بولی تو جلال نے ایک نظر اس پر ڈالی اور توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کرلی تھی۔ہائی اسکول کے باہر کار روک کر اس نے اتر کا باسمہ کی سائیڈ کا دروازہ کھولا تھا۔بلیک لانگ فراک پر بلیک ہی حجاب کیے وہ نروس ہو چکی تھی۔جلال نے ہاتھ بڑھا کر اس کی مدد کی تھی باہر آنے میں۔خود تو وہ بلیک ہڈی اور ماسک میں تھا۔اس نے باسمہ کا ماسک بھی اوپر کیا تھا۔

"بیسٹ آف لک!اب اندر جاؤ اور۔۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بی اسٹرانگ۔"

اس کی بات کاٹتی وہ بولی جلال نے مسکرا کر اس کا گال تھپکا تھا۔

"بی کانفیڈنٹ۔"

وہ نروس ہوتی آگے بڑھ رہی تھی جب جلال کی آواز اسے سنائی دی۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔وہ واپس پلٹ کر آئی تھی۔

" آپ کو بھی بیسٹ آف لک۔"

لاڈ سے بولتی وہ اس کے سینے پر سر رکھ کر پیچھے ہوئی تھی۔ پھر ہاتھ ہلاتی آگے بڑھ گئی تھی ماسک پھر نیچے کر چکی تھی۔ جلال مسکرا کر اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔

" ہائے لٹل گرل؟"

ایک لڑکی جو دیکھنے میں تو ایشین لگ رہی تھی مگر لب ولہجہ امریکن تھا اس کے پاس آتی بولی تھی۔

"ہائے!"

پہلے تو وہ تھوڑا جھجھکی تھی مگر پھر خود پر کنٹرول کرتی ہلکا سا مسکرا کر بولی تھی۔

"یو آر سو کیوٹ؟"

اس لڑکی نے باسمہ کے پھولے گال کھینچتے ہوئے کہا تو پیچھے ہی کچھ فاصلے پر چلتے جلال کے چہرے پر ناگواری آئی تھی۔ باسمہ نے ہلکے سے مسکراتے ہوئے اس سے فاصلہ بنایا تھا۔ پریسہ کا پڑھایا سبق اسے پل شدت سے یاد آیا تھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"فاصلہ لڑکوں سے ہی نہیں لڑکیوں سے بھی بنا کر رکھنا چاہیئے۔"

باسمہ کے چہرے کے عجیب تاثرات دیکھ کر جلال کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

"مائی نیم از ٹینا اینڈ یورز؟"

ہاتھ آگے بڑھائے وہ خوش اخلاقی سے بولی تو باسمہ نے ڈرتے جھجھکتے اس سے ہاتھ ملایا۔

"باسمہ!"

دھیرے سے بولی تو ٹینا کو مزید کیوٹ لگی۔

"وٹ آ بیوٹی!"

تین لڑکے وہاں آتے بولے تو جلال غصے سے آگے بڑھا مگر پھر رک گیا۔

"جانا ہے۔"

ٹینا کے پیچھے ہوتی وہ بولی تو ٹینا نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

"سٹے آوے۔"

سر جھٹک کر کہتی وہ باسمہ کو لیے آگے بڑھی تو ایک لڑکے نے اس کا بیگ پکڑ لیا۔ باسمہ مڑی تو نظر اس کی پہنی ٹائی پر گئی۔ وہ یونیفارم میں تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"لیو می۔"

اس نے ہمت جٹاتے کہا تو وہ تینوں ہنسے۔ باسمہ کو ان میں مائیک نظر آیا تھا جو اسے خوفزدہ کرتا تھا۔ اس نے اپنا بیگ کھینچا تو لڑکا جھٹکا کھاتا آگے آیا۔ باسمہ پھرتی سے اس کی ٹائی پکڑتی اسے ٹائٹ کر کر بیگ چھڑا کر پیچھے ہوئی۔ جلال فتح مندی سے مسکرایا تھا جبکہ وہ لڑکا ٹائی ڈھیلی کرتا گلا سہلا رہا تھا۔

"یو۔۔۔"

وہ لڑکا غصے سے بولتا آگے آیا تو جلال اس کے سامنے آیا۔

"ڈونٹ۔"

وارننگ دیتا وہ اسے ایک ہاتھ سے پیچھے دھکیل کر باسمہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لیے آگے بڑھ گیا۔اس کا رخ پرنسپل آفس کی جانب تھا۔

*********

بیڈ پر چت لیٹی وہ اندھیرہ کیے آنکھیں موندے تابش کو یاد کر رہی تھی۔

"ہماری زندگی کتنی اچھی ہوتی شیبی!اگر تمہارے قریبی تمہیں تکلیف نہ پہنچاتے۔"

وہ تابش کا مسکراتا چہرہ یاد کرتی مسکرائی تھی۔

"میرا ساتھ بھی تمہاری تکلیف کم نہیں کر سکا شیبی!میری محبت ناکافی ثابت ہوئی۔دیکھو تمہاری محبت کے لیے میں کس قدر گر چکی ہوں،ہماری اولاد پر الزام لگا دیا۔مجھے معاف کر دینا شیبی!"

www.urdunovelbank.com

آنکھوں سے آنسو بہہ کر تکیے میں جذب ہو رہے تھے۔اس نے ہاتھ میں کانچ پکڑا ہوا تھا۔جتنا دباؤ وہ ڈال رہی تھی۔خون اتنا ہی بہہ رہا تھا۔

"سزا دے رہی ہوں خود کو شیبی!لیکن جب تک کامیاب نہیں ہو جاتی اپنے مقصد میں میں تمہارے سامنے نہیں آؤں گی۔"

وہ عزم کر رہی تھی۔

ہر سانس کی جبیں پہ تیرے نقش ثبت ہیں

اس زندگی سے تیرا حوالہ نا جائے گا۔۔

"تم کیوں سب سے الگ رہتے ہو؟ گریڈز بھی اچھے ہیں تمہارے۔ سر کی بات مان کر کامپیٹیشن میں پارٹ کیوں نہیں لیا؟"

وہ ببل گم چباتی اس کے سامنے بیٹھی پوچھ رہی تھی۔ تابش نے اپنی بکس اٹھائیں اور وہاں سے جانے لگا تو وہ اٹھ کر اس کے سامنے آئی۔

" کھا تھوڑی نہ جاؤں گی تمہیں۔ لڑکیوں کی ڈرتے ہو تم؟"

ارفع نے طنز کیا تو تابش نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"مجھے انٹرسٹ نہیں ہے کسی چیز میں پلیز! مجھے ڈسٹرب نہ کیا کرو۔ یہاں اتنے لوگ ہیں کسی کو بھی پریشان کر لو۔"

وہ ضبط سے بولا تھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

" میں تو پوچھ رہی تھی۔ پریشان کہاں کر رہی ہوں۔"

ارفع نے حیرے ذدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"اچھا! یہ رکھو۔"

ببل گم اس کے بیگ کی جانب بڑھاتی وہ بولی تو تابش پیچھے ہوا۔

"مجھ سے دور رہو۔ میری زندگی عذاب مت بناؤ۔"

بیگ پر گرفت مضبوط کرتا وہ بولا تھا اور وہاں سے چلا گیا تھا۔ ارفع ہکا بکا کھڑی تھی۔

"کسی نے اس کے بیگ میں ڈرگز ڈال دیئے تھے۔ جیل میں رہ کر آیا ہے۔ اس لیے بھروسہ نہیں کرے گا کسی کا بھی۔"

پیچھے کھڑے لڑکے کی بات سن کر اس نے تابش کو دیکھا تھا جو بیگ کو سینے سے لگائے آگے بڑھ رہا تھا۔

" پرنسپل سے اس کا کوئی کزن بات کر رہا تھا میں نے تب سنا تھا۔"

وہ مزید سوال ارفع کے چہرے پر دیکھ کر بولا۔ یعنی اسے مزید کچھ نہیں معلوم تھا۔

"تمہاری تکلیف دل میں محسوس ہوتی ہے شیبی!"

وہ سب یاد کرتی بولی تھی۔ کانچ پھینک کر وہ کھڑی ہوئی تھی۔ اس کا رخ واش روم کی جانب تھا تاکہ ہاتھ دھو سکے۔

**********

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں نے بات کر لی ہے۔ کوئی تمہیں فورس نہیں کرے گا یونیفارم کے حوالے سے اور پریشان بھی کوئی نہیں کرے گا۔"

آفس کے باہر کھڑا وہ اسے بتا رہا تھا۔ ماسک نیچے کیے ہوا تھا اس وجہ سے کئی نگاہوں کا مرکز بن چکا تھا۔

"آپ میرے پیچھے ہی تھے پھر بھی جلدی نہیں آئے۔"

باسمہ کے ناراض لہجے پر جلال نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

" اگر میں پہلے آتا تو باسمہ کی بہادری سب کیسے دیکھتے۔"

باسمہ مسکرائی۔

بزمِ امکاں میں نہیں کوئی تصور تجھ بن

تو میرا عشق ہے یہ بات گرہ باندھ کے رکھ

"اب کلاس میں جاؤ اور فون پاس ہی رکھنا۔"

ہدایات دیتا وہ اسے کلاس کی جانب جانے کا اشارہ کرنے لگا۔

" میں لے جاتی ہوں۔"

ٹینا سامنے آتی بولی۔ اس بار لہجے میں ہندی کی جھلک تھی۔ باسمہ کو ریلیکس دیکھ کر اس نے حامی بھری تھی اور ماسک اوپر کرتا آگے بڑھ گیا تھا۔

" یہ تو وہ ایکٹر جلال جنید خان ہیں ناں؟ یہ تمہارے بھائی ہیں؟"

www.urdunovelbank.com

ٹینا زیادہ ہی پرجوش تھی۔

" ہسبنڈ ہیں میرے۔"

باسمہ نے فوراً اس کی غلط فہمی دور کی تو ٹینا کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

" ہسبنڈ؟ کیسے؟ تم تو اتنی چھوٹی ہو؟ اور میں نے تو نہیں سنا شادی کا ان کی۔"

ٹینا کے لیے ہضم کرنا مشکل ہو رہا تھا۔

" وہ میرے ہسبنڈ ہیں اور صرف میرے ہی ہیں۔"

باسمہ جل کر بولی تو ٹینا نے اس کے پھولے منہ کو دیکھا۔

" چلو کلاس میں چلتے ہیں۔"

دکھی دل سے کہتی وہ اسے ساتھ لیے کلاس کی جانب بڑھ گئی۔ باسمہ اس کا اترا چہرہ دیکھ کر دل ہی دل میں مسکرائی تھی۔

*******

پچھلی کار سے نکل کر ڈرائیور جلال کی کار ڈرائیو کرنے کے لیے آگیا تھا۔ گارڈز کو اس نے وہیں رکنے کا تھا۔ وہ سیٹ پر جا رہا تھا۔ جانے پہچانے راستے دیکھتے ذہن جیسے بیدار ہوا تھا۔ یونیورسٹی کے روڈ سے کار گزری تو جلال کو یک دم تابش یاد آیا، اس کے زخمی ہاتھ۔ اس نے سیٹ کی پشت ٹیک لگالی تھی۔ ماضی اگر درد لیے ہوئے ہو تو پھر ہر چیز سے جڑ جاتا۔ بار بار یاد آتا ہے۔ پھر سے ذہن میں وہ دن آیا تھا جب سالوں بعد تابش کو سامنے دیکھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"دوسرے ڈیپارمنٹ میں کوئی نیا اسٹوڈنٹ ہے جس کو پریفر کیا جا رہا ہے تم پر اور انجلینا کیا چاہتی ہے یہ تو تم جانتے ہی ہو۔"

کولڈ رنک کے سپ لیتا جلال بغور اس کی بات سن رہا تھا۔ اسٹیفن اس کا دوست تو نہیں تھا مگر انجیلنا کی وجہ سے اس کے آس پاس رہتا تھا۔

"میں نے پہلے بھی کیا تھا، مجھے انجلینا میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔"

کین ٹیبل پر رکھتا وہ سنجیدگی سے بولا۔

"پرسوں جو میوزک نائٹ ہے وہ اس میں پرفارم کرنے والا ہے۔اس کی آواز بہت پسند آئی ہے سب کو۔"

وہ مزید بھی تعریف کر رہا تھا جب جلال اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔

"گھمنڈی!"

وہ منہ منہ میں بڑبڑایا تھا۔

جلال کا ارادہ ہاسٹل جانے کا تھا۔وہ جیسے ہی ریہرسل روم کے پاس سے گزرا۔آواز سن کر اس کے قدم رکے۔

I think i'm drowning

asphyxiated

i wanna break this spell

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

that you have created

you are something beautiful

contradiction

i wanna play the game

i want the friction

you ---------will be----------

the death of me

yeah!!!!

اس نے قدم اندر کی جانب بڑھا دیئے تھے۔ سامنے ہی اسے تابش گاتا نظر آیا۔ ریہرسل روم میں اس کی آواز گونج رہی تھی۔ وہ بنا کسی کی جانب دیکھے گا رہا تھا۔

You..will be

the...death of me

burry it

جلال اس سے کچھ فاصلے پر رکا تھا۔ تابش نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تھا مگر اگلے ہی پل وہ اسے اگنور کر کر گانے لگا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

i won't let you burry it

i won't let you smother it

i won't let you murder it

our time is running out

cause our time is running out

you can't push it underground

you can't stop it

screaming out

جلال اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ گانا ختم ہوتے ہی وہ پلٹ گیا تھا۔ تابش نے مسکرا کر داد وصولتے کرتے ہوئے اس کی پشت دیکھی تھی۔

اگلے دن ہی اسٹیفن نے اسے بتایا تھا کہ تابش پیچھے ہٹ گیا تھا۔ اس نے فلم کے منع کر دیا تھا۔ جلال غصے میں اس کے پاس گیا تھا۔ وہ تنہا گوشے میں بیٹھا تھا۔

"کیا سوچ کر منع کیا ہے تم نے؟ احسان کرنا چاہتے ہو؟"

جلال نے طنزیہ پوچھا تو وہ مسکرایا۔

"تم نے ہی کہا تھا تم سے دور رہوں۔ بس تمہاری بات مان رہا ہوں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کے ہنس کر کہنے پر جلال نے غصے سے اسے دیکھا۔

"نہیں چاہیئے تمہارا احسان اور یہ سو کالڈ فرمابردادی۔ ہمت ہے تو مقابلہ کرو۔"

جلال اسے کہتا وہاں سے چلا گیا تھا۔

دو ہفتے بعد ہی جلال کو خبر ملی تھی کہ اس کی جگہ تابش کو کاسٹ کیا جا رہا تھا۔ وہ بنا کوئی ری ایکشن دیئے وہاں سے اٹھ آیا تھا۔ مگر اگلے ہی دن جب یونی میں تابش کو اریسٹ کر کر لے جایا رہا تھا تابش نے اسے دیکھا تھا۔ چہرے پر سوال تھا کہ کیوں کیا؟ مگر جلال رخ موڑ گیا۔

کار رکنے پر وہ ماضی سے باہر آیا۔ کار سے اترتے وقت چہرے پر سنجیدگی تھی۔

*********

"میں نے کچھ نہیں کیا۔۔ مجھ پر الزام لگایا گیا ہے۔ وہ سب میرا نہیں ہے۔"

انگلش میں چلاتا وہ خود کی صفائی پیش کر رہا تھا۔ تبھی ایک آفیسر اندر داخل ہوا۔ اس کے ایک اشارے پر آس پاس کھڑے وردی میں ملبوس لوگ اسکے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے ٹارچر سیل میں لے گئے تھے۔ منہ پر ٹیپ لگی تھی مگر وہ مسلسل خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جب تک قبول نہ کر لے اس کی اچھی خاطر تواضع کرو۔"

وہ آفسر انگریزی میں بولتا کروفر سے ہنسا تھا۔ شیبی کی آنکھ سے آنسو نکلے تھے۔ جسم پر پڑنے والی پہلی ضرب نے اس کو بلبلا کر رکھ دیا تھا۔ مگر منہ پر ٹیپ ہونے کی وجہ سے وہ چلا نہیں پا رہا تھا۔ آدھا گھنٹہ وہ لوگ اسے مارتے رہے تھے۔ اس کے منہ سے ٹیپ اتاری تو بے ہوش ہونے سے پہلے اس کے آخری الفاظ ان سب نے حیرانی سے سنے تھے۔

"میں نے نہیں کیا جلال۔۔۔۔۔ دھوکا۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔"

وہ یک دم اٹھ کر بیٹھا تھا۔ کپڑے تو کب کے سوکھ گئے تھے مگر چہرے پر پسینے کے قطرے تازہ تھے۔

"جب بچپن کا دوست دھوکا دے سکتا ہے تو تم کیوں نہیں ارفع!"

وہ تلخی سے ہنسا تھا۔

" صرف میری گڑیا سمجھتی تھی مجھے۔۔۔میں واپس لے آؤں گا اسے۔مجھے اور کوئی نہیں چاہیے۔"

وہ خود سے بات کر رہا تھا۔

ذرا سا ساتھ دو غم کے سفر میں

ذرا سا مسکرا دو تھک گیا ہوں۔۔

*******

ڈرائیور باسمہ کو واپس لے آیا تھا۔جلال ابھی تک شوٹ پر تھا۔اس نے بور ہوتے موبائل پر ارباز کا نمبر ڈائل کیا۔ارباز جو اپنے کیبن میں بیٹھا تابش اور پریسہ کے ساتھ پراجیکٹ فائل ڈسکس کر رہا تھا نمبر دیکھ کر مسکرایا۔اس نے دونوں سے ایکسکیوز کرتے ہوئے کال پک اپ کی۔

www.urdunovelbank.com

"کیسے ہیں آپ بھائی؟"

باسمہ کی چہکتی آواز سن کر ارباز کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

"السلام علیکم!"

باسمہ نے اپنے سر ہاتھ مارا۔

"وعلیکم السلام بھائی!"

اس نے تھوڑا سا شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

" آپ ٹھیک ہو باسمہ بچے!"

باسمہ کے نام پر وہاں بیٹھے دونوں نفوس اس کی جانب متوجہ ہوئے۔

"بالکل ٹھیک ہوں بھائی!"

وہ پھر سے پرجوش ہو چکی تھی۔ اربازنے پریسہ کے چہرے پر بے چینی دیکھی تو فون اسپیکر پر ڈالا۔ تابش نامحسوس انداز میں آگے آیا تھا۔

"آپ کو پتا ہے آج اسکول کا پہلا دن تھا۔ میں نے ایک دوست بھی بنائی بلکہ وہ خود ہی بن گئی۔ وہ نہ بار بار میرے گال کھینچ رہی تھی۔ پریسہ آپی اسے دیکھ لیتی فورا دوستی ختم کروا دیتیں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ آخر میں ہنسی تو اپنے ذکر پر پریسہ بھی مسکرائی تھی۔ تابش کی سماعت تو بس باسمہ کی آواز تک محدود ہو گئی تھی۔ کتنے سالوں بعد اسے پہلے کی طرح بات کرتے سنا تھا۔ باسمہ کی یہ تبدیلی تو پریسہ اور اربازنے بھی نوٹ کی تھی۔

"بھائی! اسکول تو اچھا ہے لیکن ان کا یونیفارم بہت ہی۔۔۔۔"

"باسمہ! جلال نے بات نہیں کی ان سے؟"

اربازنے اس کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ناں! انہوں نے بات کر لی۔ آپ کو پتا میں سب سے اچھی لگ رہی تھی وہاں وہ سب تو اچھی ہی نہیں لگ رہی تھی۔"

باسمہ نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا تو ارباز ہنسا۔

" باسمہ!"

پریسہ بولنا نہیں چاہتی تھی مگر خود کو روک نہیں پائی تھی۔

"آپی!!"

باسمہ خوشی سے بولی تھی۔ پریسہ مسکرائی تھی۔

"تم خوش ہو ناں؟"

پریسہ کے سوال پر باقی دونوں نفوس اس کے جواب کے منتظر تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بہت زیادہ۔ یہ میرا بہت خیال رکھتے ہیں۔ میری ہر بات مانتے ہیں۔ مجھے اب ڈر بھی نہیں لگتا آپی!"

بات کرتے کرتے باسمہ کی آنکھ میں آنسو آئے تھے۔ اس نے مسکراتے ہوئے آنسو صاف کیے تھے۔ کیبن میں موجود تینوں کے چہرے پر حیرانی تھی۔ آیا باسمہ جلال کی بات کر رہی تھی۔ سب سے زیادہ مشکل تو پریسہ کے لیے تھا اس بات پر یقین کرنا۔

وہ مزید کچھ دیر ان سے باتیں کرتی رہی پھر تھکنے پر بات کرتی کرتی سو گئی۔ ارباز اور پریسہ ہنسے تھے۔ تابش جلدی سے کیبن سے نکل گیا تھا۔

"جلال بہت خیال رکھے گا اس کا۔ میں نے کہا تھا آپ سے پریسہ!"

پریسہ اٹھ کر جانے لگی تو ارباز نے کہا۔

"آپ کا بھائی ایکٹر ہے کب کہاں کس وقت اداکاری کر رہا ہو؟ کچھ نہیں کہہ سکتے۔"

ارباز نے نفی میں سر ہلایا۔

"مجھے پتا ہے آپ کے لیے مشکل ہے اس پر یقین کرنا لیکن باسمہ کی خوشی پر تو یقین کر سکتی ہیں آپ؟"

پریسہ نے پلٹ کر اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا۔

"مان ٹوٹنے پر کرچیاں اپنے ہی پیروں میں چبھتی ہیں۔ مجھے وہ کرچیاں نکال لینے دیں سر! پھر ہی شاید دوبارہ بھروسہ کرنے کی غلطی کر سکوں۔"

پریسہ کے لہجے کا دکھ محسوس کرتے ارباز کا دل بے چین ہوا تھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"پری۔۔۔۔۔۔"

پریسہ نے آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھا تو وہ گڑبڑایا۔

"پانی پی لیں۔ بہتر فیل کریں گی۔"

پانی کا گلاس اس کی جانب بڑھاتا وہ خجل ہوتا بولا تو پریسہ نے نفی میں سر ہلایا۔

" آئی ایم فائن سر!"

وہ کہہ کر مڑتی کیبن سے نکل گئی۔ ارباز نے گلاس واپس رکھتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تھا پھر مسکرا دیا تھا۔

*********

کافی کا مگ اٹھاتی وہ بالکنی میں آئی تھی۔ سمندر کا نظارہ آنکھوں کو بھایا تھا۔ دور سے ہی وہ لہروں کا رقص دیکھ رہی تھی۔ شام کا وقت تھا۔ موسم تو اچھا تھا لیکن سمندر کی بے چینی اس کے اندر کی بے چینی سے مات کھا رہی تھی۔ اس کا فون رنگ ہوا تو وہ پلٹ کر اندر آئی۔ مائیک کی کال دیکھ کر اس نے کال پک کی۔

"شیبی ٹھیک ہے؟"

اس نے بے چینی سے پوچھا۔

"وہ ٹھیک ہے بلکہ بھول گیا تمہیں۔ ایک بار بھی تمہیں ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی اس نے۔ صبح ہوتے آفس چلا گیا۔"

مائیک کے الفاظ پر اس نے تکلیف سے آنکھیں بند کر کر کھولیں۔

visit for more novels.
www.urdunovelbank.com

"میں نے اس کی خیریت پہنچانے کا کام دیا تھا تمہیں تو وہی کرو۔ یہ بتاؤ کچھ معلوم ہوا کہ کہاں ہیں وہ دونوں؟"

ارفع بات کرتے کرتے واپس بالکنی میں آگئی تھی۔

"نیویارک میں ہیں دونوں۔"

"جو پلان بتایا تھا اس پر عمل کرنا شروع کر دو۔ انہیں جلد از جلد یہاں واپس آنا ہو گا۔"

ارفع کے چہرے پر کرختگی تھی۔

" اوکے باس! ایک بات اور بتانی تھی تمہیں۔ ڈیوڈ پوچھ رہا تھا تمہارا۔"

" دوبارہ اس آدمی کا ذکر میرے سامنے مت کرنا۔"

غصے سے فون کاٹتی وہ ریلنگ پر ہاتھ رکھ کر گہرے سانس لینے لگی۔

کیسے بھول سکتی تھی وہ اپنی زندگی کے گھٹیا ترین مرد کو۔ اس کی ماں ایک نامحرم مرد کے ساتھ اپنی بچی کو چھوڑ کر چلی جاتی تھی۔ یہ جانے بنا کہ وہ بچی وقت سے پہلے بڑی ہو رہی تھی۔ پہلے پہل رو کر وہ اپنا غبار نکال لیتی تھی مگر پھر وہ سیکھ گئی تھی کہ خود کی حفاظت کیسے کی جاتی ہے۔

" ہائے بے بی! میں ڈیڈ ہوں تمہارا۔"

آنکھوں میں خباثت اور حوس لیے وہ اس کے کمرے میں آیا تھا۔ قدم لڑکھڑا رہے تھے صاف معلوم ہو رہا تھا کہ وہ نشہ کر کر آیا تھا۔ وہ جو پہلے ڈر جاتی تھی اسے دیکھ کر آج اپنی جگہ پر کھڑی اسے گھور رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا، آج خود کو واش روم میں بند نہیں کرو گی؟"

وہ تو حیرت زدہ تھا اسے وہیں کھڑے دیکھ کر۔ جب بالکل اچانک ہی ایک چھوٹے سے چاقو سے وہ ڈیوڈ کی کلائی پکڑ کر اس پر کٹ لگا گئی۔ خون ابل کر باہر نکلا تھا۔ وہ چلاتا ہوا پیچھے ہوا تھا۔

"کیا ہوا ڈیڈ۔۔۔؟"

وہ دانت پیستے مصنوعی فکر مندی سے بولی۔

" زیادہ لگ گئی کیا؟ چچ چچ چچ!بالکل خیال نہیں کرتے آپ اپنا ڈیڈ!لائیں دیکھائیں مجھے۔"

آگے بڑھ کر اس نے دوسرا کٹ تھوڑا گہرا لگایا تھا۔

" پاگل ہو تم؟ یہ کیا کر دیا؟"

خون کو دیکھتے وہ درد سے چلاتے بولا تو ارفع ہنستی ہوئی بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"بہت فنی ہیں آپ دیکھیں ناں خون ہے یہ اور یہ اسی طرح نکلتا رہا تو اگلے پندرہ منٹ میں آپ جہنم میں پہنچ جائیں گے۔"

وہ ہنستے ہوئے بول رہی تھی۔ جبکہ ڈیوڈ گرتا پڑتا کمرے سے نکلا تھا۔اس کے جاتے ہی ارفع نے آنکھ سے آنسو صاف کیا تھا۔

" کیا کیا تم نے ڈیوڈ کے ساتھ؟"

اس کی ماں نے گھر آتے اسے تھپڑ مارتے ہوئے پوچھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" زبان سے بتاؤں یا عمل کر کر؟"

چہرے سے بال پیچھے کرتی وہ ڈھیٹ پنے سے بولی تو آرزو بیگم نے ایک تھپڑ اور مارا تھا اسے۔

" وہ باپ ہے تمہارا۔"

انہوں نے سخت لہجے میں کہا تو ارفع ہنسی۔

"باپ۔۔۔۔۔میرا ایک ہی باپ تھا جس کے مرنے پر آپ نے دین دنیا بھلا اس جہنمی سے شادی کر لی۔"

"ارفع!!"

انہوں نے تنبیہی انداز میں پکارا۔

"آپ کا وہ جہنمی شوہر۔ مجھے ہراس کرتا تھا۔ کبھی دیکھا ہوتا میری طرف تو آپ کو پتا چلتا کہ بیٹی کو حفاظت کی ضرورت تھی لیکن آپ کو یہ عیش کی زندگی زیادہ پسند تھی تو مجھے خود کی ڈھال خود ہی بننا پڑا۔"

وہ لاپرواہی سے کہتی چاقو پر لگے ڈیوڈ کے خون کو رگڑ کر صاف کرنے لگی جبکہ اس کی ماں تو گویا سن پڑ گئی تھی۔

"ارفع!"

وہ اسے پکارتی آگے بڑھی تو ارفع نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا۔

"ڈرامے بازی نہیں پلیز!"

وہ سخت اکتائی ہوئی تھی۔

"ارفع! پاکستان چلی جاؤ۔ ڈیوڈ پولیس کیس کر دے گا تم پر۔ میں بچا نہیں پاؤں گی تمہیں۔ سالوں بعد جیسے اس کی ممتا جاگی تھی مگر ارفع کو ایک آنکھ نہ بھائی تھی۔ لیکن یہاں سے جانے کا فیصلہ تو وہ کر چکی تھی تو پاکستان ہی سہی۔"

www.urdunovelbank.com

" یہ پریسہ کو دینا۔ وہ خیال رکھے گی تمہارا اور اپنی ماں کو معاف کر دینا۔"

ہاتھ سے لیٹر لیتی وہ کوفت سے انہیں دیکھتی وہاں سے چلی آئی تھی۔ دبئی جو اس کی زندگی کو بدل گیا تھا۔ اسے نفرت کا جواب نفرت سے دینا سیکھا گیا تھا۔

پریسہ بہت روئی تھی اس سے مل کر مگر وہ بے تاثر چہرہ لیے کھڑی تھی۔ کچھ تھا ہی نہیں دینے کو اس کے پاس سوائے نفرت اور بے رخی کے۔ اس کا کلاس فیلو مائیک جو پاکستان سے تعلق رکھتا تھا اس کے ساتھ ہی واپس آ گیا تھا۔ جو کچھ مائیک اسے سیکھا چکا تھا اب وہ خود بھی ڈرنے لگا تھا اس سے۔

اس کی آنکھوں میں محبت صرف تابش کے لیے آئی تھی۔ اسے وہ اپنے جیسا لگا تھا۔ اور آج وہ اس کے لیے ہر حد پار کرنے کو تیار تھی۔

*************

"کس کی حرکت ہے یہ؟"

وہ سخت غصے میں تھا جب کمرے میں داخل ہوا۔ باسمہ کی آنکھ اس کی آواز سے کھل گئی تھی۔ وہ مندی مندی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی جو پھر سے جاہ جلال کی مثال بنا نا جانے کس کی کلاس لے رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"فوراً یہ سب ہٹواؤ، اور کیس فائل کرواس شخص پر۔"

وہ بہت زیادہ غصے میں لگ رہا تھا۔ باسمہ اس کے پیچھے سے نکل کر کمرے سے باہر چلی گئی تھی۔ پانی کا گلاس لے کر وہ واپس آئی تو جلال فون بند کر چکا تھا۔

"پانی!"

اسے پیاس تو نہیں تھی لیکن باسمہ کو انکار نہ سکا تھا وہ۔ پانی پی کر اس نے گلاس ٹیبل پر رکھا اور بیڈ پر بیٹھ گیا۔

"آپ غصہ کیوں کر رہے تھے؟"

اس کے پاس ہی بیٹھ کر باسمہ نے پوچھا۔

" میری اور تمہاری کچھ فوٹوز شوشل میڈیا پر ڈال دی کسی نے۔"

جلال نے ہڈی اتارتے جواب دیا تو باسمہ کو نئی فکر لاحق ہو گئی۔

" میں بری تو نہیں لگ رہی فوٹو میں؟ مجھے دیکھائیں ناں۔"

جلال نے نفی میں سر ہلایا۔

" اچھی لگ رہی ہو مگر یہ سب اچھا نہیں ہے۔"

جلال نے کہا تو باسمہ کے چہرے پر نا سمجھی کے تاثرات آئے۔

" مجھے بالکل نہیں پسند کہ کوئی بھی میری زندگی میں دخل اندازی کرے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے وضاحت دیتے اٹھ کر الماری سے کیجول ڈریس نکالا تھا۔

" آپ کسی کو نہیں بتائیں گے میں آپ کی بیوی ہوں؟ ایسے تو سب آپ کو نظر لگاتی رہیں گی۔"

باسمہ کی پریشانی سن کر جلال کے چہرے پر مسکراہٹ آ کر معدوم ہوئی تھی۔

" آج کا دن کیسا گزرا؟ کسی نے پریشان تو نہیں کیا؟"

اس نے بات بدلتے پوچھا۔

" بہت اچھا تھا۔ ٹینا کتنا جیلس ہو رہی تھی جب میں نے اسے بتایا کہ آپ میرے ہسبنڈ ہیں۔"

کھکھلاتی ہوئی وہ اسے بتانے لگی تو ہاتھ میں پکڑا سوٹ بیڈ پر رکھتے جلال اس کے پاس بیٹھ گیا۔ وہ بول رہی تھی ساتھ ساتھ ہاتھوں کو حرکت بھی دے رہی تھی۔ جلال مسکراتا ہوا اسے دیکھ رہا تھا۔

" مجھے بھوک لگی ہے۔"

آخری بات اس نے منہ بسورتے کی تو جلال نے تاسف سے سر ہلایا۔

" فریش ہو جاؤ۔ پھر ڈنر کے لیے باہر چلتے ہیں۔"

گیارہ بج رہے تھے لیکن جلال بنا پرواہ کیے پروگرام بنا چکا تھا۔

*********

"ہالی وڈ سیریز سے شہرت پانے والے جلال جنید خان ان دنوں نیویارک میں اپنی نئی فلم کی شوٹنگ کے لئے موجود ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ان کی وائرل ہوئی چند فوٹوز میں دیکھا جا سکتا ہے کہ فلم کی شوٹنگ کے علاوہ بھی جلال جنید خان کی کچھ مصروفیات ہیں۔"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

موبائل پر ویڈیو چل رہی تھی اور ارفع اور پریسہ دونوں ہی دیکھ رہی تھیں۔

" یہ بہت شاطر ہے پریسہ! باسمہ کی معصومیت کا فائدہ اٹھا رہا ہے۔"

ارفع نے غصے سے کہا۔ پریسہ کی نظریں تو جلال کو کھلاتی باسمہ پر تھی۔ مکمل تصویر لگ رہی تھی۔ اس سے پہلے وہ کسی نتیجے پر پہنچتی اس کے فون پر میسج آیا۔ ویڈیو بند کر کر اس نے میسج کھولا۔

"مجھے ایسا لگتا ہے میرا قیدی بھاگ کر تمہاری پناہ میں آ گیا۔ اسے کہنا کچھ دن آزادی کے جی لے پھر واپس اسی قید میں آنا ہے اسے۔"

نیچے نام وغیرہ کچھ نہیں تھا۔ نمبر پھر پاکستان سے باہر کا تھا۔ پریسہ نے ناسمجھی سے میسج دوبارہ پڑھا تھا۔ ساتھ بیٹھی ارفع کے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ تھی۔ پریسہ نے اس کی جانب دیکھا تو وہ چہرہ رونے والا بنا گئی۔

"وہ پھر سے لے جائے گا مجھے پریسہ!"

سر جھکائے وہ رونے لگی تو پریسہ نے اسے ساتھ لگائے تسلی دی۔ پھر عابس کا نمبر ملاتی وہ اٹھ کر کمرے میں آ گئی۔ اس کے جاتے ہی ارفع نے مصنوعی آنسو صاف کیے تھے۔

" بہت جلد واپس آؤ گے جلال اور تب تم ہر وہ درد برداشت کرو گے جو تم نے شیبی کو دیا۔"

وہ دل ہی دل میں جلال سے مخاطب تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

*********

پچھلے پندرہ منٹ سے وہ کبورڈ چھان رہی تھی۔ جب اپنی مطلوبہ چیز نہیں ملی تو منہ بگاڑے بیڈ پر بیٹھ گئی۔ وہ تیار تو ہو گئی تھی مگر جلال کو دوسری شرٹ نکالتے دیکھ اس کو اپنے ڈریس کی فکر ہوئی تھی۔ وہ زیادہ ہی کانشیئس ہوتی جا رہی تھی۔ جلال جتنی اسے اہمیت دینے لگا تھا وہ اس کی ذات کے گرد بندھی گرہ کو کھول رہی تھی۔

جلال کا شوٹنگ شیڈیول کچھ دنوں سے سخت ہو گیا تھا۔ لیکن وہ باسمہ کو چھوڑنے کی ذمہ داری وہ بخوبی نبھا رہا تھا۔ آج بھی اسے جلدی جانا تھا شوٹنگ کا سپوٹ واشنگٹن اسکوئر پارک رکھا گیا تھا۔ پروڈیوسر پرمیشن لے چکے تھے۔ آج ہی اس سین کو فلمائز کیا جانا ضروری تھا۔ وہ تیار ہو کر ڈریسنگ روم سے باہر نکلا تو باسمہ پر نظر ڈال بیڈ پر سے اپنی جیکٹ اٹھائی۔

"منہ کیوں پھلا کر بیٹھی ہو؟"

جب سے وہ لوگ یہاں آئے تھے باسمہ کا موڈ پل پل بدلتا رہتا تھا، اب بھی جلال کو اندازہ ہو گیا تھا کچھ برا لگا ہے میڈم کو۔ جتنی زیادہ جلال اس کی ضد ماننے لگ گیا تھا وہ مزید نخرے دیکھانے لگی تھی۔ وہ جیکٹ پہنتا باسمہ کو بیڈ پر ہی جمے دیکھ کر پوچھنے لگا۔

"میرے پاس آف وائٹ ڈریس نہیں ہے۔"

اس نے پھولے منہ سے ہی جواب دیا تو جلال کو اس کے منہ پھلانے کی وجہ سمجھ نہیں آئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تو؟؟"

اس نے پرفیوم خود پر سپرے کرتے ہوئے پوچھا۔ انداز لاپرواہی والا تھا۔

"تو یہ کہ آج ہمارے ڈریس کلر میچ نہیں کریں گے اور ٹینا جیلس نہیں ہو گی۔"

باسمہ کی منطق پر جلال کا ہاتھ تھما تھا۔

"وٹ؟"

وہ توجی بھر کر حیران ہوا تھا پھر جیسے ہی یاد آیا کہ وہ اتنے دنوں سے ایک ہی کلر کے کپڑے پہن رہے تھے تو بے اختیار مسکرا دیا۔

"یہ اتنا ضروری ہے؟"

جلال نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تو اس نے سر ہاں میں ہلایا۔

"آج شاپنگ پر چلیں گے پھر لے لینا ڈریس۔"

اس نے حل پیش کیا تو باسمہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"ابھی کا کیا کروں؟"

جلال کو اس کی فکر پر ہنسی آئی تھی۔ کبورڈ سے بلو شرٹ نکال کر اس نے جیکٹ اتارتے تیزی سے شرٹ چینج کی تھی۔

"اب چلیں؟"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

باسمہ منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔ پھر یک دم خوش ہوتی بیڈ سے اتری تھی۔

جلال کو ایسا لگ رہا تھا کہ باسمہ اس کی کمزوری بنتی جا رہی ہے۔

"آج آپ زیادہ اچھے لگ رہے ہیں۔"

اپنا بیگ اٹھاتی وہ اس کے مقابل آ کر بولی تو جلال نے ہاتھ بڑھا کر اس کا ماسک اتار دیا جو اس نے نیچے کیا ہوا تھا۔

"اب یہ مت لگانا۔"

اس کے گال تھپتھپا کر وہ بولا تو باسمہ سر جھکا کر مسکرائی۔ماسک کی وجہ سے باسمہ کے گال پر ریشز ہو گئے تھے۔جلال نے رات میں نوٹ کیا تھا کہ اس کے گال کچھ زیادہ ہی ریڈ ہو رہے ہیں، دوا لگاتے ہوئے وہ تہیہ کر چکا تھا کہ اب اسے ماسک لگانے پر مجبور نہیں کرے گا۔

"میں نے تعریف کی آپ کی۔۔۔تو آپ۔۔۔۔۔"

باسمہ اس کے پیچھے چلتی بول رہی تھی۔

"میں بھی تعریف کروں؟"

جلال نے اس کی بات بیچ میں اچک لی تھی۔

"ٹینا کہہ رہی تھی، آپ کھڑوس ہیں، کبھی کسی لڑکی کی تعریف نہیں کرتے،اور یہ کہہ آپ کا کوئی افیئر بھی نہیں سنا گیا کبھی تو مجھ سے شادی کیسے کر لی؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ٹینا کی بات لفظ بالفظ دہراتی وہ جلال کو ہی پزل کر گئی تھی۔

"یہاں آؤ۔"

وہ اسے بیڈ پر بیٹھا کر اس کے پاس بیٹھا۔

"اب اگر وہ یہ بات دہرائے تو اسے کہنا ہمارا ساتھ ازل سے لکھا تھا،اس لیے تمہارے آنے تک میں نے تمہارا انتظار کیا ہے۔"

اپنے الفاظ پر وہ خود بھی حیران ہوا تھا، باسمہ اسے ہی دیکھ رہی تھی، جب وہ آگے جھکا تھا۔ ماتھے پر ہلکے سے ہونٹ رکھتا وہ پہلی بار اپنے اور اس کے رشتے کا مان اسے تھما گیا تھا، باسمہ سن پڑ گئی تھی۔

"اب چلیں۔"

اسے ساتھ لئے وہ کمرے سے نکلا تھا۔ باسمہ سر جھکائے چل رہی تھی، چہرہ الگ گلنار ہو رہا تھا۔ سارے راستے وہ خاموش رہی تھی، جلال تو اس کی مسکراہٹ دیکھ رہا تھا۔

"اپنا خیال رکھنا۔"

وہ ہاں میں سر ہلاتی آگے بڑھ گئی تھی۔

"ٹینا کو کہو، میری وائف سے الٹے سیدھے سوال مت کرے۔"

اسٹیفن نے سر ہلا کر اس کی بات ماننے کی تصدیق کی تھی۔ پڑھائی کے بعد اس نے باڈی گارڈ ایجنسی جوائن کر لی تھی۔ ٹینا اور اسٹیفن دونوں بہن بھائی تھے، اسٹیفن کے باپ نے ہندو لیڈی سے دوسری شادی کی تھی۔ اسٹیفن حیران ہوا تھا جب اسے ایجنسی سے جلال کی وائف کو پروٹیکشن کی ڈیوٹی ملی تھی۔ جلال اس کا بہت گہرا دوست نہیں تھا مگر پھر بھی اس پر بھروسہ کر چکا تھا۔ اسٹیفن نے ٹینا سے کہا تھا، وہ اس کا خیال رکھے گی۔

"یہ۔۔۔۔"

اسٹیفن نے ایک کارڈ اس کی جانب بڑھایا۔ جلال کارڈ پر نام دیکھ کر تپش میں آ گیا تھا۔

"اسے باسمہ سے دور رکھنا، اسٹیفن!"

جلال کے لہجے میں غصہ تھا جیسے مقابل کو ختم کر دینا چاہتا تھا۔ اسٹیفن محض سر ہلا کر رہ گیا تھا۔

ان کی فوٹوز لیک کروانے والی انجیلنا تھا جو جلال کو انجان لڑکی کے ساتھ دیکھ جیلس ہوتی یہ حرکت کر گئی تھی۔ جلال کی طرف سے اسے ہر جانے کا نوٹس ملا تھا۔ وہ جلال سے ملنا چاہتی تھی مگر جلال کے لئے وہ صرف یاد تھی جس سے وہ نفرت کرتا تھا۔

******

"یہ دیکھ رہی ہیں امی؟"

سرفراز مارکیٹ آیا تھا، آفس جانے سے پہلے اسے اپنی ٹائی لینی تھی کیونکہ صبح ہی اسکی فیورٹ ٹائی ناپید ہو گئی تھی۔ وہ آگے بڑھ ہی رہا تھا جب اسے جانی پہچانی آواز سنائی دی۔

"کیا کرنا ہے یہ لے کر، آگے چلو۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ماہم منہ بگاڑتی مڑی تو سرفراز اسے دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔ آخر کو یہ لڑکی تو ہفتہ بھر پہلے اس کی آنکھ کو نکالنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"آدھے گھنٹے سے جس چیز پر ہاتھ رکھ رہی ہوں، اس کو غیر ضروری کہہ کر ریجیکٹ کرتی جا رہی ہیں، ہم آئے کیوں ہیں یہاں پھر؟"

وہ ہلکے سے غصے سے بولی تو بھری مارکیٹ میں ماں کے ہاتھوں بیٹی پر ہونے والا تشدد سرفراز نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔

"پریسہ کے لیے سوٹ لینا ہے اچھا سا، یہ کپڑا صحیح نہیں ہے۔"

وہ کہہ کر جیسے ہی آگے بڑھی تھیں، ماہم ان کے پیچھے لپکی تھی۔ سرفراز بھی آگے چل دیا تھا۔

"امی! بھائی کا فون ہے، پوچھ رہے ہیں، گھر کب تک آنا ہے، وہ پریسہ کو گھر لائے ہیں۔"

فون کان سے لگائے اس نے کمال اداکاری کرتے ہوئے کہا، تو وہ سب چھوڑ واپس جانے کے لئے تیار ہو گئیں۔

"یااللہ! معاف کرنا۔ چھوٹا سا جھوٹ ہے بس۔"

خود ہی بڑبڑاتی تو تیز تیز چل رہی تھی۔ سرفراز نے اس کا جھوٹ اور بڑبڑاہٹ واضح سنی تھی۔

"جھوٹی!!"

وہ زیر لب وہ بولا تھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"ایکسکیوزمی! یہ جھوٹی کسے کہا ہے؟"

نجانے وہ اچانک کیسے آگئی تھی مگر سرفراز ڈر گیا تھا اس کی آمد پر۔

"میں نے کب کہا؟"

اس نے فوراً کہا تو ماہم نے اسے اوپر سے نیچے دیکھا۔ واپس جاتے ہوئے اس کی نظر اس پر پڑ چکی تھی مگر وہ اگنور کر کر جانا بہتر سمجھ رہی تھی لیکن سرفراز کے لقب نے اسے واپس پلٹنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"جھوٹا!!!!"

دانت پیس کر بولتی وہ اسے اس کا ہی لقب واپس لوٹا کر مڑ گئی تھی۔ سر فراز ہکا بکا رہ گیا تھا۔

*******

"پریسہ! مجھے کمزوری فیل ہو رہی ہے تم مجھے ہاسپٹل لے جا سکتی ہو؟"

پریسہ آفس کے لیے نکل رہی تھی جب ارفع نے اسے روکا تھا۔ وہ زیادہ کمزوری محسوس کر رہی تھی، اس لئے پریسہ کو کہنا مناسب سمجھا۔ پریسہ نے اسے دس منٹ کا کہہ کر ہاف لیو کے لئے آفس میں فون کیا تھا۔

"چلو۔"

وہ اسے ساتھ لیکر باہر آئی تھی۔ ارفع دو دن سے خاموش تھی، پلان لمبا ہوتا جا رہا تھا، اور اسے تابش کے پاس جانا تھا۔ تابش کا اسے نہ ڈھونڈنا اسے بے چین کر رہا تھا۔

"تم اندر جاؤ میں ویٹ کرتی ہوں۔"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

ہاسپٹل پہنچ کر وہ اپائنٹمنٹ لیکر ارفع کے پاس آئی تھی۔ ارفع ڈاکٹر کے کیبن میں گئی تو پریسہ کا فون رنگ ہوا۔

"ایک گڑبڑ ہو گئی ہے، امی کو تمہارا نام لیکر مارکیٹ سے واپس لائی تھی، مگر تم نہیں ملی تو وہ ناراض ہو کر کمرے میں بند ہو گئی ہیں، تم ان سے بات کرو ناں؟"

فون اٹھاتے ہی ماہم کی پریشان آواز سن کر پریسہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔ پھر فون کاٹ کر حریم بیگم کو فون ملایا۔

"پھوپھو! آپ نے کیوں خود کو لاک کیا ہے؟"

فون پک اپ ہوتے ہی پریسہ نے پوچھا۔

"تمہیں کیا فرق پڑتا ہے، چھ مہینے سے ماں سے دور بیٹھی ہو، اک بار شکل دیکھا کر پھر سے غائب ہو گئی ہو، ماں چاہے تڑپے ، بیمار ہو یا مر جائے، تمہیں کیا فرق پڑے گا۔"

انہوں نے شکایتی لہجے میں کہا۔

"امی!!"

پریسہ نے جیسے ہی بولا تھا، حریم بیگم کا غصہ کم ہوا تھا۔

"میں بہت جلد آؤں گی واپس، آپ کے پاس۔ پھر کہیں نہیں جاؤں گی، آپ بھیجیں گی بھی تو نہیں جاؤں گی۔"

پریسہ لاڈ سے بول رہی تھی۔ وہ چلتے چلتے کچھ فاصلے پر آ گئی تھی۔

"تم ایک بار آ جاؤ پھر جانے نہیں دوں گی، اس بار مکمل انتظام کروں گی۔"

www.urdunovelbank.com

حریم بیگم نے کہا تو پریسہ خاموش ہوئی۔

"ماہم کو معاف کر دیں۔ بچی ہے۔"

"بچی ہے وہ، پورے اکیس سال کی ہے اور عقل دھیلے کی بھی نہیں ہے۔"

پریسہ یہاں حریم بیگم سے بات کر رہی تھی جبکہ دوسری جانب روم سے باہر نکلتی ارفع کا بازو پکڑ کو تابش اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

"شیبی!"

ارفع کے چہرے پر خوشی تھی اسے دیکھ کر، جبکہ تابش کا چہرہ بے تاثر تھا۔

"اگر مجھ سے بے زار ہو گئی تھیں تو رشتہ مکمل ختم کر کر آتیں ارفع!"

تابش نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں تم سے بے زار نہیں ہو سکتی شیبی! کبھی بھی نہیں۔"

وہ جیسے ہی اسے چھونے کے لئے آگے بڑھی، وہ دو قدم پیچھے ہو گیا۔

"دھوکے باز، اور دغا باز اعتبار کے قابل نہیں ہوتے۔"

وہ قدم پیچھے لے رہا تھا ارفع تیزی سے اس کی جانب بڑھی تھی۔

"ایسا مت بولو شیبی! میں نہیں ہوں دھوکے باز، میں صرف تمہارا بدلہ لینا چاہتی تھی، اس لئے وہاں سے آئی تھی۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

اس نے جیسے ہی شیبی کے ہاتھ پکڑے تھے، وہ ہاتھ چھڑا کر پیچھے ہوا۔

"تم کچھ بھی کرو اب مجھے پرواہ نہیں ہے، آج یہاں یہی کہنے آیا تھا میں، اور اپنے اس دوست کو کہنا، تابش بے وقوف نہیں ہے جو اپنے گھر اور گھر کے باہر ہونے والی ملاقاتوں سے بے خبر رہے۔"

تابش کے انکشاف پر اس کے چہرے پر ایک رنگ آیا تھا۔

"تم یہ سب باسمہ کی وجہ سے کر رہے ہو؟ مجھے اس کی وجہ سے چھوڑ رہے ہو؟"

ارفع کے لہجے میں دکھ، تکلیف سب کچھ تھا۔

وہ پلٹ کر وہاں سے چلا گیا۔ ارفع اسے دور ہوتا دیکھ رہی تھی۔ باہر آ کر تابش نے آنسو صاف کئے تھے۔

**********

"میڈم! ضد کر رہی ہیں آپ کے پاس آنے کی۔ وہ گھر جانے سے منع کر رہی ہیں۔"

اسٹیفن نے پروفیشنل انداز میں کہا۔ جلال نے گھڑی میں وقت دیکھا اور پھر باسمہ کو یہاں لانے کی اجازت دے دی تھی۔ وہ ہمیشہ ایک ہی ٹیک میں سین پرفارم کرتا تھا، جب تک واشنگٹن اسکوئر پارک میں سیٹ لگایا تھا وہ باقی سین پرفام کر رہا تھا۔ وہ اپنا کام جلد از جلد مکمل کروانا چاہتا تھا۔ اس کی شوٹنگ کچھ دیر بعد تھی۔ فون رکھ کر وہ پھر سے اپنے ڈائیلاگ دیکھنے لگا۔

"یہاں ہو رہی ہے شوٹنگ؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کار سے اترتی وہ جیسے ہی باہر آئی، پارک کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔ اپنی ایکسائیٹمنٹ میں وہ یہ تک بھول گئی تھی کہ وہ اسٹیفن سے اردو میں پوچھ رہی تھی۔

"وہ کدھر ہیں؟"

اس نے اگلا سوال کیا تو اسٹیفن کے چہرے پر نا سمجھی کے تاثرات آئے۔ باسمہ نے اپنے سر پر ہاتھ مارا تھا۔

"سوری!"

اسٹیفن مسکرایا تھا۔وہ جلال کو فون کر کر اپنے پہنچنے کی اطلاع دینے کے لئے رکا مگر باسمہ آگے بڑھ گئی تھی۔

وہ اچنبے سے سامنے دیکھ رہی تھی جہاں بارش شروع ہو چکی تھی۔ جبکہ وہ جہاں کھڑی تھی وہاں تو بارش کا نام و نشان بھی نہ تھا۔وہ آگے بڑھی تھی۔اسے کار سے نکلتا جلال نظر آیا۔بلیک تھری پیس سوٹ پہنے، بال نفاست سے سیٹ کیے ہوئے۔اس کے پیچھے ہی دو لوگ تیزی سے نکلے تھے۔جلال کے ہتھیلی سیدھی کرنے پر پچھلے شخص نے فوراً گن اس کے ہاتھ پر رکھی تھی۔باسمہ کھڑی یہ سین دیکھ رہی تھی۔جلال نے جیسے ہی گن سے نشانہ لیا باسمہ نے سامنے کھڑے لڑکا اور لڑکی کو دیکھا۔جو بے خوف کھڑے تھے۔جلال کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی۔اگلے ہی پل اس نے گولی چلا دی تھی۔لڑکا سینے پر ہاتھ رکھتا نیچے گرا تھا۔تبھی اگلی گولی لڑکی کے پیٹ میں ماری گئی تھی۔جلال گن واپس پکڑاتا جیسے ہی کار تک آیا تھا۔ایک شور اس کے کانوں میں پڑا تھا۔باسمہ کو زمین پر بے ہوش دیکھ وہ اس کی جانب بھاگا تھا۔سین تو کٹ ہو گیا تھا مگر جلال کا ایک لڑکی کے لئے فکر مند ہونا وہاں سب کو حیران کر گیا تھا۔اس کے گال تھپکتا وہ اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا مگر پھر اسے اٹھا کر اپنی وینٹی کی جانب بڑھ گیا، پیچھے سرگوشیاں شروع ہو چکی تھیں، جبکہ اسٹیفن کو اپنی شامت آتی نظر آ رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

*********

"باسمہ!"

صوفے پر لیٹا کر جلال نے اسے پکارا، پھر پانی کی بوتل اٹھا کر اس کے چہرے پر ہاتھ سے پانی چھڑکا تو باسمہ نے مندی مندی آنکھیں کھولیں۔

"کیوں مارا انہیں آپ نے؟"

اس نے رونا شروع کیا تو جلال نے اسے گھورا۔ ساری فکر ختم ہوتی غصے میں بدل گئی تھی۔

"یہاں کس لئے آئی تھی تم؟"

اس کو بازو سے پکڑ کر بیٹھاتا وہ بولا تو باسمہ نے رونا بھول کر سہم کر اسے دیکھا۔

"آپ نے سچ میں مار دیا انہیں؟"

وہ ڈر کر پوچھ رہی تھی، اس کے چہرے پر ڈر دیکھ کر جلال نے گہری سانس لی۔

"باسمہ!!"

دھیرے سے اس کا نام لیتا وہ اس کا بازو چھوڑ کر پیچھے ہوا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپ ایکٹنگ کر رہے تھے؟"

اس نے جھجھکتے ہوئے پوچھا تو جلال نے پھر اسے گھورا۔ وہ شرمندہ ہوتی اپنی انگلیاں مروڑنے لگی۔

"آئندہ تم نے یہ حرکت کی تو بہت برا پیش آؤں گا میں باسمہ!"

یک دم اسکے سامنے بیٹھتا وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا تو باسمہ کی آنکھوں میں آنسو چھلکے۔ اسے ساتھ لگاتا وہ اس کی پیٹھ سہلانے لگا۔

"بہت غلط کر رہی تم میرے ساتھ باسمہ! ایسا مت کرو۔"

جلال نے اس کے کان میں کہا تھا۔ وینٹی کا دروازہ کھلا تھا، جلال پیچھے ہوا تھا۔ شائم اندر آئی تو اس نے خونخوار نظروں سے جلال کے ساتھ جڑی بیٹھی باسمہ کو دیکھا۔

"یہ تمہاری بیوی ہے جلال؟"

جس طرح وہ پوچھ رہی تھی جلال کو غصہ عود کر آیا تھا۔

"اپنی نظریں ہٹاؤ اس پر سے۔"

وہ وارننگ دیتا بولا تو شائم نے اسے دیکھا۔

"اس کی وجہ سے مجھے کڈنیپ کیا گیا، مجھے ہراس کیا گیا۔"

"گیٹ آؤٹ!"

وہ غصے میں بنا کسی لحاظ کیے بولا تو باسمہ کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔ شائم تو اسے مسکراتے دیکھ کر مزید چڑ گئی تھی۔ وہ باہر چلی گئی تھی۔ جلال باسمہ کی طرف مڑا۔

تجھے خبر ہے تو بالکل دعاؤں جیسا ہے

دعا بھی وہ جو مصیبت کے وقت کام آئے

"فریش ہو کر آؤ۔"

www.urdunovelbank.com

لہجہ نارمل مگر حکمیہ تھا۔وہ کھڑی ہوتی اس کی انگلی کی سیدھ میں چلی گئی تھی۔اس کے جاتے ہی جلال نے اپنا کوٹ اتارا تھا۔ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتا،وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر خود کو پر سکون کرنے لگا۔

*********

رات کا نجانے کونسا پہر تھا،ارفع موبائل پر جلال کی کچھ دیر پہلے پوسٹ ہوئی ویڈیو دیکھ رہی تھی۔

"میں بالکل بھی اجازت نہیں دوں گا میری بیوی کو ہاٹ ٹاپک بنانے کی۔آج ابھی اور اسی وقت میری اس بات کو سب لوگ اپنے دماغوں میں بیٹھالیں،کسی بھی نیوز چینل نے میری بیوی کو اپنی پبلیسٹی کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کی تو اس کے خلاف میں سخت ایکشن لوں گا۔۔۔۔۔"

وہ مزید بول رہا تھا جب ارفع نے موبائل بیڈ پر پھینکا تھا۔وہ جلال کو واپس لانے کا کوئی اور طریقہ سوچنے لگی۔

دوسری جانب ماہم موبائل لیکر حریم بیگم کے کمرے میں بھاگ کر آئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"امی!دیکھیں آپ کا داماد!ایسا ہی ڈھونڈنا دوسرا۔"

ویڈیو ان کو دیکھاتی وہ بولی تو حریم بیگم نے اسے گھورا۔وہ اب غور سے جلال کی باتیں سن رہی تھیں۔

********

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟"

گھر واپس لے جانے کے بجائے وہ باسمہ کو اپنے ساتھ سینٹرل پارک لایا تھا۔ گارڈ کو واپس بھجوا چکا تھا۔ باسمہ اس سے دو قدم آگے چل رہی تھی۔ فشنگ سپاٹ پر رک کر باسمہ محویت سے وہاں کھڑے ایک کپل کو مچھلی پکڑتے دیکھ رہی تھی۔ جلال نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"آگے چلیں؟"

وہ جیسے اس سے اجازت طلب کر رہا تھا۔ باسمہ اس کے ساتھ چلنے لگی۔

"جھرنے کے قریب آکر وہ رکی تھی۔ شام ہو رہی تھی اور سامنے کا منظر اسے قید کر گیا تھا۔ جلال اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے لے آیا تھا۔ ایک پتھر پر بیٹھ کر اس نے اسے ساتھ بیٹھا لیا تھا۔

"آپ نے سب کو بتا دیا میں آپکی بیوی ہوں۔"

اس کے کندھے پر سر رکھ کر اس نے لاڈ سے پوچھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میری بیوی کے بارے میں کوئی کچھ کہے یہ میں برداشت نہیں کر سکتا۔"

باسمہ کے لئے گرل فرینڈ کا لفظ استعمال کیا جا رہا تھا جو اسے بہت ناگوار گزرا تھا۔ اس نے فورا ویڈیو اپلوڈ کی تھی۔ باسمہ کو اس نے ویڈیو کا حصہ بنانے سے گریز کیا تھا۔ وہ باسمہ پر کسی کی بھی نظر نہیں پڑنے دینا چاہتا تھا۔ اس پر غصہ کرنے کی وجہ سے وہ اس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے اسے باہر لایا تھا۔

"مجھے معاف کر دیں۔ میں آپ کو دھوکا دیا۔"

اچانک ہی اس کا یہ بات چھیڑنا جلال کو عجیب لگا تھا۔

"پرانی باتیں بھول جاؤ باسمہ!"

اس کا ہاتھ تھام کر وہ اسے اپنے ساتھ لگا کر بیٹھ گیا تھا۔

********

"تم پاگل تو نہیں ہو گئی؟ میں کسی کا ایکسیڈنٹ نہیں کروں گا۔"

مائیک ارفع کے پلان پر چڑ کر بولا تھا۔

"اگر تم نے میری بات نہیں مانی تو جانتے ہو میں کیا کر سکتی ہوں، یہ مت بھولو کو تمہارے کارنامے میرے پاس محفوظ ہیں۔"

ارفع نے اسے دھمکی دی تھی۔مائیک فون کاٹ چکا تھا۔

"میں زیادہ انتظار نہیں کروں گی۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

وہ جلال سے مخاطب تھی۔

********

سارا دن ایک ساتھ گزارنے کے بعد وہ دونوں گھر آتے ہی سو گئے تھے۔رات کی کسی پہر باسمہ کی آنکھ اچانک ہی کھلی تھی۔اس کی نظر قریب سوئے جلال پر پڑی، نظر جلال کے چہرے سے ہوتی ہوئی اس کے ہاتھ پر گئی تھی جو اس نے مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔وہ روز رات میں اس کا ہاتھ پکڑ کر سونا اپنا معمول بنا چکی تھی۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس کی

زندگی کا ولن، اس کا سب کچھ بن جائے گا۔ وہ اس کا ہاتھ چہرے کے قریب کئے مزید کھسک کر آگے آگئی تھی۔ نظر جلال کے چہرے سے ہٹ نہیں رہی تھی۔ شاید آج وہ زیادہ تھکا ہوا تھا، ورنہ باسمہ جاگ جائے اور وہ سوتا رہے ایسا کہاں ممکن تھا۔

"مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ سے محبت ہو جائے گی۔"

دھیرے سے ہاتھ بڑھاتی وہ جلال کے ماتھے پر آئے بال پیچھے کرتے ہوئے دل میں ہی اس سے مخاطب تھی۔

"کتنی غلط تھی ناں میں، چھپ کر ایک دوست بنایا، اسے ہیرو بنالیا، ایک انجانے شخص کو اس کی محبت میں دشمن مان لیا تھا۔ چھپی ہوئی دوستی تھی ناں، سزا تو ملنی تھی۔ میں آپ کو کبھی نہیں بتاؤں گی کہ وہ آپ کا دوست تھا، آپ کو تکلیف نہیں دے سکتی۔ وہ حد سے نہیں بڑھا تھا لیکن میری ذات پر، میری روح پر دھبہ لگا گیا تھا۔ اس کی وجہ سے میں اپنی ماں اور بھائی کو بچا نہیں پائی، شاید اس دن ہوش میں ہوتی تو کسی کو مدد کے لئے بلا لاتی لیکن میری ذات وہاں روند دی گئی اور میری ماں مجھے سمیٹنے سے پہلے ہی چلی گئی۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کی آنکھ سے آنسو نکلا تھا۔ وہ دل میں ہی جلال سے اپنا دکھ بانٹ رہی تھی۔

"جب آپ کو دوبارہ دیکھا تو بہت ڈر لگا تھا آپ سے۔ مجھے لگا آپ بھی اس کے جیسے ہوں گے۔ لیکن ارفع آپی کی وجہ سے دیکھیں مجھے آپ سے محبت ہو گئی۔ میں آپ کو دھوکا نہیں دینا چاہتی تھی، ہر بار کوشش کی آپ کو بتانے کی مگر ارفع آپی نے مجھے سزا دی۔ وہ بھی خود غرض نکلیں۔ اس رات وہاں پولیس آجاتی اس لئے آپ کو وہاں سے نکال لائی تھی۔ لیکن آپ کے غصے نے مجھے وہی سب یاد دلا دیا، اور آپ نے مارا بھی مجھے (اس نے منہ بسورا تھا)

"بھائی پوچھتے تھے ناں آپ سے کہ مجھے صرف آپ ہی کیوں یاد رہے؟ اپنی محبت کو کوئی بھول سکتا ہے۔"

وہ مسکرائی تھی۔ جلال کی گرفت اس کے ہاتھ پر اچانک ہی مضبوط ہوئی تھی۔ باسمہ نے آنکھیں موند لیں تھیں۔

"صبح جلدی اٹھنا ہے باسمہ! سو جاؤ۔"

دوسرا ہاتھ آگے بڑھاتا وہ اسے اپنے ساتھ لگاتا بولا تھا، آنکھیں ہنوز بند تھیں۔ وہ کیسے سوچ سکتی تھی کہ جلال اس کے جاگنے پر سو یا رہ سکتا ہے۔

"سو جاؤ باسمہ!"

اس پر گرفت مضبوط کرتا وہ نیند سے بوجھل آواز میں بولا تو باسمہ نے سکون سے آنکھیں موند لیں۔ زندگی جیسے ہر امتحان کے بعد اب پر سکون ہو گئی تھی مگر جلد ہی شاید ایک اور امتحان کو ان کی زندگی کا حصہ بننا تھا۔

*********

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اگلا پورا دن اس کا بہت بزی رہا تھا اس لئے وہ باسمہ کو فون بھی نہیں کر پایا تھا۔ ٹینا آج باسمہ کو کچھ جگہیں گھمانے لے گئی تھی۔ اسٹیفن ان کے ساتھ تھا تو جلال کو فکر نہیں تھی۔ وہ گھر واپس آیا تو باسمہ نک سک تیار کھڑی اس کی انتظار کر رہی تھی۔ اس کے آتے ہی وہ پر جوش ہوتی اسے پورے دن کی روداد سنانے لگی۔ کھانے کے دوران بھی وہ مسلسل بولتی رہی۔ کچھ دیر چپ رہتی تھی پھر سے کوئی نئی بات یاد آجاتی تو اس کا بولنا شروع ہو جاتا تھا۔ باسمہ کو لے کر جہاں جلال کی فیلنگز بدل گئی تھیں وہیں آج دل عجیب ہی خواہش کر رہا تھا۔ نکاح کے بول کا اثر تھا وہیں جلال نے کبھی کسی لڑکی کے قریب جانے کی خواہش نہیں کی تھی۔ باسمہ کا اس کے پاس بیٹھ کر بولنا، بار بار اس کا ہاتھ پکڑ اسے اپنی جانب متوجہ کرنا، اس وقت

اس کے لئے امتحان بنا ہوا تھا۔ وہ ابھی یہ سب نہیں چاہتا تھا، اس کے حساب سے باسمہ ابھی چھوٹی تھی۔ اس کا حل سوچتا وہ اس پر عمل کر چکا تھا۔

"آپ کو نیند آ رہی ہے؟"

وہ جو پرجوش سی اسے سب بتا رہی تھی جلال کو آنکھوں پر بازو رکھ کر لیٹتے دیکھ کر افسردگی سے بولی تھی۔

"نہیں!"

ایک لفظی جواب آیا تھا۔

"پھر آپ لیٹ کیوں گئے؟"

باسمہ نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

"بولتی رہو باسمہ! میں سن رہا ہوں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جلال نے تھوڑا پیچھے سرکتے ہوئے کہا۔ باسمہ نے جھک کر اس کے بازو کے نیچے سے جھانکا تو جلال نے اپنے دوسرے ہاتھ سے اس کے ماتھے پر انگلیاں ٹکاتے اسے پیچھے کیا۔

"مجھے دیکھے بنا آپ کیسے سنیں گے؟"

باسمہ چڑی تھی۔

"میں کانوں سے سنتا ہوں باسمہ!"

جلال نے ہاتھ سے اسے فاصلے بنانے کا اشارہ کیا تھا جسے نظر انداز کرتے ہوئے وہ مزید آگے ہو گئی تھی۔

"باسمہ!"

اس کے مزید آگے ہونے پر وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے چڑتے ہوئے بولا تھا۔ دونوں کے سر بری طرح ٹکرائے تھے۔

"اف!!!"

اپنا سر پکڑے باسمہ نے رونی شکل بنائی تھی۔

"دیکھاؤ مجھے۔"

اس کا ہاتھ ہٹاتے وہ فکر مندی سے بولا۔ اس کے ماتھے پر پھونک مارتے جلال کی نظر خود کو تکتی باسمہ پر گئی۔

"آنکھیں بند کرو باسمہ!"

اس نے سخت لہجے میں کہا تھا۔ باسمہ نے فوراً آنکھیں بند کیں تھیں۔ چند لمحے وہ اسے دیکھتا رہا پھر جلدی سے بیڈ سے اترتا کمرے سے نکل گیا تھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"یہ لڑکی پاگل کر دے گی مجھے۔"

اپنی شرٹ کے اوپری بٹن کھولتا وہ چڑتے ہوئے بولا تھا۔ پھر کچھ دیر بعد وہ واپس اندر آیا تھا۔ باسمہ ویسے ہی بیٹھی تھی۔ اس نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھ پکڑے۔

"مجھ سے وعدہ کرو گی ایک؟"

جلال کے لہجے نے باسمہ کو چونکایا تھا۔اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

"میری کمزوری مت بننا۔"

وہ حکم دے رہا تھا یا وعدہ لے رہا تھا، باسمہ سمجھ نہیں پائی تھی مگر اس نے ہاں میں سر ہلا دیا تھا۔

"اب سو جاؤ!"

اس کا گال تھپکتا وہ اسے لیٹنے کا اشارہ کر کر لائٹس آف کر اپنی جگہ پر دراز ہو گیا۔باسمہ نے اس کا ہاتھ پکڑا تو مسکرا کر اس کی جانب کروٹ لے کر لیٹ گیا۔

********

"تابش!"

فائل پر سائن لیتا وہ جیسا ہی مڑا تھا، ارباز نے اسے پکارا۔

visit for more novels : www.urdunovelbank.com

"یس سر!"

وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتا ہوا بولا تو ارباز اٹھ کر اس کے سامنے آیا۔

"میں تمہارا بھی بھائی ہوں تابش! سگا نہ سہی لیکن محبت تم سے اتنی ہی کرتا ہوں جتنی جلال سے۔"

ارباز کی بات پر وہ سر جھکا گیا تھا۔

"کیا پریشانی ہے بولو؟"

اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر جیسے ہی اربازنے پوچھا تھا تابش آگے بڑھتا اس کے گلے لگا تھا۔

"مام بہت یاد آرہی ہیں بھائی!"

اس کی آواز بھاری ہوگئی تھی۔اربازنے اس کی پیٹھ تھپکی۔

"ان کے لئے دعا کرو تابش!ان کی روح کو سکون ملے گا۔"

وہ مشورہ دے رہا تھا جبکہ تابش اپنے آنسو اندر اتار رہا تھا،لیکن پھر بھی ایک آنسو بند توڑ تا ہوا بہہ نکلا تھا۔

"لڑکے روتے اچھے نہیں لگتے۔بچپن کی عادت ابھی تک نہیں چھوڑی تم نے۔"

ہلکے پھلکے لہجے میں کہتا وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے مسکرایا تو تابش بھی مسکرا دیا تھا۔ڈورناک ہونے پر وہ پیچھے ہوتے چہرہ صاف کرنے لگا۔

"اپنے بھائی کو بتایا کرو کوئی بھی پریشانی ہو تو۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

اس کا گال تھپکتا وہ اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کرتا بولا تو تابش کو جلال پر رشک آیا۔اربازنے واپس اپنی کرسی سنبھالتے ہوئے باہر کھڑی پریسہ کو اندر کو آنے کی اجازت دی تھی۔پریسہ نے اندر آتے ایک نظر تابش پر ڈالی اور دوسری اربازپر۔

"ایوری تھنگ از اوکے؟"

تابش کے چہرے سے وہ اسے رویا رویا سا لگا تھا۔

"سب ٹھیک ہے۔"

تابش بولتا کمرے سے نکل گیا تھا۔ پریسہ نے اس کی پشت دیکھی تھی پھر سر جھٹکتی ہوئی ارباز کی جانب متوجہ ہوئی۔

"جلال نے جو ویڈیو۔۔۔۔۔"

پریسہ نے جملہ ادھورا چھوڑا تھا۔

"جلال کو آپ نہیں جانتی پریسہ! اگر وہ کچھ چھپاتا ہے تو اس کے پیچھے وجہ ہوتی ہے۔ اتنے دن بعد اپنی اور باسمہ کی شادی اناؤنس کرنے کا فیصلہ بھی اس نے باسمہ کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ کی وجہ سے کیا تھا۔"

"کیا مجھے جلال کا نمبر مل سکتا ہے؟"

وہ ارباز کی بات کے جواب میں فقط یہ ہی جملہ بول سکی تھی۔ ارباز نے نمبر اسے لکھوا دیا تھا۔

"پریسہ! آج آپ فری ہیں آفس کے بعد؟"

اس نے کچھ جھجھکتے ہوئے پوچھا تو پریسہ نے نفی میں سر ہلایا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"مجھے اپنی پھوپھو کے گھر جانا ہے، ان کی طبیعت پوچھنے۔"

ارباز کے چہرے کی چمک ماند ہوتے دیکھ کر اس نے وضاحت دی۔

"اوہ! سنڈے کو مل سکتے ہیں ہم، فار کافی؟"

اس بار پریسہ کو انکار کرنا اچھا نہیں لگا تھا۔

"اوکے!"

اسے خود بھی ارباز سے بات کرنی تھی، اس لئے اتوار تک اپنا ارادہ ملتوی کر دیا۔ شاید اسے آج ہی بات کر لینی چاہیئے تھی۔ وقت ہمیشہ ہمارے مطابق نہیں چلتا، اس کی اپنی چالیں ہوتی ہیں جو کبھی کسی کی حق میں بہتر ثابت ہوتی ہیں تو کبھی کسی کے۔

اس بار شاید وقت اس کا ساتھ نہ دے پائے۔

*******

سوکھے پتوں پر پاؤں رکھتا وہ دھیرے دھیرے آگے بڑھ رہا تھا۔ دن کے وقت بھی قبرستان کا سناٹا، انسان کی اصلیت بتا رہا تھا۔ سوکھے پتوں کی آواز قبرستان میں کسی زندہ شخص کے وہاں آنے کی نوید سنا رہی تھی، تو دوسری جانب ہوا کر سرسراہٹ کسی بری خبر کی پیش گوئی کر رہی تھی۔ ایک قبر کے قریب رک کر وہ نیچے بیٹھا تھا۔ قبر کی مٹی پر ہاتھ پھیرتا وہ غصے سے مٹھی میں مٹی کو جکڑ چکا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بہت بڑی دشمنی کر لی تم نے جلال! میرا بھائی جو معصوم تھا، اسے مار ڈالا تم نے۔ اب اپنی زندگی میں ایسے مطمئن ہو جیسے کچھ کیا نہ ہو؟"

دانت پیستا وہ بول رہا تھا۔ آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھی۔ ماتھے کی رگیں ابھری ہوئی تھیں، اور لہجہ نفرت سے بھرا تھا۔

"وکی! یہ سب معلومات ملی ہیں، جلال نے ہی حمدانی کی بیٹی کو استعمال کر کر تمہیں پھنسایا تھا۔ حمدانی تک خبر پہنچانے والا بھی وہی تھی۔ نومی کے کمرے کے باہر کیمرے کی فوٹیج میں جلال کی پشت دیکھائی دے رہی تھی۔ نومی کی فرانزک رپورٹ میں صاف لکھا ہے اس کی موت خوفزدہ ہونے پر ہارٹ اٹیک سے ہوئی تھی، شاید جلال نے اسے ڈرایا ہو؟"

اس کا ساتھی پیچھے کھڑا بول رہا تھا، جبکہ وکی کی نظریں اپنے بھائی کی قبر پر تھیں۔

"شاید؟ شاید----شاید؟ یقینا بولو!"

پیچھے مڑ کر وہ جیسے ہی بولا تھا اس کی آواز قبرستان کی فضا میں گونجی تھی۔

"تمہارے گھر کی سی سی ٹی وی، فوٹیج چیک کیں ہیں میں نے، جلال کے علاوہ ایک شخص اور ہے جو تمہارے میں گھر میں داخل ہوا تھا، لیکن نومی کے سامنے وہ نہیں آیا، اس کی فوٹیج صرف تمہارے ساتھ ہے۔"

وہ اگلی انفارمیشن اس سے شیئر کر رہا تھا۔ وکی بہت مشکل سے ضمانت کروایا پایا تھا۔ اس نے ہرجانہ بھی بھرا تھا، اور حمدانی سے معافی کی درخواست بھی کی تھی۔ حمدانی معاف کرنے کو تیار نہ تھا لیکن شمائم کے کہنے پر اس نے اپنے وکیل سے کہہ کر کیس واپس لے لیا تھا۔ وہ صبح ہی جیل سے چھوٹا تھا، اور اب جلال سے بدلنا کے لیے تیار تھا۔

********

جلال آج جلدی واپس آگیا تھا۔ اب سے کچھ دن تک باقی کریکٹرز کے سینز ریکارڈ ہونے تھے۔ اسٹیفن باسمہ کو گھر لے آیا تھا۔ وہ بھی سیدھا گھر ہی آگیا تھا۔ اس نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا اسے بیڈ پر بکس بکھیرے بیٹھی باسمہ دیکھائی تھی۔ پرپل فراک پہنے، بالوں کو کھلا چھوڑے جو بار بار چہرے پر آرہے تھے، وہ منہ بگاڑتی پیچھے کر رہی تھی مگر باندھے کی

کوشش نہیں کی تھی۔ جلال دو قدم آگے آیا تو اسے چاکلیٹس اور کچھ خالی ریپرز دیکھائی دیئے۔ وہ مگن انداز میں چاکلیٹ کھا رہی تھی، نظر بک پر تھی۔

"کیا ہو رہا ہے؟"

جلال کی آواز پر چونکی تھی، جلال کو وقت سے پہلے گھر دیکھ کر وہ خوش ہوتی کھڑی ہوئی تھی۔

"آپ جلدی آ گئے۔"

اس کے چہرے پر خوشی دیکھ کر جلال نے آگے بڑھ کر اس کے کندھے کے گرد بازو پھیلایا تھا۔ اس کی تیاری تو وہ دیکھ چکا تھا، آج تو اس نے کاجل اور لپسٹک کا استعمال بھی کیا تھا۔ بیڈ کے کنارے بیٹھ کر اس نے باسمہ کو پاس بیٹھایا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے پر آئے بال پیچھے کیے تھے۔

"اچھی لگ رہی ہو۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کی کہی بات وہ بھولا نہیں تھا۔ لڑکیوں سے الرجک جلال جنید خان آج ایک لڑکی کی ہر بات مان رہا تھا۔ وہ چاہتی تھی وہ اس کی تعریف کرے تو وہ کر رہا تھا لیکن ایک فلمی اداکار ہونے کے باوجود بھی وہ لفظوں کا ذخیرہ نہیں اکٹھا کر پایا تھا۔

"آپ بھی اچھے لگ رہے ہیں۔"

بدلے میں تعریف کر کر باسمہ نے جیسے فرض ادا کیا تھا۔

"میں فریش ہو کر آتا ہوں۔"

اس کا گال تھپکتا وہ اٹھ کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ واپس آیا تو ڈھیلے سے ٹراؤزر اور ٹی شرٹ میں تھا۔ پرفیوم کی تیز مہک باسمہ کے نتھوں سے ٹکرائی، اس نے رخ موڑ کر جلال کی جانب دیکھا تھا، جو اپنے موبائل پر کچھ چیک کر رہا تھا۔

"سنیں!"

باسمہ کے پکارنے پر اس نے باسمہ کی جانب دیکھا۔

"آپ مجھے یہ ایکویشنز سمجھا دیں گے، مجھ سے نہیں ہو رہی، اب تو چاکلیٹ بھی ختم ہونے والی ہیں۔"

باقی بکس وہ سمیٹ چکی تھی۔ جلال اس کی بات پر مسکرایا تھا۔ یعنی پریشان ہو کر چاکلیٹس کھا رہی تھی۔

"سمجھا دے ناں!"

اس بار اس نے ریکویسٹ کی تھی۔ جلال فون ٹیبل پر رکھتا اس کے پاس آیا تھا۔ بیڈ پر اس کے پاس بیٹھ کر اس نے بک اس سے لی تھی۔ وہ اسے سمجھا رہا تھا اور باسمہ سمجھداری سے سر ہلا رہی تھی۔ آدھا گھنٹہ گزرا تو جلال کو جمائیاں آنا شروع ہو گئی تھیں جبکہ باسمہ تو لگتا تھا پوری بک آج ہی سمجھنا چاہتی تھی۔

"یہ والا رہ گیا--- آپ---"

اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتا وہ اسکا منہ بند کر چکا تھا۔ باسمہ نے ناسمجھی سے اسے دیکھا جو اب اس کی گود سے بکس اٹھا رہا تھا۔ حیران تو باسمہ تب ہوئی تھی جب وہ اسکی گود میں سر رکھ کر آنکھیں موند گیا تھا۔

"تم نے بہت تھکا دیا ہے مجھے، اب آدھے گھنٹے تک ہلنا مت۔"

آرڈر دیتا وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل پر رکھ چکا تھا۔ باسمہ ساکت بیٹھی تھی۔ کچھ ہی پل گزرے تھے جب اسے جلال کی گرم سانسوں کی آواز سنائی دی۔ وہ محویت سے اسے دیکھ رہی تھی۔ اس کا ہاتھ جلال کے دل کی دھڑکن کو محسوس کر رہا تھا۔ اس کی خود کی دھڑکن بھی بڑھتی جا رہی تھی۔ اس نے نیچے جھک کر جلال کے نیند میں ہونے کا یقین کیا تھا۔ پھر اس کے ماتھے پر لب رکھ کر مسکرا کر پیچھے ہوئی تھی۔ جلال کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔

مجھ جیسا کوہِ گراں کس کے بس میں تھا قیصرؔ

بس اسمِ محبت سے اس نے زیر کیا

*********

"کیا ہوا پریشان ہو؟"

پریسہ فلیٹ میں داخل ہوئی تو ارفع کو ادھر ادھر ٹہلتے دیکھ کر پوچھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اس کا فون آیا تھا، وہ کہہ رہا تھا وہ واپس آ رہا ہے۔ پریسہ! میں یہاں نہیں رہ سکتی، وہ مجھے ڈھونڈ لے گا۔"

چہرے پر ڈر خوف سجائے وہ بول رہی تھی۔

"وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ میں عابس کو بلواتی وہ پولیس کیس فائل کروائے گا اس کے خلاف-----"

"تم سمجھ نہیں رہی پریسہ! وہ پہلے بھی مجھے لے گیا تھا۔"

ارفع نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"تم کہاں جاؤ گی؟"

پریسہ نے ہاتھ باندھتے ہوئے پوچھا۔

"میں مما کے پاس چلی جاتی ہوں۔"

ارفع نے جیسے ہی حل بتایا پریسہ نے اسے دیکھا۔

"ٹھیک ہے۔کب جانا ہے؟"

ارفع اس کے اتنی جلدی مان جانے پر حیران تو ہوئی تھی مگر پھر اگنور کرتی اپنے پلان پر عمل کرنے کا سوچنے لگی۔

"ارفع!کب جانا ہے؟"

پریسہ نے اسے ٹوکتے ہوئے پوچھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہاں---آج رات کو---تاکہ کسی کو معلوم نہ سکے۔میں یہاں سے سیدھا ائیر پورٹ جاؤں گی۔"

وہ اسے اپنا پلان بتا رہی تھی۔پریسہ فقط ہاں میں سر ہلا رہی تھی۔ارفع جیسے ہی روم میں گئی تھی پریسہ بالکنی میں آئی تھی۔اپنا فون نکال کر اس نے جلال کا نمبر ڈائل کیا تھا۔

*******

"آپ کو کھانا بنانا آتا ہے؟"

ڈائننگ ٹیبل پر ملازمہ کھانا سرو کر رہی تھی،جب باسمہ نے جلال سے پوچھا۔

"نہیں!!"

جلال کے جواب پر باسمہ نے منہ بسورا، پھر یک دم ہی سر پر تھپڑ لگاتی ہنسی تھی۔

"یہ کام تو ہیرو کرتا ہے آپ تو ولن ہیں۔"

اپنی ہی بات پر وہ خود ہی ہنسی تھی۔ جلال کے لئے سمجھنا مشکل ہو رہا تھا، اتنے الٹے خیال باسمہ کو آ کہاں سے رہے تھے؟

"کھانا شروع کرو باسمہ!"

اس کی پلیٹ میں بریانی ڈالتا وہ بولا تو سر ہاں میں ہلاتی کھانا کھانے لگی۔ اسی وقت کا جلال کا فون رنگ ہوا تو وہ فون لیکر کچھ دور آ گیا۔

"تمہاری ہمت کیسی ہوئی مجھے فون کرنے؟"

دوسری جانب کی بات سنتے ہی وہ غصے سے بولا تھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"کچھ نہیں بگاڑ سکتی تم میرا، تمہاری ہر کوشش بے کار جانے والی ہے۔"

اس بار اس کا انداز تمسخر اڑاتا ہوا تھا۔ مگر دوسری جانب کچھ کہہ کر فون کٹ ہو گیا تھا۔ جلال نے غصے سے فون کو دیکھا تھا۔ ٹیبل پر رکھے واز کو فرش پر پھینکتا وہ اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسے ہی دیکھتی باسمہ ڈر کر اچھلی تھی۔

"ہم پاکستان جا رہے ہیں باسمہ! تیاری کر لو۔"

اس کا لہجہ نرم تھا مگر باسمہ کو پھر بھی ڈر لگا تھا۔ جلال اسے ڈرتے دیکھ کر اس کے پاس بیٹھا۔ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔

"سوری!!"

ایک لفظی ندامت باسمہ کا ڈر بھگا چکی تھی۔

"آپ غصہ نہ کیا کریں، مجھے ڈر لگتا ہے۔"

"نہیں کروں گا، ابھی کھانا ختم کرو، میں فلائٹ کی ٹکٹس بک کرواتا ہوں۔"

باسمہ کے معاملے میں وہ جیسے خود کو ویسا ہی بنا چکا تھا جیسا وہ کبھی ہوا کرتا تھا۔ اسے اب اسی بات کا ڈر لگ رہا تھا۔

"ہم اچانک کیوں جا رہے ہیں؟"

باسمہ کی سوال کی عادت----

"بھائی نے بلایا ہے—اور اب سوال نہیں، کھانا ختم کرو پھر سامان پیک کر لینا۔"

جلال اسے ٹوکتا بولا تھا۔ اس کے ہاں میں سر ہلانے پر وہ اٹھ کر روم کی جانب بڑھ گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کھانا تو کھایا نہیں۔"

اس کے جاتے ہی وہ بولی تھی۔

"بھائی! آپ سمجھ کیوں نہیں رہے میری بات؟"

کمرے میں آتے ہی اس نے ارباز کو فون ملایا تھا۔

"تم بات ہی ایسی کر رہے ہو؟ میں چھوٹا بچہ ہوں جو اپنی حفاظت نہیں کر سکتا، تم مجھے گھر میں بند رہنے کا بول رہے ہو؟"

وہ آفس سے کچھ دیر پہلے ہی واپس آیا تھا، اسے پریسہ کا ری ایکشن کا سوچ سوچ کر ٹینشن ہو رہی تھی۔، جب وہ اسے شادی کا پوچھے گا اور یہاں جلال اسے گھر میں بند رہنے کا بول رہا تھا۔

"بھائی! میں نے ٹکٹس بک کروالی ہیں، میرے آنے تک آپ نہیں نکلیں گے گھر سے مطلب نہیں نکلیں گے۔"

جلال کا لہجہ سخت تھا۔

"تم بلاوجہ ہی پریشان ہو رہے ہو جلال!"

"بلاوجہ؟؟ بھائی وہ مجھے دھمکی دے رہی فون کر کر اور آپ کہہ رہے ہیں بلاوجہ پریشان ہو رہا ہوں؟ میں سرفراز کو بھیج رہا ہوں۔ آپ تو میری بات مانیں گے نہیں۔"

جلال فون کٹ کر چکا تھا، ارباز نے فون کو دیکھا۔

"کون دھمکی دے رہی ہے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارباز نے خود کلامی کی تھی۔ ذہن میں آج دوپہر پریسہ کا جلال کا نمبر مانگنا آیا تھا۔

"نہیں! وہ ایسا نہیں کر سکتی۔"

اپنے خیال کو جھٹکتا وہ فریش ہونے چلا گیا۔

*********

"مائیک! کوئی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیئے؟"

ارفع رات میں ہی پریسہ کو بنا بتائے وہاں سے آچکی تھی۔وہ ہوٹل میں رکی تھی۔اسے آج ہر حال میں یہ کام ختم کر کر تابش کے پاس جانا تھا۔وہ اس وقت ایک کیفے میں بیٹھے تھے جہاں ارفع اسے پلان سمجھا چکی تھی۔اب اسے یاد دہانی کروا رہی تھی۔

"کوئی گڑبڑ نہیں ہو گی لیکن، تم ایک بار پھر سوچ لو----صرف ایک شیبی کے لیے تم سب کچھ داؤ پر لگا رہی ہو، وہ تم---"۔

"شٹ اپ مائیک! مجھے بس شیبی کی خوشی چاہیئے، اور میرے لئے وہی اہم ہے۔"

اسے اچانک ایسا محسوس ہوا تھا جیسے کوئی اسے دیکھ رہا ہو۔ارفع نے ارد گرد دیکھا مگر سب ہی انجان چہرے تھے۔وہ سر جھٹکتی مائیک کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔

"تم ان تینوں کو اس جگہ بلاؤ گے، جلال آج پہنچ جائے گا یہاں اور پھر فائنل وار کرنا ہے۔"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

وہ خوش ہو رہی تھی، مائیک ڈیسائیڈ کر چکا تھا، اس کے بعد وہ ارفع کا کوئی کام نہیں کرے گا۔لیکن اسے یہ آخری کام تو کرنا ہی تھا۔

********

"بھائی! آپ کہاں جا رہے ہیں؟"

لاؤنج میں بیٹھے سرفراز نے ارباز کو باہر جاتا دیکھ کر پوچھا تو ارباز نے مڑ کر اس کے انداز کو دیکھا تھا۔

"میں جلال کا بڑا بھائی ہوں سرفراز! اگر بھول رہے ہو تو یاد دلا دوں۔"

ارباز نے سنجیدگی سے کہا تو سرفراز مسکرایا۔

"ابھی آپ میرے قیدی ہیں، جسے قید کرنے کا حکم مجھے ملا ہے ورنہ آپ کا جلاد بھائی! قیمہ بنادے گا میرا۔"

آدھا جملہ سریس انداز میں بولتا وہ آخری میں بے چارگی سے بولا تو ارباز نے مسکراہٹ دبائی۔

"جلال کی گاڑی لے جاؤ ائیر پورٹ اس کی فلائٹ کا ٹائم ہونے والا ہے۔"

ارباز نے کہا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"ڈرائیور لے گیا ہے کار۔ اس نے سب کی وفاداری خرید لی۔"

سرفراز نے اسے چڑاتے ہوئے کہا تو ارباز اسے نظر انداز کرتا باہر چلا گیا۔

"بھائی! کیوں میری موت بلوا رہے ہیں۔"

ارباز کو کار اسٹارٹ کرتے دیکھ کر اس نے کہا، وہ کھڑکی کو تقریباً چپکا کھڑا تھا۔ ارباز کا فون رنگ ہوا تو اس نے پرائیویٹ نمبر دیکھ کر کال پک کی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تمہارا بھائی! بہت غصے میں پریسہ کو مارنے گیا ہے، اسے روک لو۔"

فون کٹ ہو گیا تھا۔ اسے یقین تھا جلال یہ کبھی نہیں کر سکتا مگر انجانے خدشے کے تحت وہ اسی نمبر سے موصول ہوئے پتے پر جانے کا ارادہ کرتا نکلا تھا۔ سرفراز تب تک اندر بیٹھ چکا تھا۔

*********

"تم کب تک مجھے ایسی دھمکیاں دو گے ؟ کیا تمہیں لگتا ہے تمہاری کسی بھی دھمکی سے میں کبھی ڈری ہوں ؟"

مائیک نے ارباز اور عابس کو فون کرنے کے بعد پریسہ کو فون ملایا تھا۔ لیکن پریسہ کا نڈر انداز اسے کچھ عجیب لگا تھا۔

"تم نے صرف اپنی بربادی کو دعوت دی ہے۔ پریسہ کو بے وقوف سمجھنے کی غلطی کر کر تم نے خود کے لئے بہت بڑی مشکل پیدا کر لی ہے۔"

پریسہ کا انداز کچھ باور کراتا ہوا تھا۔ مائیک کو ایسا لگا جیسے وہ سمجھ چکی تھی سب۔

"تم نے بھی جلال کو بہت کم جانا ہے پریسہ !"

وہ جلال کی نقل کرتا بولا تو پریسہ ہنسی تھی۔ اس کی ہنسی سے مائیک کو تیش آیا تھا جسے وہ کنٹرول کرتا جلال کی طرح ہی بولنے کی کوشش کرنے لگا۔ اسے میسج پر دھمکی دینا زیادہ آسان لگتا تھا بانسبت فون کال کے۔

"کیا کہہ رہی تھی تم ؟ مجھے برباد کرو گی ؟ پھر سے کہو ناں پلیز ! جب تم جیسی لڑکیاں ایسی غلط فہمی پالتی ہیں ناں بہت ہنسی آتی ہے۔ بولو ناں اب ڈر لگ رہا ہے ؟"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

فون دوسرے کان پر منتقل کرتی وہ استہزائیہ انداز میں مسکرائی تھی۔

"تم جانتے ہو، میرے ہاتھ کیا لگا ہے۔۔۔۔(اس نے تجسس پھیلاتے بات کو ادھورا چھوڑا) تمہاری سب سے بڑی کمزوری !!!!! جانتے ہو میں کیا کرنے والی ہوں اب ؟"

پریسہ نے دانت پیستے پوچھا تو دوسری جانب وہ غصے سے بولا تھا۔

" سوری مس پریسہ!لیکن آپ کو گڈ بائے کہنا کا وقت آ گیا ہے۔بائے سلی گرل!"

مائیک خود پریشان ہو گیا تھا۔پریسہ سب جان گئی تھی مطلب پلان تو فیل ہو جاتا،اور اسکے خلاف ثبوت وہ شاید ارفع کے پاس لے چکی تھی۔اس نے غصے سے مٹھیاں بھینچتے پل میں فیصلہ کیا تھا۔فون کٹ ہوتے ہی وہ مسکرائی تھی چہرے پر فتح کی خوشی تھی۔ تبھی وہاں ایک بائیک اور کار ایک ساتھ رکی تھیں۔بائیک سے اترتا عابس اور کار سے نکلتا ارباز دونوں نے پریسہ کی جانب قدم بڑھائے تھے۔پریسہ حیران ہوئی تھی انہیں دیکھ کر۔

" سوری!لیکن تم نے ہی مجبور کیا مجھے یہ کرنے پر۔"

میسج ٹون بجنے پر پریسہ نے میسج پڑھا۔میسج پڑھ کر اس نے سامنے دیکھا۔مخالف سمت سے آتی تیز رفتار کار اسے ہٹ کرتی آگے بڑھ گئی تھی۔اس کا بیگ اور فون کچھ فاصلے پر گرا تھا۔پریسہ سڑک کنارے گری تھی۔

"پریسہ!!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

عابس اور ارباز ایک ساتھ چلائے تھے۔وہ دونوں بھاگ کر اس کے پاس آئے تھے جبکہ ارباز زمین پر بیٹھتا چلا گیا تھا۔

" یہ تم نے کیا کیا جلال؟"

اس کے چہرے پر تکلیف تھی۔

"بھائی!جلال نہیں کر سکتا یہ۔"

سرفراز بھی جلال کی کار دیکھ چکا تھا مگر وہ جانتا تھا اس کا دوست ایسا کبھی نہیں کر سکتا۔عابس پریسہ کو اٹھاتا اسی جانب آیا تھا۔سرفراز نے جلدی سے کار کا بیک ڈور کھولا تھا۔

"بھائی! چلیں۔"

ارباز کو اٹھاتا وہ بولا تو وہ ہوش میں آیا تھا۔

*******

"ہم یہاں کیوں کھڑے ہیں؟"

وہ لوگ ائیر پورٹ کے باہر کھڑے تھے، اسکی کار ابھی تک نہیں آئی تھی۔ باسمہ نے اسے پوچھا تو اس نے اپنا فون نکالا۔

"کار منگوائی تھی۔"

اس نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔ وہ ڈرائیور کو فون ملا رہا تھا تبھی ایک گارڈ اس کے پاس آیا۔

"مسٹر جلال؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے سوالیہ انداز میں پوچھا تو جلال نے ہاں میں سر ہلایا۔

"یہ آپ کی کار کی کیز، ایک آدمی دے کر گیا ہے۔"

جلال نے اس سے کیز لے لی تھیں، مگر کچھ کھٹکا تھا اسے۔ وہ باسمہ کا ہاتھ پکڑ آگے آیا تھا۔ ڈگی میں سامان رکھ کر اس نے جیسے ہی کار اسٹارٹ کی تھی اس کا فون رنگ ہوا تھا۔

"بول!"

سنجیدگی سے پوچھتا وہ کار آگے بڑھا لے گیا تھا۔

"جلال!تو کہاں ہے؟"

"ڈرائیو کر رہا ہوں؟"

جلال کے مصروف انداز میں جواب دینے پر سرفراز نے حیران ہوا تھا۔

"تو اپنی کار ڈرائیو کر رہا ہے؟"

سرفراز کے اگلے سوال پر جلال چڑ گیا تھا۔

"بات کیا ہے وہ بتائے گا؟"

جلال نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"تو ہاسپٹل آجا،بھائی-----"

اس کی بات پوری ہونے سے پہلے فون کٹ گیا تھا۔جلال نے یک دم بریک لگائی تھی۔وہ دوبارہ فون ملا رہا تھا مگر سرفراز فون ہی نہیں اٹھا رہا تھا۔کچھ دیر بعد اسے سرفراز کے نمبر سے ہاسپٹل کے نام کا میسج آیا تھا۔اس نے کار اسٹارٹ کرتے اسپیڈ بڑھا دی تھی۔

"آہستہ چلائیں ناں۔"

باسمہ نے ڈر کر اس کا بازو پکڑا تو جلال کا دھیان اس کی جانب گیا۔اس نے اسپیڈ کم کی تھی۔

*******

"کاراس کے پاس ہے؟"

اس سے فون چھین کر ارباز نے کڑے تیوروں سے پوچھا تو سرفراز نے ہاں میں سر ہلایا۔ ارباز نے غصے سے دوبارہ فون اسے پکڑایا تھا۔

"اسے کہنا یہاں مت آئے، ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

ارباز سخت لہجے کہتا میں واپس مڑا تھا جہاں پریسہ کو ایمر جنسی میں لے جایا گیا تھا۔ عابس بے چینی سے روم کے باہر ٹہل رہا تھا۔ نرس وہاں آئی تھی۔

"آپ پیشنٹ کے ساتھ ہیں؟"

اس نے عابس سے پوچھا تو عابس نے ہاں میں سر ہلایا۔

"آپ پیشٹ کے کیا لگتے ہیں؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نرس کے اگلے سوال پر عابس بے چینی سے بولا تھا۔

"ہسبنڈ!------پلیز بتائیں وہ ٹھیک ہے؟"

عابس کے جملے نے اس کے قدموں کو ساکت کر دیا تھا۔ وہ آگے بڑھ ہی نہیں پایا۔

"آپ یہاں سائن کر دیں۔"

اس نے کاغذ عابس کی جانب بڑھایا تھا۔

"آپ پلیز! اسے ٹھیک کر دیں۔"

جلدی سے سائن کر کر اس نے کاغذ نرس کو واپس کیا تھا۔

"ہم پوری کوشش کر رہے ہیں۔"

نرس اسے کہتی اندر چلی گئی تھی۔ عابس اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا پیچھے ہوا تھا۔ ارباز قدم پیچھے لیتا وہاں سے چلا گیا تھا۔

"بار بار تنگ نا کرو عابس!"

عابس کے ذہن میں پریسہ کی آواز گونجی تھی۔

"کیوں نہ تنگ کروں، تم ہر بار خاموش ہو جاتی ہو، خاموشی ہر بات کا جواب نہیں ہوتی۔"

اس نے چڑ کر کہا تو پریسہ ہنسی۔

"تمہیں رخصتی کی اتنی جلدی کیوں ہے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پریسہ نے اس سے پوچھا تو ایکسائیٹڈ ہوتا آگے بڑھا۔

"تاکہ روز تم میرا انتظار کیا کرو، وہ بھی میرے کمرے میں۔"

جتنے جذباتی انداز میں اس نے یہ بات کی تھی ماہم کا قہقہہ سن کر اور پریسہ کی گھورتی نظریں دیکھ کر کھسیانہ سا ہنس دیا تھا۔

"دیکھو پریسہ! یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ ہمیشہ دیر کریں گے۔"

ماہم نے مزید اس کی بات کا مطلب سمجھایا تو عابس نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

"جس دن تم وقت پر مجھے میسر آنا شروع ہو گئے ناں ہم رخصتی کا سوچ لیں گے۔"

پریسہ نے بات ختم کرتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ پوری زندگی نہ ہوا تو؟"

عابس نے پوچھا۔

"تو رہنا کنوارے بن کر۔"

پریسہ کہہ کر اٹھ کر چلی گئی تھی۔ماہم منہ پر ہاتھ رکھے ہنس رہی تھی۔

"غلط لڑکی سے نکاح کر لیا آپ نے، جو رخصتی کے لیے شاید ہی مانے۔بہت افسوس ہوا۔"

ماہم مصنوعی دکھ چہرے پر سجائے بولتی وہاں سے بھاگی تھی۔

visit for more novels.
www.urdunovelbank.com

"میری پہلی جاب کے ایکسپیرنس کے بعد رخصتی رکھ لیں گے۔"

اپنے روم کے دروازے میں کھڑی پریسہ نے کہا تھا۔وہ خوش ہوا تھا۔

"چلو مانی تو سہی!"

وہ مسکرایا تھا۔آنکھوں کی نمی صاف کرتا وہ پریسہ کے لئے دعا کر رہا تھا۔

*******

"تم یہی رہو گی باسمہ! باہر مت آنا۔"

اسے ہدایت دیتاوہ کار سے نکلا تھا۔ سر فراز کی آدھی ادھوری بات سن کر وہ ڈر گیا تھا۔ تیزی سے بھاگتاوہ ہاسپٹل میں داخل ہوا تھا۔ بنا ارد گرد کی پرواہ کیے وہ آگے بڑھ رہا تھا۔ تبھی اسے اوٹی کے باہر عابس کھڑا نظر آیا۔ وہ اس کی جانب گیا تھا۔

"میرا بھائی کہاں ہے؟"

اس نے پوچھا تو عابس نے مڑ کر اسے دیکھا۔ جلال کو دیکھ کر اسے غصہ عود کر آیا تھا۔ وہ ارباز اور سر فراز کی باتیں سن چکا تھا۔ جلال کی کار سے پریسہ کو ٹکر ماری گئی تھی۔

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں میرا بھائی کہاں ہے؟"

وہ بہت ضبط سے بولا تھا۔ عابس نے غصے سے اسے پیچھے دھکیلا تھا۔

"اگر پریسہ کو کچھ بھی ہوا ناں تو جلال! تم سوچ بھی نہیں سکتے میں کیا کر گزروں گا۔"

آگے بڑھ کر اس کا گریبان پکڑ تا وہ بولا تو جلال نے ایک جھٹکے سے اپنا گریبان چھڑوایا۔

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ڈونٹ کراس یور لمٹس!"

وارننگ دیتاوہ بولا تو اسے ارباز آتا دیکھائی دیا۔

"بھائی!"

وہ اس کے پاس گیا تھا جبھی ارباز کا ہاتھ اٹھا تھا۔ جلال نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھیں۔

"تم نے کیوں کیا یہ جلال؟"

دوسرا تھپڑ مارتے اس نے پوچھا تو جلال نے قدم پیچھے لیے۔اس کی آنکھوں میں غصہ تھا، کرب تھا۔جو ارباز نے تب نوٹ کیا جب وہ اس پر بے یقینی دیکھا چکا تھا۔اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تو آگے بڑھا۔مگر جلال واپس مڑ تا تیز قدم اٹھاتا وہاں سے چلا گیا تھا۔ارباز نے اپنا سر تھام لیا تھا۔

جلال پارکنگ میں آیا تو کار خالی دیکھ کر فورا آگے بڑھا۔

"باسمہ!!"

باسمہ کو پکارتا وہ کار چیک کر رہا تھا۔پچھلی سیٹ پر ایک نوٹ اسے ملا۔

"پہلا ٹارگٹ، اٹیمپٹ ٹو مرڈر، دوسرا جیل، تیسرا سب کا بھروسہ گنوا دیا اور چوتھا سب سے پیاری چیز آفکورس یور وائف وہ تم سے دور۔۔۔"

اس نے نوٹ کو مٹھی میں بھینچتے کار کے شیشے پر مکا مارا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

*******

"مجھے یہاں چھوڑ کر چلے گئے۔لیکن یہ اندر کیوں گئے ہیں؟"

ہاسپٹل بلڈنگ کو دیکھتی وہ اپنے آپ سے باتیں کر رہی تھی۔اس کا فون رنگ ہوا تو اس نے فون پر انجان نمبر دیکھ کر بجنے دیا۔مسلسل فون بج رہا تھا، باسمہ نے اکتاتے ہوئے فون اٹھا لیا تھا۔

"بہت نخرے کرنے آ گئے ہیں تمہیں باسمہ!"

ارفع کی آواز پہچان کر اس نے خوف سے ارد گرد دیکھا تو اسے وہ کچھ فاصلے پر کھڑی نظر آئی۔ ارفع نے اسے دیکھ کر فلائنگ کس پاس کی تو باسمہ نے ڈر کر لاک دروازے کو کس کر پکڑ لیا تھا۔

"ارے! ارے! ڈر کیوں رہی ہو؟ میں تمہیں کچھ تھوڑی نہ کرنے والی ہوں۔"

وہ مصنوعی فکر سے بولی تھی، جبکہ باسمہ کی نظریں اب جلال کو تلاش کر رہی تھیں۔

"تم تو بول ہی نہیں رہی---- چلو اصل بات کی طرف آتے ہیں۔ جانتی ہو اس ہاسپٹل میں کون ہے؟"

اس نے تجسس پھیلاتے ہوئے کہا، باسمہ چونکی تھی۔

"تمہاری فیوریٹ پریسہ آپی! جو کسی بھی وقت اوپر پہنچ جائیں گی۔ کسی نے بہت برا ایکسیڈنٹ کیا ہے اس کا۔"

ارفع نے کہہ کر کال کاٹ دی تھی۔ باسمہ نے اس کی سمت دیکھا تو وہ بائے کا اشارہ کرتی ایک کار کی جانب چلی گئی۔ باسمہ پریشانی سے اپنے ہاتھوں کو مسل رہی تھی۔ پھر بنا کچھ سوچے وہ دروازہ کھول کر باہر نکل آئی تھی۔ وہ تیز تیز چلتی آگے بڑھ رہی تھی۔ مائیک اچانک ہی اس کے سامنے آیا تھا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"ہائے بیوٹی!"

ہاتھ ہلاتا وہ مسکرا کر بولتا آگے بڑھا تو باسمہ نے قدم پیچھے لئے۔ مائیک نے ہاتھ میں پکڑی بوتل سے اس پر سپرے کیا تو باسمہ پل میں حواس کھو کر نیچے گری تھی۔ ارد گرد لوگ اس کی جانب متوجہ ہوئے تو مائیک چہرے پر پریشانی سجائے نیچے جھکا۔

"میری وائف کی طبیعت زیادہ خراب ہے۔"

اسے اٹھاتا وہ لوگوں کو جواب دے کر باہر نکل آیا تھا۔ ارفع نے اسے باسمہ کو دوسری کار میں لیٹاتے دیکھا تو باہر آئی مگر اس سے پہلے وہ کار چلا چکا تھا۔

"مائیک!"

وہ غصے سے بولی تھی۔ وہ اس کا پیچھا کرنے لگی۔ جیسے ہی راستہ سنسان ہوا مائیک ہنسا تھا۔

"تمہیں کیا لگا تھا ارفع! مجھے پھنسا کر خود بچ جاؤ گی۔ اب جب باسمہ نہیں ملے گی تو تمہارا وہ پاگل شیبی تمہارا ہی خون پی جائے گا۔"

وہ قہقہہ لگاتا ہنس رہا تھا۔ بیچ راستے میں کھڑی کار دیکھ کر اس نے بریک لگائے تھے۔ ارفع کو تو وہ چکما دے کر پیچھے چھوڑ آیا تھا، سامنے کھڑی کار کو دیکھ کر وہ غصے سے باہر آیا تھا۔

"پاگل ہو کیا؟ بیچ راستے میں کیوں کھڑی کی ہوئی ہے کار؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ غصے سے بولا تو کار کا دروازہ کھلا۔ اندر سے نکلتے تابش کو دیکھ کر مائیک نے قدم واپس لئے تھے۔ مگر گولی کی آواز پر اندر تک لرز گیا تھا۔ تابش نے آگے بڑھ کر اسے گریبان سے پکڑا تھا۔

"اسے ہاتھ کیسے لگایا تم نے؟"

اپنی گرفت مضبوط کرتا وہ بولا تو اس کے لہجے سے مائیک کو خوف آیا۔

"مجھے ارفع نے----"

مائیک اب سمجھ گیا تھا کہ تابش کے بارے میں جتنا اس نے سنا تھا وہ کم تھا۔

"تمہیں لگتا ہے تمہاری اس بات پر میں یقین کر لوں گا؟"

تابش نے جس انداز میں پوچھا تھا، مائیک کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔

"فون کرواسے، اور وہاں بلاؤ جہاں جانے کا پلان تھا۔"

کار کے بونٹ کی جانب اسے دھکا دے کر وہ بولا تو مائیک نے پاکٹ سے اپنا فون نکالا۔ تابش کار کی جانب بڑھ گیا تھا۔ باسمہ کو دیکھ کر اس کا ذہن سب دہرا گیا تھا۔ باسمہ کی جانب بڑھا اپنا ہاتھ بیچ میں ہی روک لیا تھا۔

"مجھے معاف کر دینا گڑیا!"

اسے اٹھا کر وہ اپنی کار کی جانب بڑھ گیا۔ کار اسٹارٹ کرتے ہی اس نے اگلا فائر کیا تھا، اس بار نشانے پر مائیک کی کار کا ٹائر تھا۔

"تم دونوں وہاں نہیں آئے تو سوچ لینا اگلی بار نہ ہوا میں گولی ضائع ہو گی نہ کسی کار کے ٹائر پر۔"

www.urdunovelbank.com

دھمکی دیتا وہ کار اسٹارٹ کر چکا تھا۔

*********

"جلال! میری بات سن؟"

اس سے پہلے وہ دوبارہ شیشے پر مکا مارتا سرفراز نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا تھا۔

"سب پر پلانیڈ تھا، وہ گھٹیا لڑکی! اپنی بہن کی بھی دشمن نکلی۔"

جلال نے غصے سے کہا۔

"یار یہاں کیمرہ لگا ہے، ہم سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کرتے ہیں، معلوم ہو جائے گا بھابھی کو کون لے کر گیا ہے۔"

جلال جانتا تھا کہ یہ کام ارفع کا ہے لیکن اسے بھی ثبوت چاہیئے تھے تاکہ وہ اسے ہمیشہ کے لئے ان کی زندگی سے دور کر سکے۔

"یار! بھابھی تو کار سے خود نکلی ہیں۔"

وہ لوگ سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھ رہے تھے جب باسمہ انہیں کار سے نکل کر باہر جاتی دیکھائی دی۔

"وہ ڈری ہوئی تھی سرفراز!"

جلال نے اپنی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

"یہ تو مہتاب ہے جلال!"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

کار کی پچھلی سیٹ ایک پرچی پھینکتے شخص کو وہ پہچان چکے تھے۔

"وکی!!!"

جلال وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔ سرفراز اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

*******

"شی از فائن! کچھ دیر تک انہیں ہوش آجائے گا۔"

ڈاکٹر نے باہر آکر جیسے ہی کہا تھا، ان کے الفاظ نے باہر کھڑے دو لوگوں کو زندگی دے دی تھی۔

"میں دیکھ سکتا ہوں اسے پلیز!"

عابس نے بے چینی سے کہا۔

"انہیں روم میں شفٹ کیا جا رہا ہے، اس کے بعد آپ مل سکتے ہیں۔"

ڈاکٹر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتا وہاں سے چلا گیا تھا۔ کچھ دیر بعد پریسہ کو روم سے باہر لایا گیا۔ وہ بے ہوش تھی۔ ارباز نے اس کے چہرے کو آخری بار دیکھا تھا۔ اپنی محبت کو وہ اس لمحے میں قید کرنا چاہتا تھا۔ وہ مسلسل پریسہ پر نظریں جمائے ہوا تھا۔ عابس اس کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ وارڈ میں لا کر پریسہ کو بیڈ پر منتقل کرنے کے لئے عابس خود آگے آیا تھا۔

"کچھ دیر تک انہیں ہوش آجائے گا، دھیان رہے انہیں زیادہ بات نہیں کرنے دینی۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نرس ہدایت دیتی وہاں سے چلی گئی تھی۔ عابس نے ارباز کی سمت دیکھا جس نے نظروں کا زاویہ بدل لیا تھا۔ عابس اسے سخت نہیں سنا سکتا تھا، پریسہ نے ہمیشہ اس کی عزت کی تھی تو وہ جلال کی وجہ سے اس سے بدتمیزی نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے پریسہ کے ماتھے کے زخم کو دیکھتے ہوئے کرب سے آنکھیں بند کر کھولی تھیں۔ جھک کر اس کے ماتھے پر نرمی سے لب رکھتا وہ اس کا ہاتھ تھام کر بیٹھ گیا تھا۔ اس کے دائیں ہاتھ اور ٹانگ پر چوٹ تھی۔ ارباز کے لئے مشکل ہو رہا تھا وہاں کھڑے رہنا ۔ وہ ایکسکیوز کرتا باہر آگیا تھا۔ باہر آتے ہی اس نے آنکھ میں آیا آنسو صاف کیا تھا پھر مسکرا دیا تھا۔ وہ پریسہ کے ہوش میں آنے کے بعد ہی جلال کے پاس جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

"تم ہر بار میرا امتحان لیتی ہو پریسہ! اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں کیا کرتا؟"

اس کے چہرے پر نظریں جمائے وہ آہستگی سے بولا تھا۔ پریسہ کی انگلیوں میں حرکت ہوئی تھی۔ اس نے جیسے ہی پریسہ کا ہاتھ ہونٹوں سے لگایا تھا پریسہ نے آنکھیں کھول دی تھیں۔

"تم میرے بے ہوش ہونے کا فائدہ اٹھا رہے ہو عابس!"

وہ نقاہت بھرے لہجے میں بولی تو وہ مسکرایا۔

"میں نے ایک فیصلہ کیا ہے پریسہ! تم شاید مجھے پوری زندگی انتظار کی سولی پر لٹکانے کا ارادہ رکھتی ہو اس لئے ابھی اسی وقت تمہاری میری ساتھ رخصتی ہو رہی ہے۔ اگر تم نے انکار کیا تو امی کو اس ایکسیڈینٹ کی خبر کر دوں گا۔"

عابس نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم اپنا خرچہ بچانے چاہتے ہو عابس! نکاح بھی آنا فانا کر لیا تھا اور اب رخصتی بھی!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پریسہ آنکھیں کھولتے ہی اس کا چہرہ دیکھنا چاہتی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ خواہش پوری کر دی تھی۔ تبھی وہ عابس کے فیصلے پر اپنے انداز میں اقرار کر چکی تھی۔

"سیدہ آنٹی بھی تو اپنے تینوں بیٹوں کا رشتہ لے کر پہنچ گئی تھیں، زبردستی جوڑ بنانے۔ میں کیسے اپنی محبت کسی کو اور دے دیتا۔"

اس نے منہ بنائے کہا تو پریسہ مسکرائی۔ سر میں درد کی ٹھیس اٹھی تو وہ سسکی تھی۔

"کیا ہوا پریسہ! درد ہو رہا ہے ڈاکٹر کو بلاؤں؟"

وہ اٹھنے لگا تو پریسہ نے اسے روکا۔

"ٹھیک ہوں میں۔"

"میں جلال کے خلاف ایف آئی آر کٹواؤں گا، اسے سزا ملے گی اس کی جو اس نے کیا۔"

عابس غصے سے بولا تو اندر داخل ہوتے ارباز کے قدم رکے۔ پریسہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"جلال نے نہیں کیا----ارفع ــــنے"

اس کی آنکھوں میں تکلیف سے آنسو بھر آئے تھے۔ اس بار تکلیف زخموں کی نہیں تھی۔

"ارفع؟؟؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

عابس نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"وہ آئی تھی میرے پاس۔ اس نے جلال پر الزام لگائے، اس دن پہلی بار میں نے جلال پر یقین کیا تھا، مجھے میری بہن کے جھوٹ نظر آئے تھے۔ باسمہ کے بارے میں سب جان کر بھی اسے اتنی محبت اور عزت دینے والا کسی لڑکی کو-----"

عابس نے اس کے آنسو صاف کئے۔

"میں وجہ جاننا چاہتی تھی کہ وہ کیوں جلال کے بارے میں ایسا کہہ رہی تھی۔ وہ اکیلی نہیں تھی، اس کا فون چیک کیا میں نے تو بہت کچھ عجیب ملا مجھے۔ میں نے جلال کو بلایا تھا پاکستان تاکہ وہ اپنے مجرم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔"

پریسہ کی بات پر ارباز کھٹکا۔

"پریسہ! آپ نے جلال کو دھمکی---"

اس نے پوچھا تو عابس نے بھی مڑ کر ارباز کو دیکھا۔

"نہیں سر! آپ کے بھائی پر میری دھمکی اثر نہیں کرتی۔----------ارفع---اس کے خلاف پلان بنا رہی تھی۔ میں نے اسے---سب بتایا تھا لیکن میں ایک جگہ----چوک گئی، ارفع میرے گھر سے چلی گئی اور----مجھے معلوم نہ ہو سکا۔"

اس کے چہرے پر تکلیف دیکھ کر عابس نے اسے چپ رہنے کا کہا۔

"ابھی آرام کرو پریسہ!"

"میرا موبائل---!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پریسہ نے اپنا فون مانگا تو عابس نے اس کا فون پاکٹ سے نکالا۔ سر فراز اس کی چیزیں اٹھا لایا تھا۔ سکرین ٹوٹ گئی تھی لیکن ٹچ کام کر رہا تھا۔ جلال کو بھیج دو فوٹو۔"

اس نے غنودگی میں جاتے ہوئے کہا۔ عابس کو چہرے کے نقوش سمجھ نہیں آئے تھے لیکن ارفع کی تصویر تھی کسی لڑکے کے ساتھ۔ ارباز نے آگے ہو کر فون میں دیکھا اگلے ہی پل وہ باہر نکلا تھا۔ اسے پریسہ کا جملہ آج سمجھ آیا تھا۔ اس کا بھی مان اور بھروسہ آج بری طرح ٹوٹا تھا۔ عابس تصویر بھیج چکا تھا اسے جلال کے پاس جانا تھا، جانتا تھا اس کا بھائی برداشت نہیں کر سکے گا۔

*******

گارڈ کو راستے سے ہٹاتا وہ تن فن کرتا اندر داخل ہوا تھا۔ اتنی پریشانی میں بھی سرفراز کو جلال کی دہشت دیکھ کر انجانی خوشی ہوئی۔

"وکی کہاں ہے؟"

اندر آتے ہی وہ غصے سے چلایا تو اس کی آواز پورے گھر میں گونجی تھی۔

"اوپر کمرے میں۔"

ملازم نے ڈرتے ڈرتے اشارہ کرتے بتایا تو وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا اوپر گیا تھا۔ لات مار کر دروازہ کھولتا وہ اندر داخل ہوا تو وکی کو راکنگ چیئر پر سکون سے جھولتا دیکھ کر آگے بڑھا۔

"آ گئے تم! مجھے معلوم تھا تم یہیں آؤ گے۔ بتاؤ کیا لو گے، بہت تھک گئے ہو گے ناں؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تمسخرانہ انداز میں پوچھتا وہ جلال کا غصہ مزید بڑھا گیا تھا۔ جلال نے آگے بڑھ کر اسے گریبان سے پکڑ کر کھڑا کیا تھا۔

"میری بیوی کہاں ہے؟"

اس کے سوال پر وکی ہنستا چلا گیا۔ جلال نے اس کے ہنسنے پر اسے جھٹکا دے کر دیوار میں مارا تھا۔ خون کی لہر وکی کے ماتھے سے نکلی تھی۔ مگر وہ مسلسل ہنس رہا تھا۔ جلال اسے مارنا شروع ہو چکا تھا مگر وہ ڈھیٹ بنا ہنس رہا تھا۔ کمرے سے باہر پھینک کر جلال نے اسے ٹھوکر ماری تھی۔ وکی نے کھڑے ہوتے جلال کو ایسی نظروں سے دیکھا تھا گویا پوچھ رہا بس اتنا ہی دم تھا۔ جلال نے اس کو گریبان سے پکڑ کر اس کا سر دیوار میں مارنا شروع کر دیا تھا۔ سرفراز بھی ڈر گیا تھا۔

"جلال کیا کر رہا ہے یار! مر جائے گا یہ؟"

سرفراز اسے روکنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اس کی نظریں تو سامنے والے پر تھیں۔

"میری بیوی کہاں ہے؟"

اس کا سر دیوار میں مارتا وہ دھاڑا تو سرفراز بھی ڈر گیا تھا جبکہ مقابل کو تو کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا۔

"تمہاری کمزوری بہت مشکل سے ہاتھ لگی ہے جلال! اس کے ساتھ وہی ہو گا جو تم نے میرے بھائی کے ساتھ کیا۔"

ہاتھ کی پشت سے منہ سے نکلنے والا خون صاف کرتا وہ بولا تھا۔ جلال نے اسے سیڑھیوں سے نیچے پھینکا تھا۔ اتنی تکلیف میں بھی وہ ہنس رہا تھا۔

"جلال! بس کر۔۔۔ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ بھابھی اس کے پاس نہیں ہے۔"

سرفراز نے جلال کو بازو سے پکڑتے ہوئے کہا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"یہ دیکھ۔۔۔۔"

جلال نے مٹھیاں بھینچی تھیں۔ اور سیڑھیاں اترتا باہر کی جانب نکل گیا تھا۔

"تمہارا دماغ خراب ہے وکی! اگر مرنے کا اتنا شوق ہو رہا ہے چھت سے کود جاؤ۔ میرے دوست کو کیوں قتل کے الزام میں پھنسوا چاہتے ہو؟"

اس کے زخم پر غلطی سے پاؤں رکھتا وہ تو بولا وکی کے چلانے پر معذرت کرتا فوراً پیچھے ہوا۔

" سوری بھائی! میں نے جان بوجھ نہیں کیا۔ تم آرام کرو۔"

وکی کو اٹھتے دیکھ وہ کہہ کر باہر بھاگ گیا تھا۔ پیچھے وکی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

"جلال! دیکھ میری بات سن۔"

وہ اپنی کار کے پاس سر تھامے کھڑا تھا۔

"تو ہاسپٹل جا بھائی کے پاس۔ انہیں اس سے ملنے نہیں دینا۔ میں باسمہ کو لیکر گھر آجاؤں گا۔"

اس بار جب وہ بولا تو سرفراز کو وہ بہت دکھ میں لگا۔

"میں تجھے اکیلے نہیں جانے دوں گا۔"

سرفراز نے ضد کی جلال نے اسے گلے لگایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تھینک یو یار! تو نے دوستی سے بھروسہ نہیں اٹھنے دیا میرا!"

اس کی آواز بھی سرفراز کو بھاری محسوس ہو رہی تھی۔

"جگر!"

سرفراز نے اسے پکارا تو اس کی پیٹھ تھپکتا اپنی کار میں بیٹھ گیا۔ فون وہ سرفراز کے ہاتھ سے لے چکا تھا۔

"تمہارا دشمن یہ ہے جلال! ارفع جو تمہارے ساتھ کر رہی ہے سب اس کی وجہ سے کر رہی ہے۔"

تصویر اور پریسہ کا میسج بار بار اس کے ذہن میں گونج رہا تھا۔کار روکتا وہ چلایا تھا۔خود پر سختی کا خول چڑھا کر وہ سیدھا ہوا تھا۔اپنے فون میں اس نے آج کئی سالوں بعد یہ نمبر ملایا تھا۔

"گھر پر ہوں آجاؤ۔"

دوسری جانب جیسے وہ اسی کا انتظار کر رہا تھا۔تابش نے کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔جلال نے کار اسٹارٹ کر کر فل اسپیڈ پر چھوڑ دی تھی۔

********

"شیبی!پلیز میری طرف دیکھو۔"

وہ صوفے پر ٹیک لگائے بیٹھا تھا جب جلال کا فون اسے آیا۔آج اسے سب ختم کرنا تھا،اس لئے جلال کو یہاں ہی بلا لیا تھا۔سامنے ہی کرسی سے بندھی ارفع بیٹھی تھی۔ایک جانب اپنی ٹوٹی ہڈیاں لئے زمین پر پڑا مائیک۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اپنی زبان بند رکھو۔"

وہ غصے سے بولتا اٹھ کر کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا جہاں باسمہ موجود تھی۔

"سب تمہارے لئے کیا ہے میں شیبی!میری بات سنو شیبی!تم مجھے اگنور نہیں کر سکتے۔"

وہ مسلسل چلا رہی تھی۔

"وہ صرف---اس لڑکی سے محبت کرتا ہے تم سے نہیں۔۔"

بامشکل بولتامائیک اس کو مزید چلانے پر اکساچکا تھا۔وہ مسلسل شیبی شیبی پکار رہی تھی۔

دروازہ بند کرتاوہ کمرے میں داخل ہوا۔باسمہ ہوش میں آچکی تھی۔وہ سمٹ پر بیڈ پر بیٹھی تھی۔

"گڑیا!"

تابش نے اسے پکاراتو باسمہ کے چہرے پر ایک پل کے لئے خوشی آئی جو اگلے ہی پل اذیت ناک درد میں بدل گئی تھی۔وہ مزید خود میں سمٹ گئی تھی۔تابش گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا تھا۔

"مت کرو ایسا گڑیا!تمہارا ہیرو برداشت نہیں کر پارہا یہ نفرت،اور ڈر۔"

وہ گڑگڑاتا ہوا بولاتو باسمہ نفی میں سر ہلاتی پیچھے جگہ نہ ہونے کے باوجود بیڈ کراؤن میں گھسنے کی کوشش کرنے لگی۔

"بس ایک بار معاف کر دو گڑیا!"

وہ ہاتھ جوڑ کر بیٹھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جلال کے پاس جانا ہے۔"

وہ نفی میں سر ہلاتی بولی تو تابش نے سر اٹھایا۔

"چلی جانا۔وہ آرہا ہے یہاں تمہیں لینے۔"

تابش کی بات وہ اس کے چہرے پر خوشی آئی تھی۔

"گڑیا!"

جیسے ہی وہ آگے آنے لگا باسمہ ڈر کر مسکراہٹ بھی سمیٹ چکی تھی۔باہر جلال کی آواز آرہی تھی۔باسمہ بیڈ سے اترنے لگی مگر پھر تابش کو دیکھ کر رک گئی۔وہ اٹھ کر باہر نکل گیا تھا۔

"باہر مت آنا گڑیا!"

جاتے جاتے اسے کہنا نہیں بھولا تھا۔وہ باہر آیا تو جلال کھڑا ارفع کو گھور رہا تھا۔ارفع بھی اس کی جانب نفرت سے دیکھ رہی تھی۔قدموں کی آہٹ پر جلال نے تابش کی طرف دیکھا۔

"کیوں کیا یہ سب؟"

جلال نے تحمل سے پوچھا۔ارفع کی حالت دیکھ کر اسے لگا تھا شاید تابش کا اس سب میں ہاتھ نہ ہو۔

"تم جانتے نہیں جیسے کچھ بھی؟تم ہی تو وجہ ہو یہ سب کرنے کی؟میری اس حالت کی؟"

تابش بھی سکون سے بولتا آگے آیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں وجہ ہوں؟میں نے کیا کیا ہے؟"

وہ سمجھ نہیں پایا تھا تابش کی نفرت کی وجہ۔

"سب تم نے ہی تو کیا ہے جلال!مجھے مینٹل اسائیلم بھجوایا،پھر جیل میں،میں نے کیا بگاڑا تھا تمہارا جلال؟میرا کیا قصور تھا؟۔

"---

وہ یک دم چلایا تھا۔جلال کے چہرے کے تاثرات کرخت ہوئے تھے۔

"تم نے میرے شیبی کو ڈرگز کے الزام میں جیل میں ڈلوایا تھا، میں نے تمہیں ڈرگز ایڈکٹ بنادیا۔ میرا پلان آخر میں جا کر گڑبڑ ہوا تھا ورنہ تم جیل میں سڑ رہے ہوتے، لیکن کوئی بات نہیں، یہ کام تو اب بھی ہو جائے گا۔"

کرسی سے بندھی ارفع نے ہنستے ہوئے کہا تو جلال مسکرایا۔

"تمہاری ماں مر چکی ہے۔"

جلال کے ایک جملے نے اس کی ہنسی کو بریک لگایا تھا۔

"یہاں آکر تم چوک گئی، تمہاری بہن میرے حق میں بیان دے چکی ہے، اور تمہاری اصلیت بھی یہ ایک بات اس پر مکمل واضح کر گئی۔"

"میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔"

"وہ دھمکی جو فون پر دے رہی تھی---بند کرو دھمکی دینا تم کچھ نہیں کر سکتی۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ کرسی پر ہی ہاتھ پاؤں مارتی اس پر جھپٹنے کو تیار تھی۔

"ارفع!!"

تابش کے چلا کر پکارنے پر وہ رکی تھی۔

"باسمہ کہاں ہے؟"

جلال نے سپاٹ چہرے کے ساتھ پوچھا۔

"وہ میری گڑیا ہے تمہیں نہیں دوں گا میں جلال!"

وہ ہنستا ہوا بولا تو جلال مٹھیاں بند کرتا آگے آیا۔ اس ایک لفظ نے آج کتنا بڑا راز کھولا تھا شاید تابش خود بھی انجان تھا۔

"تم نے باسمہ کے ساتھ----"

وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کتنی بری طرح گرا تھا جلال کی نظروں سے تابش کے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا۔

*********

"بھائی! آپ اندر نہ جائیں۔ جلال!----"

"ہٹ جاؤ پیچھے سرفراز!"

ارباز اسے راستے سے ہٹاتا گھر میں داخل ہوا تھا۔ گیٹ کھلا ہونے کی وجہ اسے مشکل نہیں ہوئی تھی۔ سرفراز نے بھی اس کے پیچھے اندر آنا چاہا تھا تبھی کار میں پڑا ارباز کا فون اسے وائبریٹ کرتا دیکھائی دیا۔

www.urdunovelbank.com

"وہیں رک جاؤ جلال! تم یہاں اپنے کئے کا حساب دینے آئے دو۔ دوستی کو پامال کرنا تم سے ہی تو سیکھا تھا میں نے۔"

وہ غصے سے گن اس پر تان کر بولا تھا۔ اپنے غصے میں وہ دھیان نہیں دے پایا تھا کہ وہ کیا بول گیا تھا۔

"تمہارے ساتھ جو ہوا سب تمہاری وجہ سے ہوا----------"

وہ بولتا ہوا آگے بڑھا ہی تھا جب گولی اس کے بازو کو چھو کر گزری تھی۔ درد برداشت کرتا وہ پیچھے ہوا تھا۔ تابش ہنسا تھا۔

"جلال!"

ارباز جلال کو پکارتا ہوا اس کے پاس آیا تھا۔اس نے ایک غصے بھری نظر تابش پر ڈالی تھی۔تابش شرمندہ ہو گیا تھا۔

"تمہارا باپ بھیجنا چاہتا تھا تمہیں اسائیلم!ڈر گز تمہاری لاپرواہی کی وجہ سے تمہارے بیگ میں رکھے گئے۔"

ارباز سے خود کو چھڑاتا وہ آگے آیا تھا۔جلال نے اس کے چہرے پر پوری قوت سے تھپڑ مارا تھا۔

"میں نے جھوٹ نہیں بولا تھا جلال!میں پاگل نہیں تھا،ڈیڈ نے انکل کی کار کے بریک فیل کروائے تھے،میں نے سنا تھا خود ۔تم سب نے مجھے پاگل بنا دیا۔"

تابش کے ہاتھ سے گن گر چکی تھی۔برداشت اور نفرت کا خول ٹوٹ گیا تھا۔اس نے جلال کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔لہجے میں وہی دکھ تھا جو اتنے سال پہلے تھا۔

"تم نے بھروسہ نہیں کیا میرا!"

اسے ہاتھ مار پیچھے دھکیلتا وہ شکوہ کر رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا تھا بھروسہ تمہارا ہی بھروسہ کیا تھا۔"

جلال نے بھی اسے پیچھے دھکیلا تھا۔

*********

(ماضی)

"کوئی بھی ثبوت باقی نہیں رہنا چاہیئے۔یاد رہے یہ ایک حادثہ تھا۔انویسٹیگیشن نہیں ہو گی،وہ دونوں لڑکے اتنے سمجھدار نہیں کہ کچھ سمجھ سکیں۔"

فون بند کر واجد صاحب جیسے ہی مڑے تھے پیچھے کھڑی رجا بیگم کو دیکھ کر ایک پل کو ڈرے تھے مگر اگلے ہی وہ نڈر ہوتے ا ن کا بازو دبوچ کر انہیں کمرے میں لے گئے تھے۔

"اگر اپنی زبان سے ایک لفظ بھی نکالا تو اچھا نہیں ہو گا۔"

وہ انہیں دھمکا رہے تھے جبکہ ان کے پیچھے آتا تابش گھبرایا ہوا تھا۔

"کیوں کیا آپ نے ایسا؟وہ تو دوست تھے آپ کے؟"

رجا بیگم نے روتے ہوئے پوچھا۔

"دوست نہیں تھا میرا وہ صرف بزنس رائیول تھا جس کی ساری انویسمنٹ اب میری ہو چکی ہے۔اور اس کے دونوں بیٹے جانتے ہی نہیں کہ ان کا باپ اپنی آدھی جائیداد میرے بزنس میں ڈال چکا ہے۔"

وہ کروفر سے ہنسے تھے۔تابش منہ پر ہاتھ رکھتا بھاگا تھا۔لیکن اس کے قدموں کی چاپ واجد صاحب سن چکے تھے۔انہوں نے غصے سے رجا بیگم کو تھپڑ مارا تھا۔جو اوندھے منہ بیڈ پر گری تھیں۔وہ ٹہلتے ہوئے نیا پلان بنا رہے تھے۔

ارباز اور جلال قبرستان سے واپس لوٹے تھے۔سب لوگ ارباز سے افسوس کر کر جا رہے تھے۔جلال اپنے کمرے میں آ گیا تھا۔ماں کا احساس تو اسے ملا ہی نہیں تھا،اس کے پیدا ہوتے ہی اس کی ماں اس دنیا سے چلی گئی۔باپ اور بھائی ہی اس کے

سہارے تھے۔ جنید صاحب کی موت نے اس پر خاموشی کا قفل ڈال دیا تھا۔ کمرے میں آکر وہ اپنی فیملی فوٹو گراف کے سامنے کھڑا تھا۔ شیشے میں اسے تابش کی شبیہ نظر آئی تو وہ مڑا۔ تابش اس کے گلے لگا تھا۔

"جلال! ڈیڈ نے مارا انکل کو---وہ کہہ رہے تھے انہوں نے مارا ہے۔"

اس کے گلے لگے وہ روتا ہوا اس پر انکشاف کر رہا تھا۔ ارباز دروازہ کھول کر اندر آیا تو تابش کو روتے دیکھ کر اسے جلال سے الگ کیا۔ تابش کی بات وہ بھی سن چکا تھا لیکن ابھی اسے جلال کی ذہنی حالت کی فکر تھی۔

"تابش!"

اس نے جلال کے سپاٹ چہرے کو دیکھتے ہوئے تابش کو منع کیا تھا۔

"بھائی!"

اس نے کچھ بولنا چاہا مگر ارباز نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"وہ ابھی ٹھیک نہیں ہے تابش! تم شام میں مل لینا اس سے۔ اور اس بات کا ذکر کسی کے بھی مت کرنا۔"

ارباز بڑا تھا اسے اپنے بھائی کو سنبھالنا تھا۔ تابش وہاں سے چلا گیا تھا۔ ارباز نے جلال کی طرف دیکھا۔

"آپ سزا دلوائیں گے ڈیڈ کے قاتل کو بھائی!"

جلال کا لہجہ بے لچک تھا۔ ارباز نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

*******

"وہ کیا ہے ناں میرا بیٹا آج کل عجیب عجیب باتیں کرنے لگا ہے۔پہلے تو صرف روتا تھا اب تو ڈرنے بھی لگا ہے اور قتل جیسے الفاظ----"

واجد صاحب افسوس سے بول رہے تھے ان کے سامنے کھڑا جلال انہیں گھور رہا تھا۔یک دم ہی وہ ہنسے تھے۔

"کچھ دیر تک وین آنے والی ہے جلال!اگر تم یونہی ضد کرتے رہے تو مشکل ہو جائے گی تمہارے دوست اور بھائی کی زندگی۔"

وہ مسکرا رہے تھے اور لہجہ دھمکاتا ہوا تھا۔تبھی کمرے سے نکل کر تابش جلال کے پاس آیا تھا۔

"جلال!میں پاگل نہیں ہوں۔تم بتاؤ انہیں۔میں پاگل نہیں ہوں۔"

وہ گھر کے بیچ میں کھڑا چلا تھا۔جلال بنا تاثر کے کھڑا تھا۔

"لے کر جاؤ اسے اندر!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ملازم کو کرخت لہجے میں کہتے وہ سیڑھیوں سے نیچے اتر کر جلال کے بالکل سامنے کھڑے ہوئے تھے۔ملازم زبردستی تابش کو اندر لے گیا تھا۔

"تم ابھی بچے ہو جلال!باپ کی موت کا بدلا لینے کے لئے بھائی اور دوست کی جان تو نہیں گنوانا چاہو گے؟"

ان کا لہجہ دھمکی سے بھرا تھا۔

"اگر میرے بھائی یا تابش کو کچھ بھی ہوا تو----"

"تابش میرا بیٹا ہے جلال! اسے کچھ کیوں ہو گا؟---اس کے ساتھ بس یہ ہو گا کہ وہ پاگل خانے جائے گا جب تک اس کے سر سے یہ دوستی کا بھوت نہیں اتر جاتا۔ تم اپنے بھائی کو سنبھالو، زندگی اور موت کے بیچ جھول رہا ہے۔"

صبح ہی ارباز کی کار کو کسی نے بری طرح ہٹ کیا تھا۔ وہ ہاسپٹل میں تھا۔ جلال جانتا تھا یہ سب واجد صاحب کا کام ہے، کیونکہ ارباز انویسٹیگیشن کروا رہا تھا۔ جلال جانے کے لئے مڑا تو واجد صاحب نے اسے روکا۔

"یہاں سے چلے جاؤ جلال! اگر تابش اپنی ضد پر قائم رہا تو شاید میں اسے بیٹا ہونے کا مار جن بھی نہ دوں۔"

انہوں نے صاف لفظوں میں اسے دھمکی دی تھی۔ وہ پہلی بار مجبور ہوا تھا۔ باپ کی موت نے جہاں اس کی مسکراہٹ چھینی تھی۔ دوست اور بھائی کی حالت نے اس پر سختی کا خول چڑھا دیا تھا۔ اس نے سوچا تھا وہ اتنا مضبوط بنے گا کہ کوئی اسے مجبور نہ کر سکے۔ وہ چلا گیا تھا وہاں سے لیکن نہیں جانتا تھا کہ وہ تابش کے دل میں ایک بے اعتباری کا بیج ڈال گیا تھا۔

******

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میرا بیگ پکڑنا ذرا مجھے سانس نہیں آ رہا۔"

کلاس میں داخل ہوتا سرفراز جلال کے ہاتھ میں بیگ پکڑاتا چیئر پر بیٹھ کر لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ جلال نے بیگ اس کی گود میں پھینکا تھا اور اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گیا۔

"بے مروت انسان! تمہیں کچھ ہوا تو نہیں ناں؟"

جلال کو لقب سے نوازتا وہ اپنے بیگ کی زپ کھول کر اندر جھانکتا فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔ جلال نے اس کی یہ حرکت دیکھی تو سر جھٹکا تھا۔

"ہائے جینی!"

اسٹوڈنٹ کلاس میں آنا شروع ہو گئے تھے۔ تبھی سرفراز پاس سے گزرتی ایک لڑکی سے بولا۔

"بائے!"

وہ منہ بگاڑ کر بولی تو سرفراز نے جلال کی طرف دیکھا جو سنجیدہ سا بیٹھا تھا۔ وہ اٹھ کر اسکے پاس والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کالج کا پہلا دن ہو سوائے انسلٹ کے کچھ نہ ملے تو کیا کرنا چاہیئے؟"

سرفراز نے جلال سے پوچھا تو جلال نے بنا اس پر نظر ڈالے اسے وہاں سے جانے کا اشارہ کیا۔

"ایک غریب لڑکا، جو نجانے کیسے کیسے پیسے جمع کر کر اس کالج میں آپایا ہے، اس سے کوئی دوستی کرنے کو تیار نہیں، کیا انسانیت ختم ہو گئی ہے دنیا سے۔"

وہ یک دم کھڑا ہوتا دکھی چہرہ بنائے بولا تو وہی لڑکی جسے اس نے ہیلو بولا تھا اٹھ کر اس کے پاس آئی۔

www.urdunovelbank.com

"فرینڈز!"

اس نے ہاتھ آگے بڑھایا تو سرفراز کو پتنگے لگ گئی۔

"گرل فرینڈز نہیں بناتا میں، میری ماں کو جواب دینا ہے مجھے گھر جا کر۔"

اس نے رخ موڑتے ہوئے کہا تو جلال مسکرایا تھا جبکہ وہ لڑکی سے دھکا دیتی واپس بیٹھ گئی تھی۔

"دوست؟"

سرفراز نے جلال کے سامنے ہاتھ کیا تو جلال سنجیدہ ہو گیا۔

"یار کرلوناں دوستی! میں بہت اچھا دوست بنتا ہوں، گوند کی طرح چپک جاتا ہوں، کبھی دوستی نہیں توڑتا۔"

سرفراز اسے یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ جلال نے اس سے ہاتھ ملا لیا تھا۔

*******

"تم دیکھ رہے ہو جب سے ہماری دوستی ہوئی ہے ساری دنیا کو آگ لگ گئی ہے، اس نک چڑھی کو دیکھا ہے کیسے سانپ کی طرح پھنکارتی ہے۔"

لیکچر کے دوران وہ مسلسل بول رہا تھا۔ جلال نے خاص اس کے لیے اپنے پاس ٹیپ رکھی ہوئی تھی جس کا استعمال وہ ایک بار پھر کر چکا تھا۔

"شام میں کلب جا رہا ہوں اگر جانا ہو تو وقت پر گھر آ جانا۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

کلاس ختم ہوتے ہی جلال نے اس کے منہ سے ٹیپ اتارتے ہوئے کہا۔

"جگر! وہ جگہ اچھی نہیں ہوتی، وہاں اچھے لوگ نہیں جاتے۔"

سرفراز نے آہستگی سے کہا۔

"تو تمہیں کس نے کہا کہ میں اچھا ہوں۔"

رک کر بولتا وہ آگے بڑھ گیا تھا۔ جلال کلب جاتا تو سرفراز اس کے ساتھ ساتھ رہتا تھا۔ سرفراز کی فیملی میں صرف اس کی دادی تھی جو اکثر بیمار رہتی تھیں۔ جلال جاتا تھا ان سے ملنے لیکن کبھی زیادہ بات نہیں کرتا تھا۔ ارباز پڑھائی کے ساتھ اپنا بزنس سنبھال رہا تھا۔ جلال کو بگڑتے دیکھ کر وہ پریشان تھا مگر ایک بات پر مطمئن تھا کہ جلال اس سے جھوٹ نہیں بولتا تھا ۔وہ سرفراز سے بھی مل چکا تھا تو کافی حد تک مطمئن ہو چکا تھا، بزنس سے آدھی رقم جانے کے بعد بھی جنید صاحب کے پچھلے ریکارڈ کی وجہ ارباز کو مشکل پیش نہیں آئی تھی۔ جلد ہی وہ کمپنی کو اچھے سے سنبھال چکا تھا۔ دوسری جانب واجد صاحب اپنی پوری کوشش کے باوجود بھی کمپنی کو چلا نہیں پا رہے تھے۔ انہوں نے تابش کو بالکل ہی بھلا دیا تھا۔

*******

"میں جانا چاہتا ہوں یہاں سے۔ وجہ میں کسی کو بھی بتانا نہیں چاہتا۔"

اپنا بیگ پیک کرتا وہ بالکل سنجیدہ تھا۔ سرفراز نے اس کا ہاتھ پکڑا تو جلال نے اسے گھورا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"غلط کیوں سمجھ رہا ہے یار! بس ایموشنل ہو گیا تھا۔"

سرفراز نے ہنستے ہوئے کہا تو جلال نے اس کا ہاتھ جھٹکا۔

"کوئی اور دوست نہ بنا لینا وہاں جا کر، مجھ سے اچھا دوست نہیں ملے گا تجھے۔"

سرفراز نے کالر جھاڑتے ہوئے کہا تو جلال مسکرایا تھا مگر سرفراز دیکھ نہیں پایا تھا۔ سب پیک کر کر وہ ارباز کے پاس آیا تھا۔

"بھائی! آپ تابش کو نکال دیں وہاں سے۔"

جیسے ہی انہیں خبر ملی تھی کہ واجد صاحب کے مرنے کی جلال نے اپنی زندگی کے لیے ایک پلان ترتیب دے لیا تھا۔ اتنے دنوں بعد جلال نے تابش کا ذکر کیا تھا۔ ارباز سمجھ گیا تھا جلال کے جانے کی وجہ۔ ارباز اسے نکال لایا تھا مگر اس کی شخصیت اتنی خراب ہو چکی تھی کہ ارباز کو کافی وقت لگا اسے اس ٹراما سے باہر نکالنے میں۔ جلال بیرون ملک جا چکا تھا اپنی پڑھائی کی وجہ سے۔ ارباز نے تابش کی پڑھائی اسٹارٹ کروائی تھی۔ وہ نارمل تھا مگر کبھی جلال کی بات نہیں کرتا تھا۔ ارباز نے بھی اس سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کی تھی۔ وہ بھائی تھا اسے بھائی کا فرض پورا کرنا تھا۔

"تم سچ میں جانا چاہتے ہو؟"

تابش نے ہائیر ایجوکیشن کے لئے باہر جانے کی خواہش ظاہر کی تھی۔

"جی بھائی!"

تابش کے فیصلے سے اسے خوشی ہوئی تھی۔ جلال جانتا تھا ارباز نے اس کا ایڈمیشن اسی کی یونی کروایا ہے مگر وہ کبھی اس کے سامنے نہیں آیا۔ لیکن جب اس کا گانا سنا تو وہ روک نہیں پایا تھا خود کو۔ وہ دوست تھا اس کا، لیکن ایک دیوار حائل ہو گئی تھی دونوں کے درمیان جو واجد صاحب کے مرنے کے بعد بھی قائم تھی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

اس پر ڈرگز کا الزام لگایا گیا تو جلال کو اس کی آنکھوں میں اپنے لئے بے یقینی دیکھ کر غصہ آیا تھا۔

"اسٹیفن! مجھے ریہرسل روم کی ریکارڈنگز چاہیئے؟"

لہجہ کسی بھی قسم کی رعایت سے عاری تھا۔

"لیکن کیوں؟"

اسٹیفن کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ جلال کو یہ سب کیوں چاہیئے تھا۔

"تمہیں جو کہا ہے وہ کرو۔"

اسٹیفن کو آرڈر دیتا وہ بولا۔ اسٹیفن مجبور تھا، جلال اس کی یونی کا خرچہ اٹھا رہا تھا بنا احسان جتلائے تو اسے جلال کا کام کرنا ہی تھا۔

"اسے تم بچا نہیں سکتے جلال!"

انجلینا کی آواز پر وہ پلٹا تھا۔

"ہمم! بچا بھی سکتے ہو، لیکن----"

جلال نے ایک آئی برو اٹھائی جیسے اس کا ادھورا جملہ اسے پسند نہ آیا ہو۔

"ڈیڈ کی سیریز سائن کر لو۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

وہ شاطرانہ انداز میں بولی تو جلال کو غصہ عود کر آیا تھا۔

"ڈیڈ چاہتے تھے وہ ہیرو بنے، لیکن میں تمہیں چاہتی ہوں۔ اس لئے بس چھوٹا سا گیم کھیلا اس کے ساتھ۔ فکر نہ کرو! تم جیسے ہی سائن کرو گے یہ ثبوت وہاں پہنچ جائے گا اور وہ آزاد ہو گا۔"

یہاں جلال دوسری بار مجبور ہوا تھا۔ اس نے سیریز سائن کر لی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا اس ملک میں اس کے لئے مشکل ہو گا تابش کو رہا کروانا اور اگر زیادہ دیر ہو گی تو تابش شاید پھر ویسا نہ بن پائے جیسا وہ تھا۔ تابش کی بے اعتباری بڑھ گئی تھی۔ ایک

بار پھر تابش کی شخصیت بگڑی تھی۔ وہ پاکستان واپس آ گیا تھا۔ اکیلا رہنے لگا تھا۔ ارفع کی ملاقات اس سے یونی میں ہوئی تھی۔ وہ بگڑی لڑکیوں کی طرح تھی۔ ہر کسی کو سبق سیکھاتی تھی۔ تابش کے لئے اس نے اسٹینڈ لینا شروع کیا تھا بنا یہ جانے کہ تابش جیسا دیکھائی دیتا تھا ویسا نہیں تھا۔ اس کی شخصیت کا خلا بہت گہرا ہو گیا تھا۔ تابش نے اسے اپنے بارے میں سب بتایا تو ارفع نے جلال کو بھی اسی تکلیف سے گزارنا چاہا جس سے تابش گزرا تھا۔ لیکن وہ ناکام رہی۔

*******

(حال)

"نہیں جانا چاہتا تھا میں اپنا گھر چھوڑ کر لیکن مجھے جانا پڑا۔"

جلال مسلسل اسے پیچھے دھکیل رہا تھا۔

"نہیں کرنا تھا کسی فلم میں کام، نہیں آنا تھا اس فیلڈ میں لیکن آنا پڑا۔ صرف تمہاری وجہ سے جلال کو مجبور کیا گیا، تمہاری وجہ سے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بازو سے خون بہہ رہا تھا۔ وہ ساکت کھڑے تابش کے سینے پر دونوں ہاتھ مار کر اسے پیچھے دھکیل رہا تھا۔ ارباز اور سرفراز ویسے ہی کھڑے تھے۔ ارفع بھی شاک میں تھی۔ دوسری طرف کی سچائی اس نے بنا جانے ہی کیا کچھ نہیں کیا تھا۔

"خون نکل رہا ہے جلال!"

اس کی بازو دیکھتا تابش بولا۔ اسے اپنی آواز کہیں دور کھائی سے آتی محسوس ہوئی تھی۔ جلال نے اسے گھورا۔ تابش آگے بڑھ کر اس کے گلے لگ گیا تھا۔

"آئی ایم سوری جلال! سوری!"

جلال اسے پیچھے ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا مگر تابش کی پکڑ مضبوط تھی۔

"تابش! پیچھے ہٹو!"

جب بازو کی تکلیف زیادہ بڑھی تو غصے سے بولا۔ تابش پیچھے ہٹا تو جلال نے اسے تھپڑ مارا۔ تھپڑ کھاتے ہی تابش ہنسا تھا۔

"یہ پاگل ہے۔"

سرفراز نے ارباز سے پوچھا تو ارباز نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

"تم جو کچھ کر چکے ہو اس کے بعد سوری بہت چھوٹا لفظ ہے۔"

جلال نے قدم پیچھے لیتے ہوئے کہا۔ تابش آگے بڑھا تھا۔

"میں نے کچھ نہیں کیا جلال! کبھی بدلے کا نہیں سوچا۔ کبھی بھی نہیں۔ دیکھو سب کو سزا دی جنہوں نے تمہیں تکلیف پہنچانی چاہی۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

اب جب دوست واپس ملا تھا تو تابش نے اسے سب سچ بتایا۔ ارفع کے چہرے پر حیرانی آئی تھی۔ وہ تو سمجھتی تھی اتنا عرصہ جو تابش نے اسے ٹارچر کیا تھا وہ باسمہ کی وجہ سے کیا تھا۔ وہ ہاتھ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔ رسیاں ڈھیلی ہو گئی تھیں مگر اس کی کلائیوں سے خون رسنے لگا تھا۔

"باسمہ کے ساتھ جو کیا؟"

وہ جو آگے بڑھ رہا تھا یک دم رکا تھا۔

"میں نہیں کرنا چاہتا تھا جلال! وہ مجھے چھوڑ کر جا رہی تھی تمہاری طرح، وہ میری دوست تھی، میری ہمدرد تھی۔ میں جانے نہیں دینا چاہتا تھا اسے۔ شیطان حاوی ہو گیا تھا مجھ پر---"

جلال سے آگے بڑھا۔

"میں نے حد پار نہیں کی تھی لیکن----دوست کھو دی تھی اپنی۔ سب کہتے تھے اس کے گھر میں کوئی نہیں بچا۔ میں معافی بھی نہیں مانگ سکا تھا اس سے۔ جلال اس سے کہو مجھے معاف کر دے۔ میں اس کی زندگی میں نہیں آؤں گا دوبارہ۔"

اس نے جلال کے سامنے ہاتھ جوڑے تو ارباز آگے بڑھا۔ ارفع بھی ہاتھ آزاد کرواتی تابش کے پاس آئی تھی۔

"شیبی!"

اس نے اس کے ہاتھ پکڑے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم چاہتی تھیں ناں سب ٹھیک ہو جائے ہم خوش رہیں۔ انہیں کہو مجھے معاف کر دیں۔"

اس نے ارفع کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"جلال!"

ارباز نے جلال کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

"یہاں تو لگتا ہے فیملی سین چل رہا ہے کوئی۔"

لڑکھڑا کر چلتا وکی وہاں آیا تھا۔اس کے پیچھے گن پکڑے کچھ لوگ تھے۔وہ بھاگ کر ان سب پر گن تان کر کھڑے ہو گئے تھے۔

"تم لوگ بہت لمبا ڈرامہ کرتے ہو میں تو بور ہو گیا۔"

اپنے ایک آدمی کو اشارہ کرتا وہ گن نکال جلال کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔

"رک جاؤ وہیں۔"

تابش اسے کمرے میں جاتے دیکھ چلایا تو وکی شاطرانہ انداز میں مسکرایا۔

"ایک طوطی میں دو طوطوں کی جان۔"

وہ کہہ کر خباثت سے ہنسا تو ارفع کو اس کی بات پر غصہ عود کر آیا۔اپنے پیچھے کھڑے شخص کو کہنی مارتی وہ آگے بڑھ کر ایک تھپڑ وکی کو مار چکی تھی۔وکی نے اسے پلٹ کر اسے تھپڑ مارا تھا۔اسے بازو سے پکڑ کر اس نے اپنے آدمی کے پاس دھکیلا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہاتھ ٹوٹ گئے ہیں تمہارے۔"

وہ غصے سے دھاڑا۔ڈری سہمی باسمہ کو وہ شخص زبردستی باہر لایا تھا۔جو جلال کو دیکھتے ہی اس کے پاس آنے کے لئے زور لگانے لگی تھی۔وکی نے باسمہ پر گن تان لی تھی۔جلال کا ضبط ختم ہوا تھا۔

"نا۔۔ناں۔۔ایک قدم بھی آگے مت بڑھانا،ورنہ کیا ہے ناں غلطی سے اگر گولی چل گئی تو یہ بیچاری تو تمہارے گناہوں کی سزا بھگتی اوپر پہنچ جائے گی۔"

چہرے پر مصنوعی فکر طاری کیے وہ بولا تھا جلال نے بہت ضبط سے خود کو روکا تھا۔

"اسے چھوڑ دے وکی!"

تابش نے غصے سے کہا تو وکی ہنسا۔

"یار! دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے، بھول گئے۔ آج ہی تو اس کی کمزوری ہاتھ لگی تھی، ہاتھ کیا لگی ہے بلکہ لاٹری نکل آئی ہے۔"

وہ خباثت سے باسمہ کو دیکھتے ہوئے بولا تو تابش اور جلال دونوں آگے بڑھے تھے۔ وکی نے ہوائی فائر کرنے پر وہ دونوں رکے تھے۔

"میرے بھائی کو مارا تم نے جلال! میں بہت محبت کرتا تھا اس سے۔ تمہاری بھی سب سے پیاری چیز آج تم سے چھین لوں گا۔ تہی دامن رہ جاؤ گے تم۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وکی نے کہتے ساتھ ہی گولی چلائی تھی۔

"جلال نہیں میں گیا تھا نومی کے کمرے میں۔ اسے مارنا مقصد نہیں تھا میرا۔ میرے کچھ بھی کہنے سے پہلے ہی مر گیا تھا وہ۔"

گولی کی آواز سنتے ہی تابش بولا تھا۔

*********

پریسہ کی آنکھ کھلی تو اس کی نظر کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے سوئے عابس پر پڑی۔ اس کی ٹانگ کا زخم گہرا نہیں تھا۔ وہ آسانی سے چل سکتی تھی۔ صرف سر اور بازو کی چوٹ زیادہ تھی۔ ہاسپٹل کے کمرے سے اسے وحشت ہونے لگی تھی۔ پریسہ بیڈ سے اتر کر عابس کی جانب بڑھی۔

"عابس!!"

اس کے پاس پہنچ کر اس نے عابس کو پکارا تو وہ ہڑبڑا کر اٹھا۔ پریسہ کو سامنے کھڑے دیکھ کر وہ بھی کھڑا ہوا۔

"تم پاگل ہو گئی ہو پریسہ!"

اس کا ہاتھ پکڑ تا وہ واپس اسے بیڈ تک لایا تھا۔

"تمہیں میں کس اینگل سے پاگل لگ رہی ہوں؟"

پریسہ نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے پوچھا۔ عابس اس کی بازو کی پٹی دیکھ رہا تھا۔

Visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"اس وقت تو ہر اینگل سے لگ رہی ہو۔ کیا ضرورت تھی بیڈ سے اترنے کی۔ مجھے آواز لگا دیتیں۔"

وہ اسے ڈانٹ رہا تھا۔ لیکن نہیں جانتا تھا، یہ پہلی اور آخری بار تھا جب وہ یہ کام کر رہا تھا۔ پریسہ اسے آگے سے موقع کہاں دینی والی تھی ڈانٹنے کا۔

"فون دو اپنا۔ مجھے جلال سے بات کرنی ہے۔"

پریسہ نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"بالکل نہیں! تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔"

عابس نے فوراً انکار کرتے ہوئے کہا تو پریسہ اسے ہٹاتی کھڑی ہوئی۔

"پریسہ!!"

عابس کھڑا ہوا۔

"بس کرو عابس! میں اتنے گھنٹوں سے یہاں ہوں، مجھے یہ تک نہیں معلوم باسمہ کیسی ہے؟ ارفع اور وہ تابش----"

پریسہ نے غصے اور بے بسی سے کہا۔

"میں بات کرواتا ہوں۔ تم ریلیکس رہو۔"

اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے اپنا فون نکالا۔ ارباز کا نمبر ملایا تو کوئی اٹھا نہیں رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جلال کا نمبر ملاؤ۔"

پریسہ سمجھ گئی تھی دوسری جانب فون نہیں اٹھایا گیا تو اس نے جلال کا نام لیا تھا۔ عابس کے پاس نمبر نہیں تھا، اس نے پریسہ کو دیکھ کر معصوم شکل بنائی تو پریسہ نے نفی میں سر ہلایا۔ پھر اسے نمبر بتانے لگی۔ اس سے پہلے وہ ڈائل کرتا ارباز کی کال آگئی تھی۔

"ہیلو ارباز!"

عابس نے فون پک اپ کرتے ہوئے کہا۔

"میں سر فراز بات کر رہا ہوں۔ بھائی اندر گئے ہیں۔ جہاں اس ارفع اور تابش نے باسمہ بھابھی کو کڈنیپ کر کر رکھا ہوا ہے۔"

سر فراز نے غصے سے کہا اور فون کاٹ دیا تھا۔ وہ ارباز کے پیچھے اندر بھاگ گیا تھا جبکہ دوسری جانب پریسہ ضد کرنے لگی تھی اسے ارفع سے بات کرنی ہے، اس سے ملنا ہے۔ عابس نے مجبوراً اسے صبح کے بجائے اسی وقت ڈسچارج کروایا تھا۔ عابس نے پولیس کو انفارم کرنا چاہا تو پریسہ نے اسے فل وقت روک دیا، وہ پہلے ارفع کو سمجھانا چاہتی تھی۔ ارباز کے فون کی لوکیشن چیک کرتے ہوئے وہ لوگ تابش کے گھر کی جانب روانہ ہو گئے تھے، جو کافی فاصلے پر تھا۔ انہیں پہنچنے میں کافی وقت لگا تھا۔

"تم یہیں رہو گی پہلے مجھے دیکھنے دو اندر کے حالات۔"

عابس نے اپنے پڑوسی زریاب سے کار مانگ لی تھی تاکہ پریسہ کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ بظاہر تو پریسہ نے اس کی بات پر ہاں میں سر ہلا دیا تھا مگر وہ ہی جانتی تھی کہ وہ اس کی کتنی بات ماننے والی ہے۔ عابس نے دروازہ کھلا دیکھ کر قدم اندر کی جانب بڑھا دیئے تھے وہ دبے پاؤں چل رہا تھا بنا اپنی موجودگی کی آواز پیدا کئے۔ دروازے کی اوٹ میں ہو کر اس نے اندر دیکھا تو منظر ہی اسے الگ ملا۔ وہ جو سوچ رہے تھے ایسا تو کچھ نہیں تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"پولیس کو فون کرو عابس!"

پریسہ کی آواز پر عابس نے جھٹ سے مڑ کر اسے دیکھا۔

"میں نے منع کیا تھا پریسہ!"

"بعد میں لڑ لینا عابس! ابھی پولیس کو فون کرو۔ اندر کچھ بھی ہو سکتا ہے۔۔"

پریسہ بھی پریشان ہو چکی تھی۔ تبھی اندر آواز بلند ہوئی تھی۔

"میرے بھائی کو مارا تم نے جلال! میں بہت محبت کرتا تھا اس سے۔ تمہاری بھی سب سے پیاری چیز آج تم سے چھین لوں گا۔ تبھی دامن رہ جاؤ گے تم۔"

وکی نے کہتے ساتھ ہی گولی چلائی تھی۔

"جلال نہیں، میں گیا تھا نومی کے کمرے میں۔ اسے مارنا مقصد نہیں تھا میرا۔ میرے کچھ بھی کہنے سے پہلے ہی مر گیا تھا وہ۔"

گولی کی آواز سنتے ہی تابش بولا تھا۔ سب سن کھڑے تھے۔ پریسہ نے غور سے جلال اور ساتھ کھڑے تابش کو دیکھا تھا۔ جو کہیں سے دشمن نہیں لگ رہے تھے، وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ ارفع نے ایسا کیوں کیا تھا پھر؟ جلال کی نظریں باسمہ پر تھیں جو مسلسل وکی سے خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی، گولی کی آواز سے سہم کر مزید رونے لگی تھی۔ جلال نے آگے بڑھ کر تابش کو گریبان سے پکڑا تھا۔ تابش کے کچھ بھی سمجھنے سے پہلے ہی وہ اس کی شرٹ پھاڑ چکا تھا۔ وکی جو ہوا میں گولی چلا کر تابش کے انکشاف کو سن کر حیرت زدہ کھڑا تھا، وہ جلال کی اس حرکت کو سمجھ نہیں پایا تھا۔

"کیا بدتمیزی ہے یہ جلال؟"

تابش نے اپنی شرٹ کا حال دیکھتے ہوئے پوچھا تو جلال اسے اگنور کرتا اس کی شرٹ کے کپڑے کو اپنی بازو پر باندھنے لگا جہاں سے خون ابھی بھی بہہ رہا تھا۔ تابش نے آگے بڑھ کر اس کی مدد کی تھی۔ وکی نے یہ سب دیکھ کر باسمہ کی بازو پر

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

دباؤ بڑھایا تو وہ چلائی تھی۔ پریسہ آگے بڑھنے لگی تو عابس نے اسے روکا اور خود آہستگی سے آگے بڑھا۔ جبکہ جلال تابش کو ہٹاتا وکی کی جانب بڑھا تھا۔

"تم نے مارا میرے بھائی کو؟"

وکی نے گن تابش کی جانب کی تو سرفراز نے ماتھا پیٹا۔

"چلو بھئی! اب نئی کہانی شروع۔ بھائی! خود مرا ہے وہ دل کے دورے سے۔"

سرفراز نے چڑتے ہوئے کہا تو وکی نے اس کی جانب گولی چلائی۔ سرفراز اپنی جگہ پر اچھلا تھا۔

"پاگل ہو گئے ہو تم، دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا؟"

ارباز کے پیچھے چھپتے اس نے کہا تو ارباز بھی آگے آیا۔

"دیکھو وکی! ہوش سے کام لو۔ تمہارے بھائی کی موت ایسے ہی لکھی تھی۔"

www.urdunovelbank.com

"موت تو یہاں سب کی لکھی ہے، اور آج ہی لکھی ہے۔"

وکی نے کہہ کر گن کا رخ تابش کی جانب کیا۔

"پہلے تو مرے گا۔ میرے ساتھ کھیل کھیل رہا تھا تو۔"

پریسہ اور عابس تو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ عابس پولیس کو اطلاع دے چکا تھا۔ جلال کا نام ہی کافی تھا بتانے کے لئے، پولیس اب شاید وقت پر پہنچ جائے۔ اس سے پہلے وکی گولی چلاتا جلال نے باسمہ کا نام پکارا تھا۔ جو مسلسل رو رہی تھی۔

"میں نے تمہیں وارن کیا تھا میری کمزوری مت بننا۔"

جلال کے سخت لہجے میں کہنے پر باسمہ رونا بھول کر اسے دیکھنے لگی۔

"نہیں بنوں گی۔"

وہ آنسو صاف کرتی بولی تھی۔ جلال مسکرایا تو باسمہ بھی نم آنکھوں سے مسکرائی تھی اگلے ہی پل اس نے وکی کے پیٹ میں کہنی ماری جیسے ہی وہ پیچھے ہوا باسمہ نے اس کے ہاتھ سے گن چھین لی تھی۔ جلال نے آگے بڑھ کر باسمہ کو اپنی جانب کھینچا تھا۔ اسے اپنے ساتھ لگاتا وہ یک دم ہی پر سکون ہوا تھا۔ گن اس کے ہاتھ سے لے کر وکی پر تان چکا تھا۔ پریسہ کے لئے باسمہ کی یہ تبدیلی حیران کن تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم ٹھیک ہو؟"

وہ سرگوشی میں اس سے پوچھ رہا۔

"ہمم!"

"بھائی کے پاس جاؤ۔"

دھیرے سے اس کے بالوں میں لب رکھتا وہ نرمی سے بولا تھا۔ باسمہ سر جھکائے ارباز کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی تھی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے، میں کچھ کر نہیں سکتا؟"

اپنے ساتھی سے گن چھین کر اس نے جیسے ہی باسمہ پر گولی چلانا چاہی تھی جلال نے آگے بڑھ کر اسے دبوچ لیا تھا۔ وکی کے ساتھی ویسے ہی کھڑے سارا تماشا دیکھ رہے تھے۔ عابس نے یک دم ایک شخص کے پیچھے آتے اسے لات مار کر گرایا تھا، اگلے ہی پل وہ اس کی گن چھین کر دوسرے پر تان چکا تھا۔ باقی سب الرٹ ہوئے تھے۔ اپنے ہاتھ پکڑے دونوں آدمیوں کے ارفع نے ہاتھ مروڑ دیئے تھے۔ پھرتی سے ٹانگ مار کر اس نے یک بادیگرے ان کی گن زمین پر گرا دی تھی۔ تابش اور سرفراز نے باقی سب کی جانب بڑھے تھے۔ عجیب ہی ماحول ہو گیا تھا، آس پاس ہو رہی لڑائی سے باسمہ گھبرانے لگی تھی۔ پریسہ بنا کسی کی پرواہ کئے باسمہ کی جانب بڑھی تھی۔

"کیا ضرورت تھی اسے یہاں لانے کی؟"

پریسہ جو باسمہ کی سمت بڑھ رہی تھی، گولی چلنے کی آواز پر رک گئی تھی ارباز اسے دیکھ چکا تھا وہ فوراً اس کی جانب بڑھا تھا۔ بڑھا تو عابس بھی تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میری بہن مشکل میں تھی مجھے آنا ہی تھا۔"

ارفع کے کانوں میں بھی پریسہ کے جملے پڑے تھے، وہ ایک پل کو اپنے کئے پر شرمندہ ہو گئی تھی۔

"تم باسمہ اور پریسہ کو لے کر جاؤ یہاں سے۔"

ارباز نے عابس کے ہاتھ سے گن لیتے ہوئے کہا۔ یہاں وہ ان سے بات کر رہا تھا جب کہ زمین پر پڑا مائیک سب کی درگت بنتے دیکھ کر پھر سے کراہنے لگا تھا۔ تابش نے اس کا کراہنا سنا تو اسے ایک لات اور رسید کی۔

"اس سے ہاتھ ملایا تھا تم نے؟"

اس کے ہاتھ پر جو تار کھتا وہ بولا تو مائیک درد سے چلایا۔

"مجھے صرف ثبوت چاہیئے تھے، جو ارفع کے پاس تھے۔ اس لئے وکی کی بات مانی تھی۔"

وہ سچ بتانا شروع ہوا تھا۔

"تمہارے خلاف سب ثبوت تمہیں مل جائیں گے، ایک بڑی رقم بھی جس سے تم آسانی سے اپنے کئی سال گزر سکتے ہو۔"

وکی اس کے سامنے بیٹھا ہاتھ میں مشروب لئے بول رہا تھا۔

"مجھے کیا کرنا ہو گا؟"

مائیک نے پوچھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بس وہ لڑکی چاہیئے جو جلال کی کمزوری ہے۔"

مائیک نے ہنستے ہوئے اس سے ہاتھ ملا لیا تھا۔ تابش کے کہنے پر وہ ارفع کے ساتھ وہاں آ گیا تھا مگر اپنی لوکیشن بھی وکی کو بھیج چکا تھا۔

"کمینے انسان!"

تابش نے اس کی ٹانگ پر گولی چلا تھی۔ وہ چیخنے لگا تھا۔ دوسری جانب جلال شدید اشتعال میں آ چکا تھا۔

"کہا تھا ناں معاملہ ختم کر کر جا رہا ہوں. پہل مت کرنا۔"

پے در پے مکے اس کے چہرے پر مارتا جلال اس وقت غصے میں بے قابو ہو چکا تھا۔ باسمہ چہرہ چھپائے رو رہی تھی۔ تابش اور سرفراز دونوں اس کی جانب بڑھے تھے۔

""جلال!!"

دونوں نے ایک ساتھ پکارا تھا اور پھر ایک دوسرے پر ایک تیز نظر ڈالی تھی۔

"دور ہٹو دونوں۔ اس نے ہاتھ کیسے لگایا باسمہ کو۔"

اس کا غصہ دیکھ کر ارفع بھی سہم گئی تھی۔ تابش نے زبردستی اسے پیچھے کیا تھا۔ اسے گلے لگاتا وہ آہستگی سے بولا تھا۔

"گڑیا ڈر رہی ہے جلال!"

تابش کے ایک جملہ نے مزاحمت کرتے جلال کو ساکت کیا تھا۔ جلال نے باسمہ کی جانب دیکھا تھا جو ڈر سے کانپنا شروع ہو چکی تھی۔ تابش سے الگ ہوتے ہوئے اس نے باسمہ کی جانب قدم بڑھائے تھے۔ پریسہ بھی باسمہ کی جانب بڑھی تھی۔ سب کا دھیان وکی سے ہٹ چکا تھا۔ اس کے ساتھی تو فرش کی دھول چاٹ رہے تھے۔ ارفع کی نظر تابش پر تھی۔ وہ جیسے منتظر تھی اس کے کچھ کہنے کی۔ پھر اس کے اشارتاً کچھ کہنے پر وہ سر جھکائے پریسہ کی جانب مڑی تھی۔

"مجھے معاف کر دو پریسہ! میں خود غرض ہوں میں مانتی ہوں، اور کبھی بدل نہیں سکتی لیکن شیبی کے لئے کچھ بھی کر سکتی ہوں۔"

ارفع کا معافی مانگنے کا انداز عابس سلگا گیا تھا۔ پریسہ نے اسے روکا تھا کچھ بھی کہنے سے۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر پریسہ نے اس کی توجہ اپنی جانب کی۔

"مما! نے کہا تھا تمہارا خیال رکھوں، وہ تمہیں اپنے ہاتھوں بربادی کی طرف دھکیل چکی ہیں، تمہیں میں بچالوں۔ لیکن میں نہیں کر سکی یہ، تم نے اس معصوم کو بھی استعمال کی۔"

پریسہ نے اسے شرمندہ کرنا چاہا۔

"سوری!"

لہجے اور شکل پر شرمندگی نہ ہونے کے باوجود بھی پریسہ نے اسے معاف کر دیا تھا۔ ارفع نے مڑ کر تابش کی جانب دیکھا جو مسکرایا تھا۔

فرش پر پڑے وکی نے ہاتھ آگے بڑھاتے گن اٹھائی تھی۔ بدلے کی آگ نے دماغ کو سن کر دیا تھا۔

"جلال!"

اس نے اونچی آواز میں پکارا تو باسمہ کی جانب ہاتھ بڑھاتا جلال پلٹا تھا اسی وقت اس نے گولی چلا دی تھی۔ جلال کے نظر بے ساختہ تابش پر گئی جس کے چہرے پر چھائی مسکراہٹ

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

یک دم ہی تکلیف میں ڈھلی تھی۔ ہاتھ پیٹ پر گیا تھا جس سے نکلنے والا گرم سیال مادہ اس کے ہاتھ کو رنگ گیا تھا۔ وہ لڑکھڑایا تھا۔ سامنے کھڑی ارفع پریسہ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر اس کے پاس آئی تھی۔ دونوں ایک ساتھ زمین پر گرے تھے۔

"وعدہ خلافی نہیں کرنا۔ تم نے کہا تھا سب ٹھیک ہو گا۔"

وہ روتے ہوئی بولی تو مقابل کے چہرے پر تکلیف دہ مسکراہٹ آئی۔ جلال بھی اس کی سمت بڑھا تھا۔ جلال کے چہرے پر اپنے لئے پریشانی دیکھ کر تابش کو خوشی ہوئی تھی۔ اس نے ارفع کی جانب دیکھا۔

"کبھی نہیں کہا۔۔۔۔۔تم۔۔۔۔۔سے کہ میں۔۔۔۔تم سے کتنی۔۔۔محبت کرتا۔۔۔ہوں۔آج بتانا۔۔۔۔۔چاہتا ہوں۔بہت زیادہ محبت ہے۔۔۔۔۔تم سے۔۔۔۔۔خود سے بھی زیادہ۔اس لئے۔اپنا۔۔غصہ،۔۔تکلیف۔۔۔سب تمہیں۔۔ہی بتایا۔اور تم پر۔۔۔نکالا۔مجھے۔۔۔معاف کر۔۔۔دینا۔۔۔"

"نہیں!خون بہہ رہا ہے چلو تم۔"

ارفع نے اسے اٹھانا چاہا تو جلال آگے بڑھا۔

"معاف کر دو۔۔۔جلال۔۔۔میری گڑیا۔کا خیال۔"

وہ مسکراتا ہوا بول رہا تھا۔سانس لینا مشکل ہوا تو اس نے ہاتھ بڑھایا تبھی دوسری گولی چلی تھی۔سب ساکت ہو گیا تھا جیسے۔وکی نے جیسے ہی باسمہ کی جانب گن کی تھی پریسہ آگے آچکی تھی، گولی چلتے ہی ان کے سامنے آتے ارباز کو لگی تھی۔

"بھائی!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

باسمہ پوری شدت سے چلائی تھی۔پریسہ نے بے یقینی سے فرش پر گرتے ارباز کو دیکھا تھا۔تابش کے آنکھیں بند کرتے ہی ارفع کھڑی ہوئی تھی۔اس کے ہاتھ میں لوڈڈ گن تھی۔وہ پوری گن وکی پر خالی کر چکی تھی تو چکرا کر تابش کے برابر میں گری تھی۔جلال درمیان میں کھڑا تھا۔دوست،بھائی،بیوی۔۔۔سب کچھ ختم ہوتا محسوس ہوا تھا۔

*********

اس واسطے لوگوں کو سنائی نہیں دیتے

ہم آہ تو بھرتے ہیں دہائی نہیں دیتے

کچھ درد ہیں ایسے کہ جو چہرے سے عیاں ہیں

کچھ زخم ہیں ایسے جو دیکھائی نہیں دیتے

وہ راستے جچتے نہیں اہل جنوں کو

وہ راستے جو آبلہ پائی نہیں دیتے

یادوں کی ہے اک بزم سجی خانہِ دل میں

اس بزم میں غیروں کو رسائی نہیں دیتے

ہم لوگ تعلق میں بہت صاف ہیں لیکن

ہم لوگ تعلق کی صفائی نہیں دیتے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

(نامعلوم)

کار جیسے ہی پورچ میں رکی تھی عابس نے مڑ کر پیچھے دیکھا تھا۔ وہ کئی گھنٹوں سے خاموش تھا۔

"گھر آ گیا جلال!"

اسے ویسے ہی بیٹھے دیکھ کر عابس نے کہا۔ جلال خاموشی سے کار سے نکلا تھا اور اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔ باسمہ صوفے کے پاس کھڑی تھی۔ وہ بنا اسے دیکھے اوپر کی جانب بڑھ گیا تھا۔ باسمہ کے آنسو تیزی سے بہنے لگے تھے۔ عابس نے جلال کی یہ حالت دیکھی تو واپس چلا گیا۔ وہ کمرے میں داخل ہوا تھا۔ بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔ خون سے رنگی شرٹ، جس پر اس کا اپنا، ارباز کا

اور تابش تینوں کا خون لگا تھا۔ شرٹ اتار کر اس نے ہاتھ میں لی تھی۔ وہ بالکل خاموش تھا۔ کبھی رویا نہیں تھا، ہر بار خود کو سنبھال لیتا تھا لیکن اب وہ نہیں کر پا رہا تھا۔ کتنا کچھ کیا تھا اس نے خود کو مضبوط بنانے کے لئے، ایک برا لڑکا بنا ، غصیل، ضدی، مغرور، اپنی کمزور چھپائی لیکن پھر بھی آج وہ ٹوٹ گیا تھا۔ اس کی آنکھ سے آنسو نکل کر شرٹ میں جذب ہو گیا تھا۔

********

"عابس! وہ ٹھیک ہے۔"

عابس کو دیکھ کر پریسہ نے بے چینی سے پوچھا۔

"تم صبح امی کے ساتھ باسمہ کے پاس چلی جانا پریسہ!"

عابس نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"عابس! کیا ہوا ہے؟"

"وہ بول نہیں رہا کچھ بھی۔ پریسہ! اس کی یہ خاموشی باسمہ کو بھی بہت پریشان کر رہی ہے۔ میرا اور باسمہ کا کبھی ایسا تعلق نہیں رہا کہ میں اسے تسلی دے سکتا اس لئے وہاں سے آ گیا۔"

عابس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی۔ پریسہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ عابس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا۔

"سب بگڑ گیا ہے پریسہ!"

عابس نے دکھ سے کہا۔

"سب ٹھیک بھی ہو جائے گا ان شااللہ!"

پریسہ نے اسے تسلی دی۔

*********

کمرے میں بند باسمہ مسلسل رو رہی تھی۔ بوا بہت بار جا چکی تھیں اس کے پاس مگر وہ کمرے سے باہر نہیں آئی۔ پریسہ اور حریم بیگم کو دیکھ کر بوا نے انہیں باسمہ کی حالت بتائی۔

"جلال؟"

پریسہ نے پوچھا تو بوا کے چہرے پر دکھ آیا۔

"وہ بھی رات سے کمرہ بند کئے بیٹھے ہیں، پہلے تو ارباز بیٹا! انہیں نکال لاتے تھے کمرے سے مگر اب----"

www.urdunovelbank.com

بوا نے آنکھ میں آیا آنسو صاف کیا۔ پریسہ کو رشک آیا تھا جلال پر۔ جس کے پاس خونی رشتے زیادہ نہیں تھے، مگر محبت اس کے پاس سب کی تھی۔

"پھوپھو! آپ باسمہ کی پسند کا ناشتہ بنا دیں گی؟"

پریسہ نے حریم بیگم کو کہا۔ وہ باسمہ کو دیکھنے کے لئے مچل رہی تھیں۔

"اپنے ہاتھ سے کھلائیے گا اسے۔"

پریسہ نے کہا تو وہ بوا کے ساتھ کچن میں چلی گئیں۔ پریسہ نے بوا کے بتائے کمرے کی جانب قدم بڑھا دیئے تھے۔ لائٹ آن کرتی پریسہ اندر داخل ہوئی تھی۔ وہ جو اندھیرے کمرے میں فرش پر دبکی بیٹھی تھی، لائٹ آن ہوتے ہی مزید سمٹ گئی تھی۔

"باسمہ!"

پریسہ اس کی جانب بڑھی تھی۔

"آپی!!"

پریسہ کو دیکھ کر ایک بار پھر رونا شروع ہو چکی تھی۔ پریسہ نے بامشکل اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔ اس کے بازو کے زخم میں درد کی ٹھیس اٹھی تھی مگر وہ برداشت کر گئی۔

"باسمہ! تمہیں اس کے پاس جانا ہے۔ اسے ضرورت ہے تمہاری۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پریسہ نے کہا تو اس نے سر اٹھاتے نفی میں سر ہلایا۔

"میں نہیں جا سکتی آپی! میں نفرت نہیں دیکھ سکتی ان کی آنکھوں میں اپنے لیے۔"

باسمہ نے روتے ہوئے کہا۔

"وہ تم سے نفرت کیسے کر سکتا ہے باسمہ؟"

پریسہ نے اسے سمجھایا۔

"انہوں نے ایک بار بھی مجھے نہیں دیکھا۔"

باسمہ نے روتے روتے کہا۔

"تمہاری تکلیف میں اس نے تمہارا ساتھ دیا باسمہ! تمہارا خیال رکھا۔ اب وہ تکلیف میں ہے، تم اسے اکیلا چھوڑ کر یہاں خود کو بند کر کر بیٹھی ہو۔"

پریسہ کی بات پر وہ مزید شدت سے روئی تھی۔

"میری وجہ سے بھائی۔۔۔۔۔"

"وہ کل رات سے روم میں بند ہے باسمہ! اس کے پاس جاؤ۔ اور تمہاری وجہ سے کچھ نہیں ہوا کچھ بھی نہیں سمجھی؟"

پریسہ نے اس کی بات کاٹتے ہوئے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔ وہ آنسو صاف کرتی اٹھی تھی۔

"وہ نفرت نہیں کریں گے ناں مجھ سے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

باسمہ نے آنسو صاف کرتے پوچھا، دل میں امڈتے خدشے کو ایک بار پھر جھٹلانا چاہا تھا۔

"وہ تمہارا ہی انتظار کر رہا ہو گا، اس کے پاس تم ہی ہو تو اس کی اپنی۔"

پریسہ نے اس کے آنسو صاف کئے تھے۔ اور اسے لئے باہر آ گئی تھی۔ باسمہ جلال کے روم کی جانب دیکھتی سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔ حریم بیگم نے باہر آتے اسے پکارنا چاہا تو پریسہ نے انہیں روکا۔

"انہیں ایک دوسرے کی ضرورت ہے پھوپھو!"

وہ پریسہ کی بات سمجھتی اس کے ساتھ لاؤنج کے صوفے پر بیٹھ گئی تھیں۔

*******

وہ آہستگی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تھی۔وہ بیڈ پر کل رات سے ایک ہی پوزیشن میں بیٹھا تھا۔شرٹ ہاتھ میں پکڑے۔بالکنی سے آتی سورج کی کرنوں نے کمرے کو کافی حد تک روشن کیا ہوا تھا۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی جلال کے پاس آئی تھی۔شرٹ نہ ہونے کی وجہ سے باسمہ نے اس کی بازو پر بندھی پٹی کو غور سے دیکھا جو سرخ ہو رہی تھی۔اس کی پہنی وائٹ ویسٹ پر بھی خون کے دھبے موجود تھے۔اس نے دھیرے سے اس کے زخم کی جانب ہاتھ بڑھایا۔پٹی پر دھیرے سے انگلی رکھتی وہ پھونک مار رہی تھی، جیسے اس کا درد کم کرنا چاہ رہی ہو۔جلال نے اس کی جانب دیکھا تھا۔

"یہاں درد نہیں ہے باسمہ! یہاں ہے۔"

اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل پر رکھتا وہ کرب سے بولا تھا۔باسمہ کی آنکھ سے آنسو نکلا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سوری!"

باسمہ نے آگے بڑھ کر اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے کہا۔جلال نے اسے بازو کے گھیرے میں لے لیا تھا۔

"میں ہر بار مضبوط نہیں بن سکتا، ہر بار صبر نہیں کر سکتا؟"

باسمہ کی نظر اس کے ہاتھ میں موجود شرٹ پر پڑی تھی۔

"میں سونا چاہتا ہوں باسمہ! لیکن میں سو نہیں سکتا، میں ڈرتا ہوں سب کھونے سے، سب ختم ہونے سے۔بھائی نے اس دن بھی کہا تھا میں سو کر اٹھوں گا تو ڈیڈ میرے پاس ہوں گے لیکن وہ کبھی نہیں آئے۔"

باسمہ اسے سن رہی تھی۔اس نے کبھی جلال کی یہ سائیڈ نہیں دیکھی۔

"میں نے دعا کی ہے اللہ ہے!بھائی کو کچھ نہیں ہو گا۔"

اس سے الگ ہو کر وہ پیچھے ہو کر بیٹھی تھی۔جلال کا ہاتھ پکڑ کر اسے لیٹنے کا اشارہ کر چکی تھی۔وہ جب جب کمزور ہوئی تھی جلال اس کا سہارا بنا تھا۔اب اسے مضبوط بننا تھا۔جلال خاموشی سے اس کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا تھا۔شرٹ ویسے ہی پکڑی ہوئی تھی۔باسمہ نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا اور کچھ پڑھ کر اس پر پھونکنے لگی۔جلال اس وقت اسے ایک بچہ لگ رہا جو کسی اپنے کو کھونے کے ڈر سے سونا نہیں چاہتا تھا۔وہ دھیرے دھیرے اس کے بال سہلانے لگی۔پریسہ نے صحیح کہا تھا وہ اس سے نفرت نہیں کر سکتا،اسے ہی سمجھنے میں دیر لگی تھی۔اس نے جلال کی آنکھوں سے ہاتھ ہٹایا تو وہ سو چکا تھا۔

"آپ بہت اچھے ہیں جلال!اللہ تعالیٰ اب آپ سے کسی کو نہیں دور کریں گے۔"

وہ اس کا چہرہ دیکھتی بول رہی تھی۔پھر بلینکٹ کھینچ کر جلال کے اوپر ڈال دیا۔وہ دل ہی دل میں ارباز کی زندگی کے لئے دعا کر رہی تھی۔تبھی اسکے دل میں تابش کا خیال آیا تھا۔اس نے جلال کی جانب دیکھا تھا۔آنکھ سے آنسو نکلا تھا،معاف کرنا مشکل تھا لیکن اس نے کر دیا تھا۔اس نے آنسو صاف کرتے ہوئے اپنی دعا میں تابش کو بھی شامل کر لیا تھا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

ارفع صدمے کے زیر اثر گولیاں تو چلا چکی تھی مگر صرف ایک گولی ہی وکی کو لگی تھی وہ بھی اس کی ٹانگ پر،۔پولیس وہاں پہنچ چکی تھی۔انہوں نے وکی اور اس کے ساتھیوں کو حراست میں لے لیا تھا۔عابس کی نظر لاؤنج میں لگے کیمرے پر پڑی تو انسپکٹر کو سی سی ٹی وی فوٹیج کو بطور ثبوت شامل کرنے کا کہہ کر تابش،ارفع اور ارباز کو ہاسپیٹل لے جانے لگا۔ارباز کو گولی دل کے قریب کے لگی تھی۔اس کی سانسیں مدھم ہو رہی تھی۔ارفع کی حالت بھی صحیح نہیں تھی۔ان تینوں کو ایمرجنسی

میں لے جایا گیا تھا۔ تابش کا خون زیادہ بہہ گیا تھا۔ ڈاکٹرز نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ وہ اپنی پوری کوشش کریں گے لیکن کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ ارفع کی بے ہوشی طویل نہیں تھی۔ اسے ہوش آ گیا تھا مگر تابش کو دیکھنے پر بضد تھی اسے پھر سے سکون آور انجیکشن لگا دیا تھا۔ پریسہ باسمہ کو گھر لے آئی تھی۔ سر فراز، اور عابس ہاسپٹل میں موجود تھے جبکہ سر فراز عابس کو کہہ کر جلال کو گھر بھجوا چکا تھا۔ وہ جانتا تھا اس وقت جلال کو جس کی ضرورت ہے وہ گھر پر موجود ہے۔ وہ کبھی نہیں بولے گا ، کبھی ظاہر نہیں کرے گا اپنا دکھ، لیکن اسے امید تھی کہ باسمہ اس کو سنبھال لے گی۔

*********

خود پر بوجھ محسوس کر کے جلال نے آنکھیں کھولیں۔ باسمہ کا سر اس کے کندھے پر تھا۔ جلال نے سیدھا ہو کر اس کے ماتھے کے آگے ہاتھ رکھا۔ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اس نے باسمہ کو لٹا دیا تھا۔ فریش ہو کر باہر آ کر اس نے اپنا موبائل اٹھایا تھا۔ سر فراز کا نمبر ملاتے ہوئے اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ وہ کچھ غلط سننے سے بچنے کے لئے ہی تو وہ گھر آیا تھا۔ اس سے پہلے وہ ڈائل کرتا اس کے کمرے کا دروازہ بجا تھا۔ باسمہ ڈر کر اٹھ کر بیٹھی تھی۔ جلال کے دروازہ کھولتے ہی سر فراز اس کے گلے لگا تھا۔ اس کے رونے پر جلال کا دل بیٹھا تھا۔ باسمہ بھی ڈرتی بیڈ سے اتری تھی۔

"دونوں ٹھیک ہیں جلال! انہیں ہوش بھی آ گیا ہے۔"

وہ روتے ہوئے بولا تو جلال کی گرفت اس پر مضبوط ہوئی۔ دل فوراً اللہ کا شکر گزار ہوا تھا۔

"جلدی چل! بھائی پہلے تیرا ہی پوچھیں گے۔"

اس سے الگ ہوتا سرفراز بولا تو جلال نے ہاں میں سر ہلایا۔ جلال اپنی شرٹ لینے کے لئے پلٹا تھا، وہ اس وقت وہی شرٹ پہنے ہوئے تھا جو کل اس نے اتاری تھی۔ اس کے پلٹتے ہی باسمہ تیزی سے اس کے سینے سے لگی تھی۔ سرفراز کا پہلے تو منھ کھلا تھا پھر ہاتھ آنکھوں پر گیا تھا۔ جلال نے ایک ہاتھ سے دروازہ بند کر دیا تھا۔

"بھائی ٹھیک ہیں۔"

وہ روتے ہوئے بول رہی تھی، جلال نے اس کے بال سہلائے تھے۔

"فریش ہو کر ناشتہ کرو۔"

جلال نے نرمی سے کہا۔

"بھائی کے پاس جانا ہے۔"

باسمہ نے سوں سوں کرتے ہوئے کہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"شام میں لے کر جاؤں گا۔ ابھی جاؤ فریش ہو کر آؤ۔"

اسے نرمی سے خود سے الگ کرتا وہ بولا تو باسمہ کمرے سے باہر جانے لگی۔

"تمہارا کمرہ یہ ہے باسمہ!"

جلال نے اسے احساس دلایا تھا۔ وہ سر نیچے کئے واش روم کی سمت بڑھ گئی تھی۔ وہ جلدی سے شرٹ چینج کر کر کمرے سے نکلا تھا۔ اپنے گھر میں پریسہ اور اجنبی خاتون کو دیکھ کر وہ رکا۔

"مبارک ہو بیٹا! اللہ نے تمہارے بھائی کو نئی زندگی دی ہے۔"

حریم بیگم نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ میری امی ہیں، اور باسمہ کی بھی۔"

پریسہ نے کہا تو جلال نے ہلکا سا مسکرا کر انہیں شکریہ کہا تھا۔ سرفراز کے ساتھ آگے بڑھ گیا تھا۔

"دیکھا آپ نے، یہ شخص حد سے زیادہ مغرور ہے۔"

پریسہ نے چڑتے ہوئے کہا۔

"باسمہ کو بلاؤ جا کر، بہت وقت ہو گیا اب۔"

حریم بیگم نے کہا تو پریسہ نے بوا کو اشارہ کیا۔ فلحال وہ سڑھیاں چڑھنے کا رسک لے کر اپنی ٹانگوں کو مزید درد نہیں دے سکتی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

********

ارباز ابھی دوا کے زیر اثر سو رہا تھا، جلال اس کے پاس بیٹھا تھا۔ عابس واپس جا چکا تھا وہ کل سے یہیں تھا۔ سرفراز کو بھی جلال نے بھیجنا چاہا مگر وہ نہیں گیا تھا۔

"میری بات دھیان سے سننا جلال! میں تمہارا بھائی ہی نہیں تمہارا دوست بھی ہوں، سب سے بڑھ کر تمہاری---"

"میری مام بھی ہیں جانتا ہوں۔"

وہ دس سال کا تھا جب ارباز اسے سمجھا رہا تھا۔ اسے کھیلنے جانا تھا اور ارباز اسے سمجھانے بیٹھ گیا تھا تو اس نے چڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں مام بھی ہوں۔ اس لئے تم یہ پیئے بنا نہیں جا سکتے۔"

ارباز نے دودھ کا گلاس اس کے ہاتھ میں پکڑایا۔

"بھائی؟؟"

جلال نے منہ بنایا۔

"اپنی مام کی بات سنو جلال!"

جنید صاحب کی آواز پر ارباز نے منہ بنایا تھا۔

"ڈیڈ!"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

ارباز نے روٹھتے ہوئے کہا تو وہ مسکراتے ہوئے ان کے پاس آئے۔

"یہ تمہارا بھائی! تمہارا گارڈ ہے جلال! تمہاری ہر مصیبت تم سے دور کر دے گا۔ بدلے میں تمہیں بھی تو اپنی بھائی کی حفاظت کرنی ہو گی تو جب صحت ہی نہیں ہو گی تو کیسے کرو گے؟"

جنید صاحب نے پر سوچ انداز میں کہا تو جلال نے دودھ کا گلاس منہ سے لگا لیا۔ آدھا پینے کے بعد اس نے ارباز کی جانب گلاس بڑھایا۔

"انہیں طاقت نہیں چاہیئے؟"

جلال کے فکریہ انداز پر جہاں جنید صاحب مسکرائے تھے وہیں، ارباز نے دودھ کو دیکھ کر منہ بنایا تھا۔ جلال ہنسا تھا۔

"آپ ہمیشہ ہی میری حفاظت کرتے آئے ہیں بھائی! لیکن اس بار آپ مجھے چھوڑ کر جا رہے تھے، یہ اچھا نہیں کیا آپ نے۔"

وہ شکایت کر رہا تھا۔ ارباز نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو جلال نے اس کی جانب دیکھا۔ وہ آنکھیں کھولے مسکرا رہا تھا۔

"بس کر دیں، اتنا بھی اچھا نہیں ہونا چاہیئے انسان کو۔"

"ہاں تمہارے جتنا تھوڑا سا ضدی اور بد تمیز ہونا چاہیئے۔"

پیچھے سے سرفراز کی آواز پر اس نے مڑ کر گھورا تو سرفراز نے منہ مزید بگاڑا۔

"بھائی! اسے کہہ دیں، اگر بچپن کے دوست کے لئے جوانی کے دوست، جگر، جان کو اگنور کیا تو میں خودکشی کر لوں گا۔"

www.urdunovelbank.com

اس کی بات سن کر ارباز مسکرایا تھا جبکہ جلال اٹھ کر اسے ایک مکا جڑ چکا تھا۔

"یہ تو نے گھر والا غصہ اتارا ہے ناں۔ ویسے میں نے کچھ نہیں دیکھا تھا۔"

سرفراز نے اس کے کان میں کہا تو جلال نے اسے پیچھے دھکیلا۔

"دوست بنا دشمن!"

جلال کی اب کی بار کی گھوری پر اس نے دونوں ہونٹ ملاتے انگوٹھے اور انگلی کی مدد سے ہونٹوں کو زیپ لگائی۔

"اس سے ــــ مل لو- جلال! بہت وقت ــــ ہو گیا ہے- اب سب ٹھیک ہونا ــــ چاہیے۔"

ارباز کو مشکل ہو رہی تھی بولنے میں۔

"بھائی!"

جلال نے کچھ کہنا چاہا پھر پیچھے ہوتا کمرے سے نکل گیا۔

"یہ غلط کیا آپ نے، میرا یار بچھڑ جائے گا مجھ سے۔"

سرفراز نے دہائی دی تو ارباز نے اسے اگنور کرتے آنکھیں موند لی تھیں، فلحال وہ یہی کر سکتا تھا۔

*******

"شیبی! تمہیں کچھ چاہیئے؟"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

دروازے پر جمی اس کی نظریں دیکھ کر ارفع نے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں سب انتظام کر لوں گی۔ ہم چلے جائیں گے یہاں سے۔"

وہ کبھی اس کی دوا چیک کر رہی تھی، کبھی رپورٹس پڑھنے لگ جاتی تھی۔ تابش نے اسے دیکھا جو اس کے ہوش میں آنے کے بعد سے اس کے پاس تھی۔ نیم بے ہوشی میں وہ اس کا جنونی پن دیکھ چکا تھا۔

"ارفع!"

تابش نے اسے پکارا تو فوراً اس کے پاس آئی تھی۔ وہ دیوانی تھی تابش کی، اور تابش کو اس کی دیوانگی اب جا کر نظر آئی تھی۔

"مجھے معاف کر دو، میں نے تمہیں کیا بنا دیا۔"

وہ شرمندگی سے بولا تو ارفع نے نفی میں سر ہلایا۔

"تم نے کچھ نہیں کیا شیبی! میں تو ایسی ہی تھی اور ایسی ہی رہوں گی۔ تمہارے لئے کچھ بھی کر سکتی ہوں۔ وہ وکی بچ گیا میرے ہاتھوں سے ورنہ----"

وہ آخر میں دانت پیستی بولی تو تابش نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

"میری نارمل زندگی گزارنا چاہتا ہوں ارفع! ڈر کر، کھو کر، بدلہ لے کر نہیں۔"

اس کی آنکھ سے آنسو نکلا تو ارفع نے آگے بڑھ کر اس کا آنسو صاف کیا۔

"میں بھی نارمل زندگی چاہتی ہوں، جہاں کوئی آرزو نہ ہو، کوئی ڈیوڈ نہ ہو۔"

اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کر وہ بولی تو تابش نے دوسرا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا۔ دروازہ ناک کر کر جلال اندر داخل ہوا تو ارفع پیچھے ہوئی تھی۔ جلال کو دیکھ کر وہ کھڑی ہوئی تھی، جبکہ تابش جلال کے سپاٹ چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"مجھے بات کرنی ہے اس سے، باہر جاؤ۔"

اس نے ارفع کو بنا دیکھے کہا تو ارفع ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گئی۔

"جو بات کرنی میرے سامنے کرو۔"

اس نے ضدی پن سے کہا تو جلال نے غصے سے اسے گھورا۔

"اگر چاہتی ہو یہ تمہارے ساتھ اچھا رہے تو باہر دفع ہو جاؤ، ورنہ جو کچھ تم چھپا چکی ہو اس سے وہ اسے بتا دیا تو اچھا نہیں ہو گا تمہارے حق میں۔"

جلال کے دھمکی دینے پر وہ پاؤں پٹھکتی کمرے سے باہر آ گئی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ تابش یہ جانے کے وہ کبھی باسمہ کو مارنے کا پلان بنا چکی تھی۔

"جلال!"

تابش نے اسے پکارا تو وہ آگے بڑھا۔

"کچھ کہنا اور کرنا رہ گیا ہے تابش!؟"

جلال نے بے تاثر لہجے میں کہا تو تابش رونے لگا۔ اسے روتے دیکھ کر جلال نے تاسف سے سر ہلایا۔

"بس کرو تابش! بچوں کی طرح رونے مت لگ جایا کرو۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آگے بڑھ کر وہ اس کے پاس بیٹھا تو تابش نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

"سب جھوٹے تھے جلال! تم نے مجھے وہاں چھوڑ کر اچھا نہیں کیا۔ مام نے ڈیڈ کو زہر دیا۔ جب میں یہ جان گیا تو وہ پھر سے مجھے اسائیلم بھجوا رہی تھی۔ میں نے انہیں دھکا نہیں دیا وہ خود گری تھیں۔ جلال! میں نے نہیں---"

"اس دن جب بھائی ہاسپٹل میں تھے، تب مجھے لگا تھا جیسے مجھ سے زیادہ بے بس کوئی نہیں ہو گا، جو اپنے ڈیڈ کے قاتل کو سزا نہیں دلوا پا رہا، تمہارے ڈیڈ کو جو چاہیئے تھا وہ تو مل گیا لیکن انہوں نے تمہیں مجھ سے دور کر دیا۔ مجھے ڈر لگنے لگا تھا کہ اگر میں پھر سے تمہارے قریب آیا تو سب کچھ پھر سے بگڑ جائے گا اور دیکھو وہی ہوا ناں، ایک بار پھر وہی سب ہوا۔"

جلال اس کو بنا دیکھے بول رہا تھا۔

"مجھے میرا دوست واپس دے دو جلال! میرے لئے اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی نہیں ہے۔"

تابش نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑتے ہوئے کہا تو جلال نے دوسرا ہاتھ اس کے پیٹ پر رکھا۔ وہ درد سے کراہا تھا۔

"تمہیں بالکل شرم نہیں آتی! بیوی کو سامنے بیٹھا کر تم دوست سے اظہار محبت کر رہے تھے۔"

جلال کا اشارہ اس کو گولی لگنے کے بعد اس کے آخری الفاظ پر تھا۔

"مجھے لگا اب شاید دوبارہ تم سے نہ مل سکوں اس لئے----"

جلال نے اس کا زخم دبایا تو وہ چلایا۔

"درد ہو رہا ہے جلال!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسکا ہاتھ ہٹاتا وہ بولا تو جلال ہنسا۔

"ایڈیٹ!"

اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بدتمیز!"

تابش نے دوبدو کہا تو جلال نے پھر ہاتھ آگے بڑھایا۔

"سوری!"

تابش کے شرمندگی سے کہنے پر جلال کا ہاتھ رکا۔

"جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ۔"

جلال نے جواب نہیں دیا تھا۔وہ سب بھلا سکتا تھا لیکن صرف ایک بات وہ بھلا نہیں سکتا تھا وہ تھا تابش کا باسمہ کو تکلیف دینا۔اور وہ شاید یہ کبھی نہ بھول سکے۔

اسکا ہاتھ تھپکتا وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔

********

(ایک ماہ بعد)

"آپی!میں اچھی نہیں لگ رہی کیا؟"

پریسہ کمرے میں اسے لینے آئی تھی۔جب باسمہ نے منہ بسورتے ہوئے پوچھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔"

پریسہ نے محبت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو انہوں نے تعریف کیوں نہیں کی؟"

باسمہ کے دکھ پر پریسہ ہنسی۔

"بعد میں کر دے گا،ابھی بزی ہو گا۔"

پریسہ کو جلال کے بارے میں اتنی نارملی بات کرتے دیکھ کر باسمہ آگے جھکتی رازداری سے بولی۔

"آپ کو وہ اچھے لگتے ہیں ناں اب؟"

"وہ دوبارہ پیدا ہو کر بھی آئے تو تب بھی مجھے اچھا نہ لگے۔"

پریسہ نے جھرجھری لی تھی۔

"مجھے کوئی شوق بھی نہیں ہے دوبارہ پیدا ہو کر تمہارے سامنے آنے کا۔"

جلال کی سنجیدگی بھری آواز پر پریسہ مڑی تھی۔

"تم یہاں کیوں آئے ہو؟"

پریسہ نے اس سے پوچھا تو جلال نے اسے اوپر سے نیچے تک گھورا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ سوال میرا ہونا چاہیئے تھا۔ یہ کمرہ میرا ہے۔"

سب ٹھیک ہونے کے بعد بھی اگر کچھ ٹھیک نہیں ہوا تھا تو وہ تھا ان کا دونوں کا لڑنا۔

"ہمیں دیر ہو رہی ہے چلو۔"

باسمہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے ساتھ لے جاتے بولا۔ پریسہ اسے گھورتی رہ گئی تھی۔ وہ اسکے پیچھے کمرے سے باہر نکلی تو سیڑھیوں پر ارباز سے ٹکرائی۔ ارباز نے نظریں جھکالی تھیں۔ وہ اپنے دل کو اسی دن منا چکا تھا جب اسے معلوم ہوا تھا پریسہ اس کی

زندگی کا حصہ نہیں بن سکتی۔اب وہ اس کے سامنے آنے پر نظر جھکا لیتا تھا۔وہ گناہ گار نہیں بننا چاہتا تھا اور نہ ہی پریسہ کو کبھی معلوم ہونے دینا چاہتا تھا،اپنی محبت کو اس نے دل میں دبا لیا تھا۔

"اپنے بھائی کو سمجھا لیں آپ!اپنے ری سیپشن پر خود ہی لے گیا ہے دلہن کو۔"

پریسہ کے شکایت کرنے پر وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"آپ کو اچھا نہیں لگا؟"

ارباز کے سیدھے سوال پر وہ ہنسی تھی۔

"اچھا تو لگا ہے مگر اسے مت بتایئے گا۔"

وہ ہنس کر کہتی سیڑھیاں اتر گئی تھی۔ارباز بھی اوپر چلا گیا تھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

********

"اپنی گناہ گار آنکھوں سے دیکھا ہے میں نے۔ابھی تم نے چاکلیٹ کھائی تھی۔"

سرفراز لڑاکا عورتوں کی طرح بولا تو ماہم نے نزاکت سے ٹشو سے منہ صاف کیا۔

"تو یہ کیا کھانے کے لیے نہیں رکھی ہوئیں؟"

ماہم نے طنزیہ پوچھا تو سرفراز نے آئی برو اچکائی۔

"بھوکڑ لوگوں کے لئے نہیں ہیں یہ۔"

سر فراز کے لقب وہ تلملائی تھی مگر صبر کے گھونٹ پی گئی۔ پیچھے اسے ایک بچہ نظر آیا جو جھک کر سر فراز کے جوتوں کے تسمے باندھ رہا تھا۔ وہ مسکرائی تھی۔

"کیا آپ کی صرف آنکھیں ہی گناہ گار ہیں؟"

اس کے تحمل سے پوچھنے پر سر فراز نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"گناہ گاروں کے لئے جہنم بنی ہے تو گوٹو ہیل!"

زبان دیکھاتی وہ اسے چڑاتی ہوئی بولی تو سر فراز آگے بڑھا مگر اگلے ہی پل وہ زمین بوس ہوا تھا، جوتے کے تسمے آپس میں بندھے ہونے کی وجہ سے۔

"کس نے کیا ہے یہ؟"

وہ غصے سے بولا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیوں تمہاری گناہ گار آنکھوں نے نہیں دیکھا کس نے کیا ہے؟"

ماہم ہنسی ضبط کرتی بولی تو سر فراز اپنے تسمے کھولنے لگا۔ تبھی ماہم نے اس کے پیچھے سے گزر کر تھال میں رکھی چاکلیٹس میں سے مزید چاکلیٹس اٹھالی تھیں۔

"چورنی!!"

سر فراز نے صدمے سے کہا تو ماہم نے اسے منہ چڑایا تھا اور وہاں سے چلی گئی تھی۔

"ہائے میری چورنی!"

دل پر ہاتھ رکھتا وہ بولا تھا۔

*******

"عابس! ہاتھ آگے کرو۔"

ہال میں داخل ہوتے ہوئے پریسہ کو یک دم ہی یاد آیا تھا۔ عابس نے نا سمجھی سے ہاتھ آگے بڑھایا تو پریسہ نے اپنے پرس سے گھڑی نکال کر اس کے ہاتھ میں پہنائی۔

"ناؤ! پرفیکٹ۔"

اس کے بازو میں بازو ڈالتی وہ محبت سے بولی تھی۔

"اتنی محبت جتاؤ گی تو میرے لئے سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے پر آئے بال پیچھے کرتا وہ مخمور لہجے میں بولا تو پریسہ نے اسے چٹکی کاٹی۔

"ہوش میں آؤ اور اندر چلو۔"

وہ جیسے ہی آگے بڑھے تھے سامنے کھڑے فوٹو گرافر نے انہیں رکنے کا کہا تھا۔

"ایک تو اپر کلاس شادیاں---"

پریسہ مزید کچھ بولتی اس سے پہلے ہی عابس نے فوٹو گرافر کو کلک کا اشارہ کر دیا تھا۔اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھے کھڑا وہ سنجیدہ تھا جبکہ پریسہ ناسمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

**********

ربطِ الفت کہوں یا عشق کی معراج کہوں

اپنے سائے سے بھی اب تیرا گماں ہوتا ہے

وائٹ ڈنر سوٹ پہنے جلال ڈرائیو کر رہا تھا۔باسمہ کی میکسی بھی وائٹ تھی۔جس کے گلے اور بازو پر پرلز سے کام کیا گیا تھا۔ میکسی کی سیٹنگ جلال نے اپنی مرضی سے کروائی تھی۔بیک لیس،سلیولیس میکسی دیکھ کر باسمہ نے رونی شکل بنالی تھی۔جبکہ جلال نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میری طرف دیکھو باسمہ!کیا تمہیں مجھ پر یقین ہے؟"

جلال نے پوچھا تو اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

"تو بتاؤ یہ ٹھیک ہے،کلر اور ڈیزائن؟"

جلال نے اپنی بات سمجھاتے ہوئے پوچھا۔باسمہ نے جیسے ہی اوکے کہا تو جلال اسے رکنے کا کہہ کر ڈیزائنر کو باقی ہدایات دینے لگا۔جب اس کا ڈریس تیار ہو کر آیا تو باسمہ خوشی سے پھولی نہیں سما رہی تھی۔فل سلیوز اور کوربیک دیکھ کر اس نے

فون کر کر جلال کا شکریہ ادا کیا تھا۔ سب سے زیادہ خوشی تو اسے ڈوپٹہ دیکھ کر ہوئی تھی جس کے بارڈرز اور پٹی بھی پرلز اور نگوں سے مزین تھے۔ جیولری اور سینڈلز تک وائٹ تھے۔ اس کا میک اپ جلال نے لائٹ رکھوایا تھا۔ سب نے اس کی تعریف کی تھی مگر وہ جلال کی تعریف کی منتظر تھی جس نے اس پر ایک نظر ڈال کر دوبارہ دیکھا نہیں تھا۔ وہ کار میں بیٹھی اس کا جائزہ لے رہی تھی۔ اچھا تو وہ اسے ہر وقت ہی لگتا تھا لیکن آج وہ اسے کچھ زیادہ ہی اچھا لگ رہا تھا۔

"کیا ہوا؟ کچھ کہنا ہے؟"

خود پر باسمہ کی نظریں محسوس کر کر اس نے پوچھا۔

" آپ اچھے لگ رہے ہیں۔"

اس نے بنا جھجھکے تعریف کی تو جلال مسکرایا اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ باسمہ نے شرما کر سر جھکایا تھا۔ ہال کے باہر کار روکتے ہوئے اس نے اتر کر باسمہ کی سائیڈ کا دروازہ کھولا تھا۔ اپنی میکسی سنبھالتی وہ جلال کا ہاتھ تھام کر باہر نکلی تھی۔ گیٹ پر کھڑے دس لوگ جنہوں نے ریڈ اور وائٹ روزیز کے بوکیٹ تھامے ہوئے تھے، کو دیکھ کر باسمہ کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔ بوکیٹ اتنے بڑے تھے کہ وہ سب لوگ پھولوں کے پیچھے چھپے ہوئے تھے۔ جلال نے اپنی کوٹ کی پاکٹ سے ایک ریڈ روز نکال کر باسمہ کی جانب بڑھایا۔ باسمہ کے چہرے پر خوشی کے رنگ دیکھ کر جلال نے آگے بڑھ کر اس کے ماتھے پر لب رکھے کر اس کے کان کے پاس جھکا تھا۔ وہ دھیرے سے اس کے کان میں اپنی محبت کا اظہار کر گیا تھا۔ باسمہ سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ جلال کو دیکھ رہی تھی۔ ہاتھ میں پھول پکڑے وہ ایڑھیاں اونچی کر کر جلال کے قد تک آنے کی کوشش کر رہی تھی۔ جلال نے سر نیچے جھکا کر اس کی مشکل کو آسان کر دیا تھا۔ باسمہ نے اسی کے انداز میں اس کے ماتھے پر لب رکھے تھے۔ پھر شرما کر سر جھکا گئی۔ جلال اسے ساتھ لیے آگے بڑھ آیا تھا۔ اینٹرنس پر ہی ان پر پھولوں کی بارش شروع کی

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

گئی تھی۔ان کے استقبال کے لیے سب لوگ وہاں موجود تھے۔جلال کی نظر میڈیا کے نمائندوں پر پڑی اس نے سرفراز کی جانب غصے سے دیکھا۔سرفراز نے کندھے اچکا دیئے تھے۔

"کانگراچولیشن جلال سر!اینڈ میم!"

ایک لڑکی اپنے مائیک کے ساتھ آگے بڑھی تھی۔باسمہ نے جلال کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا تھا۔

"تھینک یو!"

اس نے مسکرانے کی کوشش بالکل نہیں کی تھی۔

"سر آپ کی لو میرج ہے یا ارینج؟"

اس نے اگلا سوال کیا تو جلال کا دل کیا سرفراز کو گریبان سے پکڑ یہیں دو لگا دے۔

"نو کمینٹس پلیز!"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

اس نے باسمہ کے ساتھ آگے بڑھنے کی کوشش کی تو ایک اور لڑکی سامنے آئی۔

"سر آپ انڈسٹری چھوڑ رہے ہیں کیا یہ خبر سچ ہے؟"

اس کے سوال پر باسمہ نے جلال کا چہرہ دیکھا جو ہر قسم کے تاثر سے عاری تھی۔

"یہ سچ ہے۔"

اسے وضاحت دینا کبھی پسند نہیں تھا اب بھی وہ ایک جملہ کہہ کر باسمہ کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔

"سر! آپ کی وائف آپ سے بہت چھوٹی ہیں، کیا آپ۔۔۔"

اس رپورٹر کا سوال پورا بھی نہیں ہوا تھا جب باسمہ مڑی تھی۔

" ہمارا ساتھ ازل سے لکھا تھا اس لیے میرے آنے تک انہوں نے میرا انتظار کیا ہے۔"

جلال کا جملہ سب کے سامنے دہراتی وہ مکمل کانفیڈنٹ تھی۔ جلال مسکرایا تو باسمہ بھی مسکرائی تھی۔ ایک ساتھ کئی کلک ہوئے تھے۔ اس منظر کو کیمرہ قید کر چکا تھا۔

وہ باسمہ کا ہاتھ تھامے اسٹیج تک آیا تھا۔ ارباز نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر مبارک باد دی تھی۔ باسمہ نے ارباز کا چہرہ غور سے دیکھا تھا۔ وہ کافی بدل گیا تھا۔ بہت کم مسکراتا تھا۔ پریسہ عابس کے ساتھ وہاں آئی تو وہ اسٹیج سے اتر گیا۔ باسمہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ سب سمجھتی وہ اداس ہو گئی تھی۔ جلال اٹھ کر چلا گیا تھا شاید کسی کی خبر لینے۔ حریم بیگم اور ماہم بھی وہاں آ گئے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سب مکمل ہو کر بھی مکمل نہیں تھا۔ تابش ڈسچارج ملتے ہی ہاسپٹل سے چلا گیا تھا جلال کے نام ایک خط چھوڑ گیا تھا۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ ارفع کے ساتھ کہاں پر ہے لیکن سب جانتے تھے وہ ٹھیک ہوں گے۔

*********

"اتنا اچھا موقع ملا تھا جلال سے روبرو ملنے کا اور یہ ٹریفک نے سارا کام بگاڑ دیا۔"

وہ بڑبڑاتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی۔ہاتھ میں موجود کارڈ گارڈ کو دیکھا کر اس نے اندر جانے کی اجازت لی تھی۔ہال کو دیکھ کر آنکھیں ویسے ہی چمک گئی تھیں۔ارد گرد ستائشی نظروں سے دیکھتی وہ آگے بڑھ رہی تھی۔ تبھی فلور پر یک دم پھسل کر گری تھی۔

"ہائے امی!"

وہ کراہی تو فون پر بات کرتا ارباز اس کی جانب متوجہ ہوا۔وہ اس کے پاس آیا تھا۔

"آپ ٹھیک ہیں؟"

ارباز نے اس سے پوچھا جب کہ وہ درد بھلائے آنکھیں بڑی کئے اسے دیکھ رہی تھی۔

"ایکسکیوزمی؟"

ارباز نے اس کے سامنے ہاتھ ہلایا تو اس کا ارتکاز ٹوٹا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپ بہت ہنڈسم ہیں۔"

وہ بے اختیار ہی بول گئی تھی۔ارباز نے اپنا بڑھایا ہاتھ پیچھے لیا تھا۔

"میرا مطلب تھا آپ ہمدرد ہیں۔"

اس کے ہاتھ پیچھے لینے پر اس نے فوراً کہا۔

"نازی!!"

ماہم کی آواز پر اس نے ارباز کے پیچھے دیکھا۔

"تم فرش پر لیٹ کر کیا کر رہی ہو؟"

ماہم نے اس سے پوچھا تو نازنین نے اسے اشارتاً چپ رہنے کا کہا۔

"یہ میری دوست ہے نازنین! اور یہ ارباز سر ہیں، باسمہ کے جیٹھ۔"

وہ ان کا تعارف کرواتی بولی تو نازنین کی آنکھوں کی چمک اچانک ہی بڑھ گئی تھی۔

"آپ اپنی دوست کو اندر لے جائیں۔"

ارباز کہہ کر جانے لگا تو نازنین جھٹ سے کھڑی ہوئی تھی۔ ماہم کو پیچھے کرتی وہ ارباز کے پیچھے لپکی تھی۔ لیکن بیلنس برقرار نہ رکھ سکی۔ ارباز قدموں کی چاپ محسوس کرتا مڑا ہی تھا کہ اچانک ہوئی افتاد پر بڑی مشکل سے سنبھلا تھا۔ نازنین آنکھیں بند کئے اپنے گرنے کی منتظر تھی لیکن خود کو کسی کی پکڑ میں محسوس کر کر اس نے آنکھیں کھولیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تھینک یو۔"

شرماتی لجاتی وہ بولی تو ارباز نے اسے کھڑا کیا۔ ماہم منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔

"آپ اچھا سنبھال لیتے ہیں۔"

وہ کہہ کر بلاوجہ ہی ہنسی تو ارباز نے ماہم کی جانب دیکھا۔ ماہم کو سمجھ نہیں آیا اب وہ کیا کہے۔ ارباز بنا کچھ کہے وہاں سے چلا گیا تھا۔ ماہم نے آکر نازنین کے کندھے پر تھپڑ مارا تھا۔

"چھچھوری کہیں کی!"

ماہم کے طنز کرنے پر وہ ڈھیٹ بنی مسکرائی تھی۔

"پریسہ آپی نے ان کے آفس میں جاب کروائی ہے میری۔"

نازنین نے اتراتے ہوئے بتایا تو ماہم کا منہ حیرت سے کھلا۔

"منہ بند کرو لڑکی! مجھے ان کے پیچھے جانے دو۔"

"اور جلال-----؟"

"یار! دل ان کو دیکھ کر سگنل دے رہا ہے۔"

نازنین نے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔ ماہم منہ کے زاویے بگاڑتی اسکے پیچھے چل دی۔

کبھی کبھی قسمت نے ہمارے لئے کچھ اور سوچا ہوتا ہے اور ہم غلط راہ کا انتخاب کر لیتے ہیں۔ لیکن جب قسمت اپنی چال چلنے پر آتی تو سب کچھ صحیح ہوتا چلا جاتا ہے۔

Visit for more novels: www.urdunovelbank.com

*********

"جلال! مجھے تمہاری دوستی تو مل گئی لیکن میں خود کو معاف نہیں کر پا رہا، اس سب کے لئے جو میں نے گڑیا کے ساتھ کرنا چاہا تھا۔ میں اس کا سامنا نہیں کر پاؤں گا، میں جانتا ہوں وہ تمہارے لئے مجھے معاف کر چکی ہے لیکن اس کے دل میں میں نے جو اپنا مقام کھویا ہے وہ دوبارہ کبھی نہیں پا سکتا۔ میں سب کی زندگی سے دور جا رہا ہوں۔ مجھے پہلے ہی چلے جانا چاہیئے تھا۔

شاید اتنی غلطیاں نہ ہوتیں۔جب تم مجھے چھوڑ کر جا رہے تھے تو گڑیا نے کہا تھا تم ولن ہو لیکن جانتے ہو اصل ولن کون تھا ؟-----وہ وقت،وہ حالات۔وقت بہت ظالم ہے جلال!ولن بن کر میری پوری زندگی کو بدل کر رکھ دیا اس نے۔اب اس ولن سے مقابلہ کرنے کا وقت ہے جلال!میں کوشش کروں گا ویسا بننے کی جیسا تم چاہتے تھے۔تمہارا دوست تابش!"

بالکنی میں کھڑا وہ تابش کا خط یاد کر رہا تھا۔وہ اس کا دوست تھا،آج بہت زیادہ کمی محسوس کی تھی اس نے اس کی مگر وہ جانتا تھا اس کا چلے جانا ہی بہتر تھا،اس کے خود کے لئے بھی۔باسمہ نے اس کے بازو کے گرد حصار باندھا تو سوچوں کی دنیا سے باہر آیا۔

"آپ سچ میں ایکٹنگ چھوڑ رہے ہیں؟"

باسمہ نے اسے پوچھا تو اس نے باسمہ کو اپنے ساتھ لگایا۔

"اب صرف وہ کرنا چاہتا ہوں جس کے لئے مجھے مجبور نہ کیا گیا ہو۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تو اب آپ ولن نہیں بنیں گے؟"

باسمہ نے معصومیت سے پوچھا تو جلال ہنسا تھا۔ساتھ ہی اس کی ناک کھینچی تھی۔

"تمہارے لئے تو ولن ہی رہوں گا میں،یاد نہیں میں چاقو مارا تھا تمہیں۔"

جلال نے اسی کے انداز میں کہا تو باسمہ نے منہ بسورا۔

"زور سے لگا تھا مجھے وہ،اتنا خون بھی نکلا تھا۔"

ناراضگی دیکھاتی وہ شکوہ کر رہی تھی۔

"آئی ایم سوری!"

اسے خود میں بھینچے وہ اس کے سر پر ٹھوڑی ٹکائے بول رہا تھا۔باسمہ مسکرادی تھی۔

*********

(چند سال بعد)

"اس نے مجھے پہلے مارا تھا۔"

سات سالہ وہ بچی غیض وغضب کی تصویر بنی کھڑی تھی۔سامنے ہی اس کی کلاس فیلو اپنے باپ کو معصوم بن کر اس کی شکایت لگا رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جھوٹی ہے یہ۔"

اسے جیسے ہی صفائی دی تھی اس لڑکی کے باپ نے اسے تھپڑ مارا تھا۔وہ زمین پر گری تھی۔اسکی کہنیاں چھل گئی تھیں۔رونے کے بجائے اس نے اٹھ کر اس لڑکی کے بال نوچ ڈالے تھے۔

"عیشل بیٹا!کیا کر رہی ہو؟"

تابش نے آکر اسے اس لڑکی سے الگ کرتے ہوئے کہا۔

"بہت بد تمیز بیٹی ہے تمہاری!اسے تمیز سیکھاؤ۔"

وہ شخص تابش کو دھکا مار کر وہاں سے اپنی بیٹی کو لے کر چلا گیا تھا۔

"وہ بیڈ انکل ہیں انہوں مجھے مارا۔"

عیشل نے تابش کو اپنا چہرہ دیکھایا جس پر اس شخص کی انگلیوں کے نشان تھے، تابش نے غصے سے مٹھیاں بھینچی تھیں۔

"آپ مما کے پاس جا کر بیٹھو بابا ابھی آرہے ہیں۔"

اسے اپنی کار کی جانب بھیجتے ہوئے کہا۔ عیشل کے جاتے ہی تابش غصے سے اس آدمی کی جانب بڑھا، اپنی جیکٹ اتار کر اس نے دوسری سائیڈ سے پہنی تھی۔ چہرے پر ماسک لگا کر وہ اس شخص کے پاس گیا۔ اپنی بیٹی کو بیٹھا کر وہ اب خود دروازہ کھول کر بیٹھنے ہی والا تھا جب تابش نے دروازہ پکڑتے ہوئے اس کا ہاتھ اندر ڈالتے دو بار پوری شدت سے دروازہ اسکے ہاتھ پر مارا تھا۔ وہ شخص درد سے بلبلا اٹھا تھا۔ اسے کار میں دھکیل کر وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

"شیبی!!----"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میری بیٹی میری طرح ظلم برداشت نہیں کرے گی۔ اس کا باپ اسے پروٹیکٹ کرے گا۔"

ارفع کے کچھ بھی بولنے سے پہلے وہ بولا تھا۔

"اور اس کی ماں اسے اپنے لئے لڑنا سیکھائے گی۔"

ارفع نے عیشل کا گال چومتے ہوئے کہا۔

"میں نے سب کھو دیا تھا جلال! لیکن اپنی بیٹی کو نہیں کھو سکتا۔ یہ دنیا ایسی نہیں ہے، یہ سب چھین کر بھی سکون نہیں لیتی۔ مجھے معاف کر دینا میں بدل نہیں سکتا۔"

وہ دل ہی دل میں جلال سے مخاطب تھا۔ پھر کار اسٹارٹ کر لی تھی۔

***********

"یہ کیا بنایا ہے؟"

کافی کا مگ اس کے سامنے رکھ کر وہ جا کر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔ ارباز نے جیسے ہی کافی کا سپ لیا تھا اس میں نمک کا ذائقہ محسوس کر کر اس نے پوچھا۔

"کافی!"

آنکھوں پر لگا چشمہ ٹھیک کر کر اس نے جواب دیا تو ارباز نے کافی پینا شروع کر دی۔ اس نے تیزی سے اٹھ کر اس کے ہاتھ مگ لیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ اچھی نہیں ہے۔"

وہ شرمندگی سے بولی تو ارباز نے اس کے ہاتھ سے مگ لے کر اسے اپنے پاس صوفے پر بیٹھایا۔

"ناراض ہو؟"

ارباز کے پوچھنے پر اس نے ہاں میں سر ہلایا۔

"کیسے مانو گی؟"

ارباز نے اس کے کندھے کے گرد بازو پھیلایا تو سمٹ کر بیٹھ گئی۔

"مان گئی۔"

وہ شرماتے ہوئے بولی تو ارباز ہنسا تھا۔

"کل چلیں گے ڈنر پر آج کے لئے سوری!"

ارباز نے ایک ہاتھ سے کان پکڑتے ہوئے کہا تو نازنین نے نفی میں سر ہلا کر اس کے سینے پر سر رکھ لیا تھا۔ارباز نے اسے ہٹانا مناسب نہ سمجھا اور پھر سے اپنا کام کرنے لگا۔

نازنین کا ارباز کی زندگی میں آنا طے تھا،اس کا خود سے ارباز کو پرپوز کرنا ارباز کو پہلے پہل تو غصہ دلا گیا تھا،اس نے اسے ڈانٹا تھا مگر پھر اگلے چند دنوں میں ہی وہ اس کی خاموشی کے سامنے ہار گیا تھا۔وہ ارباز کا سر کھائے رکھتی تھی، جتنا وہ بولتی تھی ارباز دن میں اس کا دس فیصد بھی بول نہیں پاتا تھا۔

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نیند آ رہی ہے بس کر دیں۔"

نازنین بڑبڑائی تو ارباز نے گھڑی میں گیارہ بجتے دیکھ کر لیپ ٹاپ بند کر دیا تھا۔وہ سونے کے لیے لیٹا تو نازنین نے سوتے میں ہی اس کی شرٹ پکڑ لی تھی۔ارباز اسی کو دیکھ رہا تھا۔اسے بے ساختہ وہ دن یاد آیا تھا جب نازنین نے اس سے شادی کا پوچھا تھا۔

"دیکھیں ارباز سر!بات لمبی ہے کھڑے ہو کر نہیں ہو سکتی تھی اس لیے بیٹھ رہی ہوں۔"

کیبن کا دروازہ بند کرتی وہ اس کے سامنے بیٹھتی ہوئی بولی تو ارباز نے آئی برو اچکائی۔

"پچھلے ایک سال سے میں آپ کے ساتھ یہاں کام کر رہی ہوں، کیا کبھی مجھ سے آپ کو شکایت ہوئی ہے سوائے اس کے آپ کو لگتا ہے دنیا میں جتنے گونگے ہیں ان کی زبان مجھے لگی ہوئی ہے؟"

ارباز سمجھ نہیں پایا تھا آخر وہ کیا کہنا چاہتی ہے جو اتنی تمہید باندھ رہی تھی۔

"پوائنٹ پر آئیں نازنین!"

ارباز نے اسکے سوال کو نظر انداز کیا تھا۔

"وہاں بھی آجاتی ہوں، پہلے میری بات تو پوری سن لیں۔"

اس نے بول کر سامنے پڑا پانی کا گلاس اٹھالیا تھا۔ دو گھونٹ لے کر گلاس واپس رکھا اور پھر سے بولنے کے لئے منہ کھولا۔

"مجھ میں کوئی بری عادت نہیں ہے، سگریٹ نوشی، شراب نوشی، یا جھگڑا کرنا، بلکہ میں تو جھگڑوں میں الجھتی ہی نہیں، کبھی کبھی کے علاوہ۔"

www.urdunovelbank.com

ارباز کے آئی برو اچکانے پر اس نے ہاتھ ہلاتے کلیئر کیا تھا۔

"گھر میں ایک بوڑھی ماں اور ان کا شوہر یعنی میرے ابا جی ہیں، ان شارٹ بہت ہی شارٹ فیملی ہے میری۔"

"مس نازنین! آپ اصل بات بتانا پسند کریں گی؟"

ارباز نے اسے ٹوک ہی دیا تھا۔

"اصل بات یہ ہے------پہلے وعدہ کریں مجھے آفس سے باہر نہیں پھینکوائیں گے؟"

اس بار تو ارباز سخت اکتا گیا تھا۔

"اچھا!اچھا ناراض نہ ہوں بتا رہی ہوں۔دراصل بات یہ کہ میری اماں میری شادی کرنا چاہتی ہیں--اور مجھے لڑکا پسند نہیں ۔"

"تو یہ آپ مجھے کیوں بتا رہی ہیں؟اپنے پیرنٹس کو بتائیں۔"

ارباز نے کہا۔

"بتایا تھا--کمرے بند کر کر مارا ہے اماں نے مجھے۔"

ارباز نے حیرت سے اس کا چہرہ دیکھا تھا جس پر مذاق کا شبہ تک نہیں تھا۔

"اماں نے سختی سے کہا ہے جو پسند ہے اسے ہم سے ملواؤ ورنہ زبیدہ خالہ کے رنڈوے بیٹے سے بیاہ دیں گے تمہیں۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

نازنین نے دکھی ہوتے ہوئے کہا۔

"تو آپ مجھ سے کیا چاہتی ہیں؟"

ارباز نے اس بار لہجہ نرم رکھا تھا۔

"آپ میرے اماں ابا سے مل لیں۔"

اس نے جھٹ سے کہا تو ارباز سمجھ نہیں پایا۔

"میں کیوں ملوں؟"

اس نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"کیونکہ---میں---تو آپ کو پسند---کرتی ہوں ناں۔"

اس نے شرمانے کی بھرپور کوشش کرتے ہوئے کہا۔ارباز پہلے تو حیرت سے اسے دیکھتا رہا تھا پھر یک دم ہی چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔

"گیٹ آؤٹ مس نازنین!"

اس نے بنا لگی لپیٹے کہا تو نازنین نے چہرے پر بے چارگی طاری کر لی۔

"آپ نے کسی نہ کسی تو کرنی ہی ہے شادی،اس غریب کا بھلا کر دیں۔سچ میں آپ خوش رہیں گے میرے ساتھ۔"

نازنین منتوں پر اتر آئی تھی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"آؤٹ نازنین!"

وہ غصے سے بولا تو پہلی بار اسے غصے میں دیکھ کر وہ سہم گئی تھی پھر اٹھ کر کیبن سے نکل گئی۔ارباز نے سر پکڑ لیا تھا۔پریسہ اپنی زندگی میں خوش تھی،ایسا نہیں تھا کہ وہ روگ لگا کر بیٹھا تھا مگر وہ شادی کے لئے خود کو تیار نہیں پاتا تھا۔ایسے میں نازنین کا خود پر پوز کرنا اسے بہت برا لگا تھا۔مگر اگلے دن ہی جب نازنین اجنبی بن کر اس سے ملی تو اسے عجیب لگا۔سر پر لگی بینڈیج دیکھ کر اسے اس کی کمرے میں بند کر کر مار کھانے والی بات یاد آئی۔وہ اس سے پوچھنا چاہتا تھا کہ کیا اس کی ماں نے

مارا ہے اسے مگر اس کو سنجیدہ دیکھ کر پوچھ نہیں پایا۔ایک ہفتے میں وہ اکتا گیا تھا۔اسے سمجھ آ گیا تھا کہ اسے عادت ہو گئی ہے اس لڑکی کو ہنستے بولتے دیکھنے کی۔

"مس نازنین!"

وہ فائل اسے دے کر جانے لگی تو ارباز نے اسے پکارا۔

"یس سر!"

وہ بنا تاثر کے بولی۔

"کیا کل آپ کے گھر والے فری ہوں گے؟"

"جی؟"

نازنین سمجھ نہیں پائی تھی اس کے سوال کے وجہ۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"مجھے آپکے پیرنٹس سے ملنا ہے کیا کل وہ مل سکتے ہیں؟"

ارباز نے پھر سے پوچھا۔

"میں خود ریزائن دے دوں گی سر!میرے گھر جا کر شکایت کرنے کیا ضرورت ہے؟"

نازنین نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ارباز کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

"مجھے ان سے شکایت تو کرنی ہے آپ کی اور کچھ مانگنا بھی ہے۔"

ارباز کا بدلتا لہجہ اس نے نوٹ نہیں کیا تھا۔

"وہ صرف طعنے ہی دیتے ہیں اور کسی کو کچھ نہیں دیتے۔"

نازنین کے منہ بگاڑ کر کہنے پر ارباز ہنسا تھا۔

"مس نازنین! آپ جائیں کل ملاقات ہوتی ہے آپ کے گھر پر۔"

ارباز نے کہا تو سر ہلاتی کیبن سے نکل گئی تھی مگر الجھ گئی تھی اپنی ہی سوچوں میں۔ارباز کا اگلے دن شادی کا پیغام لانا، اس کو خوشی سے نہال کر گیا تھا۔اس وقت اس کے چہرے کے رنگ دیکھ کر ارباز کو اپنا فیصلہ بالکل صحیح لگا تھا۔

پریسہ اس کی زندگی میں کہیں پیچھے رہ گئی تھی، وہ اپنے آج میں خوش تھا۔جہاں اس کی بیوی اس سے محبت کرتی تھی اور وہ اس سے محبت کرنے پر مجبور ہو چکا تھا۔

*******

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ٹریفک اتنی نہیں تھی مگر پھر بھی اس نے کار کی رفتار تیز نہ کی تھی۔بلیک تھری پیس سوٹ پہنے وہ گاہے بگاہے اپنی نظر پسینجر سیٹ پر ڈال رہا تھا جہاں اس کا ایک سالہ بیٹا ازن ہاتھ میں بے بی ٹوائے پکڑے کار میں چلتی پوئم کو انجوائے کر رہا تھا۔یونیورسٹی کی پارکنگ میں کار روکتے ہوئے اس نے دوسری سائیڈ پر آتے ہوئے ازن کو گود میں اٹھایا تھا۔بلیک ڈریسنگ میں ہی دونوں باپ بیٹا وہاں سب کی توجہ لے چکے تھے۔

آج کانوکیشن کی تقریب تھی۔باسمہ کو ڈگری ملنے والی تھی۔وہ باسمہ کے ساتھ نیویارک آ گیا تھا۔باسمہ اپنی پڑھائی جاری رکھے ہوئے تھی تو جلال نے بزنس کی ایک برانچ نیویارک مین لانچ کی تھی۔اپنی آخری فلم وہ مکمل کروا کر، فلم

انڈسٹری سے علیحدگی کا باضابطہ اعلان کر چکا تھا۔ سب اسٹوڈنٹس اسے جاتے دیکھائی دیئے، یعنی تقریب ختم ہو چکی تھی۔ اس نے باسمہ کی تلاش میں نظریں دوڑائیں تو وہ اسے ایک لڑکی کے ساتھ آتی دیکھائی دی۔ جلال کو دیکھ کر اس نے منہ پھلایا تھا۔ جلال ہلکا سا مسکرایا تھا۔

"کانگراچولیشن!"

اس کے سامنے آنے پر جلال نے دھیرے سے کہا۔

"آپ لیٹ ہیں۔"

وہ مکمل ناراضگی دیکھانے کے موڈ میں تھی۔

"یہاں آؤ۔"

جلال نے اسے مزید پاس بلاتے ہوئے کہا تو وہ آگے بڑھتی جلال کے بازو کے گھیرے میں آگئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سوری!"

اسے ساتھ لگائے جیسے ہی جلال نے کہا تھا باسمہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"مجھے سب سے ملوانا تھا آپ کو۔"

"مجھے کسی سے ملنا پسند نہیں باسمہ!"

جلال اسے ساتھ لئے چل رہا تھا۔ باسمہ نے اپنی جانب لپکتے ازن کو گود میں لے لیا تھا۔

"اب سے مما پورا دن آپ کو تنگ کریں گی۔"

باسمہ ازن سے باتیں کرنے میں مگن ہوئی تو جلال نے آگے بڑھتے اس کے لئے دروازہ کھولا۔اس کے بیٹھنے پر وہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتا وہاں سے کار نکال کر لے گیا تھا۔

دو سال پہلے اس نے باسمہ کے ساتھ اپنے رشتے کی شروعات کی تھی۔وہ جانتا تھا باسمہ کسی بھی ذمہ داری کے لئے چھوٹی ہے۔بچپنا تو اس میں اب بھی تھا،وہ ازن کے ساتھ کھیلتی رہتی تھی،رات کو اس کو سنبھالنے کا کام جلال کا ہوتا تھا۔اب بھی وہ ازن کے ساتھ نا جانے کون سے راز و نیاز کر رہی تھی جو جلال کی سماعت سے دور تھے۔جلال نے باسمہ کا ہاتھ اپنی گرفت میں لیکر اس کی پشت پر بوسہ دیا تھا۔باسمہ نے ازن کے پیچھے چہرہ چھپا لیا تھا۔جلال مسکرایا تھا۔

*********

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

(ختم شد)